چون راس و اساس علوم حکمیه علوم قرآن ست۔ و ازین ممر توجه علمای امت مبذول بجد تمتش از قدیم زمان ست
و از جمله علوم خادمهٔ قرآن حسب آیت مذبور علم تفسیر و تبیان ست۔ و باوجود توفر و تکثر کتب این فن تجدد
ضرورت و مذاق اہل عصر مقتضی تالیفے جدید در تبیان فرقان ست۔ و کتاب ہذا کہ مسمی بہ

است بیان رجحان کامل حاوی آن طرز و عنوان است۔ و این جلد ۳ قرآن ست۔ بنا بر علیه کتاب ... حسن رعایات و احل التزامات مثل تنقیح متن
قرآنی مع ترجمه بین السطور اول حصه صفحه دیگر بر متن مع تکریر ترجمه لفظ تفسیر بقید امتیاز ما بین ترجمه و تفسیر در دوئی حصه حواشی عربیه سوئی حصه
پایه صفحه کہ مجموعش مسمی ... قاریان و شائقان کہ معانی اجمالاً یا تفصیلاً و طالبان تحقیق مزید را عیان و خاصان است باہتمام محمد عبدالصمد عفی عنہ

مطبع مجتبائی واقع دہلی ...
در ... دلی مطبوع ... طبع شد
۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء

جلد ۳ سوم

چون راس اساس علوم حکمیه علوم قرآن ست وازین ممر توجه علما ما ست مبذول بجد متش از قدیم زمان ست و از جمله علوم خادمهٔ قرآن حسب آیت مذبوره علم تفسیر و تبیان ست و باوجود توفر و تکثر کتب این فن تجدد ضرورت و مذاق اهل عصر مقتضی تالیفی جدید در تبیان فرقان ست ـ وکتاب هذا که مسمّی به

است ـ بعیان برهان کافل و حاوی آن طرز و عنوان است و این جلد ۳ از ان ست ـ بنا بر علیه کتاب مذکور با حسن ایات و اکمل التزامات مشتمل وضع متن قرآنی مع ترجمه بین السطور در اول حصه صفحه تکریر متن مع تکریر ترجمه و تقریر تفسیر بقید امتیاز ما بین ترجمه و تفسیر در دوم حصه حواشی عربیه سوم حصه و پہلو صفحه که مجموعش مفید تالیان و قاریان و شائقان درک معانی اجمالاً یا تفصیلاً و طالبان تحقیق مزید عالمیان و خاصان است باهتمام محمد عبد الله [illegible]

در مطبع مجتبائی واقع دهلی [illegible] طبع شد
۱۳۲۶ھ
۱۹۰۸

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

اى ايمان والو عہدون كو پورا كرو | تمہارے ليے تمام چوپاے جو مشابہ انعام كے ہون حلال كيے گئے ہين مگر جنكا ذكر آگے آتا ہى ليكن شكار كو حلال مت سمجھنا جس حال مين كہ تم احرام مين ہو بيشك اللہ تعالى جو

سورة المائدة مدنية وهي مائة وعشرون اية بسم الله الرحمن الرحيم۝ اوپر كى سورت كے ختم پر فرمايا تھا كہ ہم شرائع كو تم سے بيان كرتے ہين اس سورت كے شروع پر اسكا امر ہى كہ تم ہمارے اُن بيان كيے ہوے شرائع كى پورى پورى بجا آورى كرو يہ مناسبت تو دونون سورتون كے انجام اور آغاز مين ہى باقى پورى سورتون مين بھى دونون كے اشتمال على الشرائع سے ظاہر ہى اور خود اس سورت كے اجزا مين ايك ارتباط بديع ہى كہ اسكے اول كى آيت بمنزلہ متن كے ہى اور تمام سورت بمنزلہ اُسكى شرح كے كيونكہ لفظ عقود بقول ابن عباس رضى اللہ عنہ جو كہ روح مين منقول اور قاموس كے قول العقد العہد سے مؤيد ہى تمام شرائع كو عام اور شامل ہى اور سورت مين ان ہى شرائع كى تفصيل ہى پس اولاً اجمالى اور كلى عنوان سے امتثال شرائع كا حكم فرماتے ہين **ايجاب امتثال شرائع** يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۝ اى ايمان والو تمہارے ايمان كا مقتضا يہ ہى كہ اپنے عہدون كو (جو كہ ايمان كے ضمن مين تم نے خدا تعالے سے كيے ہين) پورا كرو (يعنى احكام شرعيہ كو بجا لاؤ كيونكہ ايمان لانے سے سب كا التزام ہو گيا اور التزام كا مقتضا ايفا ہى) **ربط** اوپر اجمالى اور كلى عنوان سے امتثال شرائع كا امر تھا آگے مامور بہ كى جزئيات كى تفصيل ہى جسمين بعض احكام فرعيہ ہين اور بعض مضامين مشتمل احوال مخالفين كے ہين اور بعض انكے مقدمات و متممات ہين **حكم اول تحليل و تحريم بہائم** اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ۝ تمہارے ليے تمام چوپاے جو مشابہ (ان) انعام (يعنى اونٹ بكرى گاى) كے ہون (جنكى حلت اس كے قبل سورہ انعام مين جو كہ مكيہ ہى معلوم ہو چكى ہى پس انكے مشابہ جتنے چوپايے ہين سب) حلال كيے گئے ہين (جيسے ہرن نيل گاى وغيرہ كہ اونٹ بكرى گاے كے مشابہ ہين اس بات مين كہ درندے اور شكارى نہين بجز اُن بہائم كے جو كہ دوسرے دلائل شرعيہ حديث وغيرہ سے مخصوص و مستثنى ہو چكے ہين جيسا گدھا خچر وغيرہ ان مستثنيات كے سوا اور سب بہائم اہلى و وحشى حلال ہين) مگر جنكا ذكر آگے آتا ہى (كہ وہ باوجود بہيمۃ الانعام مين داخل ہونے اور مخصوص بالحديث

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

اے ایمان والو بے حرمتی نکرو خداتعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ حرم میں قربانی ہونیوالے جانور کی اور نہ اُن جانوروں کی جنکے گلے میں پٹے پڑے ہوں اور نہ اُن

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے قصد سے جارہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں اور جسوقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کیا کرو اور ایسا نہو کہ تمکو کسی قوم سے جو اسی سبب سے بغض ہے

اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

کہ انہوں نے تمکو مسجد حرام سے روکدیا تھا وہ تمہارے لیے اسکا باعث ہوجاوے کہ تم حد سے نکلجاؤ اور نیکی اور تقوے میں ایکدوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایکدوسرے کی اعانت مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا

وغیرہ سے خارج ہونے کے بھی حرام ہیں اور باقی سب حلال ہیں، لیکن (اُن میں جو) شکار (ہیں اُن) کو حلال مت سمجھنا جس حالت میں کہ تم احرام (یا حرم) میں ہو (مثلاً حج وعمرہ کا احرام باندہے ہو گو حرم سے خارج ہو یا یہ کہ حرم کے اندر ہو کہ غالباً شکار بھی حرم کے اندر ہوگا کیونکہ اصل مدار حکم کا شکار کا حرم کے اندر ہونا ہے گو احرام نہ باندہے ہو دونوں حالت میں شکار یعنی بری وحشی کا حرام ہے) بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہیں حکم کریں (یعنی وہی مصلحت ہوتا ہے پس جس جانور کو چاہا ہمیشہ کیلیے فی نفسہ غیر اوقات اضطرار میں حرام کردیا جسکو چاہا ہمیشہ کیلیے حلال کردیا جسکو چاہا کسی حالت میں حلال کردیا کسی حالت میں حرام کردیا تمکو ہر حال میں امتثال واجب ہے)۔ ف اور حلال طیور کا یہاں ذکر نہیں اُنکی حلت دوسری دلیل شرعی سے مثل انعام کے ثابت ہے پس خلاصہ آیت اور اسکی تفسیر کا یہ مسائل ہیں مسئلہ اونٹ گائی بھینس بکری بھیڑ فی نفسہ حلال ہیں البتہ موت طبعی وانخناق وغیرہ کی حالت میں حرام ہیں جیسا آگے آویگا مسئلہ خنزیر حرام ہے جیسا آگے آویگا مسئلہ گدھا خچر وغیرہ حرام ہے حدیث میں آیا ہے مسئلہ ہرن نیل گائی گھوڑا وغیرہ جو انعام کے مشابہ ہیں حلال ہیں مسئلہ لیکن ہرن وغیرہ جو وحشی جانور ہیں حرم اور احرام میں انکا شکار کرنا اسیطرح ان کا ذبح کرنا حرام ہے یعنی جبکہ وہ جانور حرم کے اندر ہو اگرچہ شکاری خارج ہو یہی حکم ہے طیور وحشیہ کا مسئلہ دریائی شکار یعنی مچھلی حرم واحرام میں بھی حلال ہے مسئلہ دزندہ حرام ہی ربط اوپر غیر محلی الصید کی قید میں ایک امر کو جو کہ مخل تعظیم احرام و حرم ہے حرام فرمایا ہے آگے اور چند امور کی جو کہ مخل تعظیم شعائر یعنی اشیاء معظمہ فی الدین ہیں تحریم فرماتے ہیں حکم دوم تحریم ترک تعظیم شعائر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اے ایمان والو بے حرمتی نکرو خداتعالیٰ (کے دین) کی نشانیوں کی (یعنی جن چیزوں کے ادب کی حفاظت کے واسطے خداتعالیٰ نے کچھ احکام مقرر کیے ہیں اُن احکام کے خلاف کرکے اُن کی بے ادبی نکرو مثلاً حرم اور احرام کا یہ ادب مقرر کیا ہے کہ اسمیں شکار نہ کرو تو شکار کرنا بے ادبی اور حرام ہوگا) اور نہ حرمت والے مہینے کی (بے ادبی کرو کہ اسمیں کافروں سے لڑنے لگو) اور نہ حرم میں قربانی ہونیوالے جانور کی (بے ادبی کرو کہ اس سے تعرض کرنے لگو) اور نہ اُن جانوروں کی (بے ادبی کرو) جنکے گلے میں (اس نشانی کے لیے) پٹے پڑے ہوں (کہ یہ اللہ کی نیاز ہیں حرم میں ذبح ہونگی) اور نہ اُن لوگوں کی (بے حرمتی کرو) جو کہ بیت الحرام (یعنی بیت اللہ) کے قصد سے جارہے ہوں (اور) اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں (یعنی ان چیزوں کے ادب سے کافروں کے ساتھ بھی تعرض مت کرو) اور (اوپر کی آیت میں جو احرام کے ادب سے شکار کو حرام فرمایا گیا ہے وہ احرام ہی تک ہے ورنہ) جسوقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو (اجازت ہے کہ) شکار کیا کرو (بشرطیکہ وہ شکار حرم میں نہو) اور (اوپر جن چیزوں کے تعرض سے منع کیا گیا ہے اس میں) ایسا نہو کہ تمکو کسی قوم سے جو اسی سبب سے بغض ہے کہ انہوں نے تمکو (سال حدیبیہ میں) مسجد حرام (میں جانے) سے روکدیا تھا (مراد کفار قریش

ربع ٢

ملحقات الترجمة ١ قولہ فی لاتحلوا اُن احکام کے خلاف کرکے اشارۃ الی المراد بالاحلال لا الی الاعتقاد الی الذہن من التعظیم المتعارف فانہ یحتاج اثباتہ الی دلیل مستقل ٢ قولہ فی تفسیر رضوانا کافروں کے ساتھ بھی دل علی نزولہا فی المشرکین روایۃ اسباب النزول و قولہ تعالیٰ فیما بعد شنان قوم الخ ٣ قولہ فی حللتم احرام سے فی القاموس حل من احرامہ اما حکم غیر الحرم لغیر المحرم فقد ذکرہ فی آخر ف بعنوان المسئلۃ تتمیما للمقابلۃ وہی قولہ الخ حرم ٤ قولہ فی اصطادوا اجازت اشارۃ الی کون الامر للاباحۃ ١٢

اللغات قولہ لایجرمنکم لایحملنکم او لایکسبنکم واکثر ما یستعمل فی کسب الشر کذا فی الروح ١٢ الشنان مصدر معناہ البغض ١٢

النحو الشنان مضاف الی المفعول کذا فی الروح اھ و بہ ترجمت ١٢

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ

تم پر حرام کیے گئے ہین مردار　اور خون　اور خنزیر کا گوشت　اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرجاوے اور جو کسی ضرب سے مرجاوے اور جو اونچے سے گر کر مرجاوے

وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ

اور جو کسی کی ٹکر سے مرجاوے اور جسکو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جسکو ذبح کر ڈالو اور جو جانور پرستش گاہ پر ذبح کیا جاوے اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے تیرون کے یہ سب گناہ ہین

ہین، وہ (بغض) تمہارے لئے اسکا باعث ہوجاوے کہ تم (شرع کی) حد سے نکلجاؤ (یعنی احکام مذکورہ کے خلاف کر بیٹھو ایسا نہ کرنا) اور نیکی اور تقوے (کی باتون) مین ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو (مثلاً یہ احکام ہین انمین دوسرون کو بھی عمل کرنے کی ترغیب دو) اور گناہ اور زیادتی (کی باتون) مین ایک دوسرے کی اعانت مت کرو (مثلاً یہی احکام ہین اگر کوئی ان کے خلاف کرنے لگے تم اُسکی اعانت مت کرو) اور اللہ تعالے سے ڈرا کرو (کہ اس سے سب احکام کی پابندی سہل ہوجاتی ہی) بلاشبہ اللہ تعالی (احکام کی مخالفت کرنے والے کو) سخت سزا دینے والے ہین

ف حدیبیہ کا قصہ اور اشہر حرم کا منسوخ ہونا سورہ بقر کے حکم نہم کے مسائل مین گذر چکا اور حکم یازدہم مین ہدی کے معنے گذر چکے اور قلائد کے معنے یہان ترجمہ سے واضح ہوگئے اور ولا الھدی سے آمین البیت الحرام تک یہ احکام اُسوقت تھے جب کفار حج وعمرہ کے لیے جاتے پاتے تھے اب خود اُن کا حج وعمرہ کے لیے جانے دینا منسوخ ہی نقلہ البیضاوی عن ابی حنیفۃ رح فی قولہ تعالی فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور شعائر اللہ گو عام ہی مگر اُسکے بعض خاص افراد کا ذکر اہتمام کے لیے ہی جیسا کہ ہدی کے بعد قلائد کا ذکر بھی اسی غرض سے کیونکہ ہدی کبھی ذی قلادہ ہوتی ہی کبھی نہین اور آمین کا عطف تغایر کے لیے ہی کیونکہ بعض قاصدین حرم ہدی نہین لیجاتے اور کفار کو جو طالب فضل و رضوان فرمایا یہ بنا بر اُن کے زعم کے ہی کنایہ ہی حج وعمرہ سے جو سبب ہی فضل و رضوان کا شروع آیت لا تحلوا حطم بن ہند ی کے باب مین نازل ہوا کہ اسلام کے بعد مرتد ہوگیا اور ذیقعدہ مین مکہ کو اُس کا جانا سُنکر مسلمانون نے ارادہ اُس سے تعرض کا کیا اور آخر آیت کا لا یجرمنکم بعض مشرکین کے باب مین نازل ہوا کہ بعد واقعہ حدیبیہ کے اُن کا مکہ کو بقصد عمرہ جانا مسلمانون کو معلوم ہوا اور اُن کو روکنا چاہا اخرج الاول ابن جریر عن عکرمۃ والثانی ابن ابی حاتم عن زید بن اسلم کذا فی اللباب مسئلہ اور اسیطرح حرم سے باہر کا شکار بغیر محرم کو حلال ہی ربط اوپر تحلیل بہیمۃ الانعام مین اجمالا بعض کا استثنا فرمایا تھا آگے اُن بعض کی تفصیل ہی **حکم سوم اسباب تحریم حیوانات** حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ تم پر (یہ جانور وغیرہ) حرام کیے گئے ہین مردار (جانور جو کہ باوجود واجب الذبح ہونے کے بلا ذبح شرعی مرجاوے) اور خون (جو بہتا ہو) اور خنزیر کا گوشت (اسیطرح اُسکے سب اجزا) اور جو جانور کہ (بقصد قربت) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرجاوے اور جو کسی ضرب سے مرجاوے اور جو اونچے سے گر کر مرجاوے (مثلاً پہاڑ سے یا کنوین مین) اور جو کسی کے ٹکر سے مرجاوے اور جسکو کوئی درندہ (پکڑ کر) کھانے لگے (اور اُسکے صدمہ سے مرجاوے) لیکن (منخنقہ سے ما اکل السبع تک جنکا ذکر ہوا انمین سے) جسکو (دم نکلنے سے پہلے قاعدہ شرعیہ کے مطابق) ذبح کر ڈالو (وہ اس حرمت سے مستثنی ہی) اور (نیز) جو جانور (غیر اللہ کی) پرستش گاہون پر ذبح کیا جاوے (حرام ہی گو زبان سے

ملحقات الترجمۃ ۱ قولہ تعاونوا مثلا الخ اشار بقولہ الاحکام الی وجہ ایراد ہذا الامر ہہنا واشار بقولہ مثلا الی کون المراد عاما ۱۲ ۲ قولہ فی حرمت جانور وغیرہ لذکر الدم والاستقسام فیما بعد وان کانا متعلقا الحیوانات ومن ثم ذکرہما معہا ۳ قولہ فی الا ما ذکیتم الخ اشارۃ الی ان الاستثناء راجع الا الی خصوص اکل السبع لقلہ فی الروح عن علی وابن عباس رضی ۱۲

اللغات وتذ ضرب قولہ النصب جمع نصاب بمعنے منصوب لکجار حجر وقد کانت الاصنام اما الاحجار تنصب فتعبد ویدخل فیہ الاشجار بالہند وما ترجمت بہ فہو اخذ بالحاصل وعلی اما بمعناہ او بمعنے اللام ۱۲ الاستقسام طلب معرفۃ ما قسم لہم دون مالم تقسیم وہو عام لما فسر بہ ولغیرہ من التفاول بالقداح فالقسمۃ فی الاول حسی عینی وفی الثانی خفی غیبی وانما اثرت الاول لکونہ النسب للمقام والحرمۃ شامل لکلیہما وہذا التفاول غیر التفاول الثابت بالسنۃ فان ہذا انما ہو رجاء من اللہ تعالے لا اعتقاد حکم او خبر بخلاف ذلک فانہ کان فیہ ذلک ۱۲
قولہ الازلام جمع زلم بالجمل القداح ۱۲

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ

آج کے دن نا امید ہو گئے کافر لوگ تمہارے دین سے سو اُن سے مت ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام

نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا پس جو شخص شدت کی بھوک میں بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ کسی گناہ کیطرف اُسکا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالے ہیں رحمت والے ہیں

غیر اللہ کے نامزد کرنے سے کیونکہ مدار حرمت کا نیت خبیثہ پر ہے اُسکا ظہور کبھی قول سے ہوتا ہے کہ نامزد کرے کبھی فعل سے ہوتا ہے کہ ایسے مقامات پر ذبح کرے اور یہ دونوں حرام ہیں کہ (گوشت وغیرہ) تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے تیروں کے یہ سب گناہ (اور حرام) ہیں **ف** میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل لغیر اللہ بہ کی متعلق مسائل پارہ سیقول کے ربع کے قریب مذکور ہو چکے ہیں ملاحظہ فرما لیا جاوے اور زمانہ جاہلیت میں ان چیزوں کی اور منخنقہ وغیرہ کی بھی کھانے کی عادت تھی اسلیے انکی تصریح فرمائی اور زیادہ تفصیل بھی اسی لیے فرمائی ورنہ بہت سی چیزیں خود میتہ کے عموم میں داخل ہیں اور شرعی قاعدہ کے موافق ذبح کرنیکی تفصیل کتب فقہ میں ہے اور بعد ان صدمات کے دم نکلنے کے پہلے ذبح کرنے سے اُسوقت حلت ہوتی ہے جب علامات سے اُسکی حیات معلوم ہو جاوے تفصیل ان علامات کی کتب فقہ میں ہے اور احکام متردیہ کی تفصیل بھی کتب فقہ میں ہے اور یہ بھی اُسوقت ایک رسم تھی کہ شرکت میں مثلاً ایک اونٹ خرید کر ذبح کیا لیکن اُسکے گوشت کو جو کہ داموں کی نسبت سے شرکا کا مملوک ہوتا تھا اس نسبت سے تقسیم نہ کرتے تھے بلکہ دس عدد تیر اسی غرض سے مقرر تھے کہ اُنمیں سے سات پر کچھ لکیریں بنی تھیں بعضے سادہ تھے اور اُسکے متعلق کچھ اصطلاح ٹھہرا رکھی تھی پھر مثلاً ایک کے نام پر اول ایک تیر تھیلی میں سے نکالا اور اُس اصطلاح کے موافق اُسکا جسقدر حصہ ہوا اُتنا گوشت اُسکو دیدیا اور اگر اُس اصطلاح کے موافق کچھ حصہ نہوا محروم کر دیا اسیطرح سب شرکا کیواسطے بھی عمل کرتے تھے پس یہ ایک صورت قمار کی تھی جسکی حرمت حکم پانزدہم سورۂ بقرہ میں گذر چکی ہے جیسے آجکل چٹھی ڈالنے کی رسم ہے اور قرعہ جو شریعت میں ثابت ہے وہ اُس صورت میں ہے کہ جہاں بلا قرعہ بھی اُسپر باہم اتفاق جائز ہو جیسے مکان تقسیم کر کے یہ جائز ہے کہ دونوں اپنی رضامندی سے ایک شریک ایک طرف کا لیلے دوسرا دوسری طرف کا لیلے تو اسمیں قرعہ بھی جائز ہے اور کئی شخص گوشت کے خرید کر شرکا پیدا کر رہے ہیں پھر اتفاق کر لیں کہ ایک کو ایک ثلث گوشت دیا جاوے دوسرے کو دو ثلث یہ حرام اور ربو ہے پس یہ عمل اس صورت میں قرعہ سے بھی حرام ہی خوب سمجھ لو **تنبیہ** ہر چند کہ اوپر ذکر بہائم کا ہے لیکن یہ استثنا باعتبار خصوصیت بہیمیت کے نہیں بلکہ یہ علت موت و اختناق وغیرہ کے ہے جو کہ بہائم و غیر بہائم سبکو شامل ہے اور استثنار کی صحت کے لیے یہ عموم مضر نہیں کیونکہ استثنار بعنوان عام بھی جائز ہے جیسے جارنی القوم الا العمیان اگرچہ عمیان قوم کے عمیان سے عام ہے پس طیور منخنقہ بھی حرام قطعی ہے اکمل زعم بعض المحرفین ربط جن چیزوں کو اوپر حرام فرمایا ہے حالت اضطرار میں اُنکا حلال ہونا آگے فمن اضطر میں مذکور ہوگا درمیان میں بطور جملہ معترضہ کے اکمال دین کی بشارت دیتے ہیں اہتمام ہے امتثال جمیع اوامر و نواہی کا جنمیں یہ محرمات و محللات بھی داخل ہیں **بشارت اکمال دین** اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ آج کے دن (یعنی اب) نا امید ہو گئے کافر لوگ تمہارے دین (کے مغلوب و گم ہو جانے) سے (کیونکہ ماشاء اللہ اسلام کا خوب شیوع ہو گیا) سو اُن (کفار) سے مت ڈرنا (کہ تمہارے دین کو گم کر سکیں) اور مجھ سے ڈرتے رہنا (یعنی میرے احکام کی مخالفت مت کرنا) آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو (ہر طرح) کامل کر دیا (قوت میں بھی جس سے کفار کو مایوسی ہوئی اور احکام و قواعد میں بھی) اور (اس اکمال سے) میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا (دینی انعام بھی کہ احکام کی تکمیل ہوئی اور دنیوی انعام بھی کہ قوت حاصل ہوئی اور اکمال دین میں دونوں آگئے) اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے (ہمیشہ کو) پسند کر لیا (یعنی قیامت تک تمہارا یہی دین رہیگا اسکو منسوخ کر کے دوسرا دین تجویز نہ کیا جاویگا پس تمکو چاہیے کہ میری نعمت کا شکر کرو

ملحقات الترجمۃ

لے قولہ فی النصب نامزد کرکے فلا تکرار فیہ مع ما اہل الخ ۱۲ — سے قولہ فی ذلکم فسق سب کذا فی الروح عن ابن عباس ۱۲ — سے قولہ فی اخرت سبکو شامل ہے یعنی لو فسر البھائم کما نقل فی الدر المنثورۃ من الحاشیۃ المتعلقۃ بآیۃ احلت لکم کان شاملا للطیور ایضا فلا یکون مساغ لقول بعض المحرفین اصلا ۱۲ — سے قولہ فی لا تخشوھم فہو بشارۃ لکل مسلم الی یوم القیامۃ ان الاسلام لا یستاصل ابدا وان صار اہلہ مغلوبین احیانا ۱۲ — ہے قولہ فی ترجمۃ رضیت تمہارا دین بننے کے لیے فیہ اشارۃ الی توجیہ ترکیبہ بان الجار صفۃ لدین قدم علیہ فانتصب والاسلام و دینا مفعولا رضیت الذی ضمن معنی صیر و دینا فمعیتہ علی الحالیۃ من الاسلام کذا فی الروح ۱۲ — لے قولہ فی تفسیر رضیت یعنی قیامت تک الخ بہ ظہر وجہ صحۃ التقیید بقولہ الیوم فان کون التقیید مشکلا لان الاسلام کان مرضیا قبل الیوم ایضا فالقرر الصحۃ ان الرضا بمعنی عدم النسخ لم یتحقق قبل ذلک فہذا ہو وجہ التقیید اجاب بعضہم انہ مستانف لیس معطوفا علی ما قبلہ لیلزم التقیید ۱۲

اللغات الاضطرار الوقوع فی الضرورۃ من تناول ہذہ المحرمات ۱۲ — قولہ مخمصۃ مجاعۃ تخمص لہا البطون ای تضمر بخافت معہا الموت او مبادیہ ۱۲

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور اُنکے لیے حلال کیے گئے ہیں آپ فرما دیجیے کہ تمہارے لیے کل حلال جانور حلال رکھے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم انکو چھوڑو بھی اور انکو

عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

اس طریقہ سے تعلیم دو جو تمکو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لیے پکڑیں اُسکو کھاؤ اور اُسپر اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جلدی لینے والے ہیں

اس دین پر پورے پورے قائم رہو) پھر (اشیای مذکورۂ بالا کی حرمت دریافت کر لینے کے بعد یہ بھی معلوم کر لو کہ) جو شخص شدت کی بھوک میں بیتاب ہو جاوے (اور اس وجہ سے اشیاء بالا کو کھالے) بشرطیکہ کسی گناہ کیطرف اسکا میلان نہو (یعنی نہ قدر ضرورت سے زیادہ کھاوے اور نہ لذت مقصود ہو جسکو سورہ بقرہ میں غیر باغ ولا عاد سے تعبیر فرمایا ہے) تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کر دینے والے ہیں (اگر قدر ضرورت کا پورا اندازہ نہوا اور ایک آدھ لقمہ زیادہ بھی کھا گیا اور) رحمت والے ہیں (کہ ایسی حالت میں اجازت دیدی) ف یہ آیت جیسا کہ شیخین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا عصر کے وقت جمعہ کے روز ذی الحجہ کی نویں تاریخ حجۃ الوداع میں جو کہ سنہ ۱۰ ہجری میں تھا نازل ہوئی ہے اور اسکے نزول کے بعد قریب تین ماہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور آج کے دن سے مراد خاص وہی دن نہیں بلکہ وہ زمانہ مع زمانہ متصل ماقبل و مابعد کے مراد ہے پس اگر اسکے بعد بھی کسی حکم کا نازل ہونا ثابت ہو تو اکمال بمعنے تکمیل احکام پر اعتراض لازم نہیں آتا اور رضیت لکم الاسلام کی تفسیر میں جو نسخ نہونا کہا گیا ہے یہ عام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں بھی اسطرح کہ اسکا ناسخ دین وحی نکریں گے اور بعد وفات اسطرح کہ کوئی نبی من حیث النبوۃ نہ آویگا کوئی شبہ نکرے کہ بہت سے احکام دوسرے دلائل سے بھی ثابت ہیں تو اکمال کہاں رہا جواب یہ ہے کہ حدیث تو مابہ الاکمال میں داخل ہی ہے رہے احکام قیاسیہ جماعیہ یا غیر اجماعیہ اُنکے ماخذ استنباط بھی قرآن و حدیث ہیں پس اکمال کے معارض نہوا اسی لیے احقر نے ترجمہ میں احکام کے ساتھ لفظ قواعد بھی توضیحاً لکھدیا اور حکم اضطرار کا سورۂ بقرہ کے ربع کے قریب بھی مفصل گذر چکا ہے دیکھ لیا جاوے ربط اوپر بعض محرمات فی غیر الاضطرار کا ذکر تھا آگے بعض محللات کا ذکر ہے جو من وجہ تحلیل مذکور فی الحکم الاول کی تفصیل ہے اور سبب نزول اسکا یہ ہے کہ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم شکاری کتے اور باز کے شکار کا دریافت کیا تھا اُسکا جواب اس آیت میں مذکور ہے **حکم چہارم اسباب حلت بعضے حیوانات** يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (کتے اور باز کے شکار کیے ہوئے جانوروں میں سے) کیا کیا جانور اُن کے لیے (یعنی تمہارے لیے) حلال کیے گئے ہیں (یعنی جتنے حلال شکار ذبح سے حلال ہو جاتے ہیں کیا کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرنے سے بھی سب حلال رہتے ہیں یا اُنمیں کچھ مخصوص جانور حلال ہوتے ہیں یا مطلقاً حلال نہیں ہوتے اور جو حلال ہوتے ہیں اُنکی کچھ شرط بھی ہے) آپ (جواب میں) فرما دیجیے کہ تمہارے لیے کل حلال جانور (جو از قسم شکار پہلے سے حلال ہیں وہ سب کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرنے سے بھی) حلال رکھے ہیں (یہ تو جواب ہو گیا ایک غرض سوال کے ایک جزو کا آگے دوسری جزو کا جواب ہے اور شرط حلت کی ہے کہ) جن شکاری جانوروں کو (جیسے کتا

ملحقات الترجمہ قولہ فمن اضطر ورتاً ... کر لینے کے بعد فالفاء للتعقیب الذکری ۱۲ ۔ ۵۲ قولہ فی لہم یعنی ہمارے کما قلت اقسم ... ۵۳ قولہ فی احل لہم یعنی جتنے حلال شکار و بھذا التقریر ظہر فائدۃ قولہ احل لکم الطیبت فافہم فانہ من المواہب الخاصۃ ۱۲ ۵۴ قولہ فی احل لکم الخ قسم شکار قرینۃ التخصیص سوال ہے ۵۵ قولہ ہنا ... حلال رکھے ہیں ... ... تفصیل ...

اللغات التکلیب تعلیم الکلاب فی الاصل ثم تناول الکل کما فی الہدایۃ لکن لما کان التادیب غالبا فی الکلاب اشتق منہ کذا فی الحاشیۃ ومن ثم فسر فی الجلالین بالارسال وعلیہ ترجیب القرینۃ علیہ السوال عن الامرین الجارح الکواسب من سباع البہائم او الطیور ۱۲

الروایات فی اللباب فی روایات عدیدۃ اخرج ابن ابی حاتم عن سعید بن جبیر ان عدی ابن حاتم وزید بن المہلہل الطائیین سالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا انا قوم نصید بالکلاب والبزاۃ فان کلاب آل ذریح تصید البقر والحمیر والظباء وقد حرم اللہ المیتۃ فماذا یحل لنا فنزلت یسئلونک ماذا احل الآیۃ قلت وفی ہذہ الروایۃ تائید صریح لما قررت فی تفسیر جملۃ احل لکم الطیبت الذی حاصلہ السوال عن الامرین ما ہو الحلال وما بہ الحل فافہم

فائدہ فی الروح سریع الحساب ای سریع اتیان حسابہ او سریع اتمامہ اذا شرع فیہ وفیہ اعلمتم مبتدا و قولہ فکلوا الخ خبرہ وفیہ مما علمکم اللہ حال جاء بہ للتعلیل فی فیہ مسئلہ ان قولہ یسئلونک فی معنی یقولون لکن تصح وقوع الجملۃ بعدہ

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ

آج تمہارے لیے حلال چیزین حلال رکھی گئین اور جو لوگ کتاب دیے گئے ہین انکا ذبیحہ تمکو حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ انکو حلال ہی اور پارسا عورتین بھی جو مسلمان ہون اور پارسا عورتین

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ

ان لوگون مین سے بھی جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہین جبکہ تم انکو انکا معاوضہ دیدو اسطرح سے کہ تم بیوی بنا ؤ نہ تو علانیہ بدکاری کرو اور نہ خفیہ آشنائی کرو

اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ع ۵

اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کریگا تو اس شخص کا عمل غارت جاویگا اور وہ شخص آخرت مین بالکل زیانکار ہوگا۔

اور باز وغیرہ بھی آگئے، تم دخاص طور پر جسکا بیان آگے آتا ہی تعلیم دو یہ ایک شرط ہی اور تم ان کو شکار پر چھوڑو بھی دیہ دوسری شرط ہے) اور ان کو دجو تعلیم دو جسکا اوپر ذکر آیا ہے تو) اس طریقہ سے تعلیم دو جو تمکو اللہ تعالے نے دشریعت مین) تعلیم دیا ہی دوہ طریقہ ہی کہ کتے کو تو یہ تعلیم دیجاوے کہ شکار کو پکڑ کر کھاوے نہین اور باز کو یہ تعلیم دیجاوے کہ جب اسکو بلاؤ گو شکار کے پیچھے جا رہا ہو فوراً چلا آوے یہ شرط اول کا بیان ہی) تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمھارے لیے پکڑین اسکو کھاؤ دیہ تیسری شرط ہی جس کی علامت طریقہ تعلیم مین بیان ہو چکی۔ سو اگر کتا اس شکار کو کھانے لگے یا باز بلانے سے نہ آوے تو سمجھا جاویگا کہ جب اس کے کہنے مین نہین تو اس نے شکار بھی اس کے لیے نہین پکڑا بلکہ اپنے لیے پکڑا ہی) اور دجب شکار پر جانور چھوڑنے لگو تو) اس دجانور) پر دیعنی اس کے چھوڑنے کے وقت) اللہ کا نام بھی لیا کرو دیعنی بسم اللہ کہکر چھوڑو یہ چوتھی شرط ہی) اور دتمام امور مین) اللہ سے ڈرتے رہا کرو دمثلاً شکار مین ایسے منہمک نہو کہ نماز وغیرہ سے غافل ہو جاؤ یا اتنی حرص مت کرو کہ شرائط حلت کے بنا ئے جاوین جب بھی شکار کو کھا جاؤ) بیشک اللہ تعالی جلدی حساب لینے والے ہین دجس کے بعد سب کو جزا و سزا ملیجاویگی اس لیے ڈرنا چاہیے) **ف** مسئلہ ایک پانچوین شرط امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ بھی ہی کہ وہ جانور اس شکار کو زخمی بھی کردے جوارح کا مادہ جرح اسکا مشعر ہی مسئلہ ایک طریق شکار کا تیر یا بھالہ وغیرہ بھی ہی یہ بھی بشرائط حلال ہی مسئلہ جو حلال جانور وحشی نہین ہین وہ بدون ذبح حلال نہین ہوتے یہان صرف وحشی جانور کا ذکر ہی اسی طرح اگر شکاری جانور کے پکڑنے کے بعد مہلت ذبح کی ملی وہ بھی بدون ذبح حلال نہوگا باقی تفصیل شکار کے احکام و مسائل کی کتب فقہ مین ہی ربط اوپر شکاری جانورون کے شکار کا حلال ہونا مذکور تھا آگے ذبائح اہل کتاب کے حلال ہونے کا بیان ہے اور ساتھ مین ایک اور حکم بھی اہل کتاب کے متعلق یعنی کتابیات سے نکاح کرنے کا جواز ارشاد ہی کہ اہل کتاب سے منتفع ہونا ہر دو حکم مین مشترک فیہ ہی گو ایک متعلق نفس ہے ایک متعلق بمال **حکم پنجم تحلیل ذبائح کتابی و حکم ششم حلت نکاح کتابیہ** اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ آج دتم جیسی دینی ابدی انعام ہوا کہ اکمال دین سے مشرف کیے گئے اسیطرح ایک معتد بہ دنیوی ابدی انعام بھی ہوا کہ) تمھارے لیے حلال چیزین دکہ اس سے پہلے حلال کردی گئین ہین ہمیشہ کے لیے) حلال رکھی گئین دکہ کبھی منسوخ نہونگی) اور جو لوگ دتم سے پہلے آسمانی

النحو قولہ والمحصنت عطف علی الطیبت کذا فی الروح قلت فہو ایضا مقید بالیوم ومن ثم ذکرت النکاح مع الطیبت فی السوال الرابع من الملحقات قولہ اذا اتیتموہن ظرف لاحل البلاغۃ فی قولہ اذا اتیتموہن اہتمام بابطال ماکان علیہ اہل الجاہلیۃ من اضاعۃ حقوق النسوۃ ولو اعید ضمیر اجورہن

الی الکتابیات خاصۃ کان فیہ تنبیہ علی انہا وان کانت کافرۃ لکن لا یسقط حقہا من المہر الروایات فی البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ طعام الذین ان المراد بہ الذبائح لانہم لان غیرہا لم تختلف فی حلہ وعلیہ اکثر المفسرین کذا فی الروح ۱۲

فوائد شتی ہہنا سوالات الاول مامعنی قولہ الیوم مع ان التحلیل قد وقع قبل ذلک والجواب ان المراد الاخبار عن ابقاء الحل وعدم النسخ وہذا لم یقع قبل ذلک الثانی ما فائدۃ تکرار الاخبار عن الحل والجواب ان الذی قبلہ لم یکن خبرا

ملحقات الترجمۃ
فی مکلبین
اور تم بصیرت المطلقۃ فی نسائنا اذا کانت الی
مستعدۃ کمافی
الآیۃ فالاول
من الجوارح
من ضمیر المفعول
المقدر فی علمتم
والثانی مکلبین
من فاعل علمتم
والثالث تعلمونہن
۲۵ قولہ فی
علمکم اللہ
شریعت مین للبیہ
ما رواہ محمد فی
کتاب الآثار عن
ابن عباس ہذا
التفصیل کذا
فی حاشیۃ
الہدایۃ وروی
مرفوعا فی الکلب
عن عدی بن
حاتم فی السنن
فی امسکن
علیکم تمہارے
لیے فعیلے یعنی
اللام فی قولہ
فی اذکروا اسم اللہ
علیہ اس جانور
المرجع مدلولہا
علمتم وارجاع ضمیر
امسکن الیہ علیہ
للمتنبی ۵
قولہ فی آخر
حلالا ہونگا لانہ
صار کل السبع
الذی من شرطہ
علیا فی قولہ کما
الا ما ذکیتم ۱۲

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ

اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں سمیت اور اپنے سر پر ہاتھ پھیر و اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت

کتاب دیے گئے ہیں (یعنی یہود و نصاریٰ) اُن کا ذبیحہ (بھی) تمکو حلال ہے اور (اُسکا حلال ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسا) تمہارا ذبیحہ اُن کو حلال ہے اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہوں (تمکو حلال ہیں) اور (جیسا مسلمان عورتوں کا حلال ہونا یقینی ہے اسیطرح) پارسا عورتیں اُن لوگوں میں سے بھی جو تم سے پہلے کتاب (آسمانی) دیے گئے ہیں (تمکو حلال ہیں) جبکہ تم اُنکو اُنکا معاوضہ دیدو (یعنی مہر دینا گو شرط نہیں مگر واجب ہے اور یہ عورتیں مذکورہ جو حلال کی گئی ہیں تو) اسطرح سے کہ تم (اُن کو) بیوی بناؤ (یعنی نکاح میں لاؤ جسکی شرطیں شرع میں معلوم ہیں نہ تو علانیہ بدکاری کرو اور نہ خفیہ آشنائی کرو (یہ سب احکام شرعیہ ہیں جنپر ایمان لانا فرض ہے) اور جو شخص ایمان (لانیکی چیزوں) کے ساتھ کفر کریگا (مثلاً حلال قطعی کی حلت کا یا حرام قطعی کی حرمت کا انکار کریگا) تو اُس شخص کا (دہر نیک) عمل غارت (اور اکارت) جاویگا اور وہ شخص آخرت میں بالکل زیانکار ہوگا (بس حلال کو حلال سمجھو حرام کو حرام سمجھو) **ف** حبط عمل کی تحقیق سورۂ بقرہ حکم پانزدہم کے قبل گذر چکی ہے اور احقر کے نزدیک وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ کا اس مقام پر ایک اور فائدہ بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ اوپر مرد یا عورت کتابی کے ذبائح اور عورت کتابیہ کے نکاح کا حلال ہونا مذکور ہے چونکہ بعضے مسلمان نصرانی یا یہودی ہو جاتے ہیں تو شبہ ہو سکتا تھا کہ اُنکا حکم بھی اہل کتاب کا سا ہوگا اسلیے اس جملہ میں اس شبہ کی رفع کیطرف اشارہ کر دیا کہ جو شخص اپنے ایمان سابق کی حقیقت کا انکار کرے یعنی اسلام کو حق نہ سمجھ کر مرتد ہو جاوے اُسکا عمل مثلاً نکاح یا ذبح بے اثر ہو جاویگا یعنی اُوسپر حلت مرتب نہ ہوگی اور آخرت کا خسارہ تو ظاہر ہی ہے اور بعض نے یہ فائدہ فرمایا ہے کہ اتنی سی بات عزت کی اہل کتاب کو دنیا میں دیدی ہے آخرت میں کفر سے خراب ہونگے **مسئلہ** کتابی کا ذبیحہ حلال ہے دو شرط سے ایک یہ کہ اصلی کتابی ہو یعنی مرتد نہو اور اگر کوئی غیر مسلم نصرانی ہو جاوے تو اُسکا حکم نصرانی کا سا ہوگا اور دوسری شرط یہ کہ ذبح کے وقت اللہ کے سوا اور کا نام نہ لے ورنہ حرام ہوگا (در مختار) اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے زمانہ میں اکثر نصاریٰ برائے نام ہیں ایسوں کا حکم نصاریٰ کا سا نہیں ہے اور یہی سب تقریر نکاح میں بھی سمجھو **مسئلہ** کتابیہ یا مسلمہ اگر پارسا نہو جب بھی نکاح حلال ہے لیکن مناسب نہیں پس آیت میں جو پارسا کی تخصیص ہے بیان اولویت کے لیے ہے اور سورۂ بقرہ حکم ہشدہم میں گذر چکا کہ مسلمان عورت کا نکاح کتابی مرد سے اسیطرح غیر کتابی سے بھی درست نہیں **مسئلہ** نکاح میں مہر اگر مذکور نہو یا ادا نہو نکاح ہو جاوے گا آیت میں وجوب کا بیان فرمانا مقصود ہے اشتراط مقصود نہیں **تنبیہ** بعضے لوگ شبہ کرتے ہیں کہ جب اہل کتاب کا ذبیحہ تک درست ہے اور دوسرا طعام مطلق کفار کا بھی درست ہے تو کفار کے ساتھ مواکلت سے کیوں منع کیا جاتا ہے جواب یہ ہے کہ مواکلت فی نفسہ کو ممنوع نہیں کہا جاتا بلکہ بوجہ دوسرے مفاسد کے مثلاً مخالطت بلاضرورت و موالات یا شبہ قوی خلط نجاسات و محرمات کے ممنوع کیا جاتا ہے اور کیا ضرور ہے کہ اگر منع کی ایک دلیل مرتفع ہو جاوے تو دوسرے ادلہ بھی مرتفع ہو جاویں خوب سمجھ لو **ربط** اوپر بعض شرائع متعلقہ بالدنیا کا ذکر تھا آگے بعض شرائع متعلقہ بالدین کا ذکر ہے **حکم ہفتم فرضیت وضو** یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ط اے ایمان والو جب تم نماز کو اُٹھنے لگو

ملخصات التفسیر ١ لہ قولہ تعالیٰ یکفر حلال قطعی ایسی حلال دلالۃ وثبتوا قطعیا لیس فیہ ما اختلفوا فیہ بالادلۃ الشرعیۃ فہذا الاختلاف رحمۃ ١٢

اختلاف القراءۃ اَرْجُلِكُمْ بالجر قراءۃ ابن کثیر و حمزۃ وغیرہما ١٢

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ

اور اگر تم جنابت کی حالت مین ہو تو سارا بدن پاک کرو اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر مین ہو یا تم مین سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیبیون سے قربت کی ہو

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ

پھر تمکو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہرون اور ہاتھونپر ہاتھ پھیر لیا کرو اُس زمین پر سے

(یعنی نماز پڑھنے کا ارادہ کرو اور تمکو اوسوقت وضو نہو) تو (وضو کرو یعنی) اپنے چہرون کو دہوؤ اور اپنے ہاتھونکو بھی کہنیون سمیت[۱] (دہوؤ) اور اپنے سرونپر (بھیگا) ہاتھ پھیر و اور اپنے پیرونکو بھی ٹخنون سمیت (دہوؤ) **ف** یہ چار چیزین فرض ہین وضو مین باقی اُمور مسنون و مستحب ہین جنکی تفصیل کتب فقہ مین ہی اور ایک قرات مین ارجلکم مجرور ہی جس سے بعضونکو شبہ ہو گیا ہی کہ پاؤن کا بھی مثل سر کے مسح ہی لیکن چونکہ دو قرا،تون کا مثل دو آیتون کے متوافق ہونا بلکہ اس سے بھی زیادہ متحد المعنی ہونا ضرور ہی اور تعارض محال ہی اسلئے لامحالہ غسل ارجل اور مسح ارجل سے ایک ہی معنی مراد ہونگے اور ابوزید انصاری وغیرہ اہل لغت نے تصریح کی ہو کہ مسح بمعنی غسل آتا ہی چنانچہ متوضی کو متمسح کہتے ہین اور مسح الارض المطر بولتے ہین جبکہ بارش سے زمین دُھل جاوے پھر احادیث صحیحہ غسل ارجل پر متفق ہین اور حدیث شیخین مین ایڑیان خشک رہجانے پر ویل للاعقاب سے نار کی وعید فرمانا مصرح ہی جس سے عدم جواز مسح کا نشمس فی النہار واضح ہی پھر اہل حق کا اسپر اجماع بھی ہی اسلیے مسح ارجل کو غسل پر محمول کیا جاویگا اور ایک امسحوا مقدر کر لیا جاویگا تاکہ امسحوا الملفوظ مین جمع بین الحقیقۃ والمجاز لازم نہ آوے اور اس صورت مین نکتہ لفظ مسح لانے مین یہ اشارہ ہوگا کہ پاؤنکے دہونے مین جیسا عادت ہی اسراف پانی کا نہ کرین یا جر جوار کہا جاوے اور یہ کہنا کہ عطف مین جر جوار نہین ہوتا غیر مسلم ہی چنانچہ نابغہ کے شعر مین موثق اسپر معطوف ہی پھر اور مجرور ہے لم یبق الا اسیر غیر منفلت ٭ وموثق فی حبال القد مجنوب پوری تحقیق سمجھ لو اور پوری بحث اسکی روح المعانی مین ہی لیکن منصف کو اسقدر بھی بس ہی ربط اوپر فرضیت وضو کا بیان تھا آگے فرضیت غسل کا بیان ہی **حکم ہشتم فرضیت غسل** وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا اور اگر تم جنابت کی حالت مین ہو تو (نماز سے پہلے) سارا بدن پاک کرو **ف** اسکے مسائل بھی کتب فقہ مین ہین ربط اوپر وضو و غسل کا ذکر ہو چکا آگے تیمم کا بیان ہے **حکم نہم مشروعیت تیمم** وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ اور اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر ہو) یا حالت سفر مین ہو (اور پانی نہین ملتا جیسا آگے آتا ہی یہ تو عذر کی حالت ہوئی) یا (اگر مرض و سفر کا عذر بھی نہو بلکہ ویسے ہی وضو یا غسل ٹوٹ جاوے اسطرح سے کہ مثلاً) تم مین سے کوئی شخص (پیشاب یا پاخانہ کے) استنجے سے (فارغ ہوکر) آیا ہو (جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہی) یا تم نے بیبیون سے قربت کی ہو (جس سے غسل ٹوٹ گیا ہو اور) پھر (ان ساری صورتون مین) تمکو پانی (کے استعمال کا موقع) نہ ملے (خواہ بوجہ ضرر کے یا پانی نہ ملنے کے) تو (ان سب حالتو مین) تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو یعنی اپنے چہرون اور ہاتھونپر ہاتھ پھیر لیا کرو اُس زمین (کی جنس) پر سے (ہاتھ مار کر) **ف** اسکی تفسیر اور مسائل سورہ نساء کے حکم مفدہم مین گذر چکے ہین یہان مکرر شاید اسلیے آیا ہو کہ سب انواع طہارت کے یعنی وضو و غسل و تیمم سب ایک جگہہ جمع ہو جاوین تاکہ آیندہ جو منت کا مضمون ہی وہ اوقع فی النفس ہو کہ منت بقدر نعمت ہی ربط اوپر احکام طہارت کے مذکور ہین جنمین رعایت سہولت و مصلحت عباد کی ملحوظ ہی آگے اس طہارت اور رعایت پر منت ظاہر

ملحقات الترجمة

[۱] قوله فی قمکت اور تمکو اسوقت وضو نهو وقع الاجماع علیه قرینة اشتراط الحدث فی البدل ای التیمم

[۲] قوله تعالی الی سمیک للاجماع علیه ۱۲

[۳] قوله فی ف ابوزید نقله فی الروح

[۴] قوله پیاسا بدلت ولیله یافی روح المعانی انه اضافت لتطهیر الی مسمی الوادو بہو صلة مدلت کل سکلف فهد جعل کل ما یکن الا الیصال الا افیه حرج لکی فقلت وقد وقع الاشارة الی استشنا بالقوله فیما بعد ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج فافہم فانہ غزیر ۱۲

فائدہ قوله وان کنتم مرضی قد سبق ما یتعلق بہ فی سورۃ النساء نعم بقی امر وہو انہ قد استدل بقوله منہ الراجع الی الصعید اشتراط الغبار حملا لمن علے التبعیض والجواب بحمل من علے الابتداء[۱] ویکون الصعید موضوعا کما نقلہ فی الانتصاف عن الزجاج لوجہ الارض ترابا کان او حجرا او یکون الضمیر راجعا الی الحدث المدلول علیہ بذکر اسبابہ فیما سبق فیقال تیمم من الجنابۃ فافہم ۱۲

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوْا

اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں ہے کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تمکو پاک صاف رکھے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرمادے تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور تم لوگ اللہ

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو اور اسکے اس عہد کو بھی جسکا تم سے معاہدہ کیا ہے جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مان لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں تک کی باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے لیے پوری پابندی کرنیوالے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنیوالے رہو اور کسی خاص لوگوں کی عداوت تمکو اسپر باعث نہ ہوجاوے کہ تم عدل نہ کرو۔

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

عدل کیا کرو کہ وہ تقوے سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے

ملحقات الترجمة

ل قولہ فی ما یرید اللہ یعنی یہ منظور ہے الخ اشارۃ الی ان المقصود ارادۃ عدم الحرج الذی یستلزم عدم ارادۃ الحرج لانہ لا یکفی عدم وقوع شیء عدم ارادتہ بل لابد من تعلق ارادتہ بعدمہ کما ہو ظاہر عند التامل

ل قولہ فی توضیح لیطہرکم دونوں کو شامل ہے بطریق عموم المجاز

ل قولہ ہناک اور اگر یہ احکام نہوتے اشارۃ الی توجیہ الاستدراک لکن تقریرہ انہ لما قال ما یرید اللہ الخ نشأ عنہ توہم ان الاحکام لو لم تشرع اصلا لکان فیہ انتفاء الحرج بالتمام وجہ فقد بہا ما حصل ان السہولۃ مقصودۃ لکن الطہارۃ مقصودۃ ایضا فاقتضی ہذا المجموع شرع الاحکام مع السہولۃ ولو لم توجہ بل کانت الطہارۃ ساقطۃ بالکل ۱۲

ل قولہ فی توضیح سمعنا اسی مضمون کا اشارۃ الی انہ لا یلزم ان یکون ہذا اللفظ بعینہ منقولا بل ہو اخذ بالحاصل ۱۲

فرماتے ہیں اور تحریک شکر کی دیتے ہیں منت پر **تشریع حکم سابق** مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ کو (ان احکام کے مقرر فرمانے سے) یہ منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں (یعنی یہ منظور ہے کہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے چنانچہ احکام مذکورہ میں خصوصًا اور جمیع احکام شرعیہ میں عمومًا رعایت سہولت و مصلحت کی ظاہر ہے) لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تمکو پاک صاف رکھے (اسلیے طہارت کے قواعد اور طرق مشروع کیے اور کسی ایک طریق پر بس نہیں کیا کہ اگر وہ نہو تو طہارت ممکن ہی نہو مثلاً صرف پانی کو مطہر رکھا جاتا تو پانی نہونے کے وقت طہارت حاصل نہو سکتی یہ طہارت ابدان تو خاص احکام طہارت ہی میں ہے اور طہارت قلوب تمام طاعات میں عام ہے پس تطہیر دونوں کو شامل ہے اور اگر یہ احکام نہوتے تو کوئی طہارت حاصل نہوتی) اور یہ (منظور ہے) کہ تم پر اپنا انعام تام فرمادے (اسلیے احکام کی تکمیل فرمائی تاکہ ہر حال میں طہارت بدنی و قلبی کو جسکا ثمرہ رضا و قرب ہے جو اعظم نعم ہے حاصل کرسکو) تاکہ تم (اس عنایت کا) شکر ادا کرو (شکر میں امتثال بھی داخل ہے) ربط اوپر احکام متعددہ کا مشروع ہونا اور انکا نعمت ہونا بیان فرمایا ہے آگے انکے امتثال کی تاکید ہے بطرق تذکیر نعمت مخاطبین کا عہد و التزام یاد دلانا مخالفت سے ڈرانا **تاکید امتثال احکام شرعیہ** وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو (جس میں بڑا انعام یہ ہے کہ تمہاری فلاح کے طریقے تمہارے لیے مشروع کردیے) اور اوسکے اوس عہد کو بھی یاد کرو جسکا تم سے معاہدہ کیا ہے جبکہ تم نے (اوسکا التزام بھی کرلیا تھا کہ عہد لینے کے وقت تم نے) کہا تھا کہ ہم نے (ان احکام کو) سنا اور مان لیا (کیونکہ اسلام لانے کے وقت ہر شخص اسی مضمون کا عہد کرتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (کی مخالفت) سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (اسلیے جو کام کرو اوس میں اخلاص و اعتقاد بھی ہونا چاہیے صرف منافقانہ امتثال کافی نہیں مطلب یہ کہ ان احکام میں اول تو تمہارا ہی نفع ہے پھر تم نے اپنے سر بھی رکھ لیا ہے پھر مخالفت میں ضرر ان وجوہ سے امتثال ہی ضروری ہوا ورنہ کبھی دل سے نا چاہیے ورنہ مثل عدم امتثال ہی کے ہے) ربط یہانتک وہ احکام مذکور ہوئے ہیں جو مکلف کی ذات خاص کے متعلق ہیں آگے ایسا حکم مذکور ہوتا ہے جس میں غیر سے بھی تعلق ہے کیونکہ شہادت اور عدل کا تعلق غیر سے ظاہر ہے پس عبادات و معاملات دونوں جمع کردیے گیے **حکم دہم ایجاب عدل و اظہار حق** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی) کے لیے (احکام کی) پوری پابندی کرنے والے

النحو قولہ لیجعل الخ اللام زائدۃ لتاکید المفعول وان مقدرۃ قال فی الروح ہو الاسہل ۱۲

قولہ اذ قلتم ظرف لواثقکم بہ کذا فی الروح ۱۲

تنبیہان متعلقات بالروایات عن اللباب الاول روی البخاری فی قصۃ سقوط القلادۃ عن عائشۃ فنزلت یایہا الذین آمنوا اذا قمتم آہ وہو الصواب لا ما قیل انہا آیۃ النساء الثانی ان الوضوء کان واجبا علیہم قبل نزول الآیۃ لانہا مدنیۃ والصلوٰۃ فرضت بمکۃ ولم یصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا بوضوء والحکمۃ فی نزول الوضوء لیکون فرضہ متلوا بالتنزیل ولذا استعظموا نزولہا علی غیر ماء ۱۲

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۹﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کیے وعدہ کیا ہی کہ انکے لیے مغفرت اور ثواب عظیم ہی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا

بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ ہَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ

ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جبکہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر

یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَہُمۡ فَکَفَّ اَیۡدِیَہُمۡ عَنۡکُمۡ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾

دست درازی کریں سو اللہ تعالیٰ نے ان کا قابو تم پر نہ چلنے دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اہل ایمان کو حق تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے

(اور شہادت کی نوبت آوے تو) انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنیوالے رہو اور کسی خاص لوگوں کی عداوت تمکو اسپر باعث نہو جاوے کہ تم (انکے معاملات میں) عدل نہ کرو (ضرور ہر معاملہ میں) عدل کیا کرو کہ وہ (یعنی عدل کرنا) تقوی سے زیادہ قریب ہی یعنی اس سے تقوی کے ساتھ موصوف کہلاتا ہی اور (تقوی اختیار کرنا تم پر فرض ہی چنانچہ حکم ہی کہ) اللہ تعالیٰ (کی مخالفت) سے ڈرو (پس جب تقوی فرض ہی تو) عدل جو کہ اس فرض تقوی کا موقوف علیہ ہی نیز فرض ہوگا، بلا شبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہی (پس مخالفین احکام کو سزا ہو جاوے گی) ف ایسی آیت ختم پارہ والمحصنت کے قریب بھی آچکی ہی اور دونوں میں فرق یہ ہی کہ بے انصافی کیوجہ دو چیزیں ہوتی ہیں یا تو ایک فریق کی رعایت اور یا کسی فریق کی عداوت وہاں اول سبب مذکور ہی یہاں دوسرا سبب چنانچہ وہاں یہ الفاظ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما اور یہاں لفظ شنان اسکی صاف دلیل ہی پس اس فرق کے بعد تکرار نہ رہا ربط اوپر احکام مذکور تھے آگے امتثال کرنیوالوں کو وعدہ اور خلاف کرنیوالوں کو وعید سناتے ہیں **وعدہ و وعید بر اطاعت و مخالفت** وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۹﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۰﴾ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لے آئے اور انھوں نے اچھے کام کیے وعدہ کیا ہی کہ انکے لیے مغفرت اور ثواب عظیم ہی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں ف اس آیت میں تو پوری مخالفت کرنے والوں کا حال ہی اور جو تھوڑا خلاف کرنیوالے ہیں یعنی اٰمنوا کے تو مصداق ہیں مگر عملوا الصلحت کے مصداق نہیں ہیں انکا حال دوسری نصوص میں ہی ربط تین چار آیتوں میں اوپر احکام شرعیہ کا نعمت ہونا بیان کر کے امتثال کے لیے اس نعمت کی یاد دہانی فرمائی تھی جو کہ نعمت دینیہ تھی اب آگے ایک نعمت دنیویہ کی یاد دہانی فرماتے ہیں اور مقصود اس سے بھی وہی تاکید امتثال ہی کیونکہ نعمت کا خیال کرنا منعم کی اطاعت کا محرک ہوتا ہی **تذکیر بعض نعم** یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ ہَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَہُمۡ فَکَفَّ اَیۡدِیَہُمۡ عَنۡکُمۡ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہی جبکہ ایک قوم (یعنی کفار قریش ابتدائے اسلام میں جبکہ مسلمان ضعیف تھے) اس فکر میں تھے کہ تم پر (اسطرح) دست درازی کریں (کہ تمہارا خاتمہ ہی کر دیں) سو اللہ تعالیٰ نے انکا قابو تم پر (اسقدر) نہ چلنے دیا (اور آخر میں تمکو غالب کر دیا پس اس نعمت کو یاد کرو) اور (احکام کے امتثال میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرو (کہ اس نعمت کا یہ شکر ہی) اور (آئندہ بھی) اہل ایمان کو حق تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیے (جس نے پہلے بھی تمہارے سب کام بنائے ہیں آئندہ بھی آخرت تک امید رکھو اتقوا اللہ میں خوف دلایا اور امر بالتوکل میں امید

النحو قولہ علیکم متعلق بنعمۃ وکذا الظرف ۱۲ من الروح
البلاغۃ فی الروح ولم یوت بالجملۃ فی سیاق الوعید کما اتی بالجملۃ قبلہا فی سیاق الوعد حیث

قال وعدہم لقطع فیما بعد قطعا لرجائہم ۱۲ قولہ یبسطوا فی الروح ہو کنایۃ یقال بسط الیہ یدہ اذا بطش بہ ولسانہ اذا شتمہ ۱۲ قولہ فکف ای عن المدالعدان مدوا من الروح ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی توضیح اقرب کہلاتا ہی یعنی ان العدل سبب للحکم بالتقوی علی العادل لان العدل من جملۃ التقوی فمن عدل فقد اتقی والسبب الحقیقی قریب من السبب ومراتب القرب متفاوتۃ لکن الجزء الاخیر من العلۃ اقرب والعدل وکذا کل ما ہو فرد للتقوی کذلک فصح انہ اقرب للتقوی ولذا عدی باللام کما فی قولہ ہو قریب لزید والا فالظاہر تعدیتہ بالی او من ویحتمل ان العدل یفضی الی التقوی کافضاء السبب الی المسبب التقطتہ من الروح ۱۲ ۲ قولہ فی توضیح خبر نہیں اشارۃ الی جواز العفو کما یقولہ اہل السنۃ اما بنفسہ و اما بعد ارضاء صاحب الحق فی حقوق العباد ۱۲ ۳ قولہ فی تعیینہم قوم قریش ابتدائے اسلام رجحہ ہو لوجہین الوجہین المذکورین فی الکبیر تفسیرا لکونہ اوفق بحال الفریقین وبعضہم اختار والوجہ الثانی من الحوادث الخاصۃ لیعنی بعضہا فی بنی النضیر وبعضہا فی بنی ثعلبۃ وبنی محارب او جمعہم یقال لہ غورث ارادوا الفتک بہ صلی اللہ علیہ وسلم او ردا فی اللباب لکن قولہ الیکم یرجح ما اخترنہ فان فی ہذہ الحوادث ارادوا بسطہا الیہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما اختار بعضہم من نزولہا فی الغزوات التی وقع فیہا صلوۃ الخوف فلیس علی کونہا سببا النزول دلیل مصرح بالسببیۃ فلذا رجحت ما اخترنہ اولی مما لا یعارض الوجوہ لا نانا ولہا بان معنی قولہم نزلت

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کیے اور اللہ تعالیٰ نے یوں فرما دیا کہ میں تمہارے پاس ہوں اگر تم نماز کی پابندی

وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

رکھو گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے اور انکی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دیتے رہو گے تو میں ضرور تمہارے

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝

گناہ تم سے دور کر دونگا اور ضرور تمکو ایسے باغوں میں داخل کر دونگا جنکے نیچے کو نہریں جاری ہونگی اور جو شخص اسکے بعد بھی کفر کریگا تو وہ بیشک راہ راست سے دور جا پڑا

یہی دو عمل معین امتثال ہیں، ف اور قابو میں جو اسقدر کی قید لگائی وجہ یہ کہ کچھ کچھ مضرتیں تو کفار سے پہونچ ہی جاتی تھیں ف[۲] شروع سورت سے یہانتک اکثر آیتوں میں حق تعالیٰ سے ڈرنیکا حکم فرمایا ہی ایک جگہہ لفظ خشیت سے باقی جگہہ لفظ تقوی سے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکو امتثال میں بہت دخل ہی چنانچہ ظاہر بھی ہی ربط اوپر آیت واذکروا نعمت اللہ علیکم ومیثاقہ میں تصریحاً اور ما بعد کی آیتوں میں دلالۃً احکام شرعیہ کے جو کہ معاہدۂ الٰہیہ ہی امتثال و ایفاء کا امر فرمایا ہی آگے زیادہ اہتمام کے لیے بنی اسرائیل سے معاہدہ لینے کی اور ان کے نقض عہد سے جو انکو وبال اور ضرر پہونچا اُسکی حکایت فرماتے ہیں تاکہ اطاعت کی ترغیب اور معصیت سے ترہیب زیادہ ہو **حکایت اخذ میثاق از بنی اسرائیل** وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ اور اللہ تعالیٰ نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطہ سے) بنی اسرائیل سے (بھی) عہد لیا تھا (جسکا بیان عنقریب آتا ہی) اور (ان عہود کی تاکید کے لیے) ہم نے انمیں سے (موافق عدد ان کے قبائل کے) بارہ سردار مقرر کیے (کہ ہر ہر قبیلہ پر ایک ایک سردار رہے جو اپنے ماتحتوں پر ہمیشہ ایفاء عہود کی تاکید رکھے) اور (مزید تاکید عہد کے لیے ان سے) اللہ تعالیٰ نے یوں (بھی) فرما دیا کہ میں تمھارے پاس ہوں (تمھارے سب بھلے برے کی مجھکو خبر رہیگی مطلب یہ کہ عہد لیا پھر اُسکی تاکید در تاکید فرمائی اور اس عہد کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ) اگر تم نماز کی پابندی رکھو گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر (جو آیندہ بھی نئے نئے آتے رہیں گے) ایمان لاتے رہو گے اور (دشمنوں کے مقابلہ میں) اُن کی مدد کرتے رہو گے اور (علاوہ زکوٰۃ کے اور مصارف خیر میں بھی صرف کرکے) اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر (یعنی اخلاص کے ساتھہ) قرض دیتے رہو گے تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کر دونگا اور ضرور تمکو (بہشت کے) ایسے باغوں میں داخل کر دونگا جن کے (محلات کے) نیچے کو نہریں جاری ہونگی اور جو شخص اس (عہد و پیمان لینے) کے بعد بھی

ملحقات الترجمۃ
ف[۱] قولہ نے میثاق خلاصہ کان ہذا المیثاق ذکر فی البقرۃ بعنوان آخر فلا نتوہم التخالف ف[۲] قولہ فی ربط آیندہ وہو النکتۃ فی تاخیر الایمان عن الصلوٰۃ لان الصلوٰۃ یجب اقامتہا فی الحال والایمان بہولاء الرسل یکون واجبا فی المآل ف[۳] قولہ نے عزرتموہم دشمنوں کے آگے وہو من الواجبات ان لا یسلم النبی فی ایدی العدو ف[۴] قولہ نے الکفرن دور کر دونگا لان الحسنات یذہبن السیئات ولو عمم التکفیر للتطہیر کان شاملا للجمیع ف[۵] قولہ فی متن اور اشارۃ الی ارادۃ معنی العطف مطلقا والترتیب انما ہو فی البیان کذا یفہم من الروح ۱۲ ف[۶] قولہ فی بعد ذلک عہد الخ کذا فی الخازن ۱۲

اللغات فی الروح العزر کالازر التقویۃ والمنع حقیقۃ والنصرۃ مجازا النقیب فی الروح من النقب بمعنی التفتیش سمی بذلک لتفتیشہ عن احوال القوم و اسرارہم ۱۲

البلاغۃ قولہ فمن کفر فی الروح لیس المراد بالکفر احداثہ بعد الایمان بل ما یعم الاستمرار علیہ ایضا کانہ قیل فمن اتصف بالکفر بعد ذلک الا انہ قصد بایراد ما یدل علی الحدوث بیان ترقیہم فی مراتب الکفر فان الاتصاف بشیء بعد ورود ما یوجب الاقلاع عنہ وان کان استمرارا علیہ لکن بحسب العنوان فعل جدید وصنع حادث اھ

الروایات فی الروح اخرج ابن حمید وابن جریر عن ابی العالیۃ انہ قال فی الآیۃ اخذ اللہ تعالیٰ میثاق بنی اسرائیل ان یخلصوا لہ ولا یعبدوا غیرہ وبعث منہم اثنی عشر کفیلا کفلوا علیہم بالوفاء للہ تعالیٰ بما واثقوہ علیہ من العہود فیما امرہم ونہاہم عنہ اھ

قلت وعلیہ فسرت الآیۃ ولم ارتض ما فسرت بامرہم بالقتال مع الجبارین فان السیاق یاباہ کل الاباء لان مضمون المیثاق مذکور نصا ۱۲

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا

تو صرف اُن کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے اُنکو اپنی رحمت سے دور کردیا اور ہم نے اُنکے قلوب کو سخت کردیا وہ لوگ کلام کو اُسکے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ اُنکو نصیحت کیگئی تھی اس میں

ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپکو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو اُن سے صادر ہوتی ہے بجز اُنمیں کے معدودے چند شخصوں کے سو آپ انکو معاف کیجیے اور ان سے درگذر کیجیے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے

کفر کرے گا تو وہ بے شک راہ راست سے دور جا پڑا ف خیر میں صرف کرنے کو مجازاً اسلیے فرمادیا کہ جسطرح قرض لازم الادا ہوتا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ اسکا بدلہ ضرور دینگے اور یہاں اوس شخص کا حال بیان نہیں فرمایا جو کفر نکرے لیکن اعمال کی پوری پابندی بھی نکرے اور اکثر جگہ قرآن مجید میں یہی عادت ہے کہ اطاعت میں جو کامل ہو اور مخالفت میں جو کامل ہو زیادہ ذکر ان ہی کا ہوتا ہے وجہ یہ کہ طرفین کے حال سے بین بین کا حال عقلاء کو خود مقایسہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ انکی ایسی جزا ہوگی نہ ایسی سزا ہوگی پھر حدیثوں میں پوری تفصیل معلوم ہوگئی اور چونکہ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بہت انبیاء ہونیوالے تھے اسلیے آمنتم برسلی خصوصیت کے ساتھ عہد میں ذکر کیا گیا ربط اوپر میثاق بنی اسرائیل کا بیان تھا آگے ان کے نقض میثاق کا اور اُسکے وبال کا بیان ہے **حکایت وبال نقض بنی اسرائیل میثاق را** فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لیکن بنی اسرائیل نے عہد مذکور کو توڑ ڈالا اور توڑنے کے بعد طرح طرح کے عقوبات میں جیسے مسخ اور ذلت وغیرہ گرفتار ہوئے پس یہ جو ان کو عنایت والطاف الٰہیہ سے بعد ہوا تو صرف ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے انکو اپنی رحمت (یعنی اسکے آثار) سے دور کر دیا اور یہی حقیقت ہے لعنت کی، اور اسی لعنت کے آثار سے یہ ہے کہ ہم نے اُن کے قلوب کو سخت کر دیا کہ حق بات کا ان پر اثر ہی نہیں ہوتا اور اس سخت دلی کے آثار سے یہ ہے کہ وہ لوگ (یعنی اُن میں کے علماء) کلام (الٰہی یعنی توریت) کو اُسکے (الفاظ یا مطالب کے) مواقع سے بدلتے ہیں (یعنی تحریف لفظی یا تحریف معنوی کرتے ہیں) اور (اس تحریف کا اثر یہ ہوا کہ) وہ لوگ جو کچھ اُن کو (توریت میں) نصیحت کیگئی تھی اس میں سے اپنا ایک بڑا حصہ (نفع کا جو کہ انکو عمل کرنے سے نصیب ہوتا) فوت کر بیٹھے (کیونکہ زیادہ مشق ان کی اس تحریف کی مضامین متعلقہ بتصدیق رسالت محمدیہ میں ہوئی تھی اور ظاہر ہے کہ ایمان سے زیادہ بڑا حصہ کیا ہوگا غرض نقض میثاق پر لعنت مرتب ہوئی اور لعنت پر قساوت وغیرہ اور قساوت پر تحریف اور تحریف پر فوت حظ عظیم اور وجہ ترتب ظاہر ہے اور پھر بھی تو نہیں کہ جتنا کر چکے اسی پر بس کر دیں بلکہ حالت یہ ہے کہ آپ کو آئے دن (یعنی ہمیشہ ویسے ہی باب میں) کسی نہ کسی (نئی) خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی رہتی ہے بجز اُنمیں کے معدودے چند شخصوں کے جو کہ مسلمان ہو گئے تھے سو آپ اُن کو معاف کیجیے اور ان سے درگذر کیجیے (یعنی جب تک شرعی ضرورت نہو اُنکی خیانتوں کا اظہار اور انکو فضیحت نہ کیجیے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے (اور بلا ضرورت فضیحت نکرنا خوش معاملگی ہے) ف نئی خیانت کہ ایک بار مثلاً رجم کے حکم کو چھپا لیا ایکبار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر توراۃ کا ایک مضمون غلط بیان کر دیا جس پر آیت لاتحسبن الذین یفرحون نازل ہوئی تھی اور جیسے تحریم طیبات کے قدیم ہونے کا ایکبار غلط دعویٰ کیا تھا جس پر شروع لن تنالوا قل فاتوا بالتوراۃ نازل ہوئی اور تمام تر وہ غلط بیانیاں جنکی حکایت مع اُن کے ابطال کے قرآن مجید میں جا بجا مذکور ہے اس میں داخل ہیں جیسے لن تمسنا النار اور لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا اور نصاریٰ اور نحن ابناء اللہ واحباؤہ وامثال ذلک ربط اوپر یہود کا

اختلاف القراءۃ	اللغات
قرأ حمزۃ والکسائی قسیۃ علی وزن فعیلۃ مبالغۃ فی قاسیۃ ۱۲	الخائنۃ مصدر علی وزن الفاعلۃ ۱۲ النحو قولہ الا قلیلا استثناء من المجرور فی خائنۃ منہم ۱۲

ملحقات الترجمہ
۵۱ قولہ قبل الترجمہ لیکن ...
خولہ ہوئی لم یذکر فی القرآن شأن ... الی ان حلی عنی عن البیان ... المحتاج الیہ ابنہما ... السببیۃ ۱۲
۵۲ قولہ فی فبما نقضہم صرف افادہ تقدیم الجار والکہ کقصد المعنی ان المؤثر فی اللعن لیس الا نقض ... لا استقلالا والا فالمعنی ...
۵۳ قولہ قبل جعلنا قلوبہم اسی لعنت کے آثار سے دفع بہذا العنوان ... المفہوم مما قبل الترجمہ ان ... اللعن المسخ ونحوہ ... منہ خلافہ ... لا تنافی بین الآثار ... وغیرہ فی تقریر الترتیب فیما بینہا الذی ... فی توضیح الترجمہ
۵۴ قولہ فی نسوا حظا اشارۃ الی ان النسیان ہہنا الترک والتفخیم مستفاد من التنوین وتفسیر لفظہم ... اللغوی ... المعصیۃ نسی العلم ... روی ذلک عن ابن مسعود
۵۵ قولہ فی خائنۃ منہم صادرۃ اشارۃ الی تقدیر الکلام ... صادرۃ منہم
۵۶ قولہ فی فاعف عنہم جب تک ... الی قولہ فضیحت نکیجیے ... والقرینۃ علی ہذا التفسیر ما سیاتی من قولہ یعفوا مقابلا لقولہ یبین وقولہ جب تک اشارۃ الی التبیین حیث کان للمصلحۃ الا لا قصد الی تفضیحہم کآیۃ الرجم ونحوہا فانہا کانت من الاحکام الشرعیۃ اما ما کان من خیاناتہم ...

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ص فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاری ہیں ہم نے انسے بھی انکا عہد لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ انکو نصیحت کیگئی تھی اسمین سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے تو ہمنے انمین باہم قیامت تک کے لیے بغض و عداوت

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

ڈالدیا اور انکو اللہ تعالی انکا کیا ہوا جتلادینگے اے اہل کتاب تمھارے پاس ہمارے یہ رسول آئے ہین کتاب مین سے جن

كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ط قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ○ يَهْدِي بِهِ

امور کا تم اخفا کرتے ہوا نمین سے بہت سی باتونکو تمھارے سامنے صاف صاف کھولدیتے ہین اور بہت سے امور کو واگذاشت کر دیتے ہین تمھارے پاس اللہ تعالی کیطرف سے ایک روشن چیز آئی ہی اور ایک

اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

کتاب واضح کہ اسکے ذریعہ سے اللہ تعالی ایسے شخصون کو جو رضاے حق کے طالب ہون سلامتی کی راہین بتلاتے ہین اور انکو اپنی توفیق سے تاریکیون سے نکالکر نور کیطرف لے آتے ہین اور انکو راہ راست پر قائم رکھتے ہین

حال تھا آگے کچھ نصاری کا حال بیان فرماتے ہین **ذکر بعض ذمائم نصارے** وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ص فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ اور جو لوگ (نصرت دین کے دعوی سے) کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین ہم نے انسے بھی انکا عہد (مثل عہد یہود کے) لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ ان کو (انجیل وغیرہ مین) نصیحت کیگئی تھی اس مین سے اپنا ایک بڑا حصہ (نفع کا جو کہ ان کو عمل کرنے سے نصیب ہوتا) فوت کر بیٹھے (کیونکہ وہ امر جسکو فوت کر بیٹھے توحید ہی اور ایمان ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسکا حکم ان کو بھی ہوا تھا اور اسکا خطر عظیم ہونا ظاہر ہی جب توحید کو چھوڑ بیٹھے) تو ہم نے ان مین باہم قیامت تک کے لیے بغض و عداوت ڈالدیا (یہ تو دنیوی عقوبت ہوئی) اور (آخرت مین) ان کو اللہ تعالی ان کا کیا ہوا جتلا دینگے (پھر سزا دینگے)، **ف** حاشیہ بیضاوی مین تیسیر سے نقل کیا ہی کہ نصارے مین اصل تین فرقے تھے ایک نسطوریہ جو عیسی علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے دوسرا یعقوبیہ جو عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالے کے ساتھ متحد مانتے تھے تیسرا ملکائیہ جو عیسی علیہ السلام کو تین آلہہ مین کا ایک جزو مانتے تھے اھ اور یہ افتراق ترک توحید سے ہوا تھا اور ظاہر ہے کہ اتنے بڑے اختلاف عقائد کے ساتھ باہم عداوت ضروری ہی البتہ جو شخص ان مین ان عقائد ہی کا پابند نہو وہ مبحث ہی سے خارج ہی پس اگر ان مین اتفاق ہو جاوے تو محل اعتراض نہین پس آجکل کے عیسائیون مین جو وافع مین عیسائی ہی نہین اتفاق پر شبہ نہین ہو سکتا البتہ مذہبی لوگون مین مذہبی عداوت اب بھی ہے اور ہمیشہ رہیگی اور دنیوی سلطنتون مین بھی اکثر تو اختلاف و نزاع ہی سنا جاتا ہی لیکن قرآن مین اسکا ذکر ہی نہین نہ اثباتاً نہ نفیاً **ربط** اوپر یہود و نصاری کا الگ الگ ذکر تھا آگے دونون کو جمع کرکے نصیحت کا خطاب فرماتے ہین **خطاب بجمیع اہل کتاب ترغیب تصدیق رسالت محمدیہ** يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ط قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ○ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اے اہل کتاب (یعنی یہود و نصارے) تمھارے پاس ہمارے یہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آئے ہین جنکے علم کی تو یہ شان ہی کہ (کتاب کے مضامین مین سے جنکو (باوجود علمیہ کے) تم اخفا

ملحقات الترجمہ
۱ قولہ نصرت دین الخ فی تفسیر النصرانیۃ کما قال المفسرون فی ہذا العنوان اشارۃ الی ان تسمیتہم بہ قولہم بلا حقیقۃ فی تخصیص ہذا الموضع بہذا المقام مقام ذکر المیثاق وعدم الوفاء بما وافقوا علیہ من دعوی النصرۃ ۲ قولہ فی الانجیل تعبیر لانہم ما کانوا یکرمون التوراۃ ایضا
۳ قولہ فی اصل تین الخ ظاہر جانہ ورد فی الحدیث ان فرقہم ثنتان وسبعون ۴ قولہ ذا اہل الکتب یعنی یہود و نصارے فالکتاب للجنس ۵ قولہ فی رسولنا یہ اشارۃ الی کون الاضافۃ للعہد

اللغات فی القاموس عزی لزق اغری بینہم العداوۃ القاہا کانہ الزقہا بہم ۱۲ **النحو** من متعلق باخذ ۱۲ قولہ یبین حال یہدی صفۃ لکتاب ۱۲ **البلاغۃ** قولہ فاغرینا الفاء للترتیب علی نسیانہم حظا کما قررتہ فی الترجمۃ وحررتہ فی ف بعد تقریر التیسیر فافہم ۱۲

الروایات فی اللباب اخرج ابن جریر عن عکرمۃ قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ الیہود یسئلونہ عن الرجم فقال ایکم اعلم فاشاروا الی ابن صوریا فناشدہ بالذی انزل التوراۃ علی موسی والذی رفع الطور والمواثیق التی اخذت علیہم حتی اخذہ الکل فقال انہ لما کثر فینا جلدنا مائۃ وحلقنا الروس فحکم علیہم بالرجم فانزل اللہ یا اہل الکتاب الی قولہ صراط مستقیم ۱۲

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ

بلاشبہ وہ لوگ کافر ہین جو یون کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح ابن مریم ہے آپ یون پوچھیے کہ اگر ایسا ہے تو یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو اور اُنکی والدہ کو اور جتنے زمین مین

وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ہین اُن سبکو ہلاک کرنا چاہین تو کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے اُنکو ذرا بھی بچا سکے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خاص ہے حکومت آسمانون اور زمین پر اور جتنی چیزین اُن دونو کے درمیان ہین اُن پر اور وہ جس چیز کو جسطرح چاہین پیدا کردین اور اللہ تعالیٰ کو

کرتے ہو اُنمین سے بہت سی باتونکو (جن کے اظہار مین کوئی مصلحت شرعی بھی ہوتی ہے باوجود ظاہر التحصیل علوم نہ فرمانے کے محض وحی سے مطلع ہوکر تمھارے سامنے صاف صاف کھول دیتے ہین اور (اپنے خوش اخلاقی کی جو کہ شعبہ ہے لطافت قوت عملیہ کا یہ حالت ہے کہ جن امور کا تم اخفا کرتے ہو اُنمین سے) بہت سے اسکو (باوجود اطلاع کے اظہار سے) واگذاشت کردیتے ہین (جن کے اظہار مین بجز تمھاری تفضیح کے کوئی شرعی ضرورت نہین ہوتی اور ایسا علم دلیل نبوت ہے اور ایسا عمل مؤکد اس دلیل کا ہے غرض تمھاری دینی خیانت ہی کے متعلق جو آپ کا برتاؤ ہے وہی دلالت علی النبوۃ کے لیے بس ہے پھر ضرور تصدیق کرنا چاہیے اور ان رسول کے ذریعہ سے) تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور (وہ) ایک کتاب واضح (ہے یعنی قرآن مجید جو کہ علاوہ دلیل نبوت ہونے کے خود ان اوصاف ذاتی سے موصوف ہے کہ اوسکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصونکو جو کہ رضائے حق کے طالب ہون سلامتی کی راہین بتلاتے ہین (یعنی جنت مین جانے کے طریقے کہ عقائد و اعمال خاصہ ہین تعلیم فرماتے ہین کیونکر پوری سلامتی بدنی و روحانی جنت ہی مین نصیب ہوگی) اور اُن کو اپنی توفیق (اور فضل) سے (کفر و معصیت کی) تاریکیون سے نکالکر (ایمان و طاعت کے) نور کی طرف لے آتے ہین اور اُن کو (ہمیشہ) راہ راست پر قائم رکھتے ہین **ف** سلامتی کی راہین بتلانا قرآن کے ذریعہ سے عام ہے لیکن یہان تخصیص طالبان رضائے حق کی اس وجہ سے کی گئی کہ اس سے منتفع یہی لوگ ہوتے ہین ربط اوپر آیہ ومن الذین قالوا انا نصاریٰ مین نصاریٰ کے نقض میثاق کا اجمالاً بیان تھا آگے اُن کے بعض عقائد کی تعیین ہے کہ وہ اخلال بالتوحید ہے **ابطال عقیدۂ الوہیت مسیح علیہ السلام** لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۵﴾ بلاشبہ وہ لوگ کافر ہین جو یون کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح ابن مریم ہین (یعنی دونون مین اتحاد کے قائل ہین وجہ کفر ظاہر ہے کہ توحید کا انکار ہے) آپ (اس قول کے ابطال کیلئے) یون پوچھیے کہ اگر ایسا ہے تو یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو (جن کو اللہ تعالیٰ کا عین کہتے ہو) اور اُن کی والدہ (حضرت مریم) کو اور (بلکہ) جتنے زمین مین (آباد) ہین اُن سب کو (موت سے) ہلاک کرنا چاہین تو (کیا) کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے اُنکو ذرا بھی بچا سکے (یعنی اسکو تم بھی مانتے ہو کہ ایسا کوئی نہین اور یہ ظاہر ہے کہ خدائی کے لوازم سے ہے کہ اُسکے ساتھ دوسرے کی قدرت کا تعلق پھر وہ بھی افنا و اہلاک کے ساتھ محال ہو اور یہ لازم یہان مفقود ہے پس الوہیت مسیح کی بھی باطل ہے یہ تو شان حضرت مسیح کی ہوئی) اور اللہ تعالیٰ (کی یہ شان ہے کہ اُن) ہی کے لیے خاص ہے حکومت آسمانون پر اور زمین پر اور جتنی چیزین اُن دونون کے درمیان (موجود) ہین اُن پر اور وہ جس چیز کو جسطرح چاہین پیدا کردین اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے (اور یہ صفات کمال خواص الوہیت سے ہین پس حق تعالیٰ کی الوہیت ثابت ہے اور مسیح کی الوہیت منتفی ہو چکی تھی اس مجموعہ سے توحید ثابت ہو گئی **ف** یہان گو ظاہر اً نصاریٰ کے ایک ہی قول کا ابطال ہے لیکن جو دلیل قائم کی گئی ہے وہ ہر منکر توحید کے مقابلہ مین چل سکتی ہے اسلیے معنیً تمام منکرین توحید

قولہ شیئا مفعول مطلق ۱۲	اللغات الملک الضبط والحفظ والمراد ہہنا الحفظ بمعنے المنع ۱۲ النحو قولہ من اللہ متعلق بیملک ۱۲

ملحقات الترجمہ

۵۲ قولہ فے یبین بان یعرف الخ اشار بہذا الی فائدۃ الجملۃ من قصد الدلالۃ علی النبوۃ التی یکون انکارہم لعیبہا اشنع ۱۲

۵۱ شرعی بھی زادہ لان حکمۃ الدلالۃ علے النبوۃ حاصل مع قطع النظر عن مصلحۃ اخری فی التبیین

۵۳ قولہ بعد یعفوا الخ العلم انہ دلیل وفی العمل انہ مؤکد لان الدلیل الصریح انما ہو المعجزۃ وحسن الخلق بہذہ المثابۃ لیس بمعجز صریح فہو مؤکد **۵۴ قولہ فی کتب** الخ اشارۃ الی کون عطف الکتاب للتفسیر فیما متغایران بالصفۃ متحدان بالذات ولذا احسن افراد الضمیر فے بہ وبہذا التفسیر حسن اسناد الہدایۃ ہہنا الی اللہ تعالیٰ ودخل الکتب فی النور سیما واسناد التبیین فیما قبل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما اذا فسر النور بالرسول لا یحصل ہذا الحسن وسوبدی تفسیر کبیر ہذا قولہ تعالیٰ انزلنا الیکم نورا مبینا واریدبہ الکتب قطعا ۱۲

۵۵ قولہ فی اتبع طالب فتقدیر الکلام من اراد ان یتبع رضوانہ کما فی الروح اویراد بالاتباع الارادۃ مجازا واورت فی ترجمۃ من لفظۃ الجمع لعمومہ وجمع الضمیر فیما بعد من قولہ یخرجہم ۱۲ **۵۶ قولہ فی** السلام یعنی جنت فی الخازن بحذف المضاف ای دار السلام

۵۷ قولہ باذنہ توفیق کذا فی الروح **۵۸ قولہ فے یہدیہم** قائم فالہدایۃ مجاز فی التثبیت علیہا کما قیل فی اہدنا الصراط المستقیم وبہ عوہر فی المتعاطفات

۵۹ قولہ فی قل پوچھیے الخ

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ

اور یہود اور نصاری دعوے کرتے ہین کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے محبوب ہین آپ یہ پوچھیے کہ اچھا تو پھر تمکو تمھارے گناہون کے عوض عذاب کیون دینگے بلکہ تم بھی منجملہ اور مخلوقات کے ایک

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

معمولی آدمی ہو اللہ تعالی جسکو چاہین گے بخشین گے اور جسکو چاہین گے سزا دین گے اور اللہ ہی کی ہے سب حکومت آسمانون مین بھی اور زمین مین بھی اور جو کچھ انکے درمیان مین ہے اسمین بھی اور اللہ ہی کیطرف سبکو لوٹ کر جانا ہے

کا جواب اور ان کے مسلک کا ابطال ہی اور حضرت مریم کے ذکر کے متعلق دو امر قابل تحقیق ہین ایک یہ کہ ان کا ذکر کیون کیا گیا اسکی وجہ دو ہوسکتی ہین یا تو تاکید ہی عجز مسیح علیہ السلام کی کہ وہ نہ اپنے کو بچا سکتے ہین اور نہ اپنی ان کو جن کی ہر طرح خدمت اور حفاظت کرتے تھے اور ان کی حمایت طبعی امر بھی ہی دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہی کہ بعضے انکو بھی الوہیت کے اجزاء ثلثہ کا ایک جزو جانتے تھے اسکے بڑھانیسے ان کے قول کی بھی نفی ہوگئی - دوسرا امر یہ کہ حضرت مریم کی موت تو متحقق ہو چکی پھر اسکے فرض کرنے کے کیا معنی اسکی دو وجہ ہوسکتی ہین یا تو مبنی تغلیب پر ہی یا مضمون کا اسطرح موکد کرنا ہی کہ دیکھو اس مضمون کا ایک نمونہ ہم تمکو دکھلاتے ہین کہ حضرت مریم پر موت کو ہم مسلط کر چکے ہین اسیطرح بقایا پر مسلط کر سکتے ہین اور من فی الارض کا جو ذکر آیا ہی اسکی بھی دو وجہ ہوسکتی ہین ایک یہ کہ تمام آلہہ باطلہ کی الوہیت کا ابطال تصریحا ہو جاوے دوسری وجہ یہ کہ حضرت مسیح کے عجز کی اور تاکید ہو جاوے کہ وہ اور تمام اہل عالم صفت عجز مین برابر ہین کچھ تفاوت نہین اور تخلیق ما یشاء مین ایک فائدہ تو وہی ہی جو اثناء ترجمہ مین بیان کیا گیا کہ مقصود استدلال ہی توحید پر دوسرا فائدہ جیسا روح المعانی مین ہی ایک یہ بھی ہی کہ اسمین اشارہ ہی ان عقیدہ والونکی منشاء اشتباہ کے رفع کیطرف جیسا آیۃ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم مین مصرح ہی یعنی اگر کسیکو انکے بے باپ پیدا ہونے سے یا ان کے احیاء موتی و نفخ فی الطیر سے شبہ ہو تو یہ سمجھ لو کہ یہ سب صورتین اللہ تعالی ہی کے پیدا کرنے کی ہین کہ وہ جسطرح چاہین پیدا کر سکتے ہین مثلا کبھی وہ بلا مادہ پیدا کرتے ہین جیسے زمین و آسمان بنائے اور کبھی مادہ غیر جنس سے جیسے حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے بنے یا اکثر کیڑے جمادیہ و نباتیہ اپنا نطفہ غیر مجانس سے بنتے ہین اور کبھی مادہ ہم جنس سے پھر اسمین کبھی صرف مذکر سے جیسے حضرت آدم سے حوا پیدا ہوئین کبھی صرف مونث سے جیسے حضرت مریم سے حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے کبھی دونون سے جیسے اکثر حیوانات پھر کبھی بلا توسط کسی مخلوق کے تصرف کے جیسے اکثر مخلوقات اور کبھی بتوسط کسی مخلوق کے تصرف کے جیسے احیاء موتی و نفخ فی الطیر کہ عیسی علیہ السلام کے ہاتھ پر ہوتا تھا غرض ان صورتون مین کوئی صورت منشاء اشتباہ کسی غیر کی الوہیت کا نہونا چاہیے ربط اوپر یہود اور نصارے کے بعض بعض قبائح مذکور تھے انہین سے ایک امر مشترک کا مع اسکے ابطال کے آگے بیان ہی یعنی دونون فریق باوجود کفر و معصیت کے اپنے مقرب اور مقبول عند اللہ ہونے کے مدعی تھے

ابطال دعوی اہل کتاب مرقرب خودرا

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ اور یہود اور نصارے (دونون فریق) دعوے کرتے ہین کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے محبوب ہین (یعنی مثل اولاد اور معشوقون کے مقبول ہین مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو بوجہ اسکے کہ انبیا کی اولاد و اشیاع ہین بنسبت دوسرے لوگون کے گو کہ وہ ہمارے ہی مذہب کے کیون نہون اللہ تعالے کے ساتھ یہ زیادہ خصوصیت ہی کہ ہم سے باوجود عصیان کے بھی اورون کے برابر ناخوش نہین ہوتے جیسے باپ کے

ملحقات الترجمہ
لہ قولہ فقالت
الشفق ما الترجمۃ بالبیان و
وعسی ان یکون فیہ
ذلک الوقت من قبولہ
کذا کما ورد فی بعض
الروایات ویمکن ان
یکون من اللوازم
البینۃ لبعض فرق
کفولہم لن یدخل الجنۃ
الخ ۔ لہ قولہ
توضیحہم ابناء اللہ یا
کی اولاد و اشیاع
اشار الی ما فسر بعضہم
ابناء اللہ من اشیاع
انبیائہ ۱۲

الروایات فی اللباب روی ابن اسحق عن ابن عباس قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمان بن اضا و بحری بن عمرو وشاس بن عدی فکلموہ وکلمہم ودعاہم الی اللہ وحذرہم نقمتہ فقالوا ما تخوفنا یا محمد نحن واللہ ابناء اللہ واحباؤہ کقول النصارے فانزل اللہ فیہم وقالت الیہود والنصاری الخ واوردہا فی الروح عن ابن جریر ودلائل البیہقی عن ابن عباس نحوہ وفیہا وقالت النصارے ذلک قبلہم آہ ۱۲

يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آپہونچے جو کہ تمکو صاف صاف بتلاتے ہین ایسے وقت مین کہ رسولونکا سلسلہ موقوف تھا تاکہ تم یون نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی

مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ز فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

بشیر اور نذیر نہین آیا — سو تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکے ہین — اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہین۔

ع ۸ / ۷

ساتھہ اولاد کو خصوصیت ہوتی ہی کہ اگر وہ نافرمانی بھی کرے تب بھی اُسکا قلب پر وہ اثر نہین ہوتا جیسا کوئی غیر آدمی اُسی باپ کی نافرمانی کرے اور اُسکا اثر ہوتا ہی اللہ تعالےٰ اُسکا رد فرماتے ہین کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم (آپ ان سے) یہ پوچھیے کہ اچھا تو پھر تمکو تمہارے گناہون کے عوض (آخرت مین) عذاب کیون دینگے (جسکے تم بھی قائل ہو جیسا یہود کا قول تھا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ اور حضرت مسیح کا ارشاد اس آیت مین منقول ہی وقال المسیح انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار جو بوجہ التزام کے مثل اقرار نصاریٰ کے ہی غرض یہ کہ پھر تم دونون فرقون کو تعذیب کیون ہوگی کیونکہ باپ بیٹے کو اور محب اپنے محبوب کو تعذیب نہین کرتا گو تادیب کرتا ہی لیکن آخرت مین تادیب کا احتمال ہی نہین کیونکہ تادیب مین یہ فائدہ ہوتا ہی کہ پھر نکرے آخرت مین جب پھر کرنیکا احتمال ہی نہین پھر تادیب کی کیا گنجایش ہی پس وہان جو سزا ہوگی لامحالہ تعذیب ہی ہی جس سے جرم پر تکلیف پہونچانا ہی مقصود ہوتا ہی اس سے ثابت ہوا کہ تمہارا یہ دعوےٰ محض بیہودہ ہی تمکو دوسرے لوگون کی نسبت کوئی امتیاز اور خصوصیت نہین) بلکہ تم بھی منجملہ اور مخلوقات کے ایک معمولی آدمی ہو جیسے اور ہین اور بلا امتیاز تم سب اس ایک قاعدے مین داخل ہو کہ) اللہ تعالیٰ جسکو چاہین گے بخشین گے جسکو چاہین گے سزا دین گے (اور کتب الٰہیہ سے ثابت ہو چکا ہی کہ مغفرت کی شرط ایمان ہی اور کافر کو ابدی عذاب ہی اور تم تکذیب نبوت محمدیہ کی کرکے کافر بن چکے تو ہمیشہ معذب رہوگے اور جب مطلق تعذیب تمہارے دعوے کی مبطل ہی پس تعذیب ابدی تو بدرجہ اولی مبطل ہی پس خصوصیت تو کیسی گندی معمولی مومنین کے برابر بھی نہ رہے) اور اللہ ہی کی ہی سب حکومت آسمانون مین بھی اور زمین مین بھی اور جو کچھ اُن کے درمیان مین ہی (اُن مین بھی (تو اُنکو تعذیب سے کون روک سکتا ہی جسکے لیے سزا تجویز کرلی ہی ضرور سزا دیدینگے پھر ایسی حالت مین ایسی بیہودہ دعوے عبث ہین) اور اللہ ہی کیطرف کو لوٹ کر جانا ہی (کسی سفارشی وغیرہ کی کوئی پناہ بھی نہین جو بچ سکین **ف** یہ دعوی مذکورہ ایسا معلوم ہوتا ہی جیسا ہمارے زمانہ کے جاہل پیرزادون کا انتساب تولد یا اتصال سلسلہ کی بنا پر گھمنڈ ہی کہ ہمارے ساتھہ حق تعالےٰ کو ایک گونہ ذاتی خصوصیت اور نسبت ہی جو معاصی وغیرہ سے قطع نہین ہوتی اور ہم کیسے ہی ہون مگر اس انتساب یا اتصال کے زور سے کھڑے جنت مین جا پہنچینگے ربط اوپر یہود و نصاری کے طریقہ کا اصلاً و فرعاً ابطلان کردیا آگے اتمام حجت و قطع عذر کے لئے دونون فرقون کو مخاطب بنا کر رسالت محمدیہ کا اظہار فرماتے ہین جیسا اس سے پہلے دو آیت اوپر بھی ایسا ہی خطاب عام تھا اس دوسرے خطاب مین علاوہ تاکید کے جو تکریر سے مستفاد ہی عنوان قطع عذر کا زیادہ ہی

خطاب عام باہل کتاب باتمام حجت درباب رسالت محمدیہ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۹ ای اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپہونچے جو کہ تمکو (شریعت کی باتین) صاف صاف بتلاتے ہین ایسے وقت مین کہ رسولون (کے آنے) کا سلسلہ (مدت سے) موقوف تھا (اور بوجہ حوادث کے شرائع سابقہ مفقود ہوگئین تھین اور فترت رسل سے اُن کے علم کا کوئی ذریعہ نتھا اور اس لئے کسی رسول کے آنے کی بہت ضرورت تھی تو ایسے وقت آپ کی تشریف آوری

النحو قولہ علی فترۃ متعلق بجاء وکذا قولہ ان تقولوا ۱۲ قولہ من الرسل صفۃ ای کائنۃ من الرسل ۱۲ الروایات فی اللباب روی (ای ابن اسحق) عنہ (ای عن ابن عباس) قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہود الی الاسلام ورغبہم فیہ فابوا علیہ فقال لہم معاذ بن جبل وسعد بن عبادۃ یا معشر الیہود اتقوا اللہ	فو اللہ انکم لتعلمون انہ رسول اللہ لقد کنتم تذکرونہ لنا قبل مبعثہ وتصفونہ لنا بصفتہ فقال رافع بن حریملۃ ووہب ابن یہوذا ما قلنا لکم ہذا وما انزل اللہ من کتاب بعد موسی ولا ارسل بشیرا ولا نذیرا بعدہ فانزل اللہ یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم الآیۃ ۱۲

ملحقات الترجمۃ ۵۱ قولہ فی فلم یعذبکم اشارۃ باعتبار محاورتنا الی محذوف ای ان کان الامر کذا فلم ۱۲ ۵۲ قولہ فی آخر توضیح فلم یعذبکم وہان جو سزا ہوگی ولو کان المعاقب مومنا لان التعذیب لہ مدۃ محدودۃ لا یمتنع فی المومن وکون غایۃ الاخرۃ ہو التطہیر لاینافی کون غایتہ الاولی ہو التعذیب فافہم بخلاف ما یکون غایتہ الاولی ہو التادیب فانہ یختص بالدنیا لا یکون فی الآخرۃ ۵۳ قولہ قبل بل خصوصیت نہین اشارۃ الی مقدر مفہوم من السابق ای لستم ابناؤہ ولیس الامر کذلک الخ ۵۴ قولہ فی بشر ایک معمولی اشارۃ الی سقط الفائدۃ ہو التقیید ممن خلق لا لبشر ۵۵ قولہ فی قد جاءکم آپہونچے اشارۃ الی معنی التوقع فی قد ۵۶ قولہ فی علی فترۃ ایسے وقت مین اشارۃ الی تقدیر الکلام ہکذا علی حین فترۃ کقولہ علی ملک سلیمان ۱۲

نعمت عظمی و غنیمت کبری سمجھنا چاہئے تاکہ تم (قیامت مین) یون نہ کہنے لگو کہ (ہم دین کے باب مین کوتاہی کرنے مین اسلیے معذور ہین
کہ) ہمارے پاس کوئی (رسول جو کہ) بشیر اور نذیر (ہو جس سے ہم کو دین کے باب مین صحیح علم مع تنبیہ کے ہوتا) نہین آیا (اور پہلے شرائع
ضائع ہو چکین تھین اسلیے ہم سے کوتاہیان ہو گئین) سو (سمجھ رکھو کہ اب عذر کی گنجایش نہین رہی کیونکہ) تمھارے پاس بشیر و نذیر (یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آ چکے ہین (اب ماننا نہ ماننا اسکو تم دیکھ لو) اور اللہ تعالی ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہین (ایس مدت تک
رسولونکا سلسلہ موقوف رہا اس پر بھی قادر تھے اور اب نیا رسول بھیجدیا اسپر بھی قادر ہین کسی کا یہ شبہ کہ جب سلسلہ موقوف
ہو گیا اب کیا پیغمبر آتے اور اس بنا پر آپ کی رسالت کا انکار جہل محض ہے اس لیے کہ انبیاء ماضیین مین سے کسی پر نبوت کا ختم ہونا تو
ثابت نہین ہوا بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشین گوئیان فرماتے رہے پھر آپکی رسالت مین کون چیز مانع ہے) **ف** عیسی علیہ
السلام کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مین جو زمانہ ہے وہ زمانہ فترت کا کہلاتا ہے امام بخاری نے حضرت سلمان فارسی رض سے
روایت کیا ہے کہ یہ زمانہ چھ سو سال کا ہے اور اس درمیان مین کوئی نبی مبعوث نہین ہوئے جیسا حدیث مشکوۃ مین ہے انا اولی الناس
بعیسے الی قولہ ولیس بیننا نبی متفق علیہ اور سورہ یس مین جن رسولون کا ذکر ہے وہ عیسے علیہ السلام کے فرستادہ تھے جنکو آپنے
اس قریہ مین بھیجا تھا اور حضرت خالد بن سنان عربی کو جو بعض نے اس زمانہ مین کہا ہے تو روح مین شہاب کی تصحیح نقل کی
ہے کہ وہ نبی تھے مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے قبل تھے اور بعض تواریخ مین جو مذکور ہے کہ انکی صاحبزادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین حاضر ہوئین تھین مراد اس سے بنت صلبی نہین بلکہ بنت بواسطہ اور اس زمانہ مذکور کے قبل کبھی اتنا بڑا زمانہ انبیاء
سے خالی نہین ہوا کذا نقلوا واللہ اعلم فقط اور یہان ایک سوال ہے وہ یہ کہ اہل کتاب کے پاس تو اس زمانہ فترت مین بھی توریت
وانجیل موجود تھی اور وہی انکی شریعت تھی پھر اہل کتاب کے اس قول کی نوبت آنے کا کیونکر احتمال ہے ما جاءنا من بشیر ولا نذیر
جواب یہ ہے کہ حسب تحریر اظہار الحق مولانا رحمۃ اللہ صاحب و مقدمہ صاحب تفسیر حقانی علماء محققین کی نقل سے یہ بات ثابت
ہے کہ اصلی توریت وانجیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل گم ہو چکی تھین اور اسوقت جس کا نام توریت وانجیل تھا وہ مجموعہ
تھا روایات صحیحہ اور کاذبہ کا اور ظاہر ہے کہ غیر شریعت پر عمل کرنے سے شریعت کے اصلی احکام ادا نہین ہوتے اور خواہ علماء اہل
کتاب اس امر کو مانتے ہون یا نہ مانتے ہون لیکن آخرت مین تو بلا شبہ عام طور پر ظاہر ہو جاتا کہ ہم اصلی شریعت کے عامل نہ تھے
اسوقت اپنی اس غلط کاری اور اس ترک عمل کا ثمرہ کہ مراتب کمال سے حرمان ہے معائنہ کر کے عذر مین یہ قول پیش کر سکتے تھے
گو قواعد شرعیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے امور مین دار و گیر ہوتی ہے جس کے علم پر انسان قادر نہ ہو اور اسی لیے امید ہے کہ قبل بعثت محمدیہ
جو اہل کتاب اپنی شریعت موجودہ پر بہ گمان صحت عامل تھے انکو نجات ہو جاوے اور مضامین شرکیہ و کفریہ اس سے اس لیے
خارج ہین کہ ان پر گمان صحت کی گنجایش نہین مگر جب آپ مبعوث ہو چکے اور احکام دوسری شریعت کے واجب ہو گئے
اب ترک کرنا شریعت کا باوجود قدرت کے ہوا اس لئے عذر کی گنجایش نہ رہی اور اس شریعت کی حفاظت کا وعدہ
خود قرآن و حدیث مین منصوص ہے حوادث سے کبھی اس مین اختلال نہ آوے گا اسلیے اب جدید نبی کی ضرورت نہین اور اگر
شبہ ہو کہ جو لوگ زمانہ فترت مین مر گئے گو انکو نجات ہو مگر وہ یہ قول کہہ سکتے ہین جواب یہ ہے کہ اصل مین اس مضمون سے مقصود
امتنان ہے جیسا کہ احقر کے اس جملہ مین کہ ظاہر بھی کر دیا گیا ہے کہ آپ کی تشریف آوری کو ایخ اور اللہ تعالے کو اختیار ہے کہ نعمت عظمی جسکو
چاہین دین البتہ عذاب بدون ارسال رسل نہین ہوتا ربط اوپر یہود و نصاری کی عہد شکنی کا بیان تھا آگے خاص یہود کی ایک عہد شکنی کا
قصہ مذکور ہے کہ انہون نے جہاد سے کہ فرض تھا انکار کیا اور فرض کے ترک یا انکار مین ظاہر ہے کہ عہد ملتزم کا نقض ہے اور یہ قصہ اس طرح
ہوا کہ فرعون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل اسکی سلطنت اور املاک پر بفراغ خاطر قابض ہو گئے تو اب اللہ
کو منظور ہوا کہ ان کا آبائی وطن ملک شام جہان ابراہیم علیہ السلام اول ہجرت فرما کر آ رہے تھے انکو دین اور وہان

ملحقات الترجمۃ
۵۱ قولہ نعما
جاءنا علے تنبیہ
فالعلم مرتب علے
مجئ الرسول المنبہ
علی صفۃ کونہ بشیرا
ونذیرا ۵۲ قولہ
فی فقد جاءکم
عذرکی آگے اشارۃ
الی مقدر ای فلا آن
لم یبق لکم عذر
۵۳ قولہ فف
فرستادہ فانا سنا
فی ارسلنا سجا ای

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ

اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسی نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالے کے انعام کو جو کہ تمپر ہوا ہے یاد کرو جبکہ اللہ تعالی نے تم مین بہت سے پیغمبر بنائے اور تمکو صاحب ملک بنایا

اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۞ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ

اور تمکو وہ چیزین دین جو دنیا جہان والون مین سے کسیکو نہین دین اے میری قوم اس متبرک ملک مین داخل ہو کہ اسکو اللہ تعالی نے تمہارے حصہ مین لکھدیا ہے اور پیچھے واپس مت چلو کہ پھر بالکل

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۞ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا

خسارے مین پڑ جاوٴگے　کہنے لگے اے موسی وہان تو بڑے بڑے زبردست آدمی ہین اور ہم تو وہان ہرگز قدم نہ رکھین گے جب تک کہ وہ وہانسے نہ نکلجائین ہان اگر وہ

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۞ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۞

وہانسے کہین اور چلے جاوین تو ہم بیشک جانیکو تیار ہین ان دو شخصون نے جو کہ ڈرنیوالون مین سے تھے جنپر اللہ تعالی نے فضل کیا تھا کہا کہ تم انپر دروازہ تک تو چلو سو جسوقت تم دروازہ مین قدم

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۞ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ

رکھوگے اسیوقت غالب آجاوٴگے اور اللہ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو کہنے لگے کہ اے موسی ہم تو ہرگز کبھی بھی وہان قدم نہ رکھین گے جب وہ لوگ وہان موجود ہین تو آپ اور آپکے

فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۞ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۞ قَالَ

اللہ میان چلے جایئے اور دونون لڑ بھڑ لیجیے ہم تو یہانسے سرکتے نہین موسی دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار اپنی جان اور اپنے بھائی پر البتہ اختیار رکھتا ہون سو آپ ہم دونون کے اور اس بے حکم قوم

نصف

فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۞

ع ۴ / ۷ / ۸

کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے ارشاد ہوا تو یہ ملک انکے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا یونہی زمین مین سر مارتے پھرتے رہینگے سو آپ اس بے حکم قوم پر غم نہ کیجیے۔

قوم عمالقہ کی حکومت تھی اسلیے اونسے جہاد کرنیکا انکو حکم ہوا اور یہ سب حضرت موسی علیہ السلام کے ہمراہ بارادہ جہاد شام کی طرف چلے جب قریب پہونچے اون ہی بارہ سردارونکو جنکا ذکر اوپر کے رکوع کے شروع مین آیا ہے تحقیق حال کے لیے جاسوسی کے طور پر وہان بھیجا عمالقہ نہایت تنومند اور زور آور دکھائی دیے سب نے باہم عہد کیا کہ اسکا اظہار لشکر مین چلکر نہ کرنا چاہیے مگر بجز دو شخصون کے جنمین ایک کا نام یوشع بن نون اور دوسرے کا کالب بن یوقنا تھا کہ وہ تو اس عہد پر ثابت رہے باقی سب نے یہان واپس آکر انکو ڈرا دیا انکی ہمتین ہار گئین اور مصر کو واپس جانیکا ارادہ کیا اسیوقت حضرت موسی علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ انہون نے جواب دیا اور جو نتیجہ ہوا اوسکا تذکرہ ان آیات مین ہے **قصہ مکالمت موسی علیہ السلام وبنی اسرائیل درباب جہاد با عمالقہ** وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ (۲۱) یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ (۲۲) قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ (۲۳) قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۵ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (۲۴) قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۲۵) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ (۲۶) قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ (۲۷) اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسی (علیہ السلام) نے اپنی قوم (یعنی بنی اسرائیل) سے (اول ترغیب جہاد کی تمہید مین یہ) فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالے کے انعام کو جو کہ تم پر ہوا ہے

اللغات قولہ جبارین فی الکبیر فعال من جبرہ علی الامر بمعنی اجبرہ علیہ ہو العاتی الذی یجبر الناس علی ما یرید ہذا اختیار الفراء والزجاج ۱۲ النحو قولہ ابدا تفسیر ما داموا فیہا ۱۲

یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم مین بہت سے پیغمبر بنائے (جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام اور خود حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام وغیرہم اور کسی قوم مین پیغمبرون کا ہونا اونکا دنیوی اور دینی شرف ہی یہ تو نعمت معنوی دی) اور (حسی نعمت یہ دی کہ) تمکو صاحب ملک بنایا (چنانچہ فرعون کے ملک پر ابھی قابض ہو چکے ہو) اور تمکو (بعض بعض وہ چیزین دین جو دنیا جہان والون مین سے کسی کو نہین دین (جیسا دریا مین رستہ دینا دشمن کو عجیب طور پر غرق کرنا جسکے بعد دفعۃً تم ذلت و زحمت سے نہایت رفعت و راحت پر پہونچ گئی یعنی اسمین تمکو خاص امتیاز دیا پھر اس تمہید کے بعد اصلی مقصود کے ساتھ خطاب فرمایا کہ) اے میری قوم (ان نعمتون اور احسانون کا مقتضا یہ ہی کہ تمکو جو اس جہاد کے متعلق حکم خداوندی ہوا ہی اس پر آمادہ رہو اور) اس متبرک ملک (یعنی شام کی دار الحکومت) مین (جہان یہ عمالقہ حکمران ہین جہاد کے ارادہ سے) داخل ہو کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ مین لکھ دیا ہی (اسلئے قصد کرتے ہی فتح ہوگی) اور پیچھے (وطن کیطرف) واپس مت چلو کہ پھر بالکل خسارے مین پڑ جاؤ گے (دنیا مین بھی کہ تو سیع ملک سے محروم رہو گے اور آخرت مین کہ ترک فریضہ جہاد سے گنہگار ہو گے) کہنے لگے اے موسیٰ وہان تو بڑے بڑے زبردست آدمی (رہتے) ہین اور ہم تو وہان ہرگز قدم نرکھین گے جب تک کہ وہ (کسیطرح) وہان سے نہ نکل جائین ہان اگر وہ وہان سے کہین اور چلے جاوین تو ہم بیشک (جانے کو تیار) ہین (موسیٰ علیہ السلام کی تائید قول کے لیے) ان دو شخصون نے بھی جو کہ (اللہ سے) ڈرنے والون (یعنی متقیون) مین سے تھے (اور) جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا (کہ اپنے عہد پر ثابت رہے تھے ان کم ہمتون کو سمجھانے کے طور پر) کہا کہ تم ان پر (چڑھائی کر کے) اس شہر کے دروازہ تک تو چلو سو جسوقت تم دروازہ مین قدم رکھو گے اوسیوقت غالب آجاؤ گے (مطلب یہ کہ جلدی فتح ہو جاویگا خواہ تو رعب سے بھاگ جائین یا تھوڑا ہی مقابلہ کرنا پڑے) اور اللہ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو (یعنی اونکی تنومندی پر نظر مت کرو مگر ان لوگون پر فہمایش کا اصلا اثر نہوا بلکہ ان دو بزرگون کو تو انہون نے قابل خطاب بھی نہ سمجھا بلکہ موسیٰ علیہ السلام سے نہایت لاابالی پن اور گستاخی کے ساتھ) کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو (ایک بات کہہ چکے کہ ہم) ہرگز کبھی بھی وہان قدم نرکھین گے جب وہ لوگ وہان موجود ہین (اگر ایسا ہی لڑنا ضرور ہی) تو آپ اور آپ کے اللہ میان چلے جائیے اور دونون (جا کر) لڑ بھڑ لیجیے ہم تو یہان سے سرکتے نہین موسیٰ (علیہ السلام نہایت رنج اور پریشان ہوئے اور تنگ آکر دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار (مین کیا کرون ان پر کچھ بس نہین چلتا ہان) اپنی جان پر اور اپنے بھائی پر (البتہ پورا) اختیار رکھتا ہون سو آپ ہم دونون (بھائیون) کے اور اس بے حکم قوم کے درمیان (مناسب) فیصلہ فرما دیجیے (یعنی جسکی حالت کا جو مقتضا ہو ہر ایک کے لیے تجویز فرما دیجیے) ارشاد ہوا (بہتر تو ہم فیصلہ یہ کرتے ہین کہ) یہ ملک اُن کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگیگا (اور گھر جانا بھی نصیب نہوگا رستہ ہی نملے گا) یون ہی (چالیس برس تک) زمین مین سر مارتے پھرتے رہین گے (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو یہ فیصلہ سنا جسکا گمان نہ تھا خیال یہ تھا کہ کوئی معمولی تنبیہ ہو جاویگی تو طبعاً مغموم ہونے لگے ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ جب ان سرکشون کے لیے ہم نے یہ تجویز کیا تو یہی مناسب ہی) سو آپ اس بے حکم قوم کی (اس حالت زار) پر (ذرا) غم نہ کیجیے ف چنانچہ چالیس برس تک ایک محدود حصہ زمین مین حیران پریشان پھرا کیے حتیٰ کہ سب وہان ہی ختم ہو چکے اس مدت مین جو اونکے اولاد پیدا ہوئی اونکو رہائی حاصل ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اونسے ذرا مدت پہلے حضرت ہارون علیہ السلام بھی اُسی وادی مین جسے وادی تیہ کہتے ہین انتقال فرما گئے اور حضرت یوشع جنکا ذکر اوپر آچکا پیغمبر ہوئے اور پھر اونکی معرفت اس نئی نسل بنی اسرائیل کو اوس ملک کے فتح کا حکم ہوا چنانچہ سب نے اونکے ہمراہ ہو کر جہاد کیا اور فتح ہوئی اب یہان چند سوال ہین **اول** جب اس وادی تیہ مین رہنا سزا تھا تو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام اسمین کیون رکھے گئے خصوصاً دعائے فافرق کے بعد **جواب** یہ ہے کہ اصل عقوبت قلب کی تنگی اور پریشانی تھی اور یہ خاص تھی بنی اسرائیل کے ساتھ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام

ملحقات الترجمہ

۱؎ قولہ فی ملوکا صاحب ملک لان اہل العرف ینسبون الملک الی القوم جمیعا بخلاف النبوۃ فانہا تکون واحد من القوم لا بعدون القوم ابنیاء فلذا غایر بین العنوانین ہذا من افادات استاذی مولانا محمد یعقوب النانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ ۲؎ قولہ فی توضیحہ اتکم خاص امتیاز فلا یلزم الفضل الکلی ولا الفضل الدینی ۳؎ قولہ فی المقدسۃ متبرک لوجود اکثر الانبیاء فیہا ولذا سمیت مقدسۃ و علم بہ ان کون ارض مسکنا للعصاۃ لا یزیل تقدیسہا السابق ۴؎ قولہ فی کتب حصہ فالکتب تکوینی ۵؎ قولہ فتنقلبوا وطن کیطرف ہو اسہل التفاسیر واقرب من حالہم ۶؎ قولہ فی انا داخلون تیار ہیں اشارۃ الی ان المعنی فانا نرید بعد ذلک الدخول لان الدخول لا بد ان یکون مسبوقا بالارادۃ ۷؎ قولہ فی انکم غالبون مطلب الخ فقیہ مجاز و مبالغۃ قالوہ نظرا الی قولہ کتب اللہ لکم ۸؎ قولہ فتنقلبوا خاسرین المرتب علی الارتداد واستلزم لنفی الخسران علی جابہ والقتل الفاشی فی قوم نوح ما حسر انہم فان انتفی قبت وعد الظفر مبدان القتل الفاشی سواء لم یقع القتل او وقع لکن قلیلا فافہم ۹؎ قولہ فی فاعدہ سر کتے نہین اشارۃ الی ان ہذا القعود عن الجہاد لا القعود اللغوی ۱۰؎ قولہ فی محرمۃ نہ لگیگا فالتحریم تکوینی ۱۱؎ قولہ فلا تاس غم نہ کیجیے دلیلہ ما فی الروح اخرج ابن جریر عن السدی قال ان موسیٰ علیہ السلام غضب حین قال لہ القوم ما قالوا فدعا وکان ذلک عجلۃ منہ علیہ السلام عجلا فلما ضرب علیہم التیہ ندم فاوحی اللہ تعالیٰ علیہ فلا تاس علی القوم الفسقین ۱۲

اس سے محفوظ تھے ان حضرات کا وہان تشریف رکھنا قوم کی اصلاح وہدایت کے لیے تھا جوکہ اُن کا منصبی کام اور عین سرمایۂ
راحت تھا جیسے دوزخ کے اندر دوزخیون کا ہونا اور طور پر ہے اور ملائکہ عذاب کا ہونا اور طور پر **دوسرا سوال**
یہ بات قیاس سے بعید ہے کہ دن مین سورج اور رات کو ستارے یہ علامات تو علوی ہین اور خود زمین پر درخت اور پہاڑ
وغیرہ علامات سفلی یہ علامات موجود ہون اور پھر بنی اسرائیل ان نشانون سے نکلنے کی راہ نہ پاسکین اگر کسی ستارہ
ہی کی سیدھ باندھ کر چلتے کبھی نہ کبھی نکل ہی جاتے **جواب** یہ ہے کہ کسی علامت کا علامت ہونا یہ موقوف ہے قُویٰ مدرکہ
کے سلامت اور صحت پر جس مین امراض سے گاہ گاہ فتور آجانا شاہد ہے سو اگر قہر خداوندی سے یہ قُوای مدرکہ مؤف
ہوجاوین تو محل تعجب کیا ہے **تیسرا سوال** حضرت موسے علیہ السلام نے دعا مین اپنے کو اور اپنے بھائی کو مستثنے فرمایا
حالانکہ اُن دو بزرگون پر بھی بوجہ اُن کے مطیع ہونے کے آپکو اختیار حاصل تھا **جواب** یہ ہے کہ یہ کلام آپنے تنگدلی مین فرمایا
اور تنگ دلی کے وقت کلام بھی لفظاً تنگ اور مختصر ہوتا ہے گو دلالۃً اُس مین عموم اور توسیع ہو پس چونکہ وہ دونون بزرگ
بھی تابع تھے اسلیے معنے استثناء مین اُنکو تبعاً داخل سمجھ لینا کافی ہے یا یون کہا جاوے کہ چونکہ اُن بارہ مین سے دس کی
حالت خلاف توقع نامحمود پائی غایت رنج مین یہ احتمال ہوا گو بعید ہی سہی کہ گویہ اسوقت تو تابع ہین مگر آیندہ عین وقت
پر کیا بھروسہ اور یہ احتمال ہارون علیہ السلام مین اسلیے نہین ہوسکتا کہ نبی کے لیے عصمت لازم ہی **چوتھا سوال** کتب اللہ
لکم کے جو لوگ مخاطب تھے انکو تو وہ ملک نہین ملا جوکہ تخلف وعدکو موہم ہے **جواب** یہ ہے کہ اگر لکم مین مخاطب خاص اشخاص
کو کہا جاوے تو کتب اللہ مشروط تھا جہاد کے ساتھ فاذا فات الشرط فات المشروط اور اگر قوم کو مخاطب کہا
جاوے تو اُن کی اولاد بھی قوم مین داخل ہے اور اُن کو وہ ملک عنایت ہوگیا پس تخلف وعدہ کسی صورت مین لازم نہین
آیا **پانچوان سوال** کہ وہ اشکال نہین بلکہ تحقیق ہے یعنے بنی اسرائیل کا یہ قول فاذہب انت وربک الخ کفر ہی یا نہین
جواب یہ ہے کہ اگر تاویل نہ کیجاوے تو کفر ہے اور اگر اس تاویل سے کہا ہو کہ آپ لڑیئے اور اللہ تعالے مددگار ہین اور مجازاً
اُسکو بھی ذہاب کہدیا تو کفر نہین البتہ معصیت مخالفت امر کی ظاہر ہے اور ہر حال مین غالباً اون سے توبہ بھی کرائی ہوگی
گو مذکور نہین باقی اُس شریعت کے قواعد و فروع جزئیہ کا پورا احاطہ نہین کہ اُسکے موافق کیا حکم ہوگا **ربط** اور منجملہ
شنائع اہل کتاب کے اون کا یہ قول نقل فرمایا تھا نحن ابناء اللہ واحباءہ جسکا منشاء انبیاء علیہم السلام کی اولاد مین ہونے پر
فخر تھا حق تعالے اس گھمنڈ کے توڑنے کے لیے آگے ہابیل وقابیل کا قصہ بیان فرماتے ہین کہ آدم علیہ السلام کے صلبی بیٹے ہونے
مین ان مدعیون سے بڑھکر اور باہم دونون برابر تھے مگر اون مین بھی مقبول وہی ہوا جو مطیع حکم رہا یعنے ہابیل اور دوسرے
نے عدول حکمی کی مردود ہوگیا اور آدم کا بیٹا ہونا کچھ کام نہ آیا خلاصہ قصہ کا یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جو لڑکا پیدا
ہوتا اُسکے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوتی اسیطرح دوسرے بطن مین بھی ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہوتی اور ایک بطن کا
لڑکا دوسرے بطن کی لڑکی سے اور دوسرے بطن کا لڑکا پہلے بطن کی لڑکی سے بیاہ دیا جاتا (آدم علیہ السلام کی شریعت
مین حسب ضرورت وقت یہ افتراق بطون بمنزلہ افتراق نسب کے قرار دیا گیا تھا) اسی سلسلہ مین دو لڑکے پیدا ہوئے ایک
ایک کا نام ہابیل رکھا دوسرے کا نام قابیل اور دونون کے ساتھ ایک ایک لڑکی پیدا ہوئی اور حسب معمول ہابیل کا نکاح قابیل کی
بہن سے اور قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن سے تجویز ہوا قابیل کی بہن زیادہ حسین تھی قابیل اُسکا خواستگار ہوا حضرت آدم
علیہ السلام نے سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا آخر آدم علیہ السلام نے قطع حجت کے لیے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونون اللہ کے نام کچھ نیاز کرو جسکی قبول
ہوجاوے وہ عورت اُسکی رہی (آدم علیہ السلام کو وحی سے کامل یقین تھا کہ ہابیل حق پر ہے اسی کی نیاز قبول ہوگی اسلیے یہ فیصلہ
فرمایا تاکہ قابیل کو پھر بحث وتکرار کی گنجایش نہ رہے اور یہ مطلب نہ تھا کہ قابیل کے لیے اُس عورت کے حلال ہونیکا احتمال تھا)

ربع

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ

اور آپ ان اہل کتاب کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھکر سنا دیجئے جبکہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھکو ضرور قتل کردونگا

قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ

اس ایک نے جواب دیا کہ خدا تعالے متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں اگر تو مجھپر میرے قتل کرنیکے لیے دست درازی کریگا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنیکے لیے ہرگز دست درازی کرنیوالا نہیں

اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ

میں تو خدا سے پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جاوے اور یہی

جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ فَبَعَثَ

سزا ہوتی ہے ظلم کرنیوالوں کی سو اسکے جی نے اسکو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا پھر اسکو قتل ہی کر ڈالا جس سے بڑے نقصان اٹھانیوالوں میں شامل ہوگیا۔ پھر اللہ تعالی نے

اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ

ایک کوا بھیجا کہ وہ زمین کو کھودتا تھا تاکہ وہ اسکو تعلیم کردے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپاوے کہنے لگا کہ افسوس میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گذرا

اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۝

کہ اس کوے ہی کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا سو بڑا شرمندہ ہوا

مع

غرض دونوں نے اپنی نیاز حاضر کی ہابیل تو ایک عمدہ دنبہ لایا اور قابیل چند خوشے کسی غلہ کے لایا اور لا کر کہیں رکھ دیا آسمان سے ایک آگ آئی اور ہابیل کی نیاز کو کھا گئی اس وقت یہی علامت قبولیت کی تھی جب قابیل اس فیصلہ میں بھی ہار اتو بقول ع چو حجت نماند جفا جوے را ٭ بپرخاش در ہم کشد روے را ٭ بیچارے ہابیل کی جان کا لاگو ہوا یہانتک کہ اسکو قتل کر ڈالا لیکن یہ نہ سمجھ میں آیا کہ اسکی لاش کو کیونکر چھپاؤں کہ آدم علیہ السلام کو اطلاع نہو یہانتک کہ کوے کے ذریعہ سے اسکو دفن کا طریقہ بتلایا گیا اور اس وقت ہابیل کی عمر بیس سال تھی اخرجہ ابن جریر عن ابن مسعود وناس من الصحابۃ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کذا فی روح المعانی اگلی آیتوں میں اسیکا ذکر ہے قصہ ہابیل و قابیل وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (٢٧) لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (٢٨) اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ (٢٩) فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (٣٠) فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ (٣١)

اور (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) آپ ان اہل کتاب کو (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کا (یعنی ہابیل اور قابیل کا) قصہ صحیح طور پر پڑھکر سنائیے (تاکہ ان کو انتساب بالصالحین کا گھمنڈ جاتا رہے جسکا تحقق ابناء اللہ میں اظہار ہو رہا ہے اور وہ قصہ اسوقت ہوا تھا)

ملحقات الترجمۃ

ل قولہ فی اتل علیہم اہل کتاب کذا فی المدارک ١٢

ل قولہ فی بالحق صحیح طور تقدیرہ متلبسا بالحق ١٢

ل قولہ فی اذ اسوقت اشارۃ الی کون اذ معمولا للنبا لکونہ مصدرا فی الاصل ١٢

اللغات قولہ فطوعت فی الروح سھلتہ ووسعتہ من طاع لہ المرتع اذا اتسع۔ قولہ سوءۃ جسد المیت ١٢

النحو قولہ سوءۃ اخیہ الضمیر یرجع الی القاتل لا الی الباحث کذا فی الروح وصرحت بہ فی الترجمۃ ١٢

البلاغۃ قولہ قربانا وحدہ مع تعددہ لما انہ فی الاصل مصدر قولہ فطوعت لہ اللام للتاکید والتبیین کما فی انہ نشرح لک قولہ من الخسرین لم یقل خاسرا للمبالغۃ۔ قولہ یویلتی ویلۃ کالویل الہلکۃ سوان المتحسر دعا ہا ویطلب حضورہ والالف بدل من یاء المتکلم کذا فی الروح وفی ترجمۃ اشرت الی ہذا الابدال بقولی میری ١٢

جبکہ دونوں نے (اللہ تعالیٰ کے نام کی) ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی (یعنے ہابیل کی) تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی (یعنے قابیل کی) مقبول نہوئی (کیونکہ جس معاملہ کے فیصلہ کے لیے یہ نیاز چڑھائی گئی تھی اس میں ہابیل حق پر تھا اس لیے اسکی نیاز قبول ہوگئی اور قابیل حق پر نہ تھا اسکی قبول نہوئی ورنہ فیصلہ ہوجاتا اور خلط و اشتباہ ہوجاتا جب) وہ دوسرا (یعنے قابیل اس میں بھی ہارا تو جھلا کر) کہنے لگا کہ میں تجکو ضرور قتل کرونگا اس ایکنے (یعنی ہابیل نے) جواب دیا کہ تیرا ہارنا تو تیری ہی ناحق پرستی کی وجہ سے ہے میری کیا خطا کیونکہ) خدا تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں (میں نے تقوے اختیار کیا اور خدا کے حکم پر رہا خدا تعالیٰ نے میری نیاز قبول کی تو نے تقوی کو چھوڑ دیا اور خدا کے حکم سے منہ موڑا تیری نیاز قبول نہیں کی سو اس میں تیری خطا ہے یا میری انصاف تو کر لیکن اگر پھر بھی تیرا یہی ارادہ ہے تو جان میں نے تو پختہ قصد کر لیا ہے کہ) اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لیے دست درازی کریگا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لیے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں (کیونکہ) میں تو خدائے پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں (کہ باوجودیکہ تیرے جواز قتل کا ظاہرا ایک سبب موجود بھی ہے یعنے یہ کہ تو مجکو قتل کرنا چاہتا ہے مگر اس وجہ سے کہ یہ جواز اب تک کسی نص جزئی سے مجکو محقق نہیں ہوا اس لیے اسکے ارتکاب کو احتیاط کے خلاف سمجھتا ہوں اور اس شبہ کی وجہ سے خدا سے ڈرتا ہوں اور یہ ہمت تجھی کو ہے کہ باوجودیکہ میرے جواز قتل کا کوئی امر مقتضی نہیں بلکہ مانع موجود ہے لیکن پھر بھی خدا سے نہیں ڈرتا میں یوں چاہتا ہوں کہ (مجھسے کوئی گناہ کا کام نہو گو تو مجھ پر کتنا ہی ظلم کیوں نہ کرے جس سے کہ) تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی سو (یوں تو پہلے ہی سے قتل کا ارادہ کر چکا تھا یہ جو سنا کہ یہ مدافعت بھی نکریگا چاہیے تو تھا کہ گداختہ ہو جاتا مگر بے فکر ہو کر اور بھی) اس کے جی نے اسکو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا (پھر) آخر اسکو قتل ہی کر ڈالا جس سے (کمبخت) بڑے نقصان اٹھانیوالوں میں شامل ہوگیا (دنیا میں تو یہ نقصان کہ اپنا قوت بازو و راحت روح گم کر بیٹھا اور آخرت میں یہ نقصان کہ سخت عذاب میں مبتلا ہوگا اب جب قتل سے فارغ ہوا تو اب حیران ہے کہ لاش کو کیا کروں جس سے یہ راز پوشیدہ رہے جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو) پھر (آخر) اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا (وہاں) بھیجا کہ وہ (چونچ اور پنجوں سے) زمین کو کھودتا تھا (اور کھود کر ایک دوسرے کوّے کو کہ وہ مرا ہوا تھا اس گڑھے میں دھکیل کر اس پر مٹی ڈالتا تھا) تاکہ وہ (کوا) اس (قابیل) کو تعلیم کر دے کہ اپنے بھائی (ہابیل) کی لاش کو کس طریقہ سے چھپاوے (قابیل یہ واقعہ دیکھکر اپنے جی میں بڑا ذلیل ہوا کہ مجھکو کوّے کے برابر بھی فہم نہیں اور غایت حسرت سے) کہنے لگا کہ افسوس میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گذرا کہ اس کوّے ہی کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا سو اس بدحالی پر) بڑا شرمندہ ہوا **ف** شروع قصہ کی سند تو تمہید میں مذکور ہے اور کوّے کے کھودنے کی حکایت بطریق مذکور عبد بن حمید اور ابن جریر نے عطیہ سے نقل کی ہے ہکذا فے الروح اور تتمہ قصہ کا نعیم بن حماد نے عبد الرحمن بن فضالہ سے نقل کیا ہے کہ اسکے بعد قابیل کی عقل مسخ ہوگئی اور دل اسکا قابو میں نرہا مخبوط الحواس ہوگیا اسی بدحواسی اور پریشانی میں مرگیا ہکذا فے الروح یہ حالت بھی خسران دنیا میں داخل ہو سکتی ہے اور خسران آخرت کا ذکر حدیث صحیحین میں ابن مسعودؓ سے اس طرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت تک جتنے خون ناحق ہوتے ہیں قاتل کے برابر اسکا گناہ اس (قابیل) کے نامۂ اعمال میں بھی بوجہ اس کے بانی قتل ہونے کے لکھا جاتا ہے الخ پس یہ آخرت کا خسران بھی مضاعف ہوا اور انی اخاف اللہ رب العالمین میں جس مسئلہ کی تقریر کی گئی اس کے متعلق اس شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اسکو قتل کرنا چاہے اور یہ شخص قرائن قویہ سے سمجھے کہ میں بدون اس کے کہ اس کو قتل کر دوں

ملحقات الترجمہ

۵۲ قولہ فی انی اخاف کیونکہ اشارۃ الی کون الجملۃ تعلیلا لما قبلہ وہذا التقریر احسن من کل ما یوجد فی التفاسیر ولا نحو ونقل الفخر عن مجاہد ان المدافعۃ لم تکن جائزۃ فی تلک الشریعۃ واللہ اعلم ۱۲ ۵۳ قولہ ہناک نہیں ڈرتا اشارۃ الی ان فے الجملۃ تعریضا باخیہ انہ لا یخاف ۱۲ ۵۴ قولہ فی انی ارید مجھسے گناہ کا کام نہو اشارۃ الی ان متعلق الارادۃ بالذات انما ہو عدم مقارفتہ الذنب ولو قارفہ اخوہ لا مقارفتہ اخیہ الذنب فلا یشکل ان ارادۃ کفر غیرہ او معصیتہ کیف جاز وقریب منہ ما فی الخازن عن الزمخشری انہ لیس ذلک بحقیقۃ الارادۃ لکنہ لما علم انہ یقتلہ لا محالۃ ووطن نفسہ علی الاستسلام للقتل طلبا للثواب فکانہ صار مریدا مجازا وان لم یکن مریدا حقیقۃ ۱۲ ۵۵ قولہ فی تبوء سر رکھ لے فیہ مراعاۃ اللغۃ فان معناہ تلتزم وترجع وفی المدارک تحتمل ۱۲ ۵۶ قولہ فے فطوعت مگر بیفکر ہو کر فیہ المعنے صح ترتب التطویع علے مقالۃ ہابیل الا فارادۃ محقق من قبل ۱۲

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھدیا کہ جو شخص کسی شخص کو بلامعاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○

قتل کرڈالا اور جو شخص کسی شخص کو بچالیوے تو گویا اُسنے تمام آدمیوں کو بچالیا اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضحہ لے کر آئے پھر اُسکے بعد بھی بہتیرے اُنمیں سے دنیا میں زیادتی کرنیوالے ہی رہے

بچ نہیں سکتا تو قتل کردینا جائز ہے اور اگر اس حرص میں یہ مارا گیا تو شہید ہوگا اور اگر یہ مدافعت نکرے بلکہ بے ہاتھ پاؤں ہلائے مارا جاوے تب بھی جائز ہے بلکہ بعض احادیث سے کہ ابوداؤد و ترمذی میں مروی ہیں اسکا افضل ہونا ثابت ہوتا ہے یہ سب مضامین احادیث میں ہیں البتہ جہاں انتقام و مدافعت میں اسلامی مصلحت و ضرورت ہو وہاں واجب ہے جیسے کافروں اور باغیوں سے قتال کرنا یا حدود و قصاص جاری کرنا اور اس تقریر سے تمام نصوص و دلائل جمع ہوجاتے ہیں اور ہابیل نے جو اپنے کو متقیوں میں داخل کہا تفاخراً نہیں بلکہ بطور تحدث بالنعمۃ کے بضرورت سبب قبول بتلانے کے اور یہ جو کہا کہ میرا گناہ بھی تیرے ہی اوپر ہے وجہ اسکی یہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے روز مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈالے جاویں گے کہ اسکا عذاب شدید ہو اور مظلوم ہلکا ہو جاوے اور کسی روایت میں قابیل کے کفر و ایمان کے متعلق مصرحاً نظر سے نہیں گذرا لیکن روح المعانی تفسیر سورہ حٰمٓ السجدہ تحت آیت ربنا ارنا الذین اضلانا الخ سے لکھا ہے کہ قابیل مومن عاصی ہے واللہ اعلم اور آخر آیت میں جو اُسکی ندامت مذکور ہے یہ ندامت بقول مفسرین قتل پر نہیں تاکہ توبہ کا شبہ ہو بلکہ قتل پر جو مضرتیں مرتب نظر آئیں جیسے نعش کے دفن میں حیران رہنا اور کوّے کی تعلیم کا محتاج ہونا اور بدحواس ہوجانا یا بعض مفسرین نے لکھا ہے بدن سیاہ ہوجانا اور آدم علیہ السلام کا ناراض ہوجانا اس پر نادم ہوا احقر کہتا ہے کہ اگر قتل ہی پر ندامت ہو تب بھی شبہ توبہ کا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہر ندامت توبہ نہیں بلکہ جس ندامت کے بعد معذرت و انکسار و فکر تدارک بھی ہو اور یہ ندامت طبعی تھی جو محض عقل کے اقتضا سے پیدا ہوجاتی ہے اسمیں شرع اور تقوی کا کچھ دخل نہیں **ربط** قصہ مذکور کا ایک جزو تو وہ تھا جسکے اعتبار سے وہ ماقبل کی دلیل ہے جسکی تقریر تمہید قصہ میں مذکور ہوچکی ہے کہ انتساب پر قناعت کرلینا بیہودہ بات ہے قابیل کو اُسکا انتساب کچھ کام نہ آیا اور ایک جزو اُسکا یہ بھی ہے کہ لیے خطا قتل کرنا نہایت امر شنیع ہے جس سے قابیل کیسے خسران درخسران میں پڑگیا اس جزو کے اعتبار سے اسپر مابعد کے ایک مضمون کو متفرع فرماتے ہیں جسکا حاصل یہ ہے کہ چونکہ ناحق قتل کرنا نہایت مضر چیز ہے اس لیے ہمنے اُسکی ممانعت شرائع میں جسمیں بنی اسرائیل کی شریعت بھی داخل ہے جسکا اوپر سے ذکر چلا آرہا ہے اور آگے بھی عنقریب وہ عود کریگا بہت اہتمام سے فرمائی **اخبار از تشدید قتل حرام** مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اسی (واقعہ کی) وجہ سے (جس سے قتل ناحق کے مفاسد ثابت ہوتے ہیں) ہم نے (تمام مکلفین پر عموماً اور) بنی اسرائیل پر (خصوصاً) یہ (حکم) لکھدیا (یعنی مقرر کردیا) کہ (قتل ناحق اتنا بڑا گناہ ہے کہ) جو شخص کسی شخص کو بلامعاوضہ دوسرے شخص کے (جو ناحق مقتول ہوا ہو) یا بدون کسی (شرعی) فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو (خواہ مخواہ) قتل کرڈالے تو (اُسکو بعض اعتبار سے ایسا گناہ ہوگا کہ) گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کرڈالا (وہ بعض اعتبار یہ ہے کہ اس نے گناہ پر جرأت کی خداتعالیٰ کی نافرمانی کی خداتعالیٰ اس سے ناراض ہوئے دنیا میں مستحق قصاص ہوا آخرت میں مستحق

ملحقات الترجمة

لے قولہ فی ف لتقریر (الثمی) قیامت کے روز ہذا التفاسیر والبعد ہا من التکلف وما رایتہ منقولا ١٢

سے قولہ فی اجل اسی وجہ سے فجعلہ متعلقا بکتبنا وبعضہم جعلہ معمولا لما قبلہ ویکون کتبنا استئنافا لکن التعلیل یکون مقصودا معنے

سے قولہ فی بنی اسرائیل خصوصاً اشار الی ان تخصیصہم باعتبار ذکرہم فے المقام وکونہم اکثر جرأۃ علے القتل حتی قتلوا الانبیاء ١٢

سے قولہ فی النفس شخص اشار الی ان المراد ہو النفس الانسانیۃ لا غیرہا ١٢

ھ قولہ بغیر بلامعاوضۃ اشار الی ان الباء للمقابلۃ ١٢

اللغات فے الروح الاجل فے الاصل الجنایۃ یقال اجل علیہم شرا اذا جنی علیہم ثم استعمل فی تعلیل الجنایات ثم اتسع فیہ فاستعمل لکل سبب ١٢

البلاغۃ قولہ ولقد جاءتہم الخ فے الروح ولم یقل ارسلنا الیہم للتصریح بوصول الرسالۃ الیہم فانہ ادل علے تناہیہم فے العتو ثم للتراخی فے الرتبۃ والاستبعاد ولما کان اسرافہم فی امر القتل مستلزما لتفریطہم فی شان الاحیاء وجودا وعدما وکان ہو اقبح الامرین وافظعہما اکتفے بذکرہ فی مقام التشنیع للمسوق لہ الآیۃ وذکر الارض مع ان الاسراف لا یکون الا فیہا للایذان بان اسرافہم لیس امرا مخصوصا بہم بل انتشر شرہ فی الارض وسری الیہم غیرہم ١٢

فائدۃ بدیعۃ وحمل اللام فی الناس علی العہد ویراد بہ الناس الذین صار قتل ہذہ النفس المقتولۃ او المبقیۃ سببا لقتلہم والقائہم خاصۃ کان توجیہ الکلام اظہر لان من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہ واجر من عمل بہا وکذلک من سن سنۃ سیئۃ فلہ وزرہ ووزر من عمل بہا کما فی الحدیث ١٢

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ

جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا

أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

انکے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دیے جائیں یہ ان کے لیے دنیا میں سخت رسوائی ہے اور ان کو آخرت میں

عَذَابٌ عَظِيمٌ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

عذاب عظیم ہوگا ہاں مگر جو لوگ قبل اس کے کہ تم ان کو گرفتار کرو توبہ کرلیں تو جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ بخشدینگے مہربانی فرماینگے

ع ۵ / ۹

وعدنخ ہوا یہ امور ایک کے اور ہزار کے قتل کرنے میں مشترک ہیں گو شدت و اشدیت کا تفاوت ہو اور یہ دو قیدیں اسلیے لگائیں کہ قصاص میں قتل کرنا جائز ہے اسیطرح دوسرے اسباب جواز قتل سے بھی جسمیں قطع طریق جو آگے مذکور ہے اور کفر حربی جسکا ذکر احکام جہاد میں آچکا ہے سب داخل ہے قتل کرنا جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے) اور (یہ بھی لکھدیا تھا کہ جیسا ناحق قتل کرنا گناہ عظیم ہے اسیطرح کسیکو قتل غیر واجب سے بچالینا ایسا ہی ثواب بھی ایسا ہی عظیم ہے کہ) جو شخص کسی شخص کو بچالیوے تو (اسکو ایسا ثواب ملیگا کہ) گویا اسنے تمام آدمیوں کو بچالیا (غیر واجب کی قید اسلیے لگائی کہ جس شخص کا قتل شرعاً واجب ہو اسکی امداد یا سفارش حرام ہے اور اس مضمون احیاء کے لکھنے سے بھی تشدید قتل کی ظاہر ہوگئی کہ جب احیاء ایسا محمود ہے تو ضرور قتل مذموم ہوگا اسلیے اسکا ترتب تسبب بھی بواسطہ عطف کے من اجل ذلک پر صحیح ہوگیا) اور بنی اسرائیل کے پاس (اس مضمون کے لکھدینے کے بعد) ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضحہ (نبوۃ کے) لیکر آئے (اور وقتاً فوقتاً اس مضمون کی تاکید کرتے رہے مگر) پھر اس (تاکید و اہتمام) کے بعد بھی بہتیرے ان میں سے دنیا میں زیادتی کرنیوالے ہی رہے (اور انپر کچھ اثر نہوا حتے کہ بعض نے خود ان انبیاء ہی کو قتل کردیا) ف اور بہتیرے اسلیے فرمایا کہ بعضے مطیع و فرمانبردار بھی تھے اور احیاء میں تشبیہ کو بعض وجوہ کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا کیونکہ تضاعف حسنہ سے کوئی دلیل مانع نہیں اور تضاعف سیئہ کا شرعاً منتفی ہے اور اگر یہ شبہ ہو کہ پھر ایک کا بچانیوالا اور ہزار کا بچانیوالا چاہیے برابر رہیں جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ دوسرے شخص کو جمیع ناس کے مضاعف عدد کا ثواب ملجاوے یا عمل حقیقی و عمل حکمی میں باوجود مساوات فی الکم کے کیفاً تفاوت ہو اول شخص کا عمل حقیقی ایک ہے دوسرے کے عمل حقیقی دو ہیں بہر حال برابری لازم نہیں آئی خوب سمجھ لو ربط اوپر قتل ناحق کی جو بلا ساوضہ کسی شخص کے قتل یا فساد فی الارض کے ہو شناعت و قباحت بیان فرمائی تھی آگے قتل اور اسکے توابع مثل قطع اطراف اور تعزیر کا جو کہ بالحق ہو یعنی بسبب فساد فی الارض و جنایت کے ہو مشروع اور مطلوب فی الشرع ہونا بیان فرماتے ہیں اسلیے اول قطاع الطریق کا حکم پھر سارق کا حکم مذکور ہوتا ہے اور آیتکے درمیان اور مضمون بوجہ خاص مناسبت کے جسکی تقریر اسکی تمہید میں ہوگی لایا گیا ہے حکم یازدہم حد قطع طریق إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۳﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۴﴾

ملحقات الترجمة

ط۵ قوله فی احیاها بچالیا اشار الی ان الاحیاء مجازی والاحیاء یراد به ابقاء الحیوۃ ۱۲

النحو قوله الا الذین تابوا استثناء راجع الی الخزی الدال علی الحد المذکور والی العذاب الاخروی فبالتوبة یسقط الحدود والعذاب جمیعاً علا یرد ان ارجاعه الی انما جزاء الذین ارجاع الی البعید لان الاقرب الی البعید لا یتوقف علیه الحکم لسقوط الحد عن التائب فان سقوط الخزی یستلزم سقوط الحد لاتحادهما ۱۲ **البلاغة** فی الروح یُقَتَّلُوْا الاتیان بصیغة التفعیل لما فیه من الزیادة علی القصاص من انه لکونه حق الشرع لا یسقط بعفو الولی وکذا التصلیب اھ قلت وکذا التقطیع وفیه قوله ذلک لهم خزی اقتصر فی الدنیا علی الخزی مع ان لهم فیها عذابا ایضا وفی الآخرة علی العذاب مع ان لهم فیها خزیا ایضا لان الخزی فی الدنیا اعظم من عذابها والعذاب فی الآخرة اشد من خزیها اھ **الفقه** دلت الآیة علی ان الحدود لیست بکفارات والیه ذهب ابو حنیفة رحمه الله والاحادیث فعوقب به کان کفارة فالوجه عندی والله اعلم ان یقال ان الجنایة تسقط بالعقوبة والحد لکن الجسارة لا یسقط بالحد کما نری اهل السیاسات فی الدنیا اذا اعزروا جانیا ویقوم سوء کما هو یزیدون

فی التعزیر قائلین انک یجری لا تتاثر ولا تنفعل بهذه العقوبة والسیاسة فعلی هذا ینطبق الآیة والحدیث ولو حملنا قول ابی حنیفة رحمه الله علیه کان اولی والله اعلم ۱۲ **الروایات** نقل الشیخ عبد الحی اللکنوی رحمه الله فی حاشیة الهدایة هکذا اخرج الشافعی فی مسنده والامام محمد وغیرهما عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم وادع ابا بردة ان لا یعینه ولا یعین علیه فجاء اناس یریدون الاسلام فقطع علیهم اصحاب ابی بردة ونقضوا الوعد فنزل جبرئیل ع بالحد فیهم ان من قتل واخذ المال صلب ومن قتل ولم یاخذ المال قتل ومن اخذ المال ولم یقتل قطعت یده ورجله ومن اخاف الطریق ولم یاخذ ولم یقتل نفی اھ قال فی نور الانوار لکن ابا حنیفة رح حمل قوله من قتل واخذ صلب علی اختصاص الصلب بهذه الحالة لا علی اختصاص هذه الحالة بالصلب بل اثبت للامام الخیار فی الاربعة لان الجنایة یحتمل الاتحاد والتعدد فیراعی کلتا الجهتین فیه اھ ۱۲

جو لوگ اللہ تعالی سے اور اُسکے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے لڑتے ہین اور (اس لڑنے کا مطلب یہ ہے کہ) ملک مین فساد (یعنی بدامنی) پھیلاتے پھرتے
ہین (مراد اس سے رہزنی یعنے ڈکیتی ہے ایسے شخص پر جسکو اللہ نے قانون شرعی سے جسکا اظہار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے
ہوا ہے امن دیا ہو یعنی مسلمان ہو یا ذمی ہو اور اسی لیے اسکو اللہ اور رسول سے لڑنا کہا گیا ہے کہ اُس نے اللہ کے دیے ہوئے امن کو توڑا
اور چونکہ رسول کے ذریعہ سے اسکا ظہور ہوا اس لیے رسول کا تعلق بھی بڑہا دیا غرض جو لوگ ایسی حرکت کرتے ہین) اُن کی یہی سزا ہے کہ
(ایک حالتین تو) قتل کیے جاوین (وہ حالت یہ ہے کہ ان رہزنون نے کسیکو صرف قتل کیا ہو اور مال لینے کی نوبت نہ آئی ہو) یا (اگر دوسری حالت ہوئی ہو تو)
سولی دیے جاوین (یہ وہ حالت ہے کہ انہون نے مال بھی لیا ہو اور قتل بھی کیا ہو) یا (اگر تیسری حالت ہوئی ہو تو) اُن کے ہاتھ اور پانون مخالف جانب سے
(یعنی داہنا ہاتھ بایان پانون) کاٹ دیے جاوین (یہ وہ حالت ہے کہ صرف مال لیا قتل نہ کیا ہو) یا (اگر چوتھی حالت ہوئی ہو تو) زمین پر (آزادانہ آباد رہنے) سے
نکال (کر جیلخانہ مین بھیج) دیے جاوین (یہ وہ حالت ہے کہ نہ مال لیا ہو نہ قتل کیا ہو قصد کرنے کے بعد ہی گرفتار ہو گئے ہون) یہ (سزاے مذکور تو)
اُن کے لیے دنیا مین سخت رسوائی (اور ذلت) ہے اور اُن کو آخرت مین (جو) عذاب عظیم ہوگا (سو الگ) ہان مگر جو قبل اسکے کہ تم اُنکو گرفتار کرو
توبہ کرلین تو (اس حالت مین) جان لو کہ بیشک اللہ تعالے (اپنے حقوق) بخشدینگے (اور توبہ قبول کرنے مین) مہربانی فرماوینگے (مطلب یہ کہ اوپر جو سزا
مذکور ہوئی ہے وہ حد اور حق اللہ کے طور پر ہے جو کہ بندہ کے معاف کرنے سے معاف نہین ہوتی۔ قصاص و حق العبد کے طور پر نہین جو کہ بندہ
کے معاف کرنے سے معاف ہو جاتا ہے پس جب قبل گرفتاری کے ان لوگونکا تائب ہونا ثابت ہو جاوے تو حد ساقط ہو جاویگی جو کہ
حق اللہ تھا البتہ حق العبد باقی رہیگا پس اگر مال لیا ہوگا اُسکا ضمان دینا پڑیگا اور اگر قتل کیا ہوگا تو اُس کا قصاص لیا جاویگا لیکن اس ضمان
و قصاص کے معاف کرنے کا حق صاحب مال اور ولی مقتول کو حاصل ہوگا) ف اس آیت مین جو سزا یابی کی چار حالتین بیان کیگئی ہین مقسم
ان کا اخذ مال اور قتل نفس کا وجود یا عدم مع عدم توبہ ہے سو اس مقسم کا انحصار ان اقسام مین عقلی ہے کیونکہ عقلاً یہی چار احتمال ہین کہ یا دونون
موجود یا دونون معدوم یا قتل موجود اور اخذ مال معدوم یا اسکا عکس اور حد اس ہی مقسم کے ساتھ خاص ہے اور استثناء کی حالت اس مقسم کا
مقابل ہے۔ اب چند مسائل متعلقہ مقام لکھے جاتے ہین مسئلہ پہلی حالت مین اور اسیطرح دوسری مین بھی جنایت قتل سے مراد عام ہے خواہ آلہ جارحہ
سے یا غیر جارحہ سے مسئلہ دوسری حالت مین حاکم اسلام کو چار اختیار ہین ایک صرف سولی دینا دوسرے صرف قتل کرنا تیسرے ہاتھ پانون کاٹکر
سولی دینا چوتھے ہاتھ پانون کو کاٹ کر قتل کرنا پہلا اختیار تو قرآن مجید مین منصوص ہے اور پچھلے تین اور دلائل سے ثابت ہین مسئلہ اس حالت
مین اگر سولی دی جاوے تو اُسکا طریق یہ ہے کہ زندہ دار پر کھینچا جاوے پھر برچھی سے اسکا پیٹ چاک کر دیا جاوے یہان تک کہ مرجاوے
مسئلہ تیسری حالت مین ہاتھ گٹے پر سے اور پانون ٹخنے سے کاٹا جاوے پھر اُسکو داغ دیدیا جاوے تاکہ سارا خون بدن کا نہ نکل جاوے مسئلہ
چوتھی حالت مین حبس سے پہلے تعزیر بھی ہے اور حد حبس کی وہ توبہ ہے جسکا صادق ہونا قرائن سے معلوم ہو مسئلہ چارون حالتون مین وہ
مال یا وہ جان جس پر جنایت واقع ہوئی ہے محترم و مامون عند الشرع ہو یعنی مسلم یا ذمی کا مال و جان ہو اور یہ ابتدا ترجمہ کی تفسیر سے اسطرف اشارہ
بھی کر دیا گیا ہے مسئلہ ان چارون حالتونکی سزا ہین حق اللہ اور حدود ہین اگر مالک مال یا ولی مقتول معاف کرے معاف نہین
ہو سکتا اور الا الذین تابوا مین اس طرف اشارہ بھی کر دیا گیا ہے مسئلہ یہ سزا جو رہزنون پر جاری ہوگی اسکا یہ مطلب نہین کہ انمین سے
ہر ہر شخص کی تعیین جرم کا جدا جدا ثبوت لیا جاوے بلکہ اگر ان چارون حالتون کی جنایت کا انمین ایک بھی مرتکب ہے اُن سب کی وہی سزا
ہوگی غرض اُس گروہ مین اُس جنایت کا پایا جانا کافی ہے کیونکہ ایک شخص نے بھی جو کچھ کیا ہے سب کی قوت پر کیا ہے مسئلہ اگر اخذ مال یا قتل نہین پایا گیا
لیکن زخمی کر دیا تو حد کی چارون حالتون سے خارج ہونیکی وجہ سے اسکا حکم مثل عام زخمونکے ہے جسمین قصاص یا ارش یعنی ضمان لازم ہوگا اور
حق العبد ہونے کی وجہ سے عفو کا بھی اختیار ہوگا مسئلہ اگر حق اللہ و حق العبد دونون جمع ہو جاوین مثلاً اخذ مال بھی ہوا جو کہ موجب حد ہے
اور جرح بھی ہوا جو کہ موجب قصاص ہے تو صرف موجب حد پر حکم جاری کیا جاویگا مسئلہ ڈکیتی شہر یا قرب شہر مین معتبر نہین اسمین صرف
تعزیر اور قصاص ہوگا حد نہوگی اور بعض مسائل ضمن ترجمہ مین آگئے جیسے کاٹنے مین داہنا ہاتھ اور بایان پانون یہ سب مسائل ہدایہ مین ہین صرف ایک مسئلہ

ملحقات الترجمہ

۵۱ قوله فی یسعون مطلب یہ ہے۔ اشارة الی ان العطف تفسیری فائدته التعلیل یعنی ان الله و رسوله لا یتضرران بہذا الفعل و انما حکم بہذا الجزاء لکونہ اضرارا باہل الارض ۱۲

۵۲ قوله فی توضیح یسعون مراد رہزنی۔ اشارة الی سقوط قول من قال ان الآیة فی المرتدین لا غیر بناء علی ان محاربة الله و رسوله انما تستعمل فی الکفار لما اخرج الشیخان فی قصة نفر من عکل و عرینة قبلوا القتل مع الاسلام حتی ماتوا و فیہم فانزل الله تعالی انما جزاء الذین الخ وجه السقوط کونہ خلاف الاجماع من یعتد به من السلف و الخلف و دعوی ان المحاربة الخ یردہا اطلاقہا علی المعاصی فی الحدیث و سبب النزول لا یصلح مخصصا لعموم و یدل علی ان المراد قطاع الطریق قوله تعالی الا الذین تابوا الخ و معلوم ان المرتدین لا یختلف حکمہم فی زوال العقوبة عنہم بالتوبة بعد القدرة او قبل القدرة و قد فرق الله تعالی بینہما و ایضا الاسلام لا یسقط الحد عمن وجب علیه و ایضا لیست عقوبة المرتدین کذلک و ایضا یحتمل ان یکون نزول ہذہ الآیة فی المرتدین للنہی فیما یستقبل عن عقوبتہم بمثل ہذا ببیان اختصاص ہذا الجزاء فی القطاع فافہم کذا فی الروح الا البعض فانہ مما سنح بالخاطر بفضل الله القادر ۱۲

۵۳ قوله فی او یصلبوا یا اگر دوسری الخ اشارة الی ان او للتقسیم لا للتخییر و دلیله ما سیاتی من مسند الشافعی رح

۵۴ قوله فی ینفوا جیلخانہ لان نفی من عمارة الارض تشیطا و انتشرت فی تقریر الترجمة ہذا التوجیه من بدائع الموہوبات ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے یقیناً جو لوگ کافر ہیں

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ

اگر انکے پاس تمام دنیا بھر کی چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تاکہ وہ اسکو دے کر روز قیامت کے عذاب سے چھوٹ جاویں تب بھی وہ چیزیں ہرگز ان سے قبول نہ کیجاویں گی اور انکو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

دردناک عذاب ہوگا اس بات کی خواہش کریں گے کہ دوزخ سے نکل آویں اور وہ اس سے کبھی نہ نکلیں گے اور ان کو عذاب دائمی ہوگا۔

کہ ایک کا فعل سب کا فعل سمجھا جاویگا درمختار سے لکھا ہے مسئلہ اس حد کے سوا اور باقی حدود جیسے حد شرب حد قذف حد زنا حد سرقہ۔ توبہ سے ساقط نہیں ہوتے۔ کذا فے البنایہ۔ **ربط** اوپر اس مقام میں بعض معاصی سے نہی کیگئی تھی جیسے قتل اور فساد فی الارض اور اس پر جو عقوبت مرتب ہوتی ہے اسکے بیان سے نہی اور موکد ہوگئی اور بعض طاعات کا امر تھا جیسے احیاء نفس من احیاہا میں اور رفع فساد انما جزاء میں اور توبہ و استغفار الا الذین تابوا میں آگے عام عنوان سے جملہ اتقوا اللہ میں تمام معاصی سے اجتناب اور ابتغوا الیہ الوسیلۃ میں تمام ضروری طاعات کے ارتکاب کا حکم فرماتے ہیں اور طاعات میں سے جہاد کی تصریح فرماتے ہیں تاکہ کوئی شخص جہاد کو فساد میں داخل گمان نکرے **امر بطاعات و نہی از معاصی عموماً** يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ (کے احکام کی مخالفت) سے ڈرو (یعنی معاصی چھوڑ دو) اور (طاعات کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو (یعنی طاعات ضروریہ کے پابند رہو) اور (طاعات میں سے بالخصوص) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا کرو امید ہے کہ (اس طریق سے) تم (پورے) کامیاب ہو جاؤ گے (وہ کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حاصل ہونا اور دوزخ سے نجات ہے) **ربط** اوپر طاعات کا امر اور معاصی سے نہی ہے طاعات میں سب سے بڑا عمل ایمان اور معاصی میں سب سے بدتر عمل کفر ہے سو گو اوپر عام عنوان میں انکا امر و نہی بھی آگیا لیکن اہتمام شان کے لیے آگے بالتخصیص کفر کا ضرر بتلاتے ہیں جس سے ایمان کا نفع بھی خود معلوم ہو جاویگا اور اہتمام شان کی وجہ ظاہر ہے کہ سب سے اعظم ہے اور تبلیغ انبیاء میں سب سے مقدم و نیز مجموعہ آیتین سے یہ ثابت کرنا ہے کہ اصل وسیلہ طاعات ہیں بلا طاعت تمام دنیا بھر کے خزائن بھی وسیلہ نہیں بن سکتے **ضرر کفر** اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ یقیناً جو لوگ کافر ہیں اگر (بالفرض) ان (میں سے ہر ایک) کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں (جسمیں تمام دفائن و خزائن بھی آگئے) اور (ان ہی چیزوں پر کیا منحصر ہے بلکہ) ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تاکہ وہ اسکو دے کر روز قیامت کے عذاب سے چھوٹ جاویں تب بھی وہ چیزیں ہرگز ان سے قبول نہ کی جاوینگی اور (عذاب سے نہ بچیں گے بلکہ) ان کو دردناک عذاب ہوگا (پھر بعد عذاب میں داخل ہو جاوینگے) اس بات کی خواہش (وتمنا) کرینگے کہ دوزخ سے (کسیطرح) نکل آویں اور (یہ خواہش کبھی پوری نہ ہوگی اور) وہ اس سے کبھی نہ نکلیں گے اور ان کو عذاب دائمی ہوگا (یعنی کسی تدبیر سے نہ سزا ٹلیگی نہ دوام سزا اٹھیگا) **ربط** دو آیت اوپر قطع طریق کا بیان تھا جو کہ سرقہ کبریٰ کہلاتا ہے آگے سرقہ صغریٰ یعنی چھپکر

ملحقات الترجمۃ

۱؎ قولہ فی لو بالفرض لانہ ح لا یکون لہم مال فی الواقع ۱۲ ۲؎ قولہ فی لہم ہر ایک کذا فے الروح ۱۲ ۳؎ قولہ فی ما دفائن لکون المقصود ہذہ ۱۲ ۴؎ قولہ فی یریدون وتمنا اشارۃ الی تفسیر الارادۃ بالتمنی کذا فے الروح ۱۲

اللغات فی تفسیر البیضاوی وسل الی کذا اذا تقرب الیہ من فعل الطاعات وترک المعاصی ۱۲

النحو قولہ لو ان لہم ما الخ الموصول اسم ان والظرف خبرہا بعد تعلقہ باستقر وجمیعاً حال من الموصول ومثلہ معطوف علی الموصول ولیفتدوا متعلق باستقر المذکور ۱۲

البلاغۃ قولہ معہ فی الروح فائدۃ التصریح بفرض کینونتہما لہم بطریق المعیۃ لا بطریق التعاقب تحقیقاً لکمال فظاعۃ الامر وقیہ فی قولہ تعالیٰ ما تقبل وترتیبہ علی کون ذلک لہم لاجل افتدائہم بہ من غیر ذکر الافتداء بان یقال وافتدوا بہ مع ان الرد والقبول انما یترتب علیہ لا علی مبادیہ للایذان بانہ امر محقق الوقوع غنی عن الذکر وانما المحتاج الی الفرض قدرتہم علی ما ذکر او للمبالغۃ فی تحقیق الرد وتخییل انہ وقع قبل الافتداء ۱۲

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے سو ان دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو انکے کردار کے عوض میں بطور سزا کے اللہ کیطرف سے اور اللہ تعالیٰ بڑے قوت والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرماوینگے بیشک خدا تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔

چوری کرنیکا اور اسکی سزا کا بیان ہے **حکم دوازدہم حد سرقہ** وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ اور جو مرد چوری کرے اور (اسیطرح) جو عورت چوری کرے سو (انکا حکم یہ ہے کہ اے حکام) ان دونوں کے (داہنے) ہاتھ (گٹے پر سے) کاٹ ڈالو انکے (اس) کردار کے عوض میں (اور یہ عوض) بطور سزا کے (ہے) اللہ کیطرف سے اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والے ہیں (جو سزا چاہیں مقرر فرمائیں اور) بڑی حکمت والے ہیں (کہ مناسب ہی سزا مقرر فرماتے ہیں) **ف** اب چند مسائل لکھے جاتے ہیں **مسئلہ** اقل مقدار مال کی جسمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے دس درم ہیں اخرجہ عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابن مسعود مرفوعا لا تقطع الید الا فی دینار او عشرۃ دراہم ومثلہ روی الطبرانی واحمد فی مسندہ واسحق بن راہویہ وابن ابی شیبۃ کذا فی حاشیۃ الہدایہ **مسئلہ** چور کا داہنا ہاتھ (کذا اخرجہ ابو نعیم فی معرفۃ الصحابۃ عن الحرث بن ابی عبد بن ابی ربیعۃ من فعلہ علیہ السلام کما فی الروح) گٹے پر سے (کذا نقل العینی عن کامل ابن عدی) کاٹا جاتا ہے پھر اسکو داغدیتے ہیں تاکہ سارے بدن کا خون نہ نکل جاوے (کذا نقلہ العینی عن مستدرک الحاکم) **مسئلہ** یہ سزا حد ہے اسمیں معافی نہیں ہوسکتی اور من اللہ میں بھی اسطرف اشارہ ہے **مسئلہ** اگر دوبارہ چوری کرے بایاں پاؤں ٹخنے پر سے قطع کیا جاویگا حدیث دارقطنی وطبرانی میں آیا ہے کذا فی تخریج الزیلعی **مسئلہ** اگر پھر چوری کرے تو اب بقیہ ہاتھ پاؤں قطع نکرینگے رواہ محمد بن الحسن فی کتاب الآثار وابن ابی شیبۃ عن علی رضہ بلکہ جب تک توبہ نکرے جسکا صادق ہونا قرائن سے معلوم ہوجاوے قیدخانہ میں رکھینگے یہ سب مسائل ہدایہ میں ہیں باقی اور مسائل اس باب کے متعلق کتب فقہ میں ملینگے **ربط** اوپر چوری کی سزا کا دنیا میں بیان تھا آگے توبہ سے سزائے آخرت سے بچ جانیکا ذکر فرماتے ہیں جیسے قطع طریق میں بھی بعد بیان سزا کے توبہ کا ذکر آیا تھا **حکم توبہ سارق** فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ پھر جو شخص (موافق قاعدہ شریعت کے) توبہ کرلے اپنی اس زیادتی (یعنی چوری) کرنیکے بعد اور (آیندہ کے لیے) اعمال کی درستی رکھے (یعنی چوری وغیرہ نکرے اپنی توبہ پر قائم رہے) تو بیشک اللہ تعالیٰ اس (کے حال) پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرماوینگے (کہ توبہ سے پچھلا گناہ معاف فرماوینگے اور استقامت علی التوبہ سے مزید عنایت فرماوینگے) بیشک خدا تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں (کہ اسکا گناہ معاف کردیا) بڑی رحمت والے ہیں (کہ آیندہ بھی مزید عنایت کی) **ف** توبہ میں جو قید لگائی گئی کہ موافق قاعدہ شریعت کے اس میں یہ امر بھی آگیا کہ جو چیز چرائی ہے مالک کو واپس کرے اور اگر تلف ہوگئی ہو ضمان دے اگر ضمان نہ دے سکے معاف کرالے کہ یہ شرائط تکمیل توبہ سے ہے **ربط** اوپر حکم یازدہم ودوازدہم میں چونکہ سزا میں قتل وقطع اطراف انسان تجویز فرمایا ہے جو کہ قبل اسکی حکمت میں نظر کرنے کے نوع انسانی کی شرافت سے گونہ مستبعد معلوم ہوسکتا تھا اس لیے آگے حق تعالیٰ لہ ملک السموات میں اپنا مالک حقیقی اور قدیر میں اپنا قادر تحقیقی ہونا بیان فرماتے ہیں اور درمیان میں یعذب کے ساتھ یغفر کو اور دونوں کے

ملحقات الترجمۃ

۵۱ قولہ فی فاقطعوا حکم یہ ہے اشارالی تقدیر الکلام ہکذا السارق والسارقۃ حکمہا فیما سیتلی وہو مشہور ۱۲ **۵۲ قولہ ہناک اے حکام** اشارۃ الی ان الخطاب لولاۃ الامر فان امر الحدود والقصاص الیہم ۱۲ **۵۳ قولہ فی ظلمہ** اس زیادتی اشارۃ الی کون الاضافۃ للعہد ۱۲ **۵۴ قولہ فی یتوب علیہ** توبہ سے الی مزید عنایت لم نفسرہ بقبول التوبۃ بل باعم منہ لان قبول التوبۃ لا یتوقف علی الاصلاح بالمعنی الذی فسرہ من الاستقامۃ فانہ لو عاد الی الذنب اخری لم ینہدم بہ التوبۃ الاولی کما ہو متقرر ۱۲

النحو قولہ جزاء مفعول لہ او مطلق من معنی فاقطعوا او فعل مقدر من لفظہ ونکالا مفعول لہ علی انہ بدل من جزاء فالعلتان لامر واحد او یکون الجزاء علۃ للقطع والنکال علۃ للجزاء فیکون مفعولا لہ متداخلا کالحال المتداخلۃ ۱۲

البلاغۃ فی الروح لم تدخل السارقۃ فی السارق تغلیبا کما ہو المعروف فی امثالہ لمزید الاعتناء بالبیان والمبالغۃ فی الزجر قال مولائی واستاذی الشیخ یعقوب النانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ان النکتۃ فی تقدیم السارق ہہنا وتقدیم الزانیۃ فی النور ان السرقۃ من الرجل اقبح لانہ ینافی علو الہمۃ الذی لابد ان یتصف بہ الرجال وان الزنا من المراۃ اشنع لکونہ منافیہا للحیاء الذی یجب ان تتحلی النساء والمقام مقام تشنیع فافہم فانہ عزیز لا یرجی ان یسمع بمثلہ ۱۲ **قولہ من بعد ظلمہ** فی الروح والتصریح بذلک ای ظلمہ لبیان عظم نعمۃ تعالی بتذکیر عظم جنایتہ ۱۲

الفقہ الآیۃ کالصریح فیما ذہب الیہ امامنا ابو حنیفۃ رح من ان الحدود لیست بکفارات واللہ اعلم ۱۲

الروایات فی اللباب اخرج احمد وغیرہ عن عبد اللہ بن عمرو ان امراۃ سرقت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقطعت یدہ الیمنی فقالت ہل لی من توبۃ یا رسول اللہ فانزل اللہ فی سورۃ المائدۃ فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح الآیہ ۱۲

حکایۃ لطیفۃ فی الروح واعترض الملحد المعری علی وجوب قطع الید بسرقۃ القلیل فقال ید بخمس مئین عسجد ودیت ٭ ما بالہا قطعت فی ربع دینار ٭ تحکم ما لنا الا السکوت لہ ٭ وان نعوذ بمولانا من النار ٭ فاجابہ وللہ درہ علم الدین السخاوی بقولہ عز الامانۃ اغلاہا وارخصہا ٭ ذل الخیانۃ فافہم حکمۃ الباری ۱۲

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لیے ثابت ہے حکومت سب آسمانوں کی اور زمین کی وہ جسکو چاہین سزا دین اور جسکو چاہین معاف کر دین اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔

ساتھ اُنکے معمول اور مفعول کو جنکا ذکر اوپر ضمن عقوبت و توبہ مین آچکا ہے ذکر فرما کر مالک اور قادر ہونے کے ساتھ اپنے حکیم[۱] ہونیکی طرف بھی اشارہ فرماتے ہین کہ ہم صرف تعذیب ہی نہین کرتے بلکہ معافی بھی کرتے ہین مگر جو جسکے لایق ہو جسکی لیاقت کا حال اوپر ان لوگونکی حالتین غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے **اثبات ملک ومشیت وقدرت برائے حق تعالیٰ** اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (اے[۲] مخاطب) کیا تم نہین جانتے (یعنی سب جانتے ہین) کہ اللہ ہی کے لیے ثابت ہے حکومت سب آسمانون کی اور زمین کی وہ جسکو چاہین سزا دین اور جسکو چاہین معاف کر دین اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے **ف**[۳] چنانچہ سرقہ کبریٰ اور صغریٰ کی سزا دنیا مین بھی دی اور اگر اسپر اصرار رہا تو آخرت مین ہوگی جیسا کہ کبرے مین لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ کی تصریح ہے اور صغرے مین فَمَنْ تَابَ پر مغفرت کو مرتب کرنے مین اسطرف اشارہ قریب بصراحت ہے اور توبہ کرنے سے آخرت مین دونون جگہ معافی ہوئی اور کبرے مین توبہ قبل القدرۃ سے دنیا مین بھی معافی ہوگئی **ربط** سورت کے تیسرے رکوع سے اہل کتاب کا ذکر چلا آرہا تھا درمیان مین قدر قلیل اور بعض مضامین خاص خاص مناسبات سے آگئے تھے اب آگے پھر اسی ذکر اہل کتاب کی طرف عود ہوتا ہے جنمین یہود اور اُن یہود مین جو منافق تھے اور نصاریٰ سب داخل ہین اہل کتاب کے ان ہی تینون فرقون کا ذکر مختلط طور پر یہان سے دور تک یعنے ختم پارہ تک چلا گیا ہے پھر ختم سورت کے قریب خاص نصاریٰ کے متعلق کچھ بیان آویگا۔ آیات آیندہ کے سبب نزول کا ملخص یہ ہے کہ یہود مدینہ کی ایک جماعت والے کے ہاتھ سے دوسری جماعت کا ایک آدمی قتل ہوگیا اُنہون نے حسب معاہدہ زمانہ قدیم خون بہا کم دینا چاہا دوسری جماعت نے اُس معاہدہ کے مبنی بر مجبوری ہونے سے اور اب بوجہ سلطنت اسلام کے اُس مجبوری کے رفع ہوجانے سے پورا خونبہا لینا چاہا۔ آخر مقتول کے فریق نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرانیکی درخواست کی چونکہ قاتل کا فریق جانتا تھا کہ آپ حق کرینگے اسلیے اس درخواست کے منظور کرنیسے پہلے چند آدمیون کو جو کہ منافق تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اس امر کے تجسس کے لیے بھیجا کہ اول کسی طور پر تذکرہ کرکے آپ کی رائے اور مسلک کی تحقیق کرنا چاہیئے اگر شاید ہمارے موافق ہوا تو آپ سے فیصلہ کرانے کی درخواست منظور کرلین گے ورنہ منظور نہ کرینگے غرض وہ منافقین اس غرض سے یہان حاضر ہوئے تھے۔ اور دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ یہود فدک مین ایک مرد و عورت نے زنا کیا شریعت موسویہ مین اگر دونون کنوارے نہون تو رجم کا حکم تھا مگر یہود نے اس حد کو چھوڑ کر اُسکی جگہ اور خفیف تعزیر مقرر کرلی تھی اُن لوگون نے یہود مدینہ کے پاس لکھ بھیجا اور بعض الفاظ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مجرم کو بھی ساتھ بھیجا کہ اس باب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے استفتاء کرو اگر رجم کا حکم دین تو عمل نکرنا اور اگر ہماری رسم کے موافق کچھ تعزیر بتلاوین تو عمل کرلینا غرض وہ یہود اس غرض سے یہان حاضر ہوئے تھے ان واقعات کی اطلاع کے واسطے یہ اگلی آیتین نازل ہوئین جنمین منافقین اور حاضر و غیر حاضر یہود کی مذمت ہے اخرج الاول کما فی الروح احمد و ابوداؤد و ابن جریر عن ابن عباس و اوردہ فی اللباب باخصر مما فی الروح واخرج الثانی کما فی الروح الحمیدی فی مسندہ

ملحقات الترجمة

[۱] قوله فی التمهید حکیم ہونیکی طرف اشارہ ویمکن ان یکون النکتة فی اثبات الملک والقدرة صراحة واثبات الحکمة اشارة ان الحکمة قد سبق اثباتها صریحا فی ذکر العقوبات بدل علیها عنوانات احوال المعاقبین و انما القاطع لعرق الاستبعاد الذی قصد ههنا قطعه ہو اثبات الملک والقدرة فناسب ان یوتی بها صریحا واللہ اعلم ۱۲

[۲] قوله فی الم تعلم اے مخاطب اشارة الی عدم خصوصیة المخاطب فلا یرد خطاب المعصوم اشکالا ۱۲

[۳] قوله فی ف آخرت راجع فی ہذا اللفظ مذہب من یقول یکون الحدود کفارات فالاصر عندنا ہو عدم التوبة وعنده ہو العود مرة اخرے ۱۲

البلاغة فی الروح وکان الظاہر بحدیث سبقت رحمتی علی غضبی تقدیم المغفرة علی التعذیب وانما عکس ہہنا لان التعذیب للمصر عن السرقة والمغفرة لا تائب منها وقد قدمت السرقة فی الآیة اولا ثم ذکرت التوبة بعدہا فجاء ہذا اللاحق علی ترتیب السابق او لان المراد بالتعذیب القطع وبالمغفرة التجاوز عن حق اللہ تعالی والاول فی الدنیا والثانی فی الآخرة فجیء بہ علی ترتیب الوجود او لان المقام مقام الوعید او لان المقصود وصفه تعالی بالقدرة والقدرة فی تعذیب من یشاء اظہر من القدرة فی مغفرته لانه لا اباء فی المغفرة من المغفور له فی التعذیب اباء بین اہ قلت وہذہ الوجوہ کلها حلوة لبعضها احلی من بعض فلله درہ وعلیه اجرہ وبرہ وذکر البیضاوی وجها آخر حسنا ان استحقاق التعذیب مقدم علی المغفرة اہ ۱۲

ع٧ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ

اے رسول — جو لوگ کفر مین دوڑ دوڑ گرتے ہین — آپ کو مغموم نہ کرین — خواہ وہ اُن لوگون مین سے ہون جو اپنے منہ سے تو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اور اُنکے دل یقین لائے نہین

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

اور خواہ وہ اُن لوگون مین سے ہون جو کہ یہودی ہین یہ لوگ غلط باتونکے سننے کے عادی ہین۔ آپکی باتین دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہین جس قوم کی یہ حالات ہین کہ وہ آپکے پاس نہین آئے کلام کو بدلتے ہین بعد اسکے کہ وہ اپنے موقع پر ہوتا ہے

يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ

کہتے ہین کہ اگر تم کو یہ حکم ملے تب تو اس کو قبول کرلینا — اور اگر تم کو یہ حکم نہ ملے تو احتیاط رکھنا — اور جسکا خراب ہونا خدا ہی کو منظور ہو تو اسکے لیے اللہ سے تیرا کچھ زور نہین چلسکتا

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

یہ لوگ ایسے ہین کہ خدا تعالے کو اُن کے دلون کا پاک کرنا منظور نہین ہوا — ان لوگون کے لیے — دنیا مین رسوائی ہے — اور آخرت مین ان کے لیے سزاے عظیم ہے۔

ابو داؤد وابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ اور چونکہ یہ حرکتین موجب رنج تھین اسلیے وحی کے شروع مین تسلی بھی فرما دی اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نے ایک زانی پر وہی تعزیر جاری کی تھی اور آپ کو اطلاع ہوئی تو بعد مناظرہ واثبات رجم کے آپنے رجم کا حکم دیا اخرجہ مسلم اگر یہ وہی زانی تھا تو ممکن ہے کہ یہود نے اول خود ہی قصہ ختم کر دینا چاہا ہو پھر اطلاع ہو جانے پر سوال وجواب ہوا ہو اور بعض روایات مین ہے کہ آپ نے اُن کو بلایا اور بعض مین ہے کہ آپ اُنکے مدرسہ مین تشریف لیگئے لیکن ہو سکتا ہے کہ اول اُنکو بلایا ہو چونکہ یہان بعض بعض آئے تھے اسلیے پھر آپ مدرسہ مین تشریف لے گئے ہون تاکہ خوب تحقق ہو جاوے کہ سارا مجمع بھی عہدہ برآ نہو سکا اور اس سے حق خوب واضح ہو جاوے اور مجکو خیال نہین رہا کہ مین نے کہان دیکھا ہے لیکن یہ خوب یاد ہے کہ کہین دیکھا ہے کہ وہ یہود آپ کی خدمت مین کیون آئے تھے وجہ یہ ہوئی کہ اُنہون نے شریعت محمدیہ کے اکثر احکام کو دیکھا کہ بہت آسان ہین اُنکو توقع ہوئی کہ شاید اس مین بھی کوئی خفیف حکم ہو تو کام بن جاوے رجم سے بھی بچ جاوین اور ایک آڑ بھی ملجاوے قائلین نبوت کے سامنے تو یہ کہ یہ بھی ایک نبی کا فتوے ہے اور منکرین کے سامنے یہ کہ سلطان کا حکم ہے کیونکہ آپ صاحب سلطنت بھی تھے **تسلیۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم در معاملات یہود ومنافقین وذم شان** يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (٤١) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو لوگ کفر (کی باتون) مین دوڑ دوڑ گرتے ہین (یعنی بے تکلف رغبت سے اُن باتونکو کرتے ہین) آپکو وہ مغموم نکرین (یعنی آپ اُنکے کفریات سے مغموم ومتاسف نہون) خواہ وہ اُن لوگون مین سے ہون جو اپنے منہ سے تو (جھوٹ موٹ) کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اور اُن کے دل یقین (یعنی ایمان) لائے نہین (مراد منافقین ہین جو کہ ایک واقعہ مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے) اور خواہ وہ اُن لوگون مین سے ہون جو کہ یہودی ہین (جیسا دوسرے واقعہ مین یہ لوگ حاضر ہوئے تھے) یہ (دونون قسم کے لوگ (پہلے سے دین کے باب مین

البلاغة قولہ من بعد مواضعہ فیہ مبالغة فوق ما فی قولہ عن مواضعہ فانہ یدل صریحا علی ان الکلم قد وضع قبل تحریفہم فی مواضعہ بخلاف قولہ عن مواضعہ فانہ لیس بصریح فی ذلک لانہ یصدق وان لم یکن مرادا علی ما اذا قارب وضعہ فی مواضعہ وان لم یوضع فیہ بعد وھذا التقریر من متفرداتی وقد قرر غیری بتقریرات اخر وللناس فیما یعشقون مذاہب **قولہ سماعون** للکذب اللام للتقویة والتاکید کما فی قولہ فعال لما یرید فی قولہ سماعون لقوم لعلیة ای لاجل الانہاء الیہم ١٢

فائدہ فیما ذکر فی التمہید من المناظرة فی الرجم اورد فی الروح عن ابن اسحق وابن جریر وابن المنذر والبیہقی فی سننہ عن ابی ہریرة فی قصة اتیانہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت المدارس وجمعہ علماءہم مانصہ قالوا لعبد اللہ بن صوریا ہذا اعلم من بقی بالتوراة فخلا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی انہ قال اللہم نعم اما واللہ یا ابا القاسم انہم لیعرفون انک نبی مرسل ولکنہم یحسدونک اھ قلت ویدل علی ان المناظرة قد یکون فی الخلوة مع والنفع فکن علی ذکر منہ کے تحفظ الی ما ہو الانفع والاصلح ١٢

ملحقات الترجمة

ف١ قولہ فی الکفر کفر کی باتون الخ فانہ قد صرح بہ بانیہ انہم کانوا کافرین من قبل فما معنے مسارعتہم فی الکفر والمتبادر ظاہر بعد ارادة اعمال الکفر بالکفر ١٢

ف٢ قولہ فی یسارعون بے تکلف رغبت سے کہذا فی الروح ١٢

ف٣ قولہ فی لا یحزنک مغموم نہون اشارة الی ان المقصود لا تحزن ١٢

ف٤ قولہ فی من الذین خواہ الخ اشارة الی امرین احدہما کون من للبیان والثانی الی کون قولہ ومن الذین ہادوا معطوفا علی من الذین قالوا

ف٥ قولہ فی بافواہہم منہ سے کہتے ہین اشارة الی کون الظرف متعلقا بقالوا لا بآمنا لفساد المعنی ١٢ —

ف٦ قولہ قبل سمعون للکذب دونون قسم اشارة الی امرین احدہما تقدیر المبتدا اعنی ہم والثانی کون مرجعہ کلا المتعاطفین ١٢

ح ١٥ رکوع ع ٧

اپنے علماے محرفین سے) غلط باتون کے سننے کے عادی ہین (اور اُن ہی غلط باتون کی تائید کی جستجو مین یہان آکر) آپؐ کی باتین دوسری قوم
کی خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہین جس قوم کے یہ حالات ہین کہ (ایک تو) وہ آپکے پاس (فرطِ تکبر و عداوت سے خود) نہین آئے (بلکہ دوسرون
کو بھیجا. دوسرے بھیجا بھی تو طلب حق کے لیے نہین بلکہ شاید اپنے احکام محرفہ کے موافق کوئی بات ملجاوے کیونکہ پہلے سے) کلام (الٰہی) کو بعد اسکے
کہ وہ (کلام) اپنے (صحیح) موقع پر (قائم) ہوتا ہے (لفظاً یا معنےً یا دونون طرح) بدلتے رہتے ہین (چنانچہ اسی عادت کے موافق خون بہا اور رجم کے
حکم کو بھی اپنے رسم مخترع سے بدلدیا پھر اس احتمال سے کہ شاید شریعت محمدیہ سے کچھ اس رسم کو سہارا لگ جاوے یہان اپنے جاسوسون کو بھیجا
تیسرے صرف یہی نہین کہ اپنی رسم محرف کے موافق بات کی تلاش ہی تک رہتے بلکہ مزید یہ ہے کہ جانیوالون سے) کہتے ہین کہ اگر تمکو (وہان جاکر
یہ حکم (محرف) ملے تب تو اُسکو قبول کر لینا (یعنی اُسکے موافق عملدرآمد کرنے کا اقرار کر لینا) اور اگر تمکو یہ حکم (محرف) نہ ملے تو (اُسکے قبول کرنے
سے) احتیاط رکھنا (پس اس بھیجنے والی قوم مین جن کی جاسوسی کرنے یہ لوگ آئے ہین چند خرابیان ہوئین اول تکبر و عداوت جو سبب ہی
خود حاضر نہ ہونے کا۔ دوسرے طلب حق نہونا بلکہ حق کو محرف کر کے اُسکی تائید کی فکر ہونا تیسرے اورون کو بھی قبول حق سے روکنا یہانتک
آنیوالون کی اور بھیجنے والون کی الگ الگ مذمت تھی آگے ان سب کی مذمت ہی) اور (اصل یہ ہے کہ) جسکا خراب (اور گمراہ) ہونا خدا ہی کو
منظور ہو (گو یہ تخلیقی منظوری اس گمراہ کی عزم گمراہی کے بعد ہوتی ہے) تو اُسکے لیے اللہ سے (اے عام مخاطب) تیرا کچھ زور نہین چل سکتا
(کہ اُس گمراہی کو نہ پیدا ہونے دے یہ تو ایک عام قاعدہ ہوا اب یہ سمجھو کہ) یہ لوگ ایسے (ہی) ہین کہ خداے تعالے کو ان کے دلون کا
(کفریات سے) پاک کرنا منظور نہین ہوا (کیونکہ یہ عزم ہی نہین کرتے اسیلیے اللہ تعالے تطہیر تخلیقی نہین فرماتے بلکہ ان کے عزم گمراہی
کی وجہ سے تخلیقاً ان کا خراب ہی ہونا منظور ہے پس قاعدہ مذکورہ کے موافق کوئی شخص ان کو ہدایت نہین کر سکتا مطلب یہ کہ جب یہ
خود خراب رہنے کا عزم رکھتے ہین اور عزم کے بعد اُس فعل کی تخلیق عادت الٰہیہ ہے اور تخلیق الٰہی کو کوئی روک نہین سکتا پھر ان کے
راہ پر آنے کی توقع کیا کی جاوے اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تسلی ہو سکتی ہے جس سے کلام شروع بھی ہوا تھا پس
آغاز و انجام کلام کا مضمون تسلی سے ہوا آگے ان اعمال کا ثمرہ فرماتے ہین کہ) ان (سب) لوگون کے لیے دُنیا مین رسوائی ہے اور آخرت
مین ان (سب) کے لیے سزاے عظیم ہے (یعنی دوزخ) چنانچہ منافقین کی یہ رسوائی ہوئی کہ مسلمانون کو اُن کا نفاق معلوم ہو گیا اور سب
نظر ذلت سے دیکھتے تھے اور یہود کے قتل و قید و جلاء وطنی کا ذکر روایات مین مشہور ہے اور عذاب آخرت ظاہر ہی ہے) **ف** تمہید مین
مذکور ہوا ہے کہ آپنے اُس دوسرے واقعہ مین رجم کا حکم دیا چنانچہ اس حکم کے بعد رجم کیا گیا اس مین حنفیہ یون کہتے ہین کہ یہ حکم یعنی
کفار کو زنا سے رجم کرنا منسوخ ہے کیونکہ رجم کے لیے احصان اجماعاً شرط ہے اور حدیث مین ہے من اشرک باللہ فلیس بمحصن رواہ اسحق
ابن راہویہ عن ابن عمرؓ کذا قال العینی اور یہود کے اقوال شرکیہ قرآن مین منقول ہین پس وہ بھی من اشرک مین داخل ہین اور
اگر مشرک متعارف کے ساتھ من اشرک کو خاص کیا جاوے تب بھی رجم مین مشرک و غیر مشرک سب کفار کا ایک حکم ہونا خواہ رجم
یا عدم رجم اجماع مرکب سے ثابت ہی پس بناءً علیہ احصان کے لیے اسلام کا شرط ہونا ثابت ہو گیا اور یہ رجم مذکور اس بناء پر ہوا تھا کہ انکا فیصلہ
اُن ہی کی مسلمہ شریعت کے موافق کیا گیا یا تو اُسوقت آپ اسیطرح فیصلہ کرنے کے مامور ہون یا اس واقعہ کی خصوصیت ہو کیونکہ بہت سے
واقعات اور اُنکے احکام مین خصوصیت منقول ہے **ربط** اوپر مجموعہ قوم کے اوصاف ذمیمہ کا حاصل دو وصف تھے ایک آنیوالون کا
سماعون للکذب جو کہ عوام پر غالب تھا یعنی غلط مسئلے خوشی سے سُن لینا اور ایک نہ آنے والونکا یحرفون الکلم جو اُنکے علماء مین پایا جاتا
تھا یعنی غلط مسئلے بتلا دینا اور باقی اوصاف ان ہی دو وصفون کے تابع تھے اور ان دو وصفون مین اول وصف تو عوام سے کچھ مستبعد نہین
اُسکی علت کی جستجو سامع کو نہین ہوتی دوسرا وصف البتہ علماء سے ظاہراً مستبعد ہی طبیعت اُسکی علت کی جویان ہوتی ہی اسیلیے آگے

[illegible]

لہم فی الدنیا سب اشار الی ان المرجع جمیع من ذکر من الآیتین الیہود والمنافقین ومن غیر الآیتین ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۵۱ قولہ فی سمّٰعون لقوم آپ کی ماخذہ قول البیضاوی سماعون منک لکن ہذا السماع کسماع الجواسیس کذا فی حاشیۃ البیضاوی واشرت الیہ بقولی ہنا جستجو ۱۲

۵۲ قولہ قبل لم یاتوک جس قوم کے الخ اشار الی ان قولہ لم یاتوک وقولہ یحرفون وقولہ یقولون کلہا صفات لقوم آخرین واوضحہ بقولہ فیما بعد ایک دوسرے تیسرے ۱۲

۵۳ قولہ لم یاتوک تکبر کذا فی حاشیۃ البیضاوی ۱۲

۵۴ قولہ بعد یحرفون خون بہا الی قولہ رسم مخترع اندفع بہ ما اوردہ [illegible] اشکالا علی کون القصۃ الاولی [illegible] لنزول الآیۃ بقولہ وعلی ہذا [illegible] التحریف غیر ظاہر الدخول فی القصۃ وجہ الاندفاع ظاہر فان ترک حکم من الشرع واخذ رسم مخترع مکانہ مستحسنا لذلک لا شک فی کونہ نوعا من التحریف وتغییر الشرع ۱۲

۵۵ قولہ فی فخذوہ اقرار کر لینا لم افسر بالعمل خاصۃ کما صنعہ غیری لان ہولاء کما یتضح من اسباب النزول انما جاءوا لیسمعوا ما یحکم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتصدیقکم امر من حالہم کذلک القبول اللسانی وما کانوا موکلین بانفاذ الامر واتمامہ فلذا فسر بالیس ہو مقتضیا للعمل لا منافیا لہ

۵۶ قولہ قبل ومن یرد مذمت اشار الی ان الجمل ہذہ مسوقۃ لذمہم وقال بعضہم للتعلیل لقولہ لا یحزنک

۵۷ قولہ فی من یرد مع صل اشارہ الی ان ہذہ کلیۃ لا تختص [illegible] ثم درج فیہا حالہم الجزئی فتتاثر المقصود

۵۸ قولہ فی فتنتہ گمراہ ۱۲

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ

یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کے کھانیوالے ہیں تو اگر یہ لوگ آپکے پاس آویں تو خواہ آپ اُن میں فیصلہ کر دیجیے یا اُن کو ٹال دیجیے اور اگر

تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْــــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

آپ اُن کو ٹال ہی دیں تو اُن کی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں اور اگر آپ فیصلہ کریں تو اُن میں عدل کے موافق فیصلہ کیجیے بیشک حق تعالیٰ عدل کرنیوالوں سے محبت کرتے ہیں

وصف اول کا تو بعینہ تاکید کے لیے اعادہ اور تکرار اور وصف ثانی کی علت کی تحقیق فرماتے ہیں جسکا حاصل کمائی کی حرص ہے گو حرام ہو چونکہ اس تحریف سے انکو دنیا داروں سے کچھ وصول ہوتا تھا اسلیے یہ عادت پڑ گئی اور اس اعادہ و تعلیل پر ایک مضمون کو متفرع فرماتے ہیں

تاکید و تعلیل ذم سابق مع تفریع سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْــــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (۴۲) یہ لوگ (دین کے باب میں) غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں (جیسا پہلے آچکا) بڑے حرام (مال) کے کھانیوالے ہیں (اسی حرص نے انکو احکام میں غلط بیانی کا جسکے عوض کچھ نذرانہ وغیرہ ملتا ہے خوگر کر دیا جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے) تو اگر یہ لوگ (اپنا کوئی مقدمہ لیکر) آپکے پاس (فیصلہ کرانے) آویں تو (آپ مختار ہیں) خواہ آپ اُن (کے معاملہ) میں فیصلہ کر دیجیے یا اُن کو ٹال دیجیے اور اگر آپ (کی یہی رائے قرار پاوے کہ آپ) انکو ٹال ہی دیں تو (یہ اندیشہ نہ کیجیے کہ شاید ناخوش ہو کر عداوت نکالیں کیونکہ) انکی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں (کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے نگہبان ہیں) اور اگر (فیصلہ کرنے پر رائے قرار پاوے اور) آپ فیصلہ کریں تو انمیں عدل (یعنی قانون اسلام) کے موافق فیصلہ کیجیے بیشک حق تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (اور وہ عدل اب منحصر ہو گیا ہے قانون اسلام میں پس وہی لوگ محبوب ہونگے جو اس قانون کے موافق فیصلہ کریں) ف ابن حزم کی کتاب ناسخ و منسوخ میں ہے کہ یہ تخییر یعنی فیصلہ کرنے نکرنے کا اختیار ہونا منسوخ ہے ناسخ اسکا روح آیندہ میں آتا ہے ان احکم بینہم الخ علامہ بیضاوی نے امام ابو حنیفہ کا یہی مذہب نقل کیا کہ اگر دو حربی بھی شریعت کے فیصلہ پر رضا مند ہوں تو حاکم اسلام کو اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ واجب ہے اور اگر ایک یا دونوں فریق ذمی یا مسلمان ہوں تب تو وجوب فیصلہ پر اجماع ہے اور اگر وہ یہودی اسوقت قاعدہ شرعی سے ذمی ہو چکے تھے تو پھر سب علماء اس تخییر کو منسوخ کہیں گے اور تخییر کو بدلالت حرف فا جو اسپر مرتب فرمایا کہ جب ان لوگونکی یہ حالت ہے الخ جس سے مراد سماع کذب و اکل سحت مع توابع ان کے کہ تحریف و عدم قصد حق وغیرہ اوصاف مذکورہ آیت سابقہ ہیں وجہ ترتب کی اسپر یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان اوصاف و احوال سے یہ معلوم ہوا کہ انکو واقع میں فیصلہ کرانا مقصود نہوگا بلکہ محض امتحان رائے اور آپ کا عندیہ لینا ایسی حالت میں اہل معاملہ غالبًا فیصلہ پر عمل نکرینگے اور اس سے فیصل کنندہ کو بہت کوفت ہوتی ہے پس حاصل یہ ہوا کہ آپ کیوں کوفت اٹھاویں پھر منسوخ ہونے کے وقت غالب ہے کہ اسلام کا تسلط زیادہ ہو گیا ہو کہ فیصلہ کے امضاء پر جبر ہو سکتا تھا اسلیے علت تخییر کی مرتفع ہو گئی اور تخییر منسوخ ہو گئی واللہ اعلم **ربط** اوپر مذکور ہوا ہے کہ آپ کے پاس انکا کوئی مسئلہ یا فیصلہ لیکر آنا معرفت حق کی غرض سے نہیں بلکہ کوئی آسان بات اپنے مطلب کے موافق تلاش کرنا مقصود ہے آگے اسپر استدلال ہے بصیغہ تعجب کہ ظاہر ہے کہ کسی شخص کا اپنی ایسی کتاب کو جسپر وہ ایمان رکھنے کا اقرار رکھتا ہو چھوڑ کر ایسے شخص کے پاس جسپر ایمان لانے سے اسکو انکار ہو کوئی مسئلہ و فیصلہ لانا نہایت عجیب اور بعید ہے کہ کوئی شخص بے مطلب سچے دل سے ایسا نہیں کر سکتا اس سے وہی بات ثابت ہو گئی کہ تحقیق حق کے لیے نہیں آتے بلکہ اپنا مطلب نکالنے کو پھرتے ہیں جسکا کھلا قرینہ مطلب نہ نکلنے کی صورت میں اس شخص کے فتوی پر

اللغات السحت من سحتہ اذا استاصلہ لان الحرام یعقب عذاب الاستیصال او لکونہ لا برکۃ فیہ یہلک ہلاک الاستیصال او لان فی طریق کسبہ عارا فہو یسحت مروۃ الانسان کذا فی الروح ۱۲

البلاغۃ فی الروح تقدیم حال الاعراض للمسارعۃ الی بیان انہ لا ضرر فیہ حیث کان مظنۃ لترتب العداوۃ المقتضیۃ للتصدی للضرر ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی التمہید تاکید و تعلیل و بہ علم فائدۃ المجلتین ۱۲ ۲ قولہ فی سمعون جیسا پہلے اشارہ الی کونہ تاکیدا لانہ یکون فیہ اعادۃ ما سبق ۱۲ ۳ قولہ قبیل فان جاءوک جب ان لوگوں الخ فی الروح الفاء فصیحۃ ای اذا کان حالہم کما شرح فان جاءوک الخ ۱۲ ۴ قولہ فی جاءوک لینا مقدمہ لانہ اذا تحاکم لینا مع غیر الحربی یجب الحکم کما فی ف ۱۲ ۵ قولہ فی فلن یضروک یہ اندیشہ ماخذہ الروح ۱۲ ۶ قولہ ہناک مجال نہیں افادہ تاکید الفعل بلن اتباعا للمحاورۃ ۷ قولہ فی القسط قانون اسلام اندفع بہ ما عسی ان یتوہم انہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتمل ان یحکم بغیر القسط وجہ الاندفاع ظاہر فانہ احترز بہ عن الحکم بالشرائع السابقۃ وعمان المتحاکمین من اہل تلک الشرائع ۱۲ ۸ قولہ فی الحرف مرتفع ہو گئی ظاہرہ ان التخییر ترتب علی ما شرح من حالہم وحالہم باقیۃ کذلک فمع بقاء العلۃ کیف ارتفع التخییر ویمکن لنا ان یقال ان العلۃ کان سببا محضا لا علۃ حقیقیۃ ولا تلازم بینہما وجودا وعدما ۱۲

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ع

اور وہ آپ سے کیسے فیصلہ کراتے ہین حالانکہ انکے پاس توراۃ ہے جسمین اللہ کا حکم ہے پھر اسکے بعد ہٹ جاتے ہین اور یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہین ـ

ع ٦ ٩ ١٠

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا

ہم نے توریت نازل فرمائی تھی جسمین ہدایت تھی اور وضوح تھا انبیاء جو کہ اللہ تعالی کے مطیع تھے اسکے موافق یہود کو حکم دیا کرتے تھے اور اہل اللہ اور علماء بھی بوجہ اسکے کہ

اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

انکو اس کتاب اللہ کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اسکے اقراری ہوگئے تھے سو تم بھی لوگون سے اندیشہ مت کرو اور مجھسے ڈرو اور میرے احکام کے بدلے مین متاع قلیل مت لو

ملحقات الترجمہ
١ قولہ فی آخر التمھید عمل نکرنا ہی دل علیہ ثم یتولون ١٢
٢ قولہ فی کیف تعجب کی بات اشارۃ الی ان الکلام لیس للتعجب المستحیل علی اللہ تعالی بل لاظہار کون ہذا الامر عجیبا وھو الذی یعبر عنہ بالتعجیب ١٢
٣ قولہ فی یحکمونک دین کے معاملہ مین فالتحکم علی ہذا التفسیر یعم الاستفتاء ١٢
٤ قولہ فی ثم اس سے اور بڑھکر اشارۃ الی ان ثم للتراخی فی الرتبۃ وتاکید الاستبعاد ١٢
٥ قولہ قبیل ف پورا اعتقاد اشارۃ الی ان النفی فی التنزیل لعموم الایمان بالکتاب وبالرسول واشار ایضا الی ان نفی الایمان بالکتاب باعتبار نفی العمل الذی ہو ثمرۃ اصلیۃ للعلم ١٢

عمل نکرنا ہی **تقریر و تاکید مضمون سابق** وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ تم اور (تعجب کی بات ہی کہ) وہ (دین کے معاملہ مین) آپ سے کیسے فیصلہ کراتے ہین حالانکہ انکے پاس توراۃ (موجود) ہی جسمین اللہ کا حکم (لکھا) ہی (جسکے ماننے کا انکو دعوی ہی اول تو یہی بات بعید ہی) پھر (یہ تعجب اس سے اور بڑھکر ہوگیا کہ) اس (فیصلہ لانے) کے بعد (جب آپ کا فیصلہ سنتے ہین تو اس فیصلہ سے بھی) ہٹ جاتے ہین (یعنی اول تو اس حالت مین فیصلہ لانے ہی سے تعجب ہوتا تھا لیکن اس احتمال سے رفع ہوسکتا تھا کہ شاید آپکا حق پر ہونا انکو واضح ہوگیا ہو اسلیے آگئے ہون لیکن جب اس فیصلہ کو بھی نہ مانا تو وہ تعجب پھر تازہ ہوگیا کہ اب تو وہ احتمال بھی نرہا پھر کیا بات ہوگی جسکے واسطے یہ فیصلہ لائے ہین) اور (اسی سے ہر عاقل کو اندازہ ہوگیا کہ) یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہین (یہان اعتقاد سے نہین آئے اپنے مطلب کے واسطے آئے تھے اور جب نہ ماننا عدم اعتقاد کی دلیل ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکو اعتقاد نہین اسیطرح اپنی کتاب کے ساتھ بھی پورا اعتقاد نہین ورنہ اوسکو چھوڑکر کیون آتے غرض دونون طرف سے گئے کہ جس سے انکار ہی اوس سے بھی اعتقاد نہین اور جس سے دعوی اعتقاد ہی اوس سے بھی نہین) ف حکم اللہ کی توضیح مین جو یہ کہا گیا کہ جسکے ماننے کا انکو دعوی ہی اس سے یہ شبہ جاتا رہا کہ توراۃ محرف ہوگئی تھی کیونکہ بنا براونکے زعم کے یہ گفتگو ہی یا یہ کہ ان واقعات خاصہ مذکورہ کے احکام توراۃ مین محفوظ ہون **ربط** اوپر بہت سی آیتون مین یہود کی نسبت اور بعض آیتون مین نصاری کی نسبت اونکا احکام و مواثیق الٰہیہ کو چھوڑ دینا اور توڑ دینا اور اوسکی مذمت مذکور ہی آگے پورے رکوع مین ان احکام الٰہیہ کا ہر زمانہ مین واجب العمل رہنا اور اوسکے ترک کا حرام اور مورد وعید ہونا جنکا ظہور کبھی توراۃ کے واسطے سے ہوا اور کبھی انجیل کے واسطہ سے اور اب قرآن مجید کے واسطہ سے ہی بیان فرماتے ہین جس سے ان ناقضین کی مذمت زیادہ ظاہر ہو وینز عمل بالتوراۃ والانجیل سبب ہوجاوی تصدیق رسالت محمدیہ کا جو کہ دونون کتابون مین مبشر بہ ہین چنانچہ فلا تخشوا الناس مین اسکی تصریح بھی ہی اور بعض قرات و تفاسیر پر ولیحکم اہل الانجیل مین بھی یہ مضمون ہی وینز ذکر انجیل مین یہود پر تعریض ہی کہ وہ اسکی تکذیب کرتے تھے اور ذکر قرآن مین یہود و نصاری دونون پر تعریض ہی کہ دونون اوسکی تکذیب کرتے تھے اور ذکر توراۃ کے ضمن مین بعض احکام قصاص کے شاید اسلیے فرما دیے ہون کہ آیت سابقہ یا ایہا الرسول لا یحزنک کا ایک سبب نزول واقعہ قصاص بھی تھا جسکو یہود نے ایک رسم مخترع سے بدل لیا تھا اور گو رجم کو بھی بدلا تھا لیکن شاید اسکی تخصیص ذکر مین اسلیے ہو کہ اسکے اخلال مین عباد پر ظلم ہوتا تھا اور وہ اخلال فی الرجم سے جو کہ حق اللہ ہی اشد تھا واللہ اعلم **ذکر وجوب عمل توریت در زمان او** اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

اللغات قولہ للذین ہادوا اللام بمعنی لاجل فلا یرد ان الحکم کما کان لہم کذلک کان علیہم الربانی منسوب الی الرب والالف والنون للمبالغۃ والاظہر ترجمتہ باہل اللہ الذین یقال لہم فی عرفنا مشائخ و درویش لانہم یعلمون ایضا الاحکام الشرعیۃ فان اصلاح الباطن وطرقہا جزء من الشریعۃ وفیہ دلالۃ علی ان الذی لا یحفظ الشرع لا یکون ربانیا وشیخا ١٢ **البلاغۃ** فی الروح **قولہ** والربانیون آہ توسیط المحکوم لہم ای للذین ہادوا بین المتعاطفین ای النبیون والربانیون للایذان بان الاصل فی الحکم بہا وحمل الناس علی ما فیہا ہم النبیون وانما الربانیون والاحبار خلفاء ونواب لہم فی ذلک کما ینبئ عنہ قولہ بما استحفظوا ای من جہۃ النبیین ١٢

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ۞ وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ

اور جو شخص خدا تعالےٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہین — اور ہم نے اُنپر اسمین یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے

وَالۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ‌ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ

اور آنکھہ بدلے آنکھہ کے — اور ناک بدلے ناک کے — اور کان بدلے کان کے — اور دانت بدلے دانت کے — اور خاص زخمون کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اسکو معاف کردے

بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ‌ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۞

تو وہ اُسکے لیے کفارہ ہو جاویگا ۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہین

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ۞ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام پر) توریت نازل فرمائی تھی جسمین (عقائد صحیحہ کی بھی) ہدایت تھی اور (احکام عملیہ کا بھی) وضوح تھا انبیا (بنی اسرائیل) جوکہ (باوجود لاکھون آدمیون کے مقتدا و مطاع ہونے کے) اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے اُسی (توراۃ) کے موافق یہود کو حکم دیا کرتے تھے اور (اسیطرح) انمین کے اہل اللہ اور علما بھی (اُسی کے موافق کہ وہی اُسوقت کی شریعت تھی حکم دیتے تھے) بوجہ اسکے کہ اُن (اہل اللہ و علما) کو اُس کتاب اللہ (پر عمل کرنے اور کرانے) کی نگہداشت کا حکم (حضرات انبیا علیہم السلام کے ذریعہ سے) دیا گیا تھا اور وہ اُسکے (یعنی اُسپر عمل کرنے کرانے کے) اقرار ی ہو گئے تھے (یعنی چونکہ اُن کو اسکا حکم ہوا تھا اور انہون نے اس حکم کو قبول کر لیا تھا اسلیے ہمیشہ اسکے پابند رہے) سو (اے اس زمانہ کے رؤسا و علماء یہود جب ہمیشہ سے تمہارے سب مقتدا توراۃ کو مانتے آئے ہین تو تم بھی (تصدیق رسالت محمدیہ کے باب مین جسکا حکم توریت مین ہے) لوگون سے (یہ) اندیشہ مت کرو (کہ ہم تصدیق کر لینگے تو عام لوگون کی نظر مین ہماری جاہ مین فرق آویگا) اور (صرف) مجھسے ڈرو (کہ تصدیق نکرنے پر سزا دونگا) اور میرے احکام کے بدلہ مین (دنیا کی) متاع قلیل (جوکہ تمکو اپنی عوام سے وصول ہوتی ہے) مت لو (کہ یہی حب جاہ و حب مال تمکو باعث ہوتی ہین تصدیق نہ کرنے پر اور یاد رکھو کہ) جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے (بلکہ غیر حکم شرعی کو قصداً حکم شرعی بتلا کر اُسکے موافق حکم کرے) سو ایسے لوگ بالکل کافر ہین (جیسا کہ یہ تم کر رہے ہو کہ عقائد مین بھی مثل عقیدہ رسالت محمدیہ اور اعمال مین بھی جیسے حکم رجم وغیرہ اپنی مخترعات کو حکم الٰہی بتلا کر ضلال و اضلال مین مبتلا ہو رہے ہو) **ف** کانوا علیہ شہداء کی تفسیر مذکور باعتبار اُسکے استحفظوا پر معطوف ہونے کے ہے اور اگر یحکم پر عطف کیا جاوے تو کانوا کی ضمیر کا مرجع سب مذکورین ہون اور تفسیر بہت سہل ہو جاوے حاصل معنے یہ ہون کہ اُس توراۃ کے موافق انبیاء و احبار و ربانیین بوجہ استحفاظ کے حکم کرتے تھے اور یہ سب حضرات اُس حکم یا اُس توراۃ ما ول بعنوان الکتاب المذکور فی الآیۃ پر یا اُس کتاب مذکور متحد مع التوراۃ پر اُسکے حق اور صدق ہونے کے گواہ اور مصدق تھے یا کانوا علیہ شہداء کو حال اور استحفظوا کو عامل کہا جاوے تو کانوا الخ کا دخل سبب مین ہونا ضرور ہوگا ربط آیت اولیٰ کی تمہید مین مذکور ہو چکا اور چونکہ اصول فقہ مین متقرر ہو چکا ہے کہ شرائع سابقہ جب قرآن و حدیث مین بلا نکیر مذکور ہون تو وہ ہمارے لیے بھی حجت ہوتا ہے اسلیے یہ مضمون آیندہ ہماری شریعت کا بھی حکم ہے **حکایت مسئلہ قصاص از توریت کہ حکم سیز دہم باشد از سوت و** كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ وَالۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ‌ؕ فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ‌ ؕ وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۞ ۴۵ اور ہم نے اُن (یہود) پر

الروایات فی الروح عن الضحاک لم یجعل فی التوراۃ دیۃ فی نفس ولا جرح وانما کان العفو و القصاص وھو الذی یقتضیہ ظاہر الآیۃ اھ قلت ولما قام الدلیل علیہا فی شرعنا خص ہذا القدر من الحجیۃ فی الروح اخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ الآیۃ فقال ہو الرجل یکسر سنہ او یجرح من جسدہ فیعفو فیحط عنہ من خطایاہ بقدر ما عفا عنہ من جسدہ ان کان نصف الدیۃ فنصف خطایاہ الی قولہ ان کان الدیۃ کلہا فخطایاہ کلہا اھ قلت ہو نص فی ما اخترت من التفسیر قال فی الروح اخرج ابن ابی شیبۃ عن الشعبی وعلیہ اکثر المفسرین اھ قلت ولعل مبنی کونہ کفارۃ قولہ تعالیٰ

النحو قولہ قصاص خبر بتقدیر ذات ۱۲ **البلاغۃ** قولہ فمن تصدق فی التعبیر بالمتصدق ترغیب فی العفو ۱۲ **الفقہ** تشکل علی بعضہم الآیۃ الدالۃ علی کون من لم یحکم الخ کافرا والحال انہ معصیۃ دون الکفر علی اصول اہل السنۃ لکن الذی فسرت بہ عدم الحکم اتضح وجہ الآیۃ واندفاع الاشکال فان انکار کون الشرع شرعا ولو باللسان کفر قولہ والمراد بقول الکفر البتۃ وافاد بقولہ قصدا الی وضع الخطاء والجہل فی غیر ضروریات الدین والقرینۃ علی ہذا التفسیر کون علماء الیہود کذلک اما الامر فی قولہ الظالمون والفاسقون فسہل لانہما لیسا نصا فی الکفر ولو حملتہما علی الکفر فقد علمت توجیہہ

ملحقات الترجمۃ ۱ قولہ فی فیہا ھدی یعنی تعیین الخ اشار الی کون الجار حالا من التوراۃ ۲ قولہ فی ھدی یعنی نور اعتقادا احکام الخ علیہ کون الاصل فی العطف ہو التغایر کون العقائد اہم مستحقا للتقدیم فافہم ۳ قولہ فی النبیون بنی اسرائیل اشار الی ان اللام للعہد والقرینۃ اللفظیۃ علی التخصیص قولہ للذین ہادوا والقرینۃ الشرعیۃ مشہورۃ وہو عدم الاتیان الخ الربط فی ترجمۃ یحکم بہا اشارۃ الی کون الجملۃ استئنافا ۴ قولہ فی اسلموا باوجود اشار الی دفع سوال وہو ان الاسلام لو کان من الامور العظام لکنہ مشترک بین احاد المسلمین فما فائدۃ ہذا الوصف فی مدح النبیین فاشار الی الفائدۃ التی تقریرہا ظاہر وکان فیہ تعریضا بالیہود المستکبرین الجاحدین وقال بعضہم کما انہ قد یقصد بالمدح مدح الموصوف کذلک قد یقصد مدح الوصف فیقال ہہنا ان المقصود تنویہ الاسلام بانہ فی تیعیف ہؤلاء الاکابر کما وصف الملائکۃ بالایمان فی آیۃ ۵ قولہ فی بما استحفظوا بوجہ اسکے اشار الی کون الباء سببیۃ و کون ما مصدریۃ وکون من زائدۃ ۶ قولہ ہناک انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اشار الی ان الضمیر فی استحفظوا عائدا الی الاقرب من الربانیین والاحبار ۷ قولہ فی شہداء اقراری حملا علی ما حملہ بعض المفسرین کما فی البیضاوی وغیرہ فی قولہ تعالیٰ فی البقرۃ ثم اقررتم وانتم تشہدون من انہ توکید للاقرار فانہ یدل علی ان الشہادۃ قد تکون بمعنی الاقرار وہما کما یستعملان للاخبار عن الماضی کذلک تستعملان للالتزام فی المستقبل وعلی ہذا صار تقریر سببیۃ الاستحفاظ والشہادۃ اسہل فکان حاصل معناہ العہد والالتزام قلت وللتعدیۃ بعلی التضمن معنی الحفظ والمراقبۃ ۸ قولہ فی فلا تخشوا جب ہمیشہ سے اشار الی کون الفاء فصیحۃ وہو عطف علی یحکم کما ذکرتہ فی ف کان الشہداء علی معناہ المتبادر من الاخبار عن اعتقاد ای التصدیق کما فی قولہ تعالیٰ الستُ بربکم قالوا بلیٰ شہدنا فافہم ۹ قولہ فی واخشون صرف دل علیہ لا تخشوا الناس

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ

اور ہم نے انکے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو اس حالت مین بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق فرماتے تھے اور ہمنے انکو انجیل دی جسمین ہدایت تھی اور وضوح تھا اور وہ اپنے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ

سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق کرتی تھی اور وہ سراسر ہدایت اور نصیحت تھی خدا سے ڈرنیوالونکے لیے اور انجیل والون کو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ اوسمین نازل فرمایا

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

ہو اسکے موافق حکم کیا کرین اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنیوالے ہین

اُس (توراۃ) مین یہ بات فرض[۱] کی تھی کہ (اگر[۲] کوئی کسی کو ناحق عمداً قتل یا زخمی کرے اور صاحب حق دعویٰ کرے تو) جان بدلے[۳] جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور (اسیطرح دوسری) خاص[۴] زخمون کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص (اس قصاص یعنی بدلہ لینے کا مستحق ہو کر بھی) اُس (قصاص) کو معاف کردے تو وہ (معاف کرنا) اُس (معاف کرنیوالے) کے لیے (اُسکے گناہونکا) کفارہ (یعنی گناہون کے دور ہونے کا سبب) ہوجاویگا (یعنی معاف کرنا موجب ثواب ہے) اور (چونکہ یہودنے ان احکام کو چھوڑ رکھا تھا اسلیے مکرر[۵] وعید سناتے ہین کہ) جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے (جسکے معنے اوپر گذرے) سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہین (یعنی بہت برا کام کر رہے ہین)۔ **ف** چند مسائل ضروری **مسئلہ** قصاص اُس قتل یا جرم مین ہے جب ناحق ہو ورنہ بحق قتل کرنا درست ہے اور عمداً ہو کیونکہ خطا مین دیت ہے جیسکے مسائل سورۂ نساء کے رکوع وما کان لمومن مین گذر چکے **مسئلہ** النفس بالنفس مین آزاد اور غلام اور مسلمان اور کافر ذمی اور مرد اور عورت اور کبیر اور صغیر اور شریف اور رذیل اور بادشاہ اور رعیت سب داخل ہین البتہ خود اپنی مملوک غلام اور اپنی اولاد کے قصاص مین نہ مارا جانا اجماع و حدیث سے ثابت ہے **مسئلہ** قطع اعضا و جراحات مین باہم مرد و عورت مین اور اسیطرح باہم آزاد اور غلام مین قصاص نہین البتہ مسلمان اور ذمی کافر مین ان صورتون مین بھی ہے لیکن درمختار مین آزاد و غلام اور مرد و عورت کے مسئلہ مین ہے کہ ناقص سے کامل کا قصاص لیا جاویگا **مسئلہ** خاص زخمون سے مراد وہ ہین جنمین مساوات کے ساتھ بدلا لینا ممکن ہو ورنہ حکومت عدل ہے جسکی تفصیل کتب فقہ مین ہے اسیطرح قطع اعضا مین بھی جیسے ہاتھ کان کاٹ لیا **مثلا مسئلہ** قتل مین ولی مقتول کو اور باقی صورتون مین خود مقطوع و مجروح کو معاف کرنیکا حق حاصل ہے **مسئلہ** اگر ولی مقتول کئی شخص ہون اور ایک معاف کردے تو قصاص ساقط ہو کر بقیہ اولیاء اگر چاہین دیت لے سکتے ہین یہ سب مسائل ہدایہ مین ہین **ربط** اوپر توراۃ کا اپنی زمانہ مین حجت ہونا مذکور تھا آگے انجیل کی یہی صفت مذکور ہے جیسا تمہید آیت انا انزلنا التوراۃ مین مفصل تقریر اسکی گذر چکی ہے **ذکر وجوب عمل بانجیل درزمان او** وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور ہم نے اُن (نبیون) کے پیچھے (جنکا ذکر یحکم بہا النبیون مین آیا ہے) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو اس حالت مین (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق فرماتے تھے (جو کہ لوازم رسالت سے ہے کہ تمام کتب الٰہیہ کی تصدیق کریں) اور ہم نے انکو انجیل دی جسمین (توریت ہی کی طرح عقائد صحیحہ کی بھی) ہدایت تھی اور (احکام عملیہ کا بھی) وضوح تھا اور وہ (انجیل) اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق (بھی) کرتی تھی (کہ یہ بھی لوازم کتاب الٰہی سے ہے) اور وہ سراسر ہدایت اور نصیحت تھی خدا سے ڈرنیوالونکے لیے اور (ہم نے انجیل دیکر حکم کیا تھا کہ) انجیل والون کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسمین نازل فرمایا ہے اسکے موافق حکم کیا کرین اور (اے اس زمانہ کے نصاریٰ سن رکھو کہ) جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے (اور اسکے معنی اوپر گذر چکے ہین) تو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنیوالے ہین (اور انجیل رسالت محمدیہ کی خبر دے رہی ہے تم اسکے خلاف کیون چل رہے ہو) **ربط** اوپر توریت و انجیل کا اپنی اپنی دورہ مین واجب العمل ہونا بیان فرمایا تھا آگے قرآن مجید کا اپنی دورہ مین جو کہ زمان نزول سے قیام قیامت تک ہے واجب العمل ہونا بیان فرماتے ہین

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی کتبنا فرض کذا فی الروح ۱۲ ۲ قولہ بعدہ اگر کوئی الخ ہذہ الشروط کلہا معلومۃ بدلائل اخر ۳ قولہ فی النفس بالنفس بدلے الخ اشارۃ الی تعلق الجار بمقتضی مقدر تقدیرہ تعلقہ مکافاۃ ۱۲ ۴ قولہ فی الجروح خاص فاللام للعہد ۱۲ ۵ قولہ فی من لم یحکم مکرر اشارۃ الی انہ تاکید بلا دلیل فعلی ہذا لا یکون المقصود کون الحکایۃ فی التوراۃ ۱۲ ۶ قولہ فی مصدقا فی الموضعین لوازم الخ اشارۃ الی کون الحال موکدۃ اما فائدتہا ہہنا فالذی عندی ان الیہود کانوا یکذبون الانجیل وصاحبہ علیہ السلام فنوہ بہذا التاکید شانہما وعرض بالیہود انکم تکذبون ما یصدق کتابکم واما النصاریٰ فانہم لا یکذبون التوراۃ فلم یوت تمہ بما اتی بہ ہہنا وہذا ہو لنا فائدۃ عندی فی تکریرہ ہدی وزیادۃ موعظۃ ونور لنہ اعلم ۷ قولہ فی فیہ ہدی توریت کی طرح اشارۃ الی ان المراد التماثل بین الکتابین ۸ قولہ فی نور احکام عملیہ بناء علی کون الانجیل شرعا مستقلا کما یدل علیہ قولہ تعالی ولیحکم کما اعتمد بہ المفسرون ۹ قولہ فی ولیحکم ہم نے حکم کیا فیہ رعایۃ لمن قرأ التی شاع تقدیرہا عند القرینۃ کما فی قولہ والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم ای یقولون سلام کے مقدر ہونے کی نظیر ۱۰ قولہ و من لم یحکم اے زمانہ قرینۃ تنزیل نظیرہ قولہ فلن تفعلوا الناس التی خوطب ایہا المعاصرون و استحسان التناسب فی انتظارہا خوطب النصاریٰ بمرۃ والیہود

النحو مصدقا الاول حال من عیسیٰ وجملۃ فیہ ہدی و نور حال من الانجیل وکذا مصدقا الثانی حال منہ وصرح فی الروح بجواز عطف الحال المفرد علی الحال الجملۃ وکذا ہدی و موعظۃ ۱۲ البلاغۃ تخصیص المتقین مع عموم کون الکتاب ہدی و موعظۃ باعتبار الانتفاع ۱۲

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اور ہم نے یہ کتاب آپکے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں انکی بھی تصدیق کرتی ہے اور ان کتابوں کی محافظ ہے تو انکے باہمی معاملات میں اسی بھیجی

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ

ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجیے اور یہ جو سچی کتاب آپکو ملی ہے اس سے دور ہو کر ان کی خواہشوں پر عمل درآمد نہ کیجیے تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی اور اگر اللہ تعالیٰ

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ

کو منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا تاکہ جو دین تمکو دیا ہے اس میں تم سبکا امتحان فرمادیں تو مفید باتوں کی طرف دوڑو تم سبکو خدا ہی کے پاس جانا ہے پھر وہ تم سبکو جتلادیگا جسمیں تم اختلاف کیا کرتے تھے اور ہم

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا

حکم دیتے ہیں کہ آپ انکے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجیے اور انکی خواہشوں پر عمل درآمد نہ کیجیے اور ان لوگوں سے یعنی انکی اسبات سے احتیاط رکھیے کہ وہ آپکو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بھی بچلادیں پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں

يُّرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

تو یہ یقین کر لیجیے کہ بس خدا ہی کو منظور ہے کہ انکے بعضے جرموں پر انکو سزا دیں　اور زیادہ آدمی تو بے حکمی ہی ہوتے ہیں　یہ لوگ پھر کیا زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

اور فیصلہ کرنے میں اللہ سے کون اچھا ہوگا یقین رکھنے والوں کے نزدیک

اور ان آیات کے ضمن میں اشارۃً ایک قصہ سے بھی تعرض ہے جسکو ابن اسحٰق نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ چند علماء و رؤساء یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر ملتمس ہوئے کہ ہماری قوم سے ہمارا کچھ مقدمہ ہے اگر آپ ہمارے موافق فیصلہ فرمادیں تو ہم آپکا اتباع اختیار کرلیں جس سے بقیہ یہود بھی تبع ہو جاویں گے اور آپنے صاف انکار فرمادیا جسپر آپ کی تصویب کے لئے وان احکم الخ نازل ہوا کذا فی اللباب واخرج نحوہ کمافی الروح ابن ابی حاتم والبیہقی فی الدلائل

ذکر وجوب عمل بالقرآن علی التابید وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اور توراۃ و انجیل کے بعد ہم نے یہ کتاب (مسمّٰی بقرآن) آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق (و راستی) کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو (آسمانی) کتابیں (آچکی) ہیں (جیسے توراۃ و انجیل و زبور) انکی بھی تصدیق کرتی ہے (کہ وہ نازل من اللہ ہیں) اور (چونکہ وہ کتاب مسمّٰی بقرآن قیامت تک محفوظ و معمول بہا ہے اور اسمیں ان کتب سماویہ کی تصدیق موجود ہے اسلئے وہ کتاب) ان کتابوں (کے صادق ہونے کے مضمون) کی (ہمیشہ کے لئے) محافظ ہے (کیونکہ جب قرآن میں ہمیشہ یہ محفوظ رہیگا کہ وہ کتب نازل من اللہ ہیں جب قرآن ایسی کتاب ہے) تو ان (اہل کتاب) کے باہمی معاملات میں (جبکہ آپ کے اجلاس میں پیش ہوں) اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجیے اور یہ جو سچی کتاب آپ کو ملی ہے اس سے دور ہو کر انکی (خلاف شرع) خواہشوں (اور فرمایشوں) پر (آیندہ بھی) عملدرآمد نہ کیجیے (جیسا اب تک باوجود انکی درخواست والتماس کے آپ نے صاف انکار فرمادیا یعنی یہ آپ کی رائے نہایت ہی درست ہے اسی پر ہمیشہ قائم رہیے اور ان اہل کتاب کو اس قرآن کے حق جاننے سے اور اسکے فیصلہ کے ماننے سے کیوں انکار ہے کیا دین جدید کا آنا کچھ تعجب کی بات ہے آخر) تم میں سے ہر ایک (امت) کے لئے (اسکے قبل بھی) ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت

ملحقات الترجمہ

۱ قولہ فی بالحق موصوف اشارۃ الی کونہ حالا من الکتب ای متلبسا بالحق

۲ قولہ فی مصدقا اور اس بحرف العطف کونہ حالا ثانیۃ ۱۲

۳ قولہ فی من الکتب کتابیں فاللام للجنس ۱۲ ۴ قولہ فی ہمانت تک فلا یلزم نفی التحریف عنہ ولا یلزم وجوب العمل بہ ۵ قولہ فی مھیمنا خوکر الخ کذا فی الخازن و الکبیر ۶ قولہ ہمیشہ ماخوذ من عدم تقییدہا بزمان خاص فی الصفۃ ہنا فعم الازمنۃ کلہا ۷ قولہ قبل فاحکم جب اشارۃ الی کون الفاء فصیحۃ ۸ قولہ فی بینھم اہل کتاب لکون الکلام السابق فیہم ۹ قولہ ہنا پیش ہوں باختیارہم ان کانوا غیر ذمیین وبلا اختیارہم فی بعض الامور لو کانوا ذمیین ۱۲ ۹ قولہ فی لا تتبع آیندہ الخ فالمقصود تصویبہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا اشکال ۱۰ قولہ فی ما انزل اللہ اسی اشارۃ الی ان فیہ وضع المظہر موضع المضمر ۱۲ ۱۱ قولہ فی لکل امت لان عدم کون شرع جدید لکل فرد مشاہد ۱۲ ۱۲ قولہ فی شرعۃ ومنہاجا شریعت طریقت نقل فی الکبیر عن المبرد وایضا یساعدہ اللغۃ ولما کان اصل الطریقۃ رسوخ الملکات التی تقصد بہا الاعمال فلا جرم تختلف الملکات باختلاف الاعمال فلا یرد ان الاعمال یجری فیہا النسخ لا الاخلاق التی ہی الطریقۃ ثم ان الشریعۃ والطریقۃ متحدان ذاتا مختلفان اعتبارا فعلی ہذا یکونان متلازمین لسخا و نفاذا ۱۲

ع ۷
۱۱

اللغات فی الکبیر الشریعۃ المشرعۃ التی یشرعہا الناس فیشربون منہا والمنہاج فہو الطریق الواضح وفیہ قال الخلیل وابو عبیدۃ یقال قد ہیمن الرجل یہیمن اذا کان رقیبا علی الشیء وشاہدا علیہ حافظا

البلاغۃ قولہ عما جاءک عدی الاتباع بعن لتضمنہ معنی العدول ۱۲ قولہ الکتب ای القرآن علم بالتسمیۃ کالتوراۃ والانجیل اشارۃ الی فخامۃ شانہ بانہ حقیق بان یفہم من لفظ الکتاب ۱۲ ظہیرہ

تجویز کی تھی (مثلاً یہود کی شریعت وطریقت توراۃ تھی اور نصاریٰ کی شریعت اور طریقت انجیل تھی پھر اگر امت محمدیہ کے لیے شریعت وطریقت قرآن مقرر کیا گیا جسکا حق ہونا بھی دلائل سے ثابت ہی تو وجہ انکار کیا)، اور اگر اللہ تعالیٰ کو (سب کا ایک ہی طریقہ رکھنا) منظور ہوتا تو (وہ اسپر بھی قدرت رکھتے تھے کہ) تم سب (یہود ونصاریٰ واہل اسلام) کو (ایک ہی شریعت دیکر) ایک ہی امت کر دیتے (اور شرع جدید نہ آتا جس سے تمکو توحش ہوتا ہی) لیکن (اپنی حکمت سے) ایسا نہیں کیا (بلکہ ہر امت کو جدا جدا طریقہ دیا) تاکہ جو جو دین تمکو (ہر زمانہ میں نیا نیا) دیا ہی اُسمیں تم سب کا (تمہارے ظہور اطاعت کے لیے) امتحان فرماویں (کیونکہ اکثر طبعی امر ہی کہ نئے طریقہ سے وحشت اور مخالفت کی طرف حرکت ہوتی ہی لیکن جو شخص عقل صحیح وانصاف سے کام لیتا ہی تو اُسکی ظہور حقیت کے بعد اپنی طبیعت کو موافقت پر مجبور کر دیتا ہی اور یہ ایک امتحان عظیم ہی پس اگر سب کی ایک ہی شریعت ہوتی تو اُس شریعت کے ابتدا کے وقت جو لوگ ہوتے اُنکا امتحان تو ہو جاتا لیکن دوسرے جو اُنکے مقلد اور اُنکے طریق سے مالوف ہوتے اُن کا امتحان نہ ہوتا اور اب ہر امت کا امتحان ہو گیا اور امتحان کی ایک یہ صورت ہوتی ہی کہ انسان کو جس چیز سے روکا جاوے خواہ معمول ہو یا متروک اُس پر حرص ہوتی ہی اور یہ امتحان شرائع کے تعدد میں اقوی ہی کہ منسوخ سے روکا جاتا ہی اور شریعت کے اتحاد میں بھی کو معاصی سے روکتے لیکن اُسمیں حقیت کا تو شبہہ نہیں ہوتا اسلیے امتحان اُس درجہ کا نہیں ان دونوں امتحانوں کا مجموعہ ہر امت کے سلف اور خلف سب کو عام ہو گیا جیسا کہ صورت اولیٰ کو صرف سلف سے خصوصیت ہی پس جب شرع جدید میں یہ حکمت ہی تو (تعصب کو چھوڑ کر) مفید باتوں کی طرف (یعنی اُن عقائد واعمال واحکام کی طرف جن پر قرآن مشتمل ہی) دوڑو (یعنی قرآن پر ایمان لا کر اُسپر چلو ایک روز) تم سب کو خدا ہی کے پاس جانا ہی پھر وہ تم سب کو جتلا دیگا جسمیں تم (باوجود وضوح حق کے دنیا میں خواہ مخواہ) اختلاف کیا کرتے تھے (اس لیے اس اختلاف بیجا کو چھوڑ کر حق کو جو کہ اب منحصر ہی قرآن میں قبول کر لو) اور (چونکہ ان اہل کتاب نے ایسی بلند پروازی کی کہ آپ سے درخواست اپنی موافق مقدمے کر دینے کی کرتے ہیں جہاں کہ اسکا احتمال ہی نہیں اسلیے انکے حوصلے پست کرنے کو اور اسکو سنا کر ہمیشہ ہمیشہ ان کے نا اُمید کر دینے کو ہم (مکرر) حکم دیتے ہیں کہ آپ اُن (اہل کتاب) کے باہمی معاملات میں (جبکہ آپ کے اجلاس میں پیش ہوں) اُس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجیے اور اُنکی (خلاف شرع) خواہشوں (اور فرمایشوں) پر (آیندہ بھی) عملدرآمد نہ کیجیے (جیسا اب تک بھی نہیں کیا) اور اُنسے یعنی ان کی اس بات سے آیندہ بھی مثل سابق) احتیاط رکھیے کہ وہ آپ کو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بھی بچلا دیں (یعنی گو اسکا احتمال نہیں لیکن اسکا قصد بھی رہی تو موجب ثواب بھی ہی) پھر (باوجود وضوح قرآن اور اوس کے فیصلہ کے حق ہونے کے بھی) اگر یہ لوگ (قرآن سے اور آپ کے فیصلہ سے جو موافق قرآن کے ہوگا) اعراض کریں تو یہ یقین کر لیجیے کہ بس خدا ہی کو منظور ہی کہ انکے بعضے جرموں پر (دنیا ہی میں) انکو سزا دیدیں (اور وہ بعض جرم فیصلہ کو نہ ماننا ہی اور حقانیت قرآن کے نہ ماننے کی سزا اوسی آخرت میں ملے گی کیونکہ پہلا جرم ذمی ہونے کے خلاف ہی اور دوسرا جرم ایمان کے خلاف ہی حربیت کی سزا دنیا ہی میں ہوتی ہی اور کفر کی سزا آخرت میں چنانچہ یہود کی سرکشی اور عہد شکنی جب حد تناسخ سے متجاوز ہوئی تو انکو سزا قتل اور قید اور اخراج وطن کی دیگئی) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہ حالات سنکر آپ کو رنج ضرور ہوگا لیکن آپ زیادہ غم نہ کیجیے کیونکہ) زیادہ آدمی تو (دنیا میں ہمیشہ سے) بے حکم ہی ہوتے آئے ہیں یہ لوگ (فیصلہ قرآنی سے جو کہ عین عدل ہی اعراض کرکے) پھر کیا زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں (جسکو انہوں نے برخلاف شرائع سماویہ کے خود مخترع کر لیا تھا جسکا ذکر دو واقعوں کے ضمن میں اس رکوع سے پہلے رکوع آیت یا ایہا الرسول کی تمہید میں گذر چکا ہی حالانکہ وہ سراسر عدل اور دلیل کے خلاف ہی یعنی اہل علم ہو کر علم سے اعراض کرنا اور جہل کا طالب ہونا عجب در عجب ہی) اور فیصلہ کرنے میں اللہ سے کون اچھا (فیصلہ کرنے والا) ہوگا (بلکہ کوئی مساوی بھی نہیں پس خدائی فیصلہ کو چھوڑ کر دوسرے کے فیصلہ کا طالب ہونا عین جہل نہیں تو کیا ہی لیکن یہ بات بھی) یقین (وایمان) رکھنے والوں (ہی) کے نزدیک (ہی کیونکہ اسکا سمجھنا موقوف ہی قوۃ عقلیہ کی صحت پر اور وہ کفار اس سے بے نصیب ہیں)، **ف** اگر کسی کو یہ شبہہ ہو کہ یہاں سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر امت کا طریقہ دین جدا ہی اور دوسری آیات سے واحد ہونا معلوم ہوتا ہی جیسے سورۂ شوریٰ میں ہی شرع لکم من الدین الخ جواب یہ ہی کہ جدا ہونا باعتبار فروع واعمال کے ہی اور واحد ہونا باعتبار اصول وعقائد کے ربط اوپر یہود ونصاریٰ کے قبائح مذکور ہوئے ہیں اور بعض منافقین جو کہ ظاہراً اسلام کے مدعی تھے

ملحقات الترجمۃ

فقف منزل ۲ وقف غفران

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ

اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے اُنکے ساتھ دوستی کریگا بیشک وہ انہی میں سے ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا

یقیناً اللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے اُن لوگوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں اسی لیے تم ایسے لوگوں کو کہ جنکے دلمیں مرض ہے دیکھتے ہو کہ دوڑ دوڑ کر انہیں گھستے ہیں کہتے ہیں کہ ہمکو اندیشہ ہے کہ ہم

دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

کوئی حادثہ پڑ جاوے سو قریب امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل فتح کا ظہور فرماوے یا کسی اور بات کا خاص اپنی طرف سے پھر اپنے پوشیدہ دلی خیالات پر نادم ہونگے اور مسلمان لوگ کہیں گے

بقیۃ الربع

اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

اے کیا یہ وہی لوگ ہیں کہ بڑے مبالغہ سے قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان لوگوں کی ساری کارروائیاں غارت گئیں جس سے ناکام رہے

انسے بعض وہمی مصلحتوں کی بنا پر دوستی رکھتے تھے اسلیے آگے اہل ایمان کو اُن کے ساتھ دوستی کرنے سے بطور تفریع مضمون مذکور کے منع فرماتے ہیں کہ جب ان لوگوں کے یہ حالات ہیں تو ان کا مقتضا تو یہی ہے کہ ان سے ان منافقوں کی طرح ہرگز دوستی مت کرو پھر اہل ایمان کے منع کرنے کے بعد اُن منافقین کی مذمت اور اُن مصلحتوں کا ابطال اور انجام کار اُن کا ندامت اُٹھانا بطور پیشین گوئی کے مذکور ہے اور قصہ اس دوستی کا یہ ہوا تھا کہ جب غزوہ احد میں اہل اسلام کو ظاہر شکست ہوئی تو منافقین سخت اندیشہ میں پڑے اور باہم مشورے کرنے لگے کہ مسلمانوں کے غالب آنے کی توقع امید نہیں رہی اپنی کہیں پناہ لگائی رکھنا چاہیے کہ وقت پر کام دے کسی نے کہا کہ میں فلانے یہودی سے امان لیے لیتا ہوں اور ایسے وقت پر یہودی بن جاؤں گا کسی نے کہا کہ میں فلانے نصرانی سے پناہ لیے لیتا ہوں اور ایسے وقت پر نصرانی بن جاؤں گا اخرجہ کما فی الروح ابن جریر وابن ابی حاتم عن السدی اور نیز جب یہود بنی قینقاع سے مسلمانوں نے محاربہ پر آمادہ ہوئے تھے تو عبداللہ بن ابی منافق نے اُنسے ساز کر لیا اور اُنکی حمایت میں کھڑا ہوا اور حضرت عبادہ بن صامت بھی مثل عبداللہ کے اُس قوم کے حلیف تھے لیکن اُنھوں نے صاف طور پر اُن سے علاقہ منقطع کر دیا اخرجہ کما فی اللباب ابن اسحٰق وابن جریر وابن ابی حاتم والبیہقی عن عبادۃ اور عبداللہ بن ابی نے یہ بھی کہا کہ انی رجل اخاف الدوائر یعنی مجھکو تو حوادث دہر کا اندیشہ ہے میں اُنسے علاقہ قطع نہیں کرتا اخرجہ کما فی الروح ابن ابی شیبہ عن عطیہ ان واقعات میں یہ آیت آیندہ نازل ہوئی **حکم چہاردہم منع مومنین از موالاۃ کفار و ذم منافقین بدین موالاۃ** يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اے ایمان والو تم (منافقوں کی طرح) یہود و نصاریٰ کو (اپنا) دوست مت بنانا وہ خود ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں (یعنی یہودی یہودی باہم اور نصرانی نصرانی باہم مطلب یہ کہ دوستی ہونی مناسبت سے ہوتی ہیں باہم تو تناسب ہے مگر تم میں اُنمیں کیا مناسبت

ملحقات الترجمہ
لہ قولہ فی بعضہم
یعنی یہودی یہودی کی الخ ہذا بیان فی الآیات التی یفہم منہا التعادی بین الفریقین علما اسید بالموالاۃ التناسب لا ینافی الآیات الدالۃ علی تعادی الیہود فیما بینہم وکذا النصاری فیما بینہم وبہذہ الاثارۃ اتضح معنی فانہ منہم والا لیزم کفر المسلم وہذا التفسیر من المواہب الخاصۃ ولہ الحمد ولا فخر ۱۲

اللغات الدائرۃ فی الروح عن القاموس نوائب الزمان بلاحظۃ احاطتہا وہی من الصفات الغالبۃ التی لا یذکر موصوفہا کالح الاصل داورۃ ۱۲

النحو قولہ جہد ایمانہم فی البیضاوی اغلظہا وہو فی الاصل مصدر ونصبہ علی الحال علی تقدیر واقسموا باللہ یجتہدون جہد ایمانہم فحذف الفعل واقیم المصدر مقامہ لذلک ساغ کونہا معرفۃ او علی المصدر لانہ بمعنی اقسموا ۱۲

اختلاف القراءۃ فی البیضاوی ویقول الذین بالرفع قراءۃ عاصم وحمزۃ والکسائی علی انہ کلام مبتدأ ویؤیدہ قراءۃ ابن کثیر ونافع وابن عامر مرفوعا بغیر واو علی انہ جواب قائل یقول فماذا یقول المومنون وبالنصب قراءۃ ابی عمرو ویعقوب عطفا علی ان یاتی باعتبار المعنی وکانہ قال عسی ان یاتی اللہ تعالیٰ بالفتح ویقول الذین آمنوا اھ وفی الحاشیۃ لا باعتبار اللفظ لانہ لا ضمیر فی قولہ ویقول الی اللہ تعالیٰ ۱۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ

اے ایمان والو جو شخص تم مین سے اپنے دین سے پھر جاوے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کر دیگا جنسے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور انکو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر تیز

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۖ يُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

ہونگے کافرون پر جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ مین اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نکرینگے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہین عطا فرماوین اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہین بڑے علم والے ہین

اور جب جملہ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ دوستی ہوتی ہی تناسب سے تو جو شخص تم مین سے انکی ساتھ دوستی کریگا بیشک وہ (کسی خاص سنیت) کے اعتبار سے ان ہی مین سے ہوگا اور گو یہ امر بہت ہی ظاہر ہی لیکن) یقیناً اللہ تعالیٰ (اس امر کی) سمجھ (ہی) نہین دیتے ان لوگون کو جو (کفار سے دوستی کر کرکے) اپنا نقصان کر رہے ہین (یعنی دوستی مین منہمک ہونیکی وجہ سے یہ بات انکی سمجھ ہی مین نہین آتی اور چونکہ ایسے لوگ اس امر کو نہین سمجھتے) اسی لیے (اے دیکھنے والے) تم ایسے لوگون کو کہ جنکے دلمین (نفاق کا) مرض ہی دیکھتے ہو کہ دوڑ دوڑ کر ان (کفار) مین گھستے ہین (اور کوئی ملامت کرے تو حیلہ بازی و سخن سازی کے لیے یون) کہتے ہین کہ (ہمارا ملنا ان کے ساتھ دل سے نہین بلکہ دل سے تو تمھارے ساتھ ہین صرف ایک مصلحت سے ان کے ساتھ ملتے ہین وہ یہ کہ) ہمکو اندیشہ ہی کہ (شاید انقلاب زمانہ سے) ہمپر کوئی حادثہ پڑجاوے (جیسے قحط ہی تنگی ہی اور یہ یہودی ہمارے ساہوکار ہین ان سے قرض ادھار ملجاتا ہی اگر ظاہری میل جول قطع کر دین گے تو وقت پر ہمکو تکلیف ہوگی ظاہر الحق تو ان کا یہ مطلب لینی تھے لیکن دلمین اور مطلب لیتے کہ شاید آخر مین مسلمانون پر کفار کے غالب آجانے سے پھر ہمکو انکی احتیاج پڑے اسلیے انسے دوستی رکھنا چاہیے) سو قریب امید (یعنی وعدہ) ہی کہ اللہ تعالیٰ (مسلمانون کی) کامل فتح کا (ان کفار کے مقابلہ مین جن سے یہ دوستی کر رہے ہین) ظہور فرماوے (جسمین مسلمانونکی کوشش کا بھی دخل ہوگا) یا کسی امر کا خاص اپنی طرف سے ظہور فرماوے یعنی انکے نفاق کا علی التعیین بذریعہ وحی عام اظہار فرماوے جسمین مسلمانونکی تدبیر کا اصلاً دخل نہین مطلب یہ کہ مسلمانونکی فتح اور انکی پردہ دری دونون امر قریب ہین پھر (اسوقت) اپنے (سابق) پوشیدہ دلی خیالات پر نادم ہونگے (کہ ہم کیا سمجھتے تھے کہ کفار غالب آوینگے اور یہ کیا برعکس ہوگیا ایک ندامت تو اپنے خیال کی غلطی پر کہ امر طبعی ہی دوسری ندامت اپنے نفاق پر جسکی بدولت آج رسوا ہوئے ما اسروا مین یہ دونون داخل ہین اور تیسری ندامت کفار کے ساتھ دوستی کرنے پر کہ رائگان ہی گئی اور مسلمانونسے بھی بری بنے چونکہ یہ دوستی ما اسروا پر مبنی تھی لہذا ان دو ندامتونکی ذکر سے یہ تیسری بلا ذکر صریح خود مفہوم ہوگئی) اور (جب اس زمانہ فتح مین ان لوگونکا نفاق بھی کھلجاویگا تو آپس مین) مسلمان لوگ (تعجب سے) کہینگے ارے کیا یہ ہی لوگ ہین کہ بڑی مبالغہ سے (ہمارے سامنے) قسمین کھایا کرتے تھے کہ ہم (دل سے) تمھارے ساتھ ہین (یہ تو کچھ اور ہی ثابت ہوا اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ) ان لوگونکی ساری کارروائیان (کہ دونون فریق سے بھلا رہنا چاہتے تھے سب) غارت گئین جس سے (دونون طرف سے) ناکام رہے (کیونکہ کفار تو خود مغلوب ہوگئے انکا ساتھ دینا محض بیکار ہی اور مسلمانون کے سامنے قلعی کھل گئی انسے اب بھلا بننا دشوار ہی مثل ہوگئی از ین سو رانده از ان سو مانده) ف چنانچہ یہ پیشینگوئی صادق ہوئی ان منافقونکی زیادہ دوستی مدینہ کے یہود اور مکہ کے مشرکین سے تھی مکہ فتح ہوگیا اور یہود شکستہ و خراب ہوئے جسکا ذکر کئی بار آچکا ہی اور قرائن اور واقعات سے تو اکثر اوقات منافقین کا نفاق کھلتا رہتا تھا مگر عموم فتوحات کے بعد تصریحاً و تعیینا معلوم کرادیا گیا اور یہ جو فرمایا کہ یہ نادم ہونگے اگر کسیکو شبہہ ہو کہ ندامت تو توبہ ہی تو اس سے تو انکا تائب ہونا لازم آتا ہی اور اسکے بعد متصل ہی انکے حبط اعمال اور خسران کے ذکر سے ان پر ملامت مفہوم ہوتی ہی اور تائب پر ملامت نہین ہوتی پس اس سے لازم آتا ہی کہ وہ تائب نہین قرار دیے گئے جواب یہ ہی کہ ہر ندامت توبہ نہین بلکہ وہ ندامت جسکے ساتھ معذرت اور اعتراف اپنی خطا کا اور کوشش تلافی و تدارک کی بھی ان لوگون نے ایسا نہین کیا ورنہ دل سے مسلمان ہوجاتے اسلیے شرعاً تائب نہین ہوئے ربط اوپر کفار کے ساتھ دوستی کرنیسے خود دوستی کرنیوالون کے ضرر کا بیان تھا آگے مرتدین کے ذکر سے اس دوستی مذکور کا اسلام کو ضرر نہ پہونچنا مبالغہ کے ساتھ مذکور ہی کہ جب ارتداد سے جو کہ بالکل کا فر ہی بنجانا ہی اسلام کو کوئی ضرر نہین پہونچتا تو کفار کے ساتھ کسی کے دوستی کرلینے سے تو اسلام کا کیا ضرر ہوگا خود دوستی کرنیوالے ہی کا ضرر ہی **عدم تضرر اسلام از مرتدین** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۖ يُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اے ایمان والو (یعنی جو لوگ وقت نزول اس آیت کے ایمان والے ہین) جو شخص

البلاغۃ ترک العطف بین اذلۃ و اعزۃ للایذان بکون کل من الوصفین مستقلا بالتمدح بہ ۱۲ قولہ لومۃ لائم التنکیر للوحدۃ فی الاصل لکنہا لیست بمرادۃ والالتفات البلاغۃ لانہ یوہم انہم لا یخافون لومۃ واحدۃ والحال ان القصد انتفاء خوفہم من مطلق اللوم فعلم ان المراد بہ الجنس لکن عبر بالتنکیر للاشارۃ الی ان جنس اللوم عندہم بمنزلۃ لومۃ واحدۃ والقرینۃ علی ہذا التجوز کون المقام للمدح ۱۲

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝

تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول اور ایماندار لوگ ہین جو کہ اس حالت سے نماز کی پابندی رکھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین کہ اُنمین خشوع ہوتا ہے

وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

اور جو شخص اللہ سے دوستی رکھیگا اور اُسکے رسول سے اور ایماندار لوگون سے سو اللہ کا گروہ بلاشک غالب ہے

تم مین سے اپنی (اس) دین سے پھر جاوے تو (اسلام کا کوئی نقصان نہین کیونکہ اسلامی خدمات انجام دینے کے لئے) اللہ تعالیٰ بہت جلد (اُنکی جگہہ) ایسی قوم کو پیدا کر دیگا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور اُن کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی مہربان ہونگے وہ مسلمانون پر تیز ہونگے کافرون پر (کہ) اُنسے جہاد کرتے ہونگے اللہ کی راہ مین اور (دین اور جہاد کے مقدمہ مین) وہ لوگ کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کا اندیشہ نکرینگے (جیسا منافقین کا حال ہے کہ دبے دبائے جہاد مین جاتے تھے مگر اندیشہ لگا رہتا تھا کہ کفار جن سے دلمین دوستی ہے ملامت کرین گے یا اتفاق سے جنکے مقابلہ مین جہاد ہے وہی اپنے دوست یا عزیز ہون تو سب دیکھتے سنتے طعن کرینگے کہ ایسون کو مارنے گئے تھے) یہ (صفات مذکورہ) اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہین عطا فرمادین اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہین (کہ اگر چاہین سب کو یہ صفات دیسکتے ہین لیکن) بڑے علم والے (بھی) ہین (اُنکے علم مین جسکو دینا مصلحت ہوتا ہے اُسکو دیتے ہین) **ف** چنانچہ بعضے لوگ مرتد ہوگئے تھے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی اس پیشینگوئی کے موافق مؤمنین مخلصین کے ہاتھون عہد صدیقی مین اُن کا استیصال فرمایا بعض نے توبہ کر لی تھی بہرحال اسلام کو کوئی ضعف یا ضرر نہین پہونچا اور اگر کسیکو شبہ ہو کہ ارتداد سے اسلام کو ضرر نہ پہونچنے کی جو علت بیان کی گئی ہے وہ اُس صورت مین جاری نہین ہوتی جب خدانخواستہ سب مرتد ہو جاوین تو یہ حکم عام نرہا جواب یہ ہے کہ اول تو دوسرے نصوص سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تقدیر ممتنع ہے دوسرے اگر اس سے قطع نظر کیجاوے تو مقصود اصلی اسلام کو حقیقی ضرر نہ پہونچنا ہے اور جو علت مذکور ہے وہ محض اُسکا ایک طریق ہے اور حقیقی ضرر نہ پہونچنا دونون صورتون مین امر مشترک ہے کیونکہ اسلام کی مثال فن طب کی سی ہے اگر تمام مریض متفق ہوکر دوا چھوڑ دین تو دوا کا یا فن طب کا کیا ضرر ہے دوا اور طب کا جو کمال ہے کہ جو شخص اُسکو استعمال کرے اُسکو شفا اور نفع ہو یہ کمال اُسکا اب بھی باقی ہے اسیطرح اسلام کا کمال فی نفسہ یہ ہے کہ جو اُسپر عمل کرے اُسکو نجات ہو پس بعض کے یا کل کے چھوڑ دینے سے خود اُسی تارک کی نجات مین خلل پڑیگا اسلام کا کیا بگڑا (ربط) اوپر کفار سے دوستی کرنیکی ممانعت پھر ذکر مرتدین سے اُسکی تاکید ارشاد فرمائی تھی آگے اللہ و رسول و مؤمنین سے دوستی کا علاقہ رکھنے کا حکم اور اُسکی فضیلت و برکت فرماتے ہین

امر ولایت اللہ و رسول و مؤمنین اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ تمہارے دوست تو (جن سے تمکو دوستی رکھنا چاہیے) اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایماندار لوگ ہین جو کہ اس حالت سے نماز کی پابندی رکھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین کہ اُن (کے دلون) مین خشوع ہوتا ہے (یعنی عقائد و اخلاق و اعمال بدنی و مالی سب کے جامع ہین) اور جو شخص (موافق مضمون مذکور کے) اللہ سے دوستی رکھیگا اور اوسکے رسول سے اور ایماندار لوگون سے سو وہ اللہ کے گروہ مین داخل ہوگیا اور اللہ کا گروہ بلاشک غالب ہے (اور کفار مغلوب ہین اور غالب کو مغلوب سے سازگاری اور دوستی کرنا محض نازیبا ہے) **ف** اگر کسیکو شبہ ہو کہ ہم تو بعض اوقات مسلمانونکو جو کہ حزب اللہ مین کفار سے مغلوب پاتے ہین جواب یہ ہے کہ مدار اس حکم کا اللہ و رسول اور مؤمنین کاملین کے ساتھہ تعلق

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی یا اُنکی جگہہ اشارۃ الی العائد فی الخبر الی المبتدا ۱۲ **۲** قولہ فی اذلۃ مہربان اشارۃ الی ان تعدیۃ اذلۃ بعلی للتضمن معنی العطف والحنو ۱۲ **۳** قولہ فی لایخافون جیسا منافقین اشارۃ الی ان فی الکلام تعریضا بالمنافقین المذکورین سابقا ۱۲ **۴** قولہ فی ف دوسرے نصوص کقولہ تعالیٰ لیظہرہ علی الدین کلہ وقولہ علیہ السلام لایزال طائفۃ من امتی الحدیث ۱۲ **۵** قولہ فی ولیکم جن سے تمکو دوستی اشارۃ الی ان الولی معناہ من یجب تولیہ فاللفظ اخبار ومعناہ انشاء قرینۃ من یتول اللہ ۱۲ **۶** قولہ فی وھم راکعون اس حالت سے الی خشوع اشار الی امرین احدھما کونہ حالا من الجملتین والثانی کون الرکوع بمعنی الخشوع کما فی قول الشاعر ۔ لاتہین الفقیر علک ان ÷ ترکع یوما والدہر قد رفعہ ÷ ویدخل فیہ الرکوع الشرعی دخولا اولیا فلا تنافی بین التفسیر وبعض اسباب النزول ۱۲

البلاغۃ فی الروح کانہ قیل لاتتخذوا اولئک اولیاء لان بعضہم اولیاء بعض ولیسوا باولیاءکم انما اولیاءکم اللہ الخ وافرد الولی مع تعددہ لیفید ان الولایۃ للہ تعالیٰ بالاصالۃ ولمن بعدہ بالتبع ۱۲

الکلام استدل الشیعۃ بالآیۃ باعتبار بعض اسباب النزول علی الولایۃ العامۃ متصلا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والجواب ظاہر فان الولایۃ ہہنا المحبۃ بقرینۃ السیاق والسباق لا الاولویۃ بالتصرف و لو سلم فلا دلیل علی العموم ولو سلم فلا دلیل علی الاتصال و بسط القول فیہ فی الروح ۱۲

الروایات فی الروح اخرج الحاکم وابن مردویہ وغیرہما عن ابن عباس قال اقبل ابن سلام ونفر من قومہ آمنوا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ ان قومنا لما رأونا آمنا رفضونا وآلوا ان لایجالسونا الی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ولیکم اللہ وقد سبق عن اللباب فی تمہید قولہ تعالیٰ اول الرکوع یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا الآیۃ قصۃ عبادۃ بن الصامت وبراءتہ من موالاۃ حلفائہ الی اللہ ورسولہ ویفہم منہا ان ہذا مدح لہ ولامثالہ فافہم ولا یعارض کونہا فی علی رض کما فی اللباب قال اولہا منہا فی عبادۃ وامثالہ وآخرہا فی علی رض ۱۲

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ

اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ اور

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو اور جب تم نماز کے لیے اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے

ولایت کا ہے اگر کہیں اسی میں کمی ہو مثلاً اگر اللہ و رسول کی کوئی معصیت سرزد ہوئی ہو یا امام کی مخالفت کی ہو اور اکثر یہی ہوتا ہے وہ صورت تو مقصود بالحکم ہی نہیں اسلیے اسمیں تو شبہہ ہی کی گنجایش نہیں اور جہاں یہ بات نہ ہو اسکا جواب احقر کے تقریر ترجمہ سے ظاہر ہے یعنی بعنوان دیگر یہ لوگ واقع میں ارفع اور کفار واقع میں ادون ہیں گو کسی وقت مثلاً دنیا میں وہ بھی کسی خاص وقت تک ارفعیت کے آثار کسی خاص وجہ سے مثل حکمت ابتلاء وغیرہ کے ظاہر نہوں لیکن ارفعیت باقی ہے اور اسکے آثار دوسرے وقت پر جو کہ انکے ظہور کا اصلی مقدر وقت ہے یعنی آخرت میں اور بعد چندے دنیا میں بھی ظاہر ہونگے جیسے سفر میں کوئی ذلیل رہزن کسی بڑے حاکم افسر کو کہیں سفر کی حالت میں لوٹ مار کرنے لگے مگر وہ اپنی خداداد عالی دماغی کی وجہ سے ہرگز اس ذلیل رہزن کی خوشامد نکریگا حتی کہ جب وہ افسر اپنی خاص دارالحکومت میں پہونچیگا اس رہزن کو گرفتار کر کے سزا دیگا پس اس عارضی غلبہ سے نہ اس رہزن کو حاکم کہہ سکتے ہیں اور نہ اس افسر کو محکوم بلکہ اصلی حالت کے اعتبار سے وہ رہزن اس غلبہ میں بھی محکوم ہے اور وہ افسر اس مغلوبیت میں بھی حاکم ہے اسی معنی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مختصر اور سلیس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے ان لم ینصروا فی الدنیا ینصروا فی الآخرۃ کما فی حاشیۃ البیضاوی عن جامع البیان فی سورۃ الصّٰفّٰت قولہ تعالیٰ انہم لہم المنصورون اور اس تقریر پر ان آیات میں بھی شبہہ نہیں جنمیں تصریح ہے غلبہ فی الدنیا کی بھی جیسے انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا و یوم یقوم الاشہاد کیونکہ بالمعنی المذکور دنیا میں ہمیشہ غلبہ حاصل ہے گو اسکا خاص وقت تک ظہور نہو پھر باعتبار مجموع قوم کے تو دنیا میں بھی انجام کار ظہور ہوتا ہے اور پھر فرد کے اعتبار سے آخرت میں ہوگا جیسے کوئی یوں کہے کہ تحصیلدار سفر میں بھی تحصیلدار ہی ہے گو سفر دول نہیں گو یہ آثار خاص یعنی غلبہ بالابدان نمایاں نہوں اسکو دوسرے عنوان سے علماء نے تعبیر کیا ہے بالحجۃ والعواقب جیسا تحصیلدار قانونی حیثیت سے حاکم ہی ہے اور عارضی حالتوں کے بعد وہ آثار اخیر میں ظاہر ہوتے ہیں اور دوسری قومیں چونکہ دلیل سے باطل پر ہیں وہ اس تقریر سے منتفع نہیں ہو سکتے یا یوں کہا جاوے کہ مقصود اس سے عادت کا بیان کرنا ہے اور عادت میں اکثریت کافی ہے اور اسکا انکار نہیں ہو سکتا ربط اوپر یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت اس علت سے تھی کہ تم میں اور انمیں مناسبت نہیں اور اسکے ضمن میں منافقین اور مرتدین کا ذکر کیا تھا آگے مضمون مذکور کی ایک خاص علت یعنی استہزاء بالدین جو کہ اس عدم مناسبت کے آثار میں سے ہے اور یہود و نصاریٰ کے مثل دوسرے کفار جیسے مشرکین کے ساتھ دوستی کرنے کی ممانعت بھی بیان فرماتے ہیں پس گویا یہ تتمہ ہے یا مثل تتمہ کے حکم چہارم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۝ اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (آسمانی یعنی توریت و انجیل) مل چکی ہے (مراد یہود و نصاریٰ) جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے (جو علامت ہے تکذیب کی) ان کو اور (اسیطرح دوسرے کفار کو بھی جیسے مشرکین وغیرہ) دوست مت بناؤ (کیونکہ اصل علت کفر و تکذیب تو مشترک ہے) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو (یعنی ایماندار تو ہو ہی پس جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس کو مت کرو) اور (جیسے اصول دین کے ساتھ

البلاغۃ قولہ الذین اتخذوا الخ رتب سبحانہ النہی علی وصف یعمہما وغیرہما تعمیما للحکم و تنبیہا علی العلۃ وایذانا بان من ہذا شانہ جدیر بالمعادات فکیف بالموالاۃ ۱۲ قولہ والکفار اریدبہا غیر اہل الکتب وخصوا بہ مع عموم الوصف لاہل الکتب ایضا لتضاعف کفرہم ۱۲ قولہ اتخذوا الخ بین استہزائہم بحکم خاص من الدین بعد بیان استہزائہم بالدین علی الاطلاق اظہارا لکمال شقاوتہم من الروح	قولہ ہزوا ولعبا لیظہر من الکیبرات الاستہزاء باعتبار فعلہم الظاہری واللعب باعتبار اعتقادہم الباطنی حیث یعتقدونہ خالیا عن الفائدۃ ۱۲ اختلاف القراءۃ قرأ الکسائی والکفار بالجر عطفا علی الموصول الاخیر فہم ایضا من جملۃ المستہزئین ولا علی قراءۃ النصب فلم یصرح بکونہم مستہزئین ہہنا کما صرح بہ فی قولہ تعالیٰ انا کفیناک المستہزئین

ملحقات الترجمۃ

لے قولہ من الذین

اور تو اجھا ایسے ہیں الم یرد فیہ اشمین سے اشارہ الی ان من للتبیین لا للتبعیض لانہم کلہم ہو الکذاک کما

اشارالیہ قولہ جو علامت ہے تکذیب کی وقولہ کیونکہ اصل علت الخ فافہم فلا تغلظ

لمن یقول ان حرمۃ الموالاۃ مخصوصۃ بالمستہزئین و یجوز مع غیرہم فافہم ۱۲

سلہ قولہ والکفار مشرکین وغیرہ دخل فیہ

البقیۃ المنافقون المذکورون فی قولہ ...

[illegible]

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ

آپ کہیے کہ اے اہل کتاب تم ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو بجز اسکے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اسپر جو ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اسپر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اسکے کہ تم میں اکثر لوگ ایمان

فٰسِقُوْنَ ۞ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ

سے خارج ہیں آپ کہیے کہ کیا میں تمکو ایسا طریقہ بتلاؤں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ برا ہو وہ ان اشخاص کا طریقہ ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے دور کر دیا ہو اور انپر غضب فرمایا ہو اور انکو بندر اور سور

الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۞

بنا دیے ہیں اور انہوں نے شیطان کی پرستش کی ہو ایسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بھی بہت برے ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں

استہزا کرتے ہیں اسیطرح فروع کے ساتھ بھی چنانچہ جب تم نماز کے لیے (اذان کے ذریعہ سے) اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ (تمھاری) اس (عبادت) کے ساتھ (جسمیں اذان اور نماز دونوں آگئیں) ہنسی اور کھیل کرتے ہیں (اور) یہ (حرکت) اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے (ورنہ امر حق کو سمجھتے اور اسکے ساتھ ہنسی نہ کرتے) **ف** یہ اشارہ ہے دو قصوں کیطرف ایک یہ کہ جب اذان ہوتی اور مسلمان نماز شروع کرتے تو یہود کہتے یہ کھڑے ہوئے ہیں خدا کرے کبھی کھڑا ہونا نصیب نہو اور جب ان کو رکوع و سجدہ کرتے دیکھتے تو ہنستے اور تمسخر کرتے اخرجہ البیہقی فی الدلائل من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس دوسرا قصہ یہ کہ مدینہ میں ایک نصرانی تھا جب اذان میں سنتا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو کہتا قد حرق الکاذب یعنی جھوٹا جلجاوے ایک شب ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اور اسکے اہل و عیال سب سو رہے تھے کوئی خادم گھر میں آگ لیکر گیا ایک چنگاری گر پڑی وہ اور اسکا گھر اور گھر والے سب جل گئے اخرجہ ابن جریر وغیرہ عن السدی یہ تو الذین اوتوا الکتب کے مصداق تھے اور الکفار کے مصداق کا ایک قصہ ہوا تھا کہ رفاعہ بن زید بن تابوت اور سوید بن الحارث نے منافقانہ اظہار اسلام کیا تھا بعضے مسلمان انسے اختلاط رکھتے تھے اخرجہ ابن اسحق وجماعۃ عن ابن عباس ان سب واقعات پر آیتیں نازل ہوئیں والروایات کلہا فی الروح ربط اوپر کفار اہل کتاب کا اسلامی طریقہ کے ساتھ خاص طور پر استہزا و تکذیب کرنا مذکور تھا آگے اسلامی طریقہ میں جس پر مومنین قائم تھے اور انکے مخترع طریقہ میں موازنہ کرکے تنبیہ فرمانا مقصود ہے کہ استہزا و تکذیب کے لائق کون سا طریقہ ہے **جواب استہزاء مذکور بیان موازنہ بین الطریقین**

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۞ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۞ آپ (ان سے) کہیے کہ اے اہل کتاب تم (دین کے باب میں) ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو (جسپر ہنسی کرتے ہو)

ملحقات الترجمہ

لے قولہ فی اعتقادات عبادت اشارۃ الی ان الرجع المناداۃ والصلوٰۃ کلاہما کما یشہد بہ الروایات المذکورۃ فی المتن ووحدۃ الضمیر بتاویل العبادۃ ۱۲

سے قولہ فی التمہید خاص طور پر لان مطلق الاستہزاء والتکذیب کان عاما لجمیع الکفار ۱۲

سے قولہ فی تنقمون (دین کے باب میں) لان الکلام فیہ ولم یقصد الی ترکیبۃ التفہیم مطلقا ۱۲

اللغات قولہ ہل تنقمون ای تنکرون وتعیبون منا وہو من نقم منہ کذا اذا انکرہ وکرہہ من حد ضرب کذا فی الروح ۱۲

النحو قولہ عبد الطاغوت معطوف علی لعنہ ای ومن عبد الخ ۱۲ قولہ الا ان والمستثنی منہ محذوف ای شیئا کما فی الروح ۱۲

البلاغۃ لعل الترتیب فی اوصافہم من اللعن والغضب وما بعدہما من باب الترقی والتدرج لان الغضب اشد من اللعن والمسخ ابلغ فیہ ومؤکد لہ وعبادۃ الطاغوت التی ہی شرک اشد مما قبلہ الذی یصح ترتبہا احیانا علی مطلق المعصیۃ ولا ترتب فی کون الاشخاص شرا کافصح کون الفریقین عابدین للطاغوت فی اشراکہم ۱۲

اختلاف القراءۃ قرا حمزۃ عبد بفتح العین وضم الباء وفتح الدال وخفض الطاغوت علی ان عبد واحد مراد بہ الجنس والنصب بالعطف علی القردۃ والخنازیر ۱۲

الروایات فی اللباب روی ابو الشیخ ابن حبان عن ابن عباس قال کان رفاعۃ بن زید بن التابوت وسوید بن حارث قد اظہر الاسلام ونافقا وکان رجل من المسلمین یوادہما فانزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم الی قولہ بما کانوا یکتمون وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفر من یہود فیہم ابو یاسر بن اخطب ونافع ابن ابی نافع وغازی بن عمرو فسالوہ عمن یومن بہ من الرسل قال اومن باللہ وما انزل الی ابراہیم واسماعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون فلما ذکر عیسیٰ جحدوا نبوتہ وقالوا لا نؤمن بعیسیٰ ولا بمن آمن بہ فانزل اللہ فیہم قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الآیۃ وفی الروح عن الطبرانی قالوا لا نعلم دینا شرا من دینکم فانزل اللہ تعالیٰ الآیۃ ۱۲ قلت وما ذکرتہ من تقریر الربط مبنی علی الروایۃ الاولی الدالۃ علی کون ہذہ الآیات مع السابقۃ علیہا منزلۃ فی وقت واحد ویمکن ان تکون القصۃ الثانیۃ قد وقعت ایضا ثم نزلت الآیات بعد الاسباب جمیعا فافہم وبالروایۃ الثانیۃ اتضح استحسان لفظ الشر فی قولہ انبئکم بشر من ذلک ۱۲

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ

اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے   ان ہی کے ہاتھ بند ہیں اور اپنے اس کہنے سے یہ رحمت سے دور کر دیے گئے ۔ بلکہ اُن کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جسطرح چاہتے ہیں

يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

خرچ کرتے ہیں اور جو مضمون آپکے پاس آپ کے پروردگار کیطرف سے بھیجا جاتا ہے وہ اُنمیں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کے ترقی کا سبب ہو جاتا ہے اور ہم نے اُنمیں باہم قیامت تک عداوت اور بغض ڈالدیا

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝

جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں حق تعالیٰ اُسکو فرو کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں   اور اللہ تعالیٰ فساد کرنیوالوں کو محبوب نہیں رکھتے

ان کے یہ کام بُرے ہیں (یہ تو عوام کا حال تھا آگے خواص کا حال ہے کہ) اُن کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات کہنے سے (یعنی جھوٹ بولنے سے) اور حرام مال کھانے سے (باوجود علم مسئلہ اور اطلاع واقعہ کے) کیوں نہیں منع کرتے واقعی اُنکی یہ عادت بُری ہے ربط آگے بھی مثل سابق کے یہود کے بعض خاص حالات مذکور ہیں جسکا قصہ یہ ہوا تھا کہ بعض یہود نے یعنی نباش بن قیس اور فنحاص رئیس یہود قینقاع نے حق تعالیٰ کی جناب میں گستاخانہ الفاظ بخل وغیرہ کے کہے اس پر اگلی آیت نازل ہوئی کذا فی اللباب بروایۃ الطبرانی عن ابن عباس وبروایۃ ابی الشیخ عنہ اور وجہ اس گستاخی کی یہ ہوئی تھی کہ پہلے یہود پر رزق کی فراغت تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ آپ کے ساتھ عداوت و مخالفت سے پیش آئے تو رزق کی تنگی ہو گئی اسپر یہود یہ باتیں بکنے لگے اوردہ فی المعالم عن ابن عباس و عکرمۃ والضحاک وقتادہ اور معالم میں وہ قول ان ہی الفاظ سے نقل کیا ہے کہ ید اللہ مغلولۃ اور ہر چند کہ کہنے والے دو ہی شخص تھے لیکن چونکہ اور یہود بھی اس سے مانع نہیں ہوئے بلکہ راضی رہے اس لیے اور ونکو بھی اس نسبت میں شریک فرمایا گیا۔

نقل قول یہود و تقبیح شان

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ[۱۲] اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے (یعنی نعوذ باللہ بخل کرنے لگا ہے در حقیقت) اُن ہی کے ہاتھ بند ہیں (یعنی واقع میں خود عیب بخل میں مبتلا ہیں اور خدا پر عیب دھرتے ہیں) اور اپنے اس کہنے سے یہ رحمت الٰہی سے دور کر دیے گئے (جسکا اثر دنیا میں ذلت اور قید اور قتل وغیرہ ہے اور آخرت میں عذاب جہنم اور حاشا وکلا کہ خدا تعالیٰ میں اسکا احتمال بھی ہو) بلکہ اُن کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں (یعنی بڑے جواد و کریم ہیں لیکن چونکہ حکیم بھی ہیں اسلیے) جسطرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں (پس یہود پر جو تنگی ہوئی اُسکی علت حکمت ہے کہ اُنکے کفر کا وبال اُنکو چکھانا اور دکھانا ہے نہ یہ کہ بخل اُسکی علت ہو) اور یہود کے کفر اور سرکشی کی یہ حالت ہے کہ ان کو یہ توفیق نہ ہو گی کہ مثلاً اپنے قول کا بطلان بدلیل سُن لیا تو اُس سے توبہ کر لیں نہیں بلکہ) جو مضمون آپ کے پاس آپ کے پروردگار کیطرف سے بھیجا جاتا ہے وہ اُنمیں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہو جاتا ہے (اسطرح سے کہ وہ اُسکا بھی انکار کرتے ہیں تو کچھ تو پہلا طغیان اور کفر تھا پھر اور بڑھ گیا) اور (ان کے کفر سے جو ان پر لعنت یعنی رحمت سے دوری واقع ہو گئی ہے اُسکے آثار دنیویہ میں سے ایک یہ ہے کہ) ہم نے اُنمیں باہم (دین کے باب میں) قیامت تک عداوت اور بغض ڈال دیا (چنانچہ ان میں مختلف فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے کا دشمن چنانچہ باہمی عداوت و بغض کی وجہ سے) جب کبھی (مسلمانوں کے ساتھ) لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں (یعنی لڑنے کا ارادہ کرتے ہیں) حق تعالیٰ اُسکو فرو کر دیتے ہیں (اور بجھا دیتے ہیں یعنی مرعوب ہو جاتے ہیں یا آپس کے اختلاف کی وجہ سے اتفاق کی نوبت نہیں آتی) اور (جب لڑائی سے رہ جاتے ہیں تو اپنی عداوت دوسری طرح نکالتے ہیں کہ) ملک میں (خفیہ) فساد کرتے پھرتے ہیں (جیسے مسلمانوں کو بہکانا لگائی بجھائی

المنحو فی الروح فسادا اما مفعول لہ او فی موضع المصدر او حال من ضمیر یسعون ای یسعون للفساد | اوسعی فساد او مفسدین[۱۲] البلاغۃ فی الروح قولہ ینفق کیف یشاء ترک سبحانہ ذکر ما ینفقہ لقصد التعمیم[۱۲]

ملحقات الترجمہ

۱؎ قولہ نے بیعلوں کام (وفی المعنون عادت ما خوذ) فی الروح من ان الصنع ابلغ من العمل لانہ رسوخ فیہ فلذا ترجمت الصنع بالعادۃ التی ہی موضوعۃ للتکرار المستلزم للرسوخ فما انما کان عدم النہی اشد من العمل لا باعتبار ذاتہ بل لان المعصیۃ من الخواص ابعد عجیبۃ فافہم فانہ من المواہب

۲؎ قولہ فی بیعہا یہودیا وجہ الخ لان الذم یتوقف علی ذلک الخ

۳؎ قولہ فی التمہید عنہم یعین الخ وظاہر القرآن یؤیدہ وما ذکر فی اللباب من قول النباش ان ربک بخیل لعلہ روایۃ بالمعنی ویمکن ان یکون الآیۃ روایۃ بالمعنی الاثر فیہما ۱۲

۴؎ قولہ فی مغلولۃ یعنی بخل وقولہ فی مبسوطتان یعنی جواد اشارۃ الی ان غل الید وبسطہا کنایۃ عن البخل والجود وقولہ یہ اشارۃ الی النکتۃ فی التثنیۃ فان اقصیٰ تنتہی الیہ ہمم الاسخیاء ان یعطوا بکلتا یدیہم ہذا کلہ من الروح ۱۲

۵؎ قولہ فی غلت ایدیہم بخل میں مبتلا ہیں نقلہ فی الخازن عن الزجاج فہی ح جملۃ خبریۃ ویلزم سکوت ما بعدہ کذلک ۱۲

۶؎ قولہ قبل بل حاشا وکلا اشارۃ الی انہ عطف علی مقدر یقتضیہ المقام ای کلا بل شان کما عرف الخ

۷؎ قولہ قبل ینفق حکیم ہذا ما القی فی روعی ثم رأیتہ فی الروح وللہ الحمد

۸؎ قولہ فی یزیدن سبب اشارۃ الی ان الاسناد الی السبب ۱۲

۹؎ قولہ فی اوقدوا یعنی ارادہ اشارۃ الی کونہ کنایۃ وفی الروح وقد کانت الحرب اذا تواعدت للقتال جعلوا علامتہم ایقاد نار علی جبل او ربوۃ ویسمونہا نار الحرب وہی احدی نیران مشہورۃ عندہم ۱۲

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کرتے تو ہم ضرور انکی تمام برائیاں معاف کر دیتے اور ضرور انکو چین کے باغوں میں داخل کرتے اور اگر یہ لوگ توریت کی اور انجیل کی

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور جو کتاب انکے پروردگار کی طرف سے انکے پاس بھیجی گئی ہے اسکی پوری پابندی کرتے تو یہ لوگ اوپر سے اور نیچے سے خوب فراغت سے کھاتے انمیں ایک جماعت راہ راست پر چلنے والی ہے اور زیادہ نہیں ایسے ہی ہیں کہ انکے کردار بہت برے ہیں

کرنا عوام کو توریت کے محرف مضامین سنا کر اسلام سے روکنا) اور اللہ تعالیٰ (چونکہ فساد کرنیوالوں کو محبوب نہیں رکھتے (یعنی مبغوض رکھتے ہیں اسلیے اس فساد کی انکو خوب سزا ہوگی خواہ دنیا میں بھی ورنہ آخرت میں تو ضرور) **ف** کفر و طغیان کے جو آثار دنیویہ اس مقام پر بطور واقعات کے مذکور ہیں کہ دنیا میں ذلیل اور خوار اور قتل و قید ہوئے اور انمیں مختلف فرقے ہوگئے اور لڑائی میں ناکام رہے آیت میں نہ ان کے لزوم کا دعوی ہے نہ ان کے خصوص کا پس یہ اعراض عامہ مفارقہ ہیں پس اگر یہ آثار کبھی مرتب نہوں یا غیر کفار میں بھی پائے جاویں تو کوئی اشکال لازم نہیں آتا غرض ان اعمال اور آثار میں سبب مسبب کا علاقہ ہے علت و معلول کا نہیں اور یہود کا یہ قول گو اعتقاد سے نہو جیسا ان کا اہل علم ہونا بظاہر اسکو مقتضی ہے لیکن کلمہ کفر پھر بھی کفر ہے اسی لیے لعنوا کی علت بما قالوا فرمائی گئی بما اعتقدوا نہیں فرمایا اور یہود کا بخل جو اس جگہ مذکور ہے سو یہ بخل تمام عالم میں مشہور ہے اور کثیر اس لیے فرمایا کہ بعضے ان مضامین کو سنکر ڈر جاتے اور ایمان لے آتے تھے **ربط** اوپر بعض آیات میں یہود کی اور بعض میں نصاری کی اور بعض میں دونوں کی تقبیح اور ان کے احوال و اقوال کفریہ مذکور ہیں آگے فریقین کو ایمان کے برکات اخرویہ و دنیویہ سنا کر ایمان کی ترغیب دیتے ہیں اور برکات اخرویہ کے ضمن میں ایمان لانے پر ان سب جنایات و کفریات کے عفو کا باوجود ان کی غایت قباحت و شناعت کے وعدہ اور برکات دنیویہ کے ضمن میں انپر تنگی رزق کے جس سے ید اللہ مغلولۃ کہنے کی نوبت آئی سبب پر تنبیہ کہ وہ ترک احکام الٰہی ہے بتر ارشاد ہے **ترغیب ایمان اہل کتاب را بذکر برکات او در دارین** وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر یہ اہل کتاب (یہود و نصاری جن امور حقہ کے منکر ہیں جیسے رسالت محمدیہ و حقیت قرآن ان سب پر) ایمان لے آتے اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے جن امور کا کفر و معصیت ہونا بتلایا گیا ہے ان سب سے) تقوی (یعنی پرہیز) اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کے تمام (گذشتہ) برائیاں (کفر اور شرک اور معاصی جنمیں سب اقوال و احوال آگئے معاف کر دیتے اور (معاف کر کے) ضرور انکو چین (اور آرام) کی باغوں میں (یعنی بہشت میں) داخل کرتے (یہ تو برکات اخرویہ ہوئیں) اور اگر یہ لوگ (ایمان اور تقوی مذکور اختیار کرتے جسکو بعنوان دیگر یوں کہا جاتا ہے کہ) توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب ان کے پروردگار کی طرف سے (اب) ان کے پاس (بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) بھیجی گئی (یعنی قرآن) اسکی پوری پابندی کرتے (یعنی انمیں جس جس بات پر عمل کرنے کو لکھا ہے سب پورا عمل کرتے اسمیں تصدیق رسالت بھی آگئی اور اس سے احکام محرفہ و منسوخہ نکل گئے کیونکہ ان کتب کا مجموعہ ان پر عمل کرنے کو نہیں بتلاتا بلکہ منع کرتا ہے) تو یہ لوگ (بوجہ اسکے) اوپر سے (یعنی آسمان سے پانی برستا) اور نیچے سے (یعنی زمین سے پیدا وار ہوتی) خوب فراغت سے کھاتے (یہ ایمان کی برکات دنیویہ کا ذکر ہوا لیکن یہ کفر پر مصر رہے اسلیے تنگی میں پکڑے گئے جس پر بعضے حق تعالیٰ کی شان میں بخل کی نسبت کر کے گستاخی کی مگر پھر بھی سب یہود و نصاری برابر نہیں چنانچہ) ان (ہی) میں ایک جماعت راہ راست پر چلنے والی (بھی) ہے (جیسے یہود میں حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی اور نصاری میں حضرت نجاشی اور انکے ہمراہی لیکن ایسے قلیل ہی ہیں) اور (باقی) زیادہ ان میں ایسے ہی ہیں کہ انکے کردار بہت برے ہیں (کیونکہ کفر و عناد سے بدتر کیا کردار ہوگا) **ف** یہاں بھی مثل آیت سابقہ

البلاغۃ ۱۲ قولہ لکفرنا و لادخلنا تکریر اللام لتاکید الوعد و فیہ تنبیہ علی کمال عظم ذنوبہم و کثرۃ معاصیہم و ان الاسلام یجب ما قبلہ و ان جل و جاوز الحد ۱۲ قولہ جنت النعیم فی الاضافۃ تنبیہ علی ما یستحقونہ من العذاب لو لم یومنوا و یتقوا ۱۲ قولہ انزل الیہم و التعبیر بذلک العنوان للایذان بوجوب اقامتہ علیہم لنزولہ الیہم و للتصریح ببطلان ما کانوا یدعونہ من عدم نزولہ الی بنی اسرائیل و تقدیم الیہم لما مر آنفا و معنی انزال الکتاب

ملحقات الترجمہ

ا قولہ فی اٰمنوا جن امور حقہ ہی التی ذکرت قبل فی قولہ اٰمنا باللہ و ما انزل الینا و ما انزل من قبل الخ ۱۲ ۲ قولہ قبل اقاموا تقوی مذکور الی و دیگر اشارۃ الی اتحاد المعبر عنہما و انما خولف کما فی الروح بین العبارتین فقیل اولا اٰمنوا و اتقوا و ثانیا اقاموا ذاو فاسلو کا لطریق البلاغۃ ۱۲ قلت یعنی اشارۃ ان ما امروا بہ جامع بوصف کونہ ایمانا و تقوی و کونہ اقامۃ بجمیع الکتب الالٰہیۃ فافہم ۱۲ ۳ قولہ فی اکلوا یعنی اسمان الی قولہ فراغت رایۃ للمعنی الحقیقی و رعایۃ للمعنی المجازی فانہ نقل کما فی الروح عن ابن عباس و قتادۃ و مجاہد لاعطینہم السماء مطرھا و برکتہا و الارض نباتہا و خیرہا و قیل المراد المبالغۃ فی شرح السعۃ و الخصب لا تعیین الجہتین کانہ قیل لاکلوا من کل جہۃ و ہو نظیر قولک فلان فی الخیر من قرنہ الی قدمہ ای یاتیہ الخیر من کل جہۃ یلتمسہ ہہنا ام ۴ قولہ فی اکلوا برتتے ماخوذ ما فی الروح و المراد بالاکل الانتفاع مطلقا و عبر من ذلک لکونہ اعظم الانتفاعات و یستتبع سائرہا ۱۲

ع ۹ ۱۰ ۱۳

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہونچا دیجیے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بھی نہیں پہونچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھیگا یقینا

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

اللہ تعالیٰ ان کافر لوگوں کو راہ نہ دینگے — آپ کہیے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں جب تک کہ توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے بھیجی گئی ہے اسکی بھی پوری

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پابندی نکروگے اور ضرور جو مضمون آپ کے پاس آپکے رب کیطرف سے بھیجا جاتا ہے وہ انمیں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہوجاتا ہے تو آپ ان کافر لوگوں پر غم نہ کیا کیجیے

کے دنیوی برکات بصورت واقعہ بیان کیے گئے ہیں جسکے عموم اشخاص احوال پر اسیطرح خصوص بیان یا اعمال پر کوئی دلیل نہیں پس اگر کوئی مسلم تنگی میں ہو یا کوئی کافر وسعت میں ہو کوئی اشکال لازم نہیں جیسا پہلی آیت کے فائدہ کے تحت میں بھی اسکی تقریر آچکی ہے اور احقر نے انا سمعنا التوراة الخ کی جو تقریر کی ہے اس سے یہ شبہ کہ اب بھی پوری توریت و انجیل پر عمل کرنا چاہیے دفع ہوگیا اور ان کے بڑھانیکی وجہ باوجود کفایت ذکر قرآن کے یہ ہے کہ اہل کتاب کو یہ بتلانا ہے کہ تکذیب محمدی سے توریت و انجیل پر بھی عمل فوت ہوتا ہے اور تصدیق محمدی عمل بتوریت و انجیل کے خلاف نہیں ربط اوپر کفار کی مذمت و شناعت چلی رہی ہے چونکہ کفار کی کثرت تھی جو کہ متناہی ہونے کے علاوہ بعض جگہ قریب ہی منصوص ہے جیسے اکثرہم فسقون کثیر منہم ساء ما یعملون الخ اور منہم الفریقین کی کثرت ہے ان کی مذمت علی الاعلان کرنا اور بالخصوص ان سے مشافہت کرنا جیسا بعض آیات میں لفظ قل کا مدلول ہے بعض اوقات موجب خطر و محتمل ضرر ہوسکتا ہے اسلیے آگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امر بالتبلیغ کے ساتھ اس ضرر سے بےخطر کرتے ہیں **ازالہ خوف در تبلیغ** يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ کے رب کیجانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ (لوگوں کو) سب پہونچا دیجیے اور اگر (بالفرض محال) آپ ایسا نہ کرینگے تو (ایسا سمجھا جاویگا جیسے) آپ نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بھی نہیں پہونچایا کیونکہ یہ مجموعہ فرض ہی تو جیسا کل کے اخفاء سے یہ فرض فوت ہوتا ہے اسیطرح بعض کے اخفاء سے بھی وہ فرض فوت ہوتا ہے) اور (تبلیغ کے باب میں کفار کا کچھ خوف نہ کیجیے کیونکہ) اللہ تعالیٰ آپکو لوگوں سے (یعنی اس سے کہ آپکو مقابل ہوکر قتل و ہلاک کر ڈالیں) محفوظ رکھیگا (اور) یقینا اللہ تعالیٰ ان کافر لوگوں کو (اسطرح قتل و ہلاک کر ڈالنے کے واسطے آپ تک) راہ نہ دینگے **ف** چنانچہ یہ وعدہ اسیطرح صادق ہوا اگو بعض غزوات میں آپ زخمی ہوئے اور یہود نامسعود نے کسی طرح آپ کو زہر دیا مگر مجتمع و مقابل ہوکر کوئی قتل و ہلاک نکر سکا اور اس پیشینگوئی کا واقع ہونا آپکا معجزہ و دلیل نبوت ہے اور ترمذی میں ہے کہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی آپ نے فرمایا سب چلے جاؤ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کر لی یہ بھی دلیل نبوت ہے کیونکہ ایسا اعتماد بدون وحی کے نہیں ہوسکتا ربط آیت مذکورہ سے اوپر اہل کتاب کو اسلام کی ترغیب تھی آگے ان کے طریق موجودہ کا جسکے حق ہونے کے وہ مدعی تھے عند اللہ ناکارہ اور نجات میں ناکافی ہونا اور نجات کا اسلام پر موقوف ہونا اور اسکے بعد بھی انکے اصرار علی الکفر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی کا مضمون ارشاد فرماتے ہیں اور درمیان میں ایک خاص مناسبت سے ضرورت تبلیغ کا مضمون آگیا تھا۔

نامقبول بودن طریقہ موجودہ اہل کتاب و تسلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

ملحقات الترجمۃ

لہ قولہ فی ما انزل کچھ کچھ الی قولہ سب و قولہ فی رسلتہ ایک پیغام الخ و جعل التغایر بین الشرط والجزاء فلا اشکال فیہ

لہ قولہ فی ان لم تفعل بفرض محال فلا یلزم وقوع المقدم لاستحالتہ شرعا ۱۲

لہ قولہ فی توضیح ما ذکر مجموعہ فرض کا جز الصلوۃ ولا یقدح فی فرضیۃ ہذا المجموع کون بعض الاحکام فرضا و بعضہ مستحبا لان التبلیغ غیر المبلغ بینہما کالمنفصل فلا یستلزم استحباب المبلغ استحباب التبلیغ من الرسول

لہ قولہ فی لا یہدی آپ تک یکفانی البیضاوی ۱۲

لہ قولہ فی التمہید مدعی کما سیظہر من الروایۃ الآتیۃ

لہ ایضا قولہ تسلی فیہ اشارۃ الی ان تکرار ذکر طغیانہم من ان السابق کان المقصود بیان الاحوال وہذا اللاحق قصد بہ التسلیۃ فلا تکرار حقیقۃ وانا اعادۃ ذکر التوراۃ والانجیل فیہ تعیین المقصود لکون اللاحق تنکیر للسابق ۱۲

البلاغۃ قولہ وان لم تفعل اختلاف العنوان بین الشرط والجزاء لیتغایر اللفظا کما تغایرا معنی بخلاف ما قیل وان لم تبلغ حیث کان فیہ تغایر معنوی فقط ۱۲ **الروایات** فی لباب اخرج ابو الشیخ عن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی برسالۃ فضقت بہا ذرعا وعرفت ان الناس مکذبی فوعدنی لابلغن او لیعذبنی فانزلت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد قال لما نزلت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال یا رب کیف اصنع وانا وحدی یجتمعون علی فنزلت وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الآیۃ قلت وکان ہذا الضیق والتردد طبعیا فلا ینافی شان النبوۃ وما ورد فی بعض الضعاف نزولہا فی علی فان صح فلا یلزم منہ الافضلیۃ لا خلافۃ بلا فصل وبسط القول فی ہذا الباب صاحب روح المعانی فان شئت فانظر فی اللباب روی ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابن عباس قال جاء رافع وسلام بن مشکم ومالک بن الصیف فقالوا یا محمد الست تزعم انک علی ملۃ ابراہیم ودینہ وتؤمن بما عندنا قال بلی ولکنکم احدثتم وجحدتم بما فیہا وکتمتم ما امرتم

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور فرقہ صابئین　اور نصاری جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر اور کارگذاری اچھی کرے ایسوں پر نہ کسی طرح کا اندیشہ ہے

يَحْزَنُونَ ۝ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا

اور نہ وہ مغموم ہونگے　ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا　اور ہم نے انکے پاس　بہت سے پیغمبر بھیجے جب کبھی اُن کے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جسکو اُن کا جی نہ چاہتا تھا سو بعضوں کو جھوٹا

وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

بتلایا اور بعضوں کو قتل ہی کر ڈالتے تھے اور یہی گمان کیا کہ کچھ سزا نہ ہوگی اس سے اور بھی اندھے اور بہرے بنگئے پھر اللہ تعالیٰ نے انپر توجہ فرمائی پھر بھی اندھے اور بہرے بنے رہے ان میں کے بہتیرے اور اللہ تعالیٰ انکے کاموں کو خوب

آپ (ان یہود و نصاری سے) کہدیجئے کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں (کیونکہ غیر مقبول راہ پر ہونا مثل بے راہی کے ہے) جبتک کہ توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب (اب) تمہارے پاس (بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) تمہارے رب کیطرف سے بھیجی گئی ہے (یعنی قرآن) اسکی بھی پوری پابندی نکروگے (جسکے معنے اوپر ترغیب اور برکات اوپر مذکور ہوچکے ہیں) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ان میں اکثر لوگ متعصب نا محمود من عبداللہ ابن سلیم) ضرور (ہے کہ) جو مضمون آپ کے پاس آپکے رب کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب ہوجاتا ہے (اور اس سے ممکن ہے کہ آپکو رنج و غم ہو لیکن جب یہ معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ متعصب ہیں) تو آپ ان کافر لوگوں (کی اس حالت) پر غم نہ کیا کیجیے ربط اوپر اہل کتاب کو اسلام کی ترغیب تھی آگے بھی ایک قانون عام ہے جو کہ اہل کتاب و غیر اہل کتاب سب کو شامل ہے اُسکی ترغیب ہے قانون نجات إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور فرقہ صابئین اور نصاری (ان سب میں) جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ (کی ذات و صفات) پر اور روز قیامت پر اور کارگذاری اچھی کرے (یعنی موافق قانون شریعت کے) ایسوں پر (آخرت میں) نہ کسی طرح کا اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہونگے **ف** ایک ایسی ہی آیت سورۂ بقرہ کے معالم سیز دہم کے بعد ہے اُسکے ضروری مضامین متعلقہ کے گذر چکی ہے وہاں دیکھ لی جاوے ربط اوپر سے قبائح اہل کتاب کا ذکر چلا آرہا تھا آگے پھر اُسیکی طرف عود ہے اول یہود کا ذکر ہے جسمیں مضمون تسلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیہ بدین الخ میں مذکور تھا تاکید ہے کہ اس قوم کی تو ہمیشہ سے ایسی ہی عادت چلی آئی ہے پھر نصاری کا عود لسوی ذکر ہے لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ ہم نے بنی اسرائیل سے (اول توریت میں تمام پیغمبروں کی تصدیق و اطاعت کا) عہد لیا اور (اس عہد کے یاد دلانیکو) ہم نے اُن کے پاس بہت سے پیغمبر بھیجے (لیکن اُنکی یہ حالت تھی کہ) جب کبھی اُنکے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جسکو اُن کا جی نہ چاہتا تھا (تب ہی اُنکے ساتھ مخالفت سے پیش آئے) سو بعضوں کو تو جھوٹا بتلایا اور بعضوں کو (بیدھڑک) قتل ہی کر ڈالتے تھے اور (ہمیشہ ہمیشہ شرارت پر جب چندی سزا سے مہلت دیکھی) یہی گمان کیا کہ کچھ سزا نہ ہوگی اس (گمان) سے اور بھی اندھے اور بہرے (کیطرح) بنگئے (کہ نہ دلائل صدق انبیا کو دیکھا نہ اُنکے کلام کو سنا) پھر (ایک مدت کے بعد) اللہ تعالیٰ نے اُن پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرمائی (کہ اور کسی پیغمبر کو بھیجا کہ اب بھی راہ پر آویں مگر) پھر بھی (اُسیطرح) اندھے اور بہرے بنے رہے (یعنی سب تو نہیں مگر) اُن میں کے بہتیرے اور اللہ تعالیٰ اُنکے (ان) اعمال کو خوب دیکھنے والے ہیں (یعنی انکا گمان غلط تھا چنانچہ اُنکو وقتاً فوقتاً سزا بھی ہوتی رہی مگر اُن کا یہی شیوہ رہا حتی کہ اب آپ کے ساتھ اسیطرح تکذیب و خلاف کا برتاؤ کیا) **ف** ان رسل میں جنکی شریعت یا بعض احکام جدید

النحو فی الکشاف الصابئون رفع علی الابتداء وخبرہ محذوف والنیۃ بہ التاخیر عما فی حیز ان من اسمہا وخبرہا کانہ قیل ان الذین امنوا والذین ہادوا والنصاری حکمہم کذا والصابئون کذلک وانشد سیبویہ شاہدا لہ والا فاعلموا انا وانتم ٭ بغاۃ ما بقینا فی شقاق ٭ ای فاعلموا انا بغاۃ وانتم کذلک فان قلت ما التقدیم والتاخیر الا لفائدۃ فما فائدۃ ہذا التقدیم والتاخیر قلت فائدتہ التنبیہ علی ان الصابئین یتاب علیہم ان صح منہم الایمان والعمل الصالح فما الظن بغیرہم وذلک انہم ابین ہؤلاء ضلالا واشدہم غیا ۱۲

قولہ کثیر بدل من ضمیر الفاعل لا فاعل ۱۲ البلاغۃ تقدیم فریقا للاہتمام لا للحصر وتقدیم العمی لانہ اول ما یعرض ثم یسمع ولا یخفی ما فی بصیر من اللطف بعد ذکر العمی ۱۲ اختلاف القراءۃ قرأ ابو عمرو وحمزۃ والکسائی لا تکون بالرفع علی ان ان ہی المخففۃ من المثقلۃ واصلہ انہ لا تکون ۱۲

[illegible] ای ... الاعتیار ... سہوا ... لا تحفظ السلام ... ومن ... فیہا الہدی ... التنزیل المرسول علیہ ... الامت ... فای شیء ... قوم ... شہرتہم ... قولہ ... والانجیل والقرآن ... الایمان ... ہہنا ... قولہ ... تاکید ولا اشکال فی کون المذکورین قبل کلا الفریقین وکون المذکورہ ہہنا ... کثیر امن الیہود ... قولہ ... تمام پیغمبرون الخ کما ہو ... صریحا فی قولہ ... قولہ فریقا کذبوا مخالفت اشارۃ الی حذف الجواب ای ناصبوا ... الذی ہو مذکور صریحا فی نظیرہا لان المذکور لا یصلح جوابا لان الرسول واحد ... الکثیر ... الواحد ... قولہ کلما بدل علی کثرۃ الرسل ... قولہ فی فتنۃ ... القاموس الفتنۃ العذاب ۱۲ قولہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ

بیشک وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ عین مسیح ابن مریم ہے — حالانکہ مسیح نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بیشک

مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دیگا سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کردیگا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا — بلا شبہ وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

تین میں کا ایک ہے — حالانکہ بجز ایک معبود کے اور کوئی معبود نہیں — اور اگر یہ لوگ اپنے ان اقوال سے باز نہ آئے تو جو لوگ انمیں کافر رہیں گے ان پر دردناک عذاب واقع ہوگا۔ کیا پھر بھی خدا تعالیٰ

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں چاہتے حالانکہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنیوالے بڑی رحمت فرمانیوالے ہیں — مسیح ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گذر چکے ہیں اور

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

انکی والدہ ایک ولی بی بی ہیں دونوں کھانا کھایا کرتے تھے — دیکھیے تو ہم کیونکر دلائل ان سے بیان کر رہے ہیں — پھر دیکھیے وہ اُلٹے کدھر جا رہے ہیں

ان کا خلاف ہوا ہونا تو اعتقاد کے اعتبار سے بھی ممکن ہے اور جو رسل صرف احکام توریت کی بعینہا تعلیم کرتے تھے انکا خلاف ہونا باعتبار ناگواری عمل کے تھا جیسا اب نکاح بیوہ کا حال ہے اور یہ سزائیں ہر زمانہ میں جدا ہوتی رہیں کبھی طاعون کبھی قتل کبھی ذلت قید کبھی مسخ وغیرہ جیسا آیات و روایات میں مذکور اور مشہور ہے **ربط** آیت بالا کی تمہید میں مذکور ہو چکا **عود بذکر نصاریٰ و ابطال عقیدہ شان** لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ بیشک وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ عین مسیح ابن مریم ہے (یعنی دونوں میں اتحاد ہے) حالانکہ (حضرت) مسیح نے خود فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے (اور اس قول میں اپنے مربوب اور بندہ ہونیکی تصریح ہے پھر انکو الٰہ کہنا وہی بات ہے مدعی سست گواہ چست) بیشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسیکو الوہیت و خواص الوہیت میں) شریک قرار دیگا سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کردیگا اور اسکا ٹھکانا (ہمیشہ کیلیے) دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا (کہ دوزخ سے بچا کر جنت میں پہونچا سکے اور جیسے عقیدہ اتحاد کفر ہے اسیطرح عقیدہ تثلیث بھی کفر ہے پس) بلا شبہ وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین (معبودوں) میں کا ایک ہے حالانکہ بجز ایک معبود (حق) کے اور کوئی معبود (حق) نہیں (نہ دو اور نہ تین جب یہ عقیدہ بھی کفر و شرک ہے تو انہ من یشرک الخ میں جو سزا مذکور ہے وہ اس پر بھی مرتب ہوگی) اور اگر یہ (دونوں عقیدہ کے) لوگ اپنے ان اقوال (کفریہ) سے باز نہ آئے تو (سمجھ رکھیں کہ) جو لوگ انمیں کافر رہیں گے ان پر (آخرت میں) دردناک عذاب واقع ہوگا کیا (ان مضامین توحید و وعید کو سن کر پھر بھی (اپنے ان عقائد و اقوال سے) خدا تعالیٰ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں چاہتے حالانکہ اللہ تعالیٰ (جب کوئی توبہ کرتا ہے تو) بڑی مغفرت کرنیوالے (اور) بڑی رحمت فرمانیوالے ہیں **ف** اس سورۃ کے تیسرے رکوع آیہ ومن الذین قالوا انا نصاریٰ کی تفسیر میں ان عقیدہ والے فرقوں کی تعیین گذر چکی ہے اور جملہ انہ من یشرک اور ما للظلمین میں دو احتمال ہیں یا تو کلام عیسوی کا تتمہ ہو اور انجیل موجودہ میں منقول نہ ہو یا بقول حقانی محفوظ نہ رہا ہو یا اللہ تعالیٰ کا کلام ہو جو بقول حقانی انجیل کے بھی دوسرے مواضع سے ثابت ہے **ربط** اوپر الوہیت مسیحیہ کا ابطال مضمون عام سے بیان فرمایا تھا آگے ایک خاص دلیل سے فرماتے ہیں **دلیل ابطال الوہیت مسیح** مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

ملحقات الترجمہ

۱ قولہ فی قال المسیح وما من الٰہ ۔ واللہ غفور رحیم حالانکہ صرح بکون ہذہ الجمل حالیۃ فی الروح ۱۲ ۲ قولہ فی ثالث ایک کما فی روح المعانی و معنی ذلک احد اک الاعداد لا الثالث والرابع خاصۃ ۱۲ ۳ قولہ بجز الٰہ واحد جب یہ عقیدہ الی قولہ وہ دونوں عقیدہ کے لوگ اشارۃ الی ان قولہ وان لم ینتہوا الخ راجع الی الفریقین لکونہ تقییدا والی انہ علی ہذا التقدیر یکون الوعید السابق مغنیا عن ذکر مثلہ فی القول الآخر لاشتراک العلۃ ۱۲ ۴ قولہ فی کفروا کافر رہیں گے تعلق الکبیر عن الزجاج فمن تبعیضیۃ للتوحید من تاب والمستمر منہم ۱۲ ۵ قولہ فی افلا یتوبون کیا الی قولہ سنکر اشارۃ الی کون الفاء للعطف علی مقدر یقتضیہ المقام ای ایسمعون ہذہ الشہادات المکررۃ والتشدید المنفرد فلا یتوبون عقیب ذلک کذا فی الروح ۱۲

اللغات التوبۃ من افعال القلب فی الاصل والاستغفار من افعال اللسان وبہذا ظہر وجہ الجمع بینہما فنسبۃ الاستغفار الی التوبۃ نسبۃ الاقرار الی التصدیق فکلاہما واجب ۱۲ البلاغۃ قولہ حرم اللہ علیہ الجنۃ التحریم مجاز عن المنع فہو تحریم تکوینی لا تشریعی ۱۲ قولہ المسیح ابن مریم رکّخ فی الروح قیل فی تقدیم ما لہما من صفات الکمال وتاخیر ما لا فراد منہما من نقائص البشریۃ لئلا توحش المفاجاۃ بذلک ففی ذلک استنزال لہم بطریق

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

آپ فرمائیے کیا خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تمکو نہ کوئی ضرر پہونچانیکا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہونچانیکا حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں آپ فرمائیے کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین

غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

میں ناحق کا غلو مت کرو اور اُن لوگوں کے خیالات پر مت چلو جو پہلے خود بھی غلطی میں پڑ چکے ہیں اور بہتوں کو غلطی میں ڈال چکے ہیں اور وہ لوگ راہ راست سے دور ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر

عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

تھے اُنپر لعنت کی گئی تھی داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ اُنہوں نے حکم کی مخالفت کی اور حد سے نکل گئے جو بُرا کام اُنہوں نے کر رکھا تھا اس سے باز نہ آتے تھے واقعی اُنکا فعل بیشک بُرا تھا

(حضرت) مسیح بن مریم (یعنی خدا یا جزو خدا) کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر (اہل معجزات) گذر چکے ہیں (جنکو عیسائی الٰہ نہیں مانتے) پس اگر پیغمبری یا خرق عادت دلیل الوہیت ہی تو سب کو الٰہ ماننا چاہیے اور اگر دلیل الوہیت نہیں تو حضرت مسیح کو کیوں الٰہ کہا جاوے غرض جب اوروں کو الٰہ نہیں کہتے تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مت کہو) اور (اسیطرح) اُنکی والدہ (بھی الٰہ یا جزو الٰہ نہیں بلکہ وہ) ایک ولی بی بی ہیں (جیسی اور بیبیاں بھی ولی ہو چکی ہیں اور دونوں حضرات کے الٰہ ہونیکے دلائل میں سے ایک سہل دلیل یہ ہے کہ) دونوں (حضرات) کھانا کھایا کرتے تھے (اور جو شخص کھانا کھاتا ہے وہ اسکا محتاج ہوتا ہے خواہ تغذی میں یا تلذذ میں وغیرہ کھانا کھانا خواص مادیات سے ہے اور احتیاج اور مادیت خواص امکان سے ہے اور امکان منافی وجوب ہے اور وجوب لوازم اُلوہیت سے ہے جب وجوب منتفی ہوگا اُلوہیت باطل ہو جاویگی) دیکھیے تو سہی) ہم کیونکر (صاف صاف) دلائل اُنکے بیان کر رہے ہیں پھر دیکھیے وہ اُلٹے کدھر جا رہے ہیں ف یہ دلیل باعتبار استدلال بالمادیت کے روح القدس کے ابطال اُلوہیت کیلیے بھی کافی ہے کیونکہ اُنکا آنا جانا چلنا پھرنا یہ امور کہ خواص مادہ سے ہیں مسلم ہیں اور مادیت سے امکان اور اُس سے بطلان اُلوہیت ظاہر ہے اسلیے بالاستقلال اُسکا ذکر ضروری نہوا اور چونکہ ان لوگوں نے ان ہی میں کلام نہ تھا اسلیے غیر مادیات کے متعلق استدلال کا ذکر بھی یہاں ضروری نہ تھا۔ ربط اوپر اُلوہیت مسیح کا ابطال فرمایا تھا آگے قائلین اُلوہیت کو توبیخ فرماتے ہیں **توبیخ قائلین الوہیت مسیح** قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ آپ (انسے) فرمائیے کیا خدا کے سوا ایسی (مخلوق) کی عبادت کرتے ہو جو تمکو کوئی ضرر پہونچانیکا اختیار رکھتا ہو اور نہ نفع پہونچانیکا (اختیار رکھتا ہو اور یہ عجز خود منافی اُلوہیت ہے) حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں (پھر بھی تم خدا سے نہیں ڈرتے اور اپنے کفر و شرک سے باز نہیں آتے) ف یا تو یہ نصاریٰ مذکورین عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش بھی کرتے ہوں یا یہ کہ عبادت میں سب سے بڑا درجہ اعتقاد اُلوہیت کا ہے جب وہ معتقد اُلوہیت عیسویہ ہیں تو یقیناً انکی عبادت کی ربط اوپر نصاریٰ کے عقائد باطلہ کا ابطال تھا چونکہ ایسے عقائد میں اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ اپنے اسلاف کے طریقے سے متمسک کیا کرتے ہیں اسلیے آگے ان لوگوں کو اس سے منع فرماتے ہیں **نہی نصاریٰ از اتباع اسلاف در خلاف حق** قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَاۗءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ آپ (ان نصاریٰ سے) فرمائیے کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین (کے مقدمہ) میں ناحق کا غلو (اور افراط) مت کرو اور اس (افراط کے باب) میں اُن لوگوں کے خیالات (یعنی بے سند باتوں) پر مت چلو جو (اس وقت سے) پہلے خود بھی غلطی میں پڑ چکے ہیں اور (اپنی ساتھ اور) بہتوں کو (لیکر ڈوبے ہیں اور) غلطی میں ڈال چکے ہیں اور (وہ اُنکی غلطی اسوجہ سے نہیں ہوئی کہ حق مفقود ہو گیا ہو اُسکا پتہ نہ لگتا ہو بلکہ) وہ لوگ راہ راست (کے ہوتے ہوئے قصداً اُس) سے دور (اور علیحدہ) ہو گئے تھے (یعنی جب اُنکی غلطی دلائل سے ثابت ہو گئی پھر انکا اتباع کیوں نہیں چھوڑتے) ربط اوپر ذکر نصاریٰ سے پہلے جیسے یہود کا ذکر تھا آگے پھر یہود ہی کا ذکر ہے اور اس ذکر کے ختم پر یہود کی شدت تعصب کے مقابلہ میں نصاریٰ کا عموماً قلیل التعصب ہونا اور اُنمیں سے ایک خاص تو مسلمون کی جماعت کا خصوصاً منقاد للحق ہونا بیان فرما کر اس بحث کو اس مقام پر ختم کرکے دوسرے احکام مختلفہ ارشاد فرماتے ہیں پھر کچھ بقیہ کلام مع النصاریٰ کا آخر سورت میں لاوینگے **ذکر یہود ملعونین** لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے اُنپر (اللہ تعالیٰ کیطرف سے سخت) لعنت کی گئی تھی (زبور اور انجیل میں جسکا ظہور حضرت) داؤد (علیہ السلام) اور (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبان سے (ہوا یعنی زبور اور انجیل میں کافروں پر لعنت لکھی تھی

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

آپ انمین بہت آدمی دیکھینگے کہ کافرون سے دوستی کرتے ہین جو کام انہون نے آگے کے لیے کیا ہی وہ بیشک برا ہی کہ اللہ تعالی انپر ناخوش ہوا اور یہ لوگ عذاب مین دائم رہینگے اور اگر یہ لوگ اللہ پر ایمان رکھتے

وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ

اور پیغمبر پر اور اس کتاب پر جو انکے پاس بھیجی گئی تھی تو انکو کبھی دوست نہ بناتے لیکن ان مین زیادہ لوگ ایمان سے خارج ہی ہین تمام آدمیون سے زیادہ مسلمانون سے عداوت رکھنے والے آپ ان یہود اور ان مشرکین

اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

کو پاوینگے اور انمین مسلمانون کے ساتھہ دوستی رکھنے کے قریب تر ان لوگون کو پاوینگا جو اپنے کو نصاری کہتے ہین یہ اس سبب سے ہی کہ انمین بہت سے علم دوست عالم ہین اور بہت سے تارک دنیا درویش ہین اور اس سبب سے ہی کہ یہ لوگ متکبر نہین ہین

جیسے قرآن مجید مین بھی ہی فلعنة اللہ علی الکفرین چونکہ یہ کتابین حضرت داؤد و حضرت عیسی علیہما السلام پر نازل ہوئین اسلیے یہ مضمون انکی زبان سے ظاہر ہوا اور یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انھون نے حکم کی (اعتقادی) مخالفت کی (جو کہ کفر ہی) اور (اس مخالفت مین) حد سے (بہت دور) نکل گئے (یعنی کفر بھی شدید تھا شدید کیساتھہ مدید بھی تھا یعنی اسپر استمرار رکھا چنانچہ) جو برا کام (یعنی کفر) انہون نے (اختیار) کر رکھا تھا اس سے (آیندہ کو) باز نہ آتے تھے (بلکہ اسپر مصر تھے پس انکے کفر شدید او مدید کے سبب انپر شدید لعنت ہوئی) واقعی ان کا یہ فعل (مذکور یعنی کفر جو کہ شدید اور مدید) بیشک برا تھا (کہ اسپر یہ سزا مرتب ہوئی) ربط اوپر اسلاف یہود کا ذکر تھا آگے ان کے اخلاف موجودین کا ذکر ہی اور اسکی تقدیم مین علاوہ ترتیب وجودی کے یہ بھی فائدہ ہی کہ اسمین تسلی دینا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ان لوگون کی مخالفت کا غم نہ کیجیے اس قوم کا شیوہ مدت سے ایسا ہی چلا آتا ہی **ذکر یہود حاضرین** تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ آپ ان (یہود) مین بہت آدمی دیکھینگے کہ (مشرکین) کافرون سے دوستی کرتے ہین (چنانچہ یہود مدینہ اور مشرکین مکہ مین مسلمانون کی عداوت کے علاقہ سے جسکا منشا تناسب الکفر تھا باہم خوب سازگاری تھی) جو کام انہون نے آگے (بھگتنے) کے لیے کیا ہی (یعنی کفر جو سبب تھا دوستی کفار اور عداوت مومنین کا) وہ بیشک برا ہی کہ (اسکے سبب) اللہ تعالی انپر (دوام کے لیے) ناخوش ہوا اور (اس ناخوشی دائمی کا ثمرہ یہ ہوگا کہ) یہ لوگ عذاب مین دائم رہینگے اور اگر یہ (یہودی) لوگ اللہ پر ایمان رکھتے اور پیغمبر (یعنی موسی علیہ السلام) پر (ایمان رکھتے جسکا انکو دعوی ہی) اور اس کتاب پر (ایمان رکھتے) جو ان (پیغمبر) کے پاس بھیجی گئی تھی (یعنی توریت) تو ان (مشرکین) کو (اس طرح) کبھی دوست نہ بناتے (کہ ایک نبی ثابت النبوة یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کفر کرکے اس کفر اور اسکے آثار یعنی عداوت اہل اسلام کی مناسبت سے مشرکین سے تعلق رکھین کیونکہ ظاہر ہی کہ جب ایک نبی کا بھی انکار کیا تو اللہ تعالی اور سب انبیاء اور کتب الہیہ کے ساتھہ کفر ہو گیا) لیکن ان مین زیادہ لوگ (دائرہ) ایمان سے خارج ہی ہین (اسلیے اتحاد و ولایت کفار بالمعنی المذکور ان سے سرزد ہو رہا ہی) ف کثیر کا دونون جگہہ مصداق ایک ہی ہی یعنی غیر مومن اور یہ قید اخراج مومنین کے لیے جیسا کئی بار گذر چکا ربط اوپر یہود کا مشرکین سے دوستی رکھنا مذکور تھا آگے انکا مشرکین کے مسلمانون سے عداوت رکھنا کہ وہی اصل مین سبب ہی اس دوستی کا اور سبب ہی کفر کا مذکور ہی اور جیسا مضمون مین انصاف و عدل رکھنا قرآن مجید کے لوازم ذاتیہ سے ہی اسی بنا پر ایک خاص جماعت نصاری مین یہ نسبت ان یہود کے تعصب کا کم ہونا اور ان نصاری مین جنہون نے حق قبول کر لیا تھا انکا مستحق حسن ثنا و حسن جزا ہونا مذکور ہی اور یہ خاص جماعت حبشہ کے نصاری ہین جنہون نے مسلمانون کو جبکہ ہجرت مدینہ کے قبل وہ اپنا وطن مکہ چھوڑ کر حبشہ چلے گئے تھے کچھہ تکلیف نہین دی اور جو اور نصاری ایسا ہی ہو وہ بھی حکما انہی مین داخل ہی اور انہین سے جنہون نے حق قبول کر لیا تھا وہ نجاشی بادشاہ اور انکے مصاحبین کہ حبشہ مین بھی قرآن سنکر روئے اور مسلمان ہو گئے پھر تیس آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور قرآن سنکر روئے اور اسلام قبول کیا اس موقع پر آیت کا نزول ہوا تھا **ذکر شدت تعصب یہود و مشرکین و قلت او در بعض نصاری** لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

البلاغة في الروح والعدل عن جعل ما فيه التفاوت بين الفريقين شيئا واحدا فقد نفاه تا فيه بالتشدد والضعف او بالقرب والبعد بان يقال آخرا ولتجدن اضعفهم عداوة او بان يقال اولا لتجدن ابعد الناس مودة للايذان بكمال تباين ما بين الفريقين من التفاوت ببيان ان احدهما في اقصى مراتب احد النقيضين والآخر في اقرب مراتب النقيض الآخر ١٢ الروايات في اللباب اخرج ابن ابي حاتم عن سعيد

بن المسيب وابي بكر بن عبد الرحمن وعروة بن الزبير قالوا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن امية الضمري وكتب معه كتابا الى النجاشي فقدم على النجاشي فقرأ كتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعا جعفر بن ابي طالب والمهاجرين معه وارسل الى الرهبان والقسيسين ثم امر جعفر بن ابي طالب فقرأ عليهم سورة مريم فآمنوا بالقرآن وفاضت اعينهم من الدمع فهم الذين انزل اللہ فيهم ولتجدن اقربهم مودة الى قوله فاكتبنا مع الشاهدين وروى ابن ابي حاتم عن سعيد

(غیر مومنین ہیں) تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ ان یہود اور ان مشرکین کو پاویں گے اور ان (غیر مومن آدمیوں)
میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر (بہ نسبت اوروں کے) اُن لوگوں کو پاویگا جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں (قریب تر کا یہ مطلب کہ دوست
تو وہ بھی نہیں مگر دوسرے مذکورین سے غنیمت ہیں) یہ (دوستی سے قریب تر ہونا اور عداوت میں کم ہونا) اس سبب سے ہے کہ ان (نصاریٰ) میں بہت سے
علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں (اور جب کسی قوم میں ایسے لوگ بکثرت ہوتے ہیں تو عوام میں بھی حق کے ساتھ زیادہ عناد
نہیں رہتا اگرچہ یہ خواص و عوام حق کو قبول نہ بھی کریں) اور اس سبب سے ہے کہ یہ (نصاریٰ) لوگ متکبر نہیں ہیں (قسیسین و رہبان جلدی متاثر ہو جاتے
ہیں اور بے تکبری و تواضع کا خاصہ ہے امر حق کے سامنے نرم ہو جانا اسلیے انکو عداوت زیادہ نہیں پس جو قسیسین و رہبان اشارہ ہے علت فاعلہ کیطرف اور عدم
استکبار قابلیت کیطرف بخلاف یہود و مشرکین کے کہ محب دنیا اور متکبر ہیں اور گو یہود میں بھی بعض علماء حقانی تھے جو مسلمان ہو گئے تھے لیکن بوجہ انکی قلت کے
عوام میں اثر نہیں پہونچا اسلیے انمیں عناد ہے جو سبب ہو جاتا ہے شدت عداوت کا اسی لیے یہود تو مومن ہی کم ہوئے اور مشرکین میں جب عناد نکل گیا
تب مومن ہونا شروع ہوئے **ف** آیت کی تقریر تفسیر سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ تمام ازمنہ و امکنہ کے نصاریٰ کے باب میں نہیں ہے اور اس پر بعض دلائل اور
بعض قرائن ہیں **دلیل اول** اس قرب مودت کا سبب ایک یہ فرمایا کہ انمیں ایسے ایسے اوصاف کے عالم اور درویش ہیں اور ہم اس سبب کو عام
نہیں پاتے **دلیل دوم** اسکا دوسرا سبب یہ فرمایا کہ ان میں تکبر نہیں ہم اسکو بھی عام نہیں پاتے **دلیل سوم** یہاں قرب مودت للمومنین کی خبر
دی ہے خود اسکا وقوع بھی عام نہیں پایا جاتا اور صدق لوازم کلام الٰہی سے ہے پس معلوم ہوا کہ جو نصاریٰ اُن اوصاف سے جو کہ سبب اور مسبب میں
مذکورین ہیں موصوف ہوں وہی مراد ہیں پس بعض اہل تملق کا دنیوی غرض سے اسمیں عموم مطلق کا دعوی کرنا محض ہوا پرستی ہے **قرینہ اول** سبب
نزول خاص ہے جیسا تمہید میں مذکور ہوا **قرینہ ثانی** قالوا ماضی کا صیغہ ہے پس جس سے متاخر زمانہ میں یہ انتساب صادر ہوگا وہ خارج رہیں گے **قرینہ
ثالث** لتجدن میں اصل یہی ہے کہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو پس دوسرے اعصار کو شامل نہیں اب ہمکو جواب میں اسکے قائل ہونیکی
ضرورت نہیں رہی کہ آیت کو خاص نو مسلم نصاریٰ کے ساتھ مخصوص کیا جاوے گو بہت سے مفسرین اسکے قائل ہیں اور دو شاہد اسکی تائید بھی کرتے ہیں **شاہد
اول** سبب نزول **شاہد دوم** واذا سمعوا کا یقیناً خاص اسلام لانیوالوں کی شان میں ہونا اور اسمیں ضمیر کا ماقبل کیطرف راجع ہونا اور راجع اور مرجع
متحد ہونا لیکن ظاہراً قرائن سے اتنا خصوص بھی معلوم نہیں ہوتا اور صاحب روح المعانی نے بھی خصوص نہیں لیا **قرینہ اول** انکو مودت
میں اقرب فرمایا ہے اور جو مسلمان ہو گئے تھے وہ تو قرب مودت سے متجاوز ہو کر خود مومن بلکہ شدت مودت کے ساتھ موصوف ہو گئے تھے
قرینہ دوم ان نو مسلموں کی دوستی کی اصل علت ایمان ہے نہ کہ اخلاق ترک دنیا و حب علم و تواضع پھر ترک دنیا کو عنوان رہبانیت سے
تعبیر فرمایا جو کہ شریعت محمدیہ میں غیر محمود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم نصاریٰ بنصرانیت ہی کی حالت میں فرمایا گیا ہے پس آیت میں نہ مطلقاً عموم
ہے اور نہ مطلقاً خصوص اور شان نزول عموم من وجہ کو مضر نہیں کیونکہ ایک جزو اسکا یعنی ذالک بان منہم الخ باعتبار حالت نصرانیت کے ہو سکتا ہے اور دوسرا جزو
یعنی واذا سمعوا الخ باعتبار حالت اسلام کے اور واذا سمعوا کی ضمیر ماقبل کی طرف باعتبار بعض کے راجع ہو سکتی ہے جیسا کہ کثیر ہے پس اس سے شاہدین مذکورین کا جواب
ہو گیا اور یہاں مفسرین نے دو فائدے لکھے ہیں **فائدہ اول** اخلاق حمیدہ کسی قوم میں ہوں حمیدہ ہیں **فائدہ دوم** نصاریٰ کا کفر ذات و صفات میں ہے کہ تثلیث
کے قائل ہیں اور یہود کا نبوات کے ساتھ صرف بعض نے البتہ عزیر علیہ السلام کو بھی ابن اللہ کہا تھا و پہلا کفر اشد ہے دوسرے کفر سے لیکن اخلاق کے تفاوت سے
ثانی پر زیادہ ملامت کیگئی یہاں سے فرق بتلادیا اہل اسلام میں اس تفاوت کا حال سمجھنا چاہیے اور یہاں دو تنبیہ ہیں **تنبیہ اول** یہاں کفار نصاریٰ کی مدح نہیں
بلکہ انصاف ہے اور اخلاق کی فی نفسہا مدح **تنبیہ دوم** اخلاق میں رہبانیت کی مدح باعتبار اوسکی جمیع خصوصیات کے نہیں بلکہ صرف اوسکے ایک جزو یعنی
ترک حب دنیا کے اعتبار سے اور احقر نے جو آیت کی تقریر ربط میں لفظ عدل و انصاف اور اقرب کے ترجمہ میں لفظ نسبت ظاہر کر دیا ہے اس سے دو امر رافع اشکال حاصل ہیں
امر اول مفہوم آیت میں مدح نصاریٰ کی نہیں بلکہ تقریر میں انصاف ہے جیسا ابھی تنبیہ اول میں ذکر کیا گیا **امر دوم** مفہوم آیت میں مودت کا قرب کامل نہیں بلکہ قرب
اضافی ہے اور یہاں دو نکتہ تحقیقی و تحقیقات کو مفید ہیں **نکتہ اول** الذین اشرکوا کو ماضی لائے اس سے یہ فائدہ ہے کہ تمام ازمنہ و امکنہ کے مشرکین پر یہ حکم جاری نہ ہو خاص وہ نہیں **نکتہ دوم** الذین
قالوا کو ماضی لائے قرینہ ثانیہ میں اسکا بھی یہی فائدہ گذر چکا ہے پس اگر کسی جگہہ بر انظر کے ہندو بہ نسبت عیسائیوں کے مسلمانوں سے زیادہ الفت رکھنے والے پائے جاویں تو قرآن اسکی نفی نہیں کرتا اور یہ ہوا اول تو ابتک الفت

ملحقات الترجمہ

لہ قولہ قسیسین علم دوست دفی رہبانا تارک دنیا مأخوذ ما فی الروح مالفظہ فی مجمع البیان نقلا عن بعضہم ان النصاریٰ ضیعت الانجیل وادخلوا فیہ ما لیس منہ وبقی من علمائہم واحد علی الحق والاستقامۃ فقال لہ قسیس فمن کان علی ہدیہ و دینہ فہو قسیس وہو لفظ رومیۃ وقد تکلمت بہا العرب فاجری مجری سائر کلماتہم والرہبان اصلہ من الرہبۃ المخوف کانوا یترہبون بالتخلی من اشغال الدنیا وترک ملاذہا والزہد فیہا والعزلۃ عن اہلہا اہ قلت واخذت فی معنے القسیس بالحاصل لانہ کان کذا فہو لابد ان یحب العلم ولو لم یکن علی الحق کما کان النصاریٰ کذالک فافہم فی اطلاق القسیس ۱۲

لہ قولہ ہنالک بہت سے فی الروح التنکیر فی رہبانا للافادۃ الکثرۃ ولابد من اعتبارہا فی القسیسین اذ ہی التی تدل علی مودۃ جنس النصاریٰ للمومنین فان اتصاف افراد کثیرۃ لجنس بخصلۃ مظنۃ لاتصاف الجنس بہا والا فمن الیہود ایضا قوم مہتدون لکنہم لما لم یکونوا فی الکثرۃ کالذین من النصاریٰ لم یتعد حکمہم الی جنس الیہود اھ وفی حدیث لو آمن بی عشرۃ من الیہود اشارۃ الیہ ۱۲

لہ قولہ فی اخیر الترجمۃ محبت نیادل قولہ تعالیٰ ولتجدنہم احرص الناس علی حیوۃ و نحو ہم مشہور ۱۲

لہ قولہ ف فائدہ اول اخلاق حمیدہ الخ وہذا القول ایضا قرینۃ لارادۃ العموم من وجہ فی الآیۃ و عدم ارادۃ خصوص المسلمین منہم ۱۲

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا

اور جب وہ اسکو سنتے ہین جو کہ رسول کیطرف بھیجا گیا ہے تو آپ اُن کی آنکھین آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہین اس سبب سے کہ انھون نے

مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ

حق کو پہچان لیا یون کہتے ہین کہ اے ہمارے رب ہم مسلمان ہوگئے تو ہمکو بھی اُن لوگون کے ساتھ لکھ لیجیے جو تصدیق کرتے ہین اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالی

اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

پر اور جو حق ہمکو پہونچا ہے اُسپر ایمان نہ لاوین اور اسبات کی امید رکھین کہ ہمارا رب ہمکو نیک لوگون کی معیت مین داخل کردیگا سو انکو اللہ تعالی انکے قول کی پاداش مین ایسے باغ دیگا

وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ ع ۹ / ۱

جنکے نیچے نہرین جاری ہونگی یہ انمین ہمیشہ ہمیشہ کو رہین گے اور نیکو کارون کی یہی پاداش ہے اور جو لوگ کافر رہے اور ہماری آیات کو جھوٹا کہتے رہے وہ لوگ دوزخ والے ہین

کرنے والے سے نہین گئے لیکن اگر کہین پائے جاوین تو الیہود مین الف لام عہد کا ہو سکتا ہی چنانچہ ترجمہ مین لفظ ان اس طرف مشیر ہے اور یا یون کہا جا سکتا ہی کہ کسی قوم پر کوئی حکم باعتبار اکثر کے ہوتا ہی معدودے چند کا اُس حکم سے خارج ہونا موجب تخلف حکم نہین اور دو تحقیقین قرب مودت کی متعلق اور ہین **تحقیق اول** یہہ حکم مذکور قرب مودت کا نصاری کے حق مین ہے اور جو قوم واقع مین نصاری ہو گو عام لوگ بعض اوضاع و مشابہات کے وجہہ سے انکو نصاری کہتے ہین آیت مین انکے لئے یہہ حکم مذکور نہین **تحقیق دوم** یہان نصاری کے لیے مسلمانون سے قرب مودت کی خبر دی ہے یہہ نہین کہ مسلمانون کے لیے نصاری سے مودت کی اجازت دی ہو وقد تم ہہنا بحمد اللہ تعالی تفسیر ہذہ الآیۃ مع فوائد تتعلق بہا تبلغ عشرین باجمع تقریر وامتنہ واحسن بیان واتقن تبیین وسمیتہ تحریر المودۃ فی تفسیر آیۃ المودۃ **ربط** اوپر نصاری کے ایک خاص صفات کی جماعت کا ذکر تھا آگے اونکا ذکر ہے جو اونمین مسلمان ہوگئے تھے **مدح نو مسلمان نصارے** وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ اور بعضے انمین جو آخر مین مسلمان ہوگئے تھے ایسے ہین کہ جب وہ (کلام) کو سنتے ہین جو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا گیا ہے (یعنی قرآن) تو آپ انکی آنکھین آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہین اس سبب سے کہ انہون نے دین حق (یعنی اسلام) کو پہچان لیا (مطلب یہ کہ حق کو سنکر متاثر ہوتے ہین اور) یون کہتے ہین کہ اے ہمارے رب ہم مسلمان ہوگئے تو ہمکو بھی اون لوگون کے ساتھ لکھ لیجیے (یعنی انمین شمار کر لیجیے) جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے حق ہونے کی تصدیق کرتے ہین اور ہمارے پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالی پر (حسب تعلیم شریعت محمدیہ) اور جو (دین) حق ہمکو (اب) پہونچا ہے اس پر ایمان نہ لاوین اور (پھر) اس بات کی امید (بھی) رکھین کہ ہمارا رب ہمکو نیک (مقبول) لوگونکی معیت مین داخل کردیگا (بلکہ یہہ امید موقوف اسلام پر ہے اسلیے مسلمان ہونا ضروری ہے) سو ان (لوگون) کو اللہ تعالی ان کے (اس) قول (مع الاعتقاد) کی پاداش مین ایسے باغ (بہشت کے) دین گے جن کے (محلات کی) نیچے نہرین جاری ہونگی (اور) یہ انمین ہمیشہ ہمیشہ کو رہین گے اور نیکو کارون کی یہی پاداش ہے اور (برخلاف انکے) جو لوگ کافر رہے اور ہماری آیات (و احکام) کو جھوٹا کہتے رہے وہ لوگ دوزخ (مین رہنے والے) ہین

البلاغۃ قولہ تفیض فی الروح عن الانتصاف ان ہذہ العبارۃ ابلغ العبارات وہی ثلث مراتب فالاولی فاض دمع عینہ وہذا ہو الاصل والثانیۃ محولۃ من ہذہ وہی فاضت عینہ دمعا فاقۃ فتحول فیہا الفعل الی العین مجازا ومبالغۃ ثم نبہ علی الاصل والحقیقۃ بنصب ما کان فاعلا علی التمییز والثالثۃ التی فی النظم الکریم وفیہا التحویل المذکور الا انہا ابلغ من الثانیۃ باطراح التنبیہ علی الاصل وعدم نصب التمییز وابرازہ فی صورۃ التعلیل ۱۲ قولہ ما لنا لا نؤمن فی الروح بعد نقلہ عنہ من ترکیبہ ہکذا الانکار متوجہ الی السبب والمسبب جمیعا کما فی قولہ تعالی ومالی لا اعبد الذی فطرنی ونظائرہ لا الی السبب فقط مع تحقق المسبب کما فی قولہ تعالی فما لہم لا یؤمنون وامثالہ ۱۲ قولہ قالوا فی الروح ان القول اذا لم یقید بالخلو عن الاعتقاد یکون المراد بہ المقارن لہ کما اذا قیل ہذا قول فلان لان القول انما یصدر عن صاحبہ لافادۃ الاعتقاد وقیل ان القول ہہنا مجاز عن الرای والاعتقاد کما یقال ہذا قول الامام الاعظم ای ہذا مذہبہ واعتقادہ ۱۲ قولہ کذبوا فی الروح عطف التکذیب علی الکفر مع انہ منہ لما ان المقصود بیان حال المکذبین وذکرہم بمقابلۃ المصدقین ۱۲

لمحقات الترجمۃ ۱ قولہ فی سمعوا ینبغی کذا فی الکبیر ۱۲ ۲ قولہ فی توضیح تفیض متاثر ہو المقصود وکان لفیض الدمع او بدونہ بان ینوحوا والیبکوا ۱۲ ۳ قولہ فی سبب اشارۃ الی کون من تعلیلیۃ ویجوز ان تکون مصدریۃ ومن الحق تبیین او ابتدائیۃ وان تکون موصولۃ ومن الحق بیان ۱۲ ۴ قولہ فی یقولون اور اشارۃ الی کونہ استینافا ویجوز ان یکون حالا من ضمیر عرفوا ۵ قولہ فی اکتبنا شمار الخ اشارۃ الی انہ بمعنی اجعلنا کما فی الروح ۱۲ ۶ قولہ فی ما لنا عذر تفسیر لان لا نؤمن حال الضمیر فی لنا والعامل ما فیہ من معنی الاستقرار ای ای شیء حصل لنا غیر مؤمنین کذا فی الروح ۱۲ کنایۃ عن ذلک الشیء وہو العذر الذی یکون سببا لعدم الایمان ۷ قولہ فی لا نؤمن حسب تعلیم لان النصاری کانوا مصدقین باللہ من قبل لکن لا موافقا للشرع ۱۲ ۸ قولہ فی جاءنا پہونچا اشارۃ الی ان معنی المجیء ہہنا الوصول ۱۲ ونطمع عطف علی لا نؤمن ای لا نطمع ان یدخلنا ربنا مع ذلک الخ ۱۲ قلت وحق ہذہ العبارۃ لا نطمع نظیرہا التوبۃ تعالی الی معیۃ الکامل من الصالحین وارتقت الیہ یتوقف علیہ ہذہ المعیۃ فی الدنیا وبالتبع فی الآخرۃ ۹ قولہ فی قولہ مع الاعتقاد لان القول المحض لا یجدی نفعا ۱۰ قولہ فی اثابہم دیگا اشارۃ الی ان الماضی بمعنی المستقبل ۱۱ قولہ کفروا رہے یعنی الی الموت ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

اے ایمان والو　اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں انمین　لذیذ چیزون کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو۔ بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والونکو پسند نہین کرتے۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

اور خدا تعالیٰ نے جو چیزین تمکو دی ہین انمین سے حلال مرغوب چیزین کھاؤ۔　اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جسپر تم ایمان رکھتے ہو۔

رکوع ۱۲ کے ربط: یہانتک اہل کتاب کے متعلق گفتگو تھی آگے پھر عود[۵۱] ہے احکام فرعیہ کیطرف جنکا کچھ شروع سورت مین اور کچھ درمیان مین بھی بیان ہوا ہے اور باعتبار خصوصیت مقام کے ایک ربط خاص بھی منقول ہے وہ یہ کہ اوپر مقام مدح مین رہبانیت کا ذکر آیا ہے گو وہ باعتبار اسکے ایک جزو خاص یعنی ترک حب دنیا کے ہے لیکن محتمل تھا اسکی خصوصیات کے قابل مدح سمجھے جانے کا اس لیے اس مقام پر اس تحریم حلال کی ممانعت زیادہ مناسب ہوئی اسیطرح حکم شانزدہم کو سورت کی اول آیت اوفوا بالعقود سے خاص مناسبت ہے کہ ان عقود سے مراد عقود مطلوبہ ہین اور جو عقد شرعاً مطلوب نہو مثلاً وہ یمین جسکا توڑنا مناسب ہو اسکا ظاہری ایفاء نہ چاہیئے بلکہ اسکا حقیقی ایفاء یہی ہے کہ عدم ایفاء کرکے کفارہ دے اور حکم ہفدہم کو سورت کے حکم سوم سے خاص تعلق ہے کہ دونون مین کچھ ماکولات و مشروبات اور قمار اور انصاب کا ذکر ہے اور حکم ہشدہم کو حکم اول و دوم سے خاص ارتباط ہے کہ تینوں مین حرم کا احترام مضمون مشترک ہے اور احکام مین بھی تامل سے خاص تناسب معلوم و مفہوم ہوسکتا ہے واللہ اعلم **حکم پانزدہم نہی از تحریم حلال**۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو چیزین تمہارے واسطے حلال کی ہین (خواہ[۵۲] از قسم مطعومات ہوں یا ملبوسات یا منکوحات کی قسم سے ہوں) ان مین لذیذ (اور مرغوب[۵۳]) چیزون کو (قسم وعہد کرکے اپنے نفس پر) حرام مت کرو اور حدود (شرعیہ) سے (جو کہ تحلیل و تحریم کے باب مین مقرر ہین) آگے مت نکلو بیشک اللہ تعالیٰ حد (شرعی) سے نکلنے والون کو پسند نہین کرتے اور خدا تعالیٰ نے جو چیزین تمکو دی ہین انمین سے حلال مرغوب چیزین کھاؤ (برتو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (یعنی تحریم حلال خلاف رضائے حق ہے ڈرو اور اس کا ارتکاب مت کرو) **ف** تحریم حلال تین[۵۴] قسم ہے۔ ایک اعتقاداً دوسرا قولاً تیسرا فعلاً یعنی دوام علے الترک باعتقاد قربت قسم اول کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ حلال قطعی ہے تو اس تحریم سے کافر ہوجاویگا۔ قسم دوم کا حکم یہ ہے کہ اگر الفاظ یمین سے ہے تو قسم ہوجاویگی جسکا حکم یہ ہے کہ بلا حاجت[۵۵] یہ معصیت ہے اسکو توڑکر کفارہ دے اور اگر الفاظ یمین کے نہین تو لغو ہے اسکا کچھ اثر نہین اور الفاظ یمین کے کتب فقہ مین مفصلاً مذکور ہین جنمین دو صیغے جنکا حکم مشہور کم ہے اور الفاظ آیت سے انکو زیادہ مناسبت ہے اس جگہ لکھتا ہون۔ ایک یہ کہ فلان چیز مجھپر حرام ہے یا مین اسکو اپنے اوپر حرام کرتا ہون اسکا حکم یہ ہے کہ یہ قسم ہوجاویگی دوسرا یہ کہ اگر فلان چیز کھاؤن یا فلان کام کرون تو سور کھاؤن حرام کھاؤن اسکا حکم یہ ہے کہ جہان اسطرح قسم کھانیکا رواج ہو وہان تو قسم ہوگی اور جہان رواج ہو وہان فقہاء کا اختلاف ہے کذا فی الدر المختار اور قسم سوم کا حکم یہ ہے کہ یہ بدعت اور رہبانیت ہے خلاف کرنا واجب ہے اور اس سے کفارہ نہین آتا اور باعتقاد قربت کی قید اسلیے لگائی ہے کہ اگر اور کسی مصلحت جسمی یا نفسی سے بطور علاج اس عارض کے بقاء تک ترک کردیا ہے تو وہ تحریم نہین ہے اور جائز ہے اور بزرگون سے جو مجاہدات منقول ہین وہ اسی قبیل سے ہین اسلیے ان پر اعتراض ناجائز ہے اور ایک تقریر واتقوا اللہ الخ کی یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ضروری امر یہ ہے کہ حرام اور معصیت سے بچو کہ تقویٰ یہ ہے

ملحقات الترجمة

[۵۱] قوله في التمهيد عود وفي هذا المنهج اشارة لطيفة الى ان الطالب للحق لا ينبغي له الاشتغال بمحاجة المخالف بحيث يذهل عن الاحكام المتعلقة بنفسه ۱۲ [۵۲] قوله في ما احل خواه از قسم الخ لان سبب النزول كان فيه تحريم الاقسام المختلفة واما قوله كلوا فليس للتخصيص بل لكونه اعظم المنافع واشرت الى عدم التخصيص بقولي في ترجمته (برتو) ۱۲ [۵۳] قوله في طيبا اور مرغوب عطفت تفسيري وهذا التخصيص لكون التحريم في سبب النزول متعلقا به لا لان غير الطيبات يجوز تحريمه ۱۲ [۵۴] قوله في اول ف تين قسم والآية عامة للجميع ۱۲ [۵۵] قوله في قسم دوم ف بلا حاجت زيد ليخرج تحريمه صلى الله عليه وسلم العسل او مارية لحاجة ابتغاء مرضات ازواجه الذي كان جائزا له في اجتهاده صلى الله عليه وسلم ۱۲

الروايات اخرج في اللباب بتخريج الترمذي وابن جرير وابن عساكر وابن ابي حاتم عن ابن عباس ومرسل عكرمة وابي قلابة ومجاهد وابي مالك والنخعي والسدي وعن زيد بن اسلم تحريم اللحم والدسم والنساء ولبس غير المسوح عن رجل ورجال من الصحابة منهم عثمان بن مظعون وعلي وابن مسعود والمقداد بن الاسود وسالم مولى ابي حذيفة وعبد الله بن عمر وابو بكر وعمر وعن عبد الله بن رواحة و اضيافه في قصة الضيافة بالفاظ مختلفة قلت ولا تزاحم في الاسباب ۱۲

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ

اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسمون مین لغو قسم پر　لیکن مواخذہ اس پر فرماتے ہین کہ تم قسمون کو مستحکم کردو　سو اس کا کفارہ دس محتاجون کو

عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

کھانا دینا　اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والون کو کھانے کو دیا کرتے ہو　یا ان کو کپڑا دینا　یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا　اور جسکو مقدور نہو تو تین

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

دن کے روزے ہین　یہ کفارہ ہے تمہاری قسمون کا جبکہ تم قسم کھالو　اور اپنی قسمون کا خیال رکھا کرو　اسیطرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے احکام

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

بیان فرماتے ہین　تاکہ تم شکر کرو

اور حلال اشیاء سے بچنے پر تقوی موقوف نہین اسکی ضرورت نہین دونون تقریرون مین فرق یہ ہے کہ پہلی تقریر کا حاصل توقف التقوی علے عدم التحریم ہے اور دوسری تقریر کا حاصل عدم توقف التقوی علی التحریم ہے ربط اوپر تحریم طیبات کا ذکر تھا چونکہ وہ بعض اوقات بذریعہ یمین یعنی قسم کے ہوتی ہے اسلئے آگے یمین کا حکم مذکور ہے **حکم شانزدہم متعلق سوگند** لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ اللہ تعالیٰ تم سے (دنیوی[۵۱]) مواخذہ نہین فرماتے (یعنی کفارہ واجب نہین کرتے) تمہاری قسمون مین لغو قسم (توڑنے[۵۲]) پر لیکن (ایسا) مواخذہ اس پر فرماتے ہین کہ تم قسمون کو (آیندہ کی بات پر) مستحکم کردو (اور پھر اسکو توڑدو) سو اس (قسم[۵۳] کے توڑنے) کا کفارہ (یہ ہے کہ) دس محتاجون کو کھانا دینا[۵۴] اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والون کو (معمولی طور پر) کھانیکو دیا کرتے ہو یا ان (دس محتاجون) کو کپڑا دینا[۵۵] (اوسط[۵۶] درجہ کا) یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا (یعنی تینون مین جسکو چاہے اختیار کرلے) اور جسکو (ان تینون مین سے ایک کا بھی) مقدور نہو تو (اسکا کفارہ) تین دن کے (متواتر) روزے ہین یہ (جو مذکور ہوا) کفارہ ہے تمہاری (ایسی) قسمونکا جبکہ تم قسم کھالو (اور پھر اسکو توڑدو) اور (چونکہ یہ کفارہ واجب ہے اسلیے) اپنی قسمون کا خیال رکھا کرو (کبھی ایسا نہو کہ قسم کو توڑدو اور کفارہ نہ دو اور اللہ تعالیٰ نے جسطرح[۵۷] یہ حکم برعایت تمہارے دنیوی و دینی مصالح کے بیان فرمایا ہے) اسیطرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے (دوسرے) احکام (بھی) بیان فرماتے ہین تاکہ تم (اس نعمت رعایت مصالح کا) شکر کرو **ف** لغو کہتے ہین لے اثر کو اسکے دو معنی ہین ایک وہ جس پر گناہ کا اثر مرتب نہو اسکا حکم اور تفسیر اور اقسام سورہ بقرہ کے حکم بست وکیم مین بیان ہوچکا ہے دوسرے وہ جس پر اثر کفارہ کا مرتب نہو اس آیت مین قرینۂ مقابلۂ یمین موجب کفارہ کے اسیکا ذکر ہے اور اسکا مقابل جس مین کفارہ واجب ہو منعقدہ کہلاتی ہے حقیقت اسکی یہ ہے کہ آیندہ

اللغات التعقید التوثیق والاہلون جمع اہل علی خلاف القیاس والکفارۃ بالمعنی المصدری وہی الفعلۃ التی من شانہا ان تکفر الخطیئۃ وتسترہا والمراد بہا المحولان المحولا یہی کالمستور والتاء للنقل او للمبالغۃ کل ہذا فی الروح ۱۲

النحو قوله فی ایمانکم اما متعلق باللغو یقال لغا فی یمینہ او بمقدر ای کائنا فی ایمانکم کذا فی الروح ۱۲ **قوله** بما عقدتم ما مصدریۃ ای بتعقید کم الایمان وتوثیقکم کذا فے الروح ۱۲

اختلاف القراءة فی قراءۃ عقدتم بالتخفیف وفی قراءۃ عاقدتم والمفاعلۃ فیہا لاصل الفعل کذا فی الروح التشدید وقیل ان ذلک للمبالغۃ باعتبار ان العقد باللسان والقلب کذا فی الروح قلت ذکر ما قلت فی الحاشیۃ المتعلقۃ بحقیقۃ المنعقدۃ تجد ما نقلت عن الروح آنفا مویدا لذلک ۱۲

الفقه استدل الشافعیۃ بقولہ اذا حلفتم ان الکفارۃ یجوز اداءہا بعد الحلف قبل الحنث والجواب ان ہذہ الکفارۃ ہی المذکورۃ فی ما قبل بعنوان المواخذۃ المرادفۃ للوجوب ولا وجوب اجماعا بدون الحنث فثبت انہ لابد من التقیید بالحنث کما اشرت الیہ فے الترجمۃ ۱۲

الروايات فے الروح اخرج ابن جریر عن ابن عباس رض نزلت حین نہی القوم عما صنعوا فقالوا یارسول اللہ کیف نصنع بایماننا التی حلفنا علیہا - فی الروح ایضا عن ابن مردویہ عن ابن عباس رض مرفوعا ثلثۃ ایام متتابعات فی سوال حذیفۃ - وعن ابن ابی شیبۃ وابن حمید وابن جریر وابن ابی داود فے المصاحف وابن المنذر والحاکم وصححہ والبیہقی عن ابی کعب انہ کان یقرأ فصیام ثلثۃ ایام متتابعات واخرج غالب ہؤلاء عن ابن مسعود انہ کان یقرأ کذلک ۱۲

لمعات الترجمة

[۵۱] **قوله** فی التمہید اسلیے آگے والیضا لسوال بعض الحالفین المذکورین آنفا کما سیاتی فی الروایات ۱۲ [۵۲] **قوله** فی لا یواخذ دنیوی قرینۃ ذکر الکفارۃ فیما یلیہ ۱۲ [۵۳] **قوله** فی اللغو توڑنے پر لانہ لا کفارۃ قبل الحنث وجوبا اجماعا والوجوب ہو المراد بالمواخذۃ [۵۴] **قوله** فی کفارتہ اس قسم ای المنعقدۃ لا مطلق الیمین فالمرجع ہو الحلف المدلول علیہ بقولہ عقدتم الایمان اسے بشرط الحنث ۱۲ [۵۵] **قوله** فی اطعام دینا ہو عام فی مساعنا للاباحۃ والتملیک کما لاطعام فی لسان العرب کما فسر فے الروح بالتمکین من الطعام اھ وعموم التمکین ظاہر ۱۲ [۵۶] **قوله** فی کسوۃ کپڑا دینا فالجزء الاول ترجمۃ الکسوۃ لانہ ہو الثوب والجزء الثانی ترجمۃ للمقدر ای الالباس بقرینۃ العطف علی المصدر [۵۷] **قوله** ہناک اوسط قرینۃ تقییدہ قرینہ بہذا القید فلم یصح اقتصارا علی الظہور ۱۲ [۵۸] **قوله** فی فصیام اسکا کفارہ اشارۃ الی تقدیر المبتداء ۱۲ [۵۹] **قوله** فی کذلک جسطرح اشارۃ الی المشبہ بہ ۱۲

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

اے ایمان والو　بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر　یہ سب گندی باتین شیطانی کام ہین سوان سے بالکل الگ رہو تاکہ

تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ

تمکو فلاح ہو　شیطان تو یون چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ سے تمہارے آپس مین عداوت اور بغض واقع کردے - اور اللہ تعالی

ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

کی یاد سے اور نماز سے تمکو باز رکھے　سواب بھی باز آؤ گے -

کسی امر کے وقوع یا عدم وقوع پر قسم کھائی اور اسی سے لغوی حقیقت بھی معلوم ہوگئی جو ایسی نہو زیادہ تفصیل اسکی سورہ بقرہ کے موقع مذکور پر گذر چکی ہے جو ملاحظہ کے قابل ہے آب چند مسائل یمین منعقدہ کے متعلق لکھے جاتے ہین **مسئلہ** قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا نہین ہوسکتا **مسئلہ** کھانا دینے مین اختیار ہے خواہ دس آدمیون کو دونون وقت گھر بٹھلا کر کھلاوے لیکن ان سب مین ایسا شخص نہو جو قریب بلوغ بھی نہو یا شکم سیر ہو یا صدقہ فطر کے برابر ہر مسکین کو غلہ یا اسکی قیمت دیدے - کذا فی رد المحتار عن البدائع اور یہ مساکین ایسے ہون جنکو زکوٰة دینا درست ہے **مسئلہ** اگر کپڑا دے تو اسقدر ہو جس سے بدن کا اکثر حصہ ڈھک جاوے مثلاً ایک کرتہ ایک پاجامہ یا ایک لنگی اور چادر **مسئلہ** غلام لونڈی کے مسائل پارہ والمحصنٰت کے نصف کے بعد رکوع وما کان لمؤمن مین گذر چکے ہین مگر یہان اسکا مؤمن ہونا شرط نہین **مسئلہ** اگر روزے رکھے تو متواتر رکھنے چاہئین **مسئلہ** قسم خواہ جان کر توڑے یا بھول کر ٹوٹ جاوے دونون مین کفارہ واجب ہے **مسئلہ** اگر دو روزے رکھے تھے پھر اطعام یا کسوة کا مقدور ہوگیا تو روزے سے کفارہ نہین ہوا **مسئلہ** مقدور سے مراد صاحب نصاب ہونا ہے المسائل کلہا من الدر المختار والہدایة الا الاخیرین فمن روح المعانی **ربط** اوپر حلال چیزون کے ترک خاص کی ممانعت تھی آگے بعض حرام چیزون کے استعمال کی ممانعت ہے **حکم ہفدہم تحریم خمر و قمار وغیرہما** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ اے ایمان والو بات یہی ہے[۵۱] کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ[۵۲] اور قرعہ کے تیر یہ سب[۵۳] گندی باتین[۵۴] شیطانی کام ہین سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تمکو (بوجہ ان کی مضرتون سے بچنے کے جو آگے مذکور ہین) فلاح ہو (اور وہ مضرتین دنیوی بھی ہین اور دینی بھی جنکا بیان یہ ہے کہ) شیطان تو یون چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ[۵۵] سے تمہارے آپس مین (برتاؤ مین) عداوت اور (دلون مین) بغض واقع کردے (چنانچہ ظاہر ہے کہ شراب مین تو عقل نہین رہتی گالی گلوج دنگہ فساد ہوجاتا ہے جس سے بعد مین بھی طبعاً کدورت باقی

ملحقات الترجمة

۵۱ قوله فی فی حقیقة المنعقدة قسم کھائی اشارة الی القصد کما فی فتح القدیر بحثا ۱۲ **۵۲** قوله فی انما یہی ہے لوضعہا للحصر ۱۲ **۵۳** قوله فی الانصاب وغیرہ اشارة الی ان الانصاب لا یختص بالاصنام بل ہو کل ما یعبد من دون اللہ ولو غیر مصور ۱۲ **۵۴** قوله فی رجس یہ سب یعنی حکم علی المذکور باعتبار کل واحد ومن ثم صح توحید الضمیر فی اجتنبوہ ۱۲ **۵۵** قوله ہناک باتین اشارة الی تقدیر المضاف فی طرف المبتدا من التعاطی لیصح کونہ من عمل الشیطان وعلیہ فیجوز ارجاع الضمیر فی اجتنبوہ الی التعاطی ۱۲ **۵۶** قوله فی عمل شیطانی النسبة للسببیة المدلولة بمن ۱۲ **۵۷** قوله فی فی الخمر ذریعہ فکلمة فی للسببیة کما فی قولہ علیہ السلام فی ہرة ۱۲

اللغات الخمر فی القاموس ما اسکر من عصیر العنب او عام اھ قلت والاول قول ابی حنیفة والثانی قول غیرہ ۱۲ الرجس فی القاموس القذر والمأثم فی الروح ہو مصدر فی الاصل اھ فلہذا صح توحیدہ فی خبر المتعدد علی قول واما علی قول تقدیر المضاف فلا حاجة الیہ العداوة فی القاموس ضد الصداقة والبغضاء ضد الحب اھ قلت وبہ علم الفرق بینہما فان الاول فی الظاہر والثانی فی الباطن وقد اشرت الی ہذا الفرق فی اثناء الترجمة واللہ اعلم ۱۲

الروایات مرت فی البقرة وبقی منہا شئی یتعلق بہذا المقام خاصة وہو ما فی اللباب بروایة النسائی والبیہقی عن ابن عباس قال انما نزل تحریم الخمر فی قبیلتین من قبائل الانصار شربوا فلما ان ثمل القوم عبث بعضہم ببعض فلما صحوا جعل الرجل یری الاثر فی وجہہ وراسہ ولحیتہ فیقول صنع بی ہذا اخی فلان وکانوا اخوة لیس فی قلوبہم ضغائن فیقول واللہ لو کان بی رؤفا رحیما ما صنع بی ہذا حتی وقعت الضغائن فی قلوبہم فانزل اللہ تعالی ہذہ الآیة انما الخمر والمیسر الآیة آھ قلت ولا دلیل فیہ علی تخصیص العداوة بالخمر ولو سلم فلا باس بان نقول ان ما فی قولہ تعالی انما یرید الشیطان یکون مجموعہ سببا للتحریم المجموع من الخمر والمیسر فافہم ۱۲

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کریگا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہونچ سکینگے تاکہ اللہ تعالےٰ معلوم کرلے کہ کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے

فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ

سو جو شخص اسکے بعد حد سے نکلے گا اسکے واسطے دردناک سزا ہے۔ اے ایمان والو وحشی شکار کو قتل مت کرو جبکہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص تم میں اسکو

مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ

جان بوجھکر قتل کریگا تو اسپر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور کے جسکو اسنے قتل کیا ہے جسکا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں میں سے ہو بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہونچائی جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دیدیا جاوے اور

عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝

خواہ اسکے برابر روزے رکھ لیے جاویں تاکہ اپنے کیے کی شامت کا مزہ چکھے اللہ تعالےٰ نے گذشتہ کو معاف کردیا۔ اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت کریگا تو اللہ تعالےٰ انتقام لیں گے اور اللہ تعالےٰ زبردست ہیں انتقام لے سکتے ہیں

ایسے لوگوں پر جو کہ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جسکو وہ کھاتے پیتے ہوں (اور اسوقت وہ حلال ہو گو بعد میں حرام ہوجاوے اور انکو گناہ کیسے ہوتا) جبکہ (گناہ کا کوئی امر مقتضی نہ ہو بلکہ ایک امر مانع موجود ہو وہ یہ کہ) وہ لوگ (خدا کے خوف سے اسوقت کی ناجائز چیزوں سے) پرہیز رکھتے ہوں اور (دلیل اس خوف کی یہ ہو کہ وہ لوگ) ایمان رکھتے ہوں (جو کہ خدا سے ڈرنیکا سبب ہے) اور نیک کام کرتے ہوں (جو کہ خوف خدا کی علامت ہے اور اسی حالت پر وہ عمر بھر رہیں چنانچہ اگر وہ حلال چیز جسکو پہلے کھاتے پیتے تھے آگے کبھی چلکر حرام ہوجائے تو) پھر (اس سے بھی اسی خوف خدا کے سبب) پرہیز کرنے لگتے ہوں اور (اس خوف کی بھی دلیل مثل سابق یہی ہو کہ وہ لوگ) ایمان رکھتے ہوں (جو کہ فی نفسہ مقتضی اعمال صالحہ کو ہوتا ہے پس یہاں بھی سبب اور علامت خوف خدا کے مجتمع ہیں اور اگر پھر کوئی اور حلال چیز حرام ہوجاوے تو) پھر (اس سے بھی اسی خوف خدا کے سبب) پرہیز کرنے لگتے ہوں اور (اس خوف کی دلیل بھی وہی مثل سابق یہ ہو کہ وہ لوگ) خوب نیک عمل کرتے ہوں (جو کہ موقوف ہیں ایمان پر پس یہاں بھی سبب اور علامت خوف خدا کے مجتمع ہیں مطلب یہ کہ ہر بار کی مکرر سہ کرر تحریم میں انکا یہی عملدرآمد ہو کچھ دو تین بار کی خصوصیت نہیں پس باوجود مانع اور استمرار مانع کے ہمارے فضل سے بعید ہے کہ وہ گنہگار ہوں) اور (انکی یہ خاص طریقہ مذکورہ کی نکوکاری صرف لزوم گناہ سے مانع ہی نہیں بلکہ وجود ثواب محبوبیت کو مقتضی بھی ہے کیونکہ) اللہ تعالےٰ ایسے نکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں (پس انمیں مبغوض ہونیکا احتمال تو کب ہوسکتا ہے یہ تو غیر مبغوض ہونے سے گذر کر محبوب ہونیکا درجہ رکھتے ہیں) **ربط** شروع سورت حکم اول میں احرام کی حالت میں شکار کی ممانعت اجمالاً فرمائی تھی اب آگے اوسکی قدرے تفصیل ہے اور اسکے علاوہ ایک خاص ربط بھی ہے کہ اوپر تحریم طیبات کا ذکر تھا یہاں فرماتے ہیں کہ ہم اسکے مختار ہیں کہ بعض احوال میں انکی تحریم کردیں **حکم ہشتدہم متعلق بصید در احرام** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اے ایمان والو اللہ تعالےٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کریگا جن تک (لوجہ نہ دور ہونے بھاگنے کے)

اللغات الانتقام شدة العقوبة ۱۲ خازن **البلاغة** فی الروح عن ابن عطیة ان الظاهر انه سبحانه خص الایدی بالذکر لانها اعظم تصرفاً فی الاصطیاد وفیها یدخل الجوارح والحبالات وما عمل بالایدی من فخاخ واشباک وخص الرماح بالذکر لانها اعظم ما یجرح به الصید وید خل فیها السهم ونحوه وفیه تنوین شیئ للتحقیر لیکون باعثا لهم علی الصبر حاملا علی الاحتمال الذی یرشد الی هذا سبق الاخبار بذلک لتوطین الانفس **اختلاف القراءة** فی قراءة فجزاء مثل باضافة الجزاء الی مثل والاضافة بیانیة کذا فی الروح ومحصل التراجم

الفقه وبما قررنا من التفسیر لم یبق اشکال علی ما قالت الحنفیة من تفسیر المثل بالقیمة واما ایجاب الصحابة المثل الصوری فیمکن الجواب عنه کما فی الهدایة ان المراد بما روی التقدیر به دون ایجاب المعین ۱۲ **الروایات** فی الروح اخرج ابن ابی حاتم عن مقاتل نزلت فی عمرة الحدیبیة حیث ابتلاهم الله تعالی بالصید وهم محرمون فکانت الوحوش تغشاهم فی رحالهم وکانوا متمکنین من صیدها اخذا بایدیهم وطعنا برماحهم فهموا باخذها فنزلت ۱۲

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ

تمہارے لیے دریا کا شکار پکڑنا اور اسکا کھانا حلال کیا گیا ہے۔ تمہارے انتفاع کے واسطے اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں رہو۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ

اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کیے جاؤ گے ۔ خدا تعالےٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دیدیا اور عزت والے مہینہ کو بھی ۔

وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۤئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اور حرم میں قربانی ہونیوالے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جنکے گلے میں پٹے ہوں۔ یہ اسلیے تاکہ تم اس بات کا یقین کرلو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور زمین کے اندر کی چیزوں کا علم رکھتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو خوب جانتے ہیں

غلہ حسب شرائط صدقۂ فطر کے فی مسکین نصف صاع فقراء کو دیدے اور یا بحساب فی مسکین نصف صاع جتنے مساکین کو وہ غلہ پہنچ سکتا اوتنے شمار سے روزے رکھلے اور تقسیم غلہ اور روزوں میں حرم کی قید نہیں اور اگر قیمت نصف صاع سے بھی کم واجب ہوئی ہے تو اختیار ہے خواہ ایک مسکین کو دیدے یا ایک روزہ رکھ لے اسطرح اگر فی مسکین نصف صاع دیکر انصف صاع سے کم بچگیا تو بھی یہی اختیار ہے کہ خواہ وہ بقیہ ایک مسکین کو دیدے یا ایک روزہ رکھ لے **مسئلہ** تخمینہ مذکورہ میں جتنے مساکین کا حصہ قرار پاوے اگر انکو دو وقت کھانا شکم سیر کھلاوے تب بھی جائز ہے **مسئلہ** اگر اس وقت کے برابر ذبح کیلیے جانور تجویز کیا مگر کچھ قیمت بچگئی تو اس بقیہ میں اختیار ہے خواہ دوسرا جانور خرید لے یا اسکا غلہ دیدے یا یا غلہ کے حساب سے روزے رکھ لے **مسئلہ** جسطرح قتل میں جزا واجب ہے اسیطرح ایسے جانور کو زخمی کرنے سے بھی تخمینہ کرایا جاویگا کہ اس سے اس جانور کی کسقدر قیمت کم ہوگئی اس مقدار قیمت میں پھر وہی تین مذکورہ صورتیں جائز ہونگی **مسئلہ** محرم کو جس جانور کا شکار کرنا حرام ہے اسکا ذبح کرنا بھی حرام ہے اگر وہ اسکو ذبح کریگا تو اسکا حکم مردار کا سا ہوگا وفی لا تقتلوا اشارۃ الی ان ذبحہ کالقتل **مسئلہ** اگر جانور کے قتل ہونے کی جگہ جنگل ہے تو جو آبادی اس سے قریب ہو وہاں کے اعتبار سے تخمینہ کیا جاوے گا **مسئلہ** اشارہ و دلالت و اعانت شکار میں مثل شکار کے حرام ہے پس لا تقتلوا بطور عموم مجاز کے قتل حقیقی اور تسبب قتل دونوں کو شامل ہے یہ سب مسائل ہدایہ و در مختار سے منقول ہیں **ربط** اوپر حالت احرام میں صید کی حرمت مذکور تھی آگے اسکی تعیین اور تخصیص فرماتے ہیں **تتمۂ حکم مشدہم** اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (۹۶) تمہارے لیے (حالت احرام میں) دریا (یعنی پانی) کا شکار پکڑنا اور اسکا کھانا (سب) حلال کیا گیا ہے تمہارے انتفاع کے واسطے (اور تمہارے) مسافروں کے (انتفاع کے) واسطے (کہ سفر میں اسکو توشہ بنا دیں) اور خشکی کا شکار (گو بعض صورتوں میں کھانا حلال ہو مگر) پکڑنا (یا اسمیں معین ہونا) تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں رہو اور اللہ تعالیٰ (کی مخالفت) سے ڈرو جسکے پاس جمع (کرکے حاضر) کیے جاؤ گے **ف** تفسیر مذکور بر آیت میں بقرینہ ضمیر طعامہ کی صید کیطرف راجع ہونیکے صرف صید مطعوم یعنی ماہی مذکور ہے اور اکثر فقہاء کے قول میں غیر مطعوم بھی اسی حکم میں ہے کہ اسکو پکڑنا اور قتل کرنا درست ہے گو کھانا درست نہو نیز قیاس علی صید البر بھی اسکو مقتضی ہے کہ وہاں ماکول و غیر ماکول حرمت اصطیاد میں برابر ہیں یہاں دونوں حلت اصطیاد میں مساوی ہونگے اور دریائی جانور وہ ہے کہ جسطرح پانی اسکا مسکن ہے اسیطرح پانی ہی مولد ہو پس بط و مرغابی وغیرہ اس سے خارج اور صید بر میں داخل ہے **ربط** اوپر حالت احرام میں خشکی کے شکار کو حرام فرمایا ہے چونکہ تحریم اکثر نفس پر گران ہوتی ہے اسلیے چند محرم چیزوں کے منافع و مصالح جو مشاہدہ میں آرہے ہیں بیان فرماتے ہیں تاکہ اسکو اور اسی قیاس پر دوسری اشیاء کی تحریم کو بھی جنمیں سے بعض اس حکم اصطیاد کے قبل مذکور بھی ہوئے ہیں مشتمل حکمت پر سمجھکر (گو ان حکمت کی تعیین نکر سکیں) گران نہ سمجھیں اور جن محرمات کے منافع و مصالح یہاں مذکور ہونگے انمیں ایک زمان ہے یعنی شہر حرام اور ایک مکان ہے یعنی خانہ کعبہ اور دو چیزیں متعلق اس مکان کے ہیں یعنی ہدی اور قلائد کہ انکو مکان حرم سے جو کہ متعلق کعبہ کے ہے تعلق ہے اور ان تینوں کی تحریم کو تحریم اصطیاد فی الاحرام سے علاوہ مطلق اشتراک فی التحریم کے جسمیں سب اشیاء محرمہ مساوی ہیں اور اس مساوات کی وجہ سے بعض کی حکمت معلوم ہونا دوسرے بعض کے قرین حکمت ہونے کیلیے کافی ہے ایک خاص تحریم میں بھی اشتراک ہے وہ یہ کہ ان تینوں میں بلا واسطہ یا بواسطہ تعظیم کعبہ معتبر ہے اور یہی مبنیٰ ہے اس حرمت اصطیاد فی الاحرام کا بھی کیونکہ احرام کا تعلق حج و عمرہ سے ہے اور ان دونوں کا تعلق خانہ کعبہ سے ظاہر ہے پس ان چاروں میں یہ ایک خاص مناسبت ہوئی اور شہر حرام کی تفسیر اگر ذی الحجہ سے کیجاوے جیسا بیضاوی نے اسکو ترجیح دی ہے تو پھر ان پانچوں میں جنمیں ایک اصطیاد ہے اور چار اس آیت آئندہ میں مذکور ہیں وہی مناسبت خاصہ حاصل ہے واللہ اعلم **بیان مصالح تحریم بعض اشیاء معظمہ** جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَاۤئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۹۷

ملحقات الترجمة

۵۱ قوله فى البحر يعنى يانى لوقوع الاجماع على كون العذب وبحو فى حكم البحر وقرينة مقابلته للبر ۱۲ **۵۲** قوله فى صيد شكار پكڑنا اشارة الى ان الصيد فى القرآن يعنى المصيد المضاف محذوف اى الاصطياد وانما حمل على المصدر لا المصيد لوقوعه فى هذا المعنى فيما قبل من قوله تعالى لا تقتلوا الصيد ۱۲ **۵۳** قوله فى طعامه كهانا اشارة الى ان هذه مصدر لانه يستعمل فيه كما يستعمل فى المطعوم ۱۲ **۵۴** قوله فى السيارة تمهارے ہمراہ السيارة منكم كذا فسر ۱۲ **۵۵** قوله فى صيد البر گو بعض الخ عبر بهذا العنوان الغير الجازم لاختلاف الفقهاء والمجتهدين فيه وفى تفاصيله ولكن ترجيح حل اكله لقرينة الاكتفاء على ذكر الصيد فى تحريمه حيث لم يقل حرم عليكم صيد البر وطعامه كما فى قرينه وفيه اشارة الى فائدة زيادة قوله طعامه فيما قبل تقريرها ان المقصود من الزيادة المبالغة فى بيان حكم البحر وامتيازه عن صيد البر فى حكمه بان صيد البحر يحل اصطياده واكله لا كصيد البر حيث لا يحل اصطياده حقيقة ولا تسببا وان حل اكله فى بعض الاحوال ولاجل هذه الفائدة زيد قوله وللسيارة يعنى انه حلال من كل وجه اخذا واكلا وحالا ومالا فحصل بهذا كله المبالغة فى حكم صيد البحر

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ۭ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

تم یقین جان لو کہ اللہ تعالےٰ سزا بھی سخت دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والے بھی ہیں　رسول کے ذمہ تو صرف پہونچانا ہے۔　اور اللہ تعالیٰ سب جانتے ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو۔　آپ فرما دیجیے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں　گو تجھکو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو　تو خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہو　تاکہ تم کامیاب ہو

ع ۱۳ / ۳

خدا تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگون (کی مصلحتون) کے قائم رہنے کا سبب قرار دیدیا اور (اسیطرح) عزت والے مہینہ کو بھی اور (اسیطرح) حرم مین قربانی ہونیوالے جانور کو بھی اور (اسیطرح) اُن جانورون کو بھی جنکے گلے مین (اس نشانی کیلیے) پٹے ہون (کہ یہ اللہ کی نیاز ہین حرم مین ذبح ہونگے) یہ (قرارداد علاوہ اور دُنیوی مصلحتونکے) اس (دینی مصلحت کے) لیے (بھی) ہے تاکہ (تمہارا اعتقاد درست اور پختہ ہو اسطرح سے کہ) تم (ان مصالح سے استدلال کرکے) اس بات کا یقین (ابتداءً یا کمالاً) کرلو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمام آسمانون اور زمین کے اندر کی چیزونکا علم (کامل) رکھتے ہین (کیونکہ ایسا حکم مقرر کرنا جسمین آیندہ کے ایسے مصالح مرعی ہون کہ عقول بشریہ اُنکو نہ سوچ سکین دلیل ہے کمال صفت علمیہ کی) اور (ان معلومات مذکورہ کے ساتھ تعلق علم کامل سے استدلال کرکے یقین کرلو کہ) بیشک اللہ تعالیٰ سب چیزون کو خوب جانتے ہین (کیونکہ ان معلومات کے علم پر کسی چیز نے مطلع نہین کیا معلوم ہوا کہ علم ذاتی ہے اور علم ذاتی کی نسبت جمیع معلومات کے ساتھ یکسان ہوتی ہے) **ف** کعبہ کے مصالح و برکات دنیویہ مین بعض یہ ہین اسکا جاے امن ہونا جسکا ذکر پارہ الم کے آخر مین اور پارہ لن تنالوا کے شروع مین آچکاہے اور وہان ہر سال مجمع ہونا جسمین مالی ترقی اور قومی اتحاد بہت سہولت سے میسر ہوسکتی ہے یہ تو مشاہدہ مین آچکاہے اور اسکے بقاء تک عالم کا باقی رہنا حتےٰ کہ جب کفار اسکو منہدم کردینگے قریب ہی قیامت آجاویگی جیسا احادیث سے معلوم ہوتاہے اسکا مشاہدہ اُسوقت ہوگا اور شہر حرام کی منفعت امن شہ علم ہے اور ہدی و قلائد کی منفعت اُنکے لانے والے سے تعرض نکرنا اور کعبہ اور ہدی و قلائد کے احکام متعلقہ کی منفعت مشترکہ یہ کہ ان احکام سے خانہ کعبہ کی تعظیم کا اعتقاد ہونا اور اس تعظیم کے سبب وہان کے رہنے والون یا جانیوالون یا ہوآنیوالون یا ارادہ رکھنے والون پر ہر قسم کی تعدی و ظلم سے باز رہنا کہ یہ امور عادۃً بھی واقع ہین اور شرعًا بھی مطلوب ہین اور دینی برکات مین بعض تو اس آیت مین مذکور ہین یعنی درستی اعتقاد خاص اور بعض اور بھی ہین مثلاً کعبہ کا حج و عمرہ موجب ثواب ہونا اسیطرح ہدی و قلائد کی قربانی کا ثواب ہونا ذلک کو قیاما للناس سے علحدہ کرکے دینی نفع کی طرف اشارہ کرنا شاید اسلیئے ہو کہ یہ مقام منافع مشاہدہ کے بیان کا ہے اور اعتقاد کا نافع ہونا اسیطرح حج و عمرہ کا نافع و موجب ثواب ہونا امر غیبی ہے مگر تتمیما دوسرے عنوان سے بیان کردیا اور اگر مخبر صادق کی خبر کو مثل مشاہدہ کے کہا جاوے تو دونون قسم کے منافع مشاہد ہوجاوینگے اور ہدی و قلائد اور شہر حرام کے متعلق سورہ مائدہ کے شروع مین بھی کچھ بیان ہواہے ملاحظہ کرلیا جاوے۔ **ربط** اوپر احکام مختلفہ ارشاد ہوئے ہین آگے ترغیب و ترہیب سے اُنکے امتثال کی تاکید فرماتے ہین

تاکید امتثال احکام

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۸ۭ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۹۹ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اللغات **قوله** اعجبك فی القاموس اعجبه حمله علی العجب منه و اعجب به عجب سرکاعجبه فالاعجاب له معنیان الحمل علی العجب و السرور و ترجمت بالاول لان السرور بالخبیث غیر ظاہر من العاقل واما وقوعه فی العجب فلا خفاء الحکمة لا الشبهة فی کونه حقا او باطلا ۱۲

النحو **قوله** ولو اعجبك فی الروح الواو لعطف الشرطیة علی مثلها وقیل للحال ای لولم یعجبك لو اعجبك وقد حذفت الاولی لدلالة الثانیة علیها فان الشئ اذا تحقق مع المعارض فلان یتحقق بدونه اولیٰ وجوابه لو محذوف لدلالة ما قبلها علیه ۱۲

البلاغة تقدیم الخبیث للایذان بان عدم الاستواء منشاءه النقصان فی الخبیث لا الطیب ۱۲

الروایات فی اللباب اخرج الواحدی والاصبهانی فی الترغیب عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر تحریم الخمر فقام اعرابی فقال انی کنت رجلا کانت هذه تجارتی فاعتقبت منها مالا فهل ینفع ذلك المال ان عملت بطاعة اللہ تعالیٰ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبل الا الطیب فانزل اللہ تعالیٰ تصدیقا لرسوله صلی اللہ علیہ وسلم قل لا یستوی الخبیث والطیب الآیة اه قلت لعل الروایة بعد صحتها محمولة علی تجارة بعد التحریم وتساهله فیه بعد العلم به لکن الذی اختاره جمهور المفسرین اولیٰ ولو ثبت الروایة فلعله صلی اللہ علیہ وسلم قرأها استشهادا واظن نزولها حینئذ واللہ اعلم ۱۲

ملحقات الترجمة

۵۱ قوله فی البیت جو کہ اشارة الی کونه عطف بیان للمدح او بدلا عن الکعبة بموسع باعتبار علیه بمفعول اول لجعل والثانی قیاما بمعنی ما یقوم به امر دینهم کذا فی الجلالین کالامام بمعنی من یؤتم به کذا فی الکلیات ۱۲

۵۲ قوله فی لتعلموا ابتداء یا کمالا الاول لمن آمن حالا والثانی لمن کان مومنا من قبل ۱۲

۵۳ قوله بعد یعلم نہ سوچ سکین کما یشاهده من یتامل بالنظر الصحیح فی تفصیل المصالح المفصلة الواقعة لکل منهم فی امتثال الاوامر الواقعة فی تحافظها مما لا یخطر ببال قبل علی قلب بشر ولو کان عاقلا ذکی عاقل والاستدلال به علی علمه تعالیٰ بما فی الارض ظاهر اما علی علمه بما فی السموات فبان اکثر الحوادث ینزل من السماء ویشاهد تاثیر الاجرام فی اسباب نفعها و ایضا تہون وتخف علی المطیع لاشک فی ذلك ۱۲

۵۴ قوله فی ف اسکا مشاہدہ ہوگا بمجموع المشاہدتین بمجموع المکلفین ۱۲

۵۵ قوله بعیدة من علم ما اللاحرام ان فسر بذی الحجة ولما حرمته ان فسر بالاشهر الاربعة ولکن قبل وقوع النسخ ۱۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

اے ایمان والو ایسی باتین مت پوچھو کہ اگر تم سے ظاہر کردی جاوین تو تمہاری ناگواری کا سبب ہو۔ اور اگر تم زمانہ نزول قرآن مین ان باتون کو پوچھو تو تم سے

تُبْدَ لَكُمْ ۚ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝

ظاہر کردی جاوین سوالات گذشتہ اللہ تعالی نے معاف کردیے۔ اور اللہ تعالی بڑی مغفرت والے ہین بڑے حلم والے ہین۔ ایسی باتین تم سے پہلے اور لوگون نے بھی پوچھی تھین پھر ان باتون کا حق نہ بجا لا سکے۔

تم یقین جان لو کہ اللہ تعالی سزا بھی سخت دینے والے ہین اور اللہ تعالی بڑی مغفرت و رحمت والے بھی ہین (تو انکے احکام کے خلاف مت کیا کرو اور جو ہو گیا ہو موافق قواعد شرعیہ کے توبہ کرلو) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذمہ تو صرف پہونچانا ہے (سو وہ خوب پہونچا چکے اب تمہارے پاس کوئی عذر و حیلہ باقی نہین رہا) اور اللہ تعالی سب جانتے ہین جو کچھ تم (زبان یا جوارح سے) ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ (دل مین) پوشیدہ رکھتے ہو (سو تمکو چاہیے کہ اطاعت ظاہر اور باطن دونون سے کرو) آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے یہ بھی) فرما دیجیے کہ ناپاک اور پاک (یعنی گناہ اور طاعت یا گناہ کرنیوالا اور طاعت کرنیوالا) برابر نہین (بلکہ خبیث مبغوض ہے اور طیب مقبول ہے پس اطاعت کرکے مقبول بننا چاہیے معصیت سے مبغوض ہونا چاہیے) گو (اے دیکھنے والے) تجھکو ناپاک کی کثرت (جیسا اکثر دنیا مین یہی واقع ہوتا ہے) تعجب مین ڈالتی ہو کہ باوجود ناپسندیدہ ہونیکے یہ کثیر کیون ہے مگر یہ سمجھ لو کہ کثرت جو کسی حکمت سے ہے دلیل محمود ہونیکی نہین جب کثرت پر دار نہین رہا یہ کہ جب اللہ تعالی کے علم وعقاب پر بھی مطلع ہو گئے) تو (اسکو مت دیکھو بلکہ) خدا تعالی (کے خلاف حکم کرنے) سے ڈرتے رہو تاکہ تم (پورے طور سے) کامیاب ہو (کہ وہ جنت اور رضا حق ہے) ربط اوپر احکام نازلہ مین مخالفت اور تساہل کی ممانعت تھی آگے غیر ضروری امور کی جنمین احکام غیر نازلہ بھی داخل ہین بلا ضرورت تفتیش اور کھود کرید کرنیسے ممانعت ہے پس مجموعہ سے اطاعت کی تعدیل کا حکم نکل آیا کہ نہ اسقدر تفریط کرو کہ جن امور کا حکم ہوا ہے اس سے بے پروائی کرنے لگو اور نہ اسقدر افراط کرو کہ جن امور کا حکم نہین ہوا اور کوئی معتد بہ وجہ شبہہ کی بھی نہو اسکے پیچھے پڑو جیسے بعض کی اب بھی عادت ہوتی ہے کہ سوالات دور از کار تراش کر اور تلاش کر کر اور فرض کر کر علماء سے پوچھا کرتے ہین عدم ضرورت کے اشتراک سے اسکا مذموم ہونا بھی معلوم ہوگیا اور سبب نزول اسکا صحیحین مین یہ واقعات ہین کہ بعضے آپ سے پوچھتے کہ میرا باپ کون ہے چنانچہ ایک شخص کے نسب مین لوگونکو شبہہ تھا انہون نے بھی یہ سوال کیا تھا کوئی پوچھتا میری ناقہ گم ہوگئی کہان ہے اور جب حج کی فرضیت آپ نے بیان فرمائی تو ایک شخص نے پوچھا کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے آپ نے تین بار تک سکوت فرمایا پھر ارشاد کیا کہ مین ہان کہدیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور پھر نہ ہوسکتا پہلے لوگ بھی یون ہلاک ہوئے کہ اپنے پیغمبرون سے پوچھ پاچھ زیادہ کی پھر انکے خلاف کیا مین جو بتلا دون عمل کر لیا کرو اور جس چیز سے منع کردیا کرون باز رہا کرو یعنی جس امر مین کوئی وجہ شبہہ کی نہو اسکو مت پوچھا کرو کیونکہ ایک حدیث مین ہے کہ بڑا مجرم وہ شخص ہے کہ ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جو حرام نہ تھی پھر اسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی رواہ البخاری انمین جو امور متعلق حلال وحرام کے ہین انمین تو مطابق اس حدیث کے انکے جواب مین تحریم کا احتمال ہے اور جو امور از قبیل واقعات ہین انمین سے بعض مین احتمال خلاف مرضی جواب آنیکا ہے جیسے سوال نسب مین اور بعض مین احتمال ناگوار زجر و توبیخ کا ہے جیسے سوال ناقہ مین اور تسوکم جو آگے آتا ہے ان سبکو شامل ہے اور احکام مین جیسا یہ سوال بوجہ افراط کے ممنوع ہے واقعات مین یہ سوال موجب تفریط فی الاطاعت والادب بھی ہے چنانچہ بخاری مین یہ بھی ہے کہ استہزاءً پوچھتے تھے پس آیت سب اقسام سوال کو اور سب اقسام جواب کو شامل ہے گو علت نہی کی کہین افراط ہوگی کہین تفریط اور ناگواری جواب کا احتمال کہین تحریم سے ہوگا کہین رسوائی سے کہین حرج سے اور بعد نزول وحی کے ایسے سوالات سے نہی کی علت اضاعت وقت اور مجیب کو ضیق مین ڈالنا ہے **نہی از سوال امور و احکام غیر ضروریہ حالاً و مآلاً**

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۚ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (۱۰۱) قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ (۱۰۲) اے ایمان والو ایسی (فضول) باتین مت پوچھو (جنمین یہ احتمال ہو) کہ اگر تم سے ظاہر کردی جاوین تو تمہاری ناگواری کا سبب ہو (یعنی انکے جواب مین ناگوار گذرنے کا احتمال ہو) اور (جنمین یہ احتمال ہو کہ) اگر تم زمانہ نزول قرآن (اور وحی) مین ان باتونکو

العربیۃ قولہ اشیاء فی المدارک قال الخلیل وسیبویہ وجمہور البصریین اصلہ شیئا بہمزتین بینہما الف وہی فعلاء من لفظ شیء وہمزتہا الثانیۃ للتانیث ولذا لم تنصرف کحمراء وہی مفردۃ لفظا جمع معنی ولما استثقلت الہمزتان المجتمعتان قدمت الاولی التی ہی لام الکلمۃ فجعلت قبل الشین فصار وزنہا لفعاء **قولہ قد** سالہا فی البیضاوی اے الضمیر للاشیاء بحذف الجار اھ وعلیہ فسرت وقال بعضہم الضمیر للمسئلۃ فی موضع المصدر ای سال مسئلۃ والحاصل واحد واللہ اعلم واعلم ان المراد من سالہا سائل مثلہا لان السائلین لم یکونا واحدا لکن لم یصرح بہ للمبالغۃ فی التحذیر ۱۲

ملحقات الترجمہ

۱ قولہ فی اتعجب اے دیکھنے والے لانہ مفعولہ قتل فیکون خطابا بالمخاطب فاعل قل لاخطابا بالفاعل قل فانہ یحتاج الی التکلف ۱۲ ۲ قولہ قبل فاتقوا یا یہ کہ جب فالفاء للترتیب علی جمیع ما قبلہا ان لم یکن الآیۃ منفصلۃ عما قبلہا فی النزول ۱۲ ۳ قولہ فی اشیاء فضول ولیلہ کون الکلام فیہ ۱۲ ۴ قولہ فی ان تبد وان تسئلوا جنمین احتمال الخ اشارۃ الی امرین الاول کون الشرطیتین المتعلقتین صفۃ الاشیاء والثانی القصد الی دفع اشکال ہو ان الشرطیتین تدلان علی ترتب التالیین علی المقدمین وقد تخلفا لان السوال عن الحج تخلف عنہ الابداء والسوال عن النسب تخلف عن المساءۃ وتقریر الجواب ان التالی ہو المساءۃ والابداء الموجب للمساءۃ بمعنی احتمال المساءۃ والابداء مجاز بعلاقۃ القوۃ والفعل فالمعنی ان تبدلکم تحتمل المساءۃ وان تسئلوا تحتمل الابداء ولا شک فی ترتب ہذا التالی علی المقدم وکفی بہ زاجرا وہذا من المواہب واللہ اعلم ویتاید بما فی الخازن فان من سال عن الحج لم یامن ان یومر بہ فلا یقدر علیہ فیسوءہ ذلک ومن سال عن نسبہ لم یامن ان یلحقہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم بغیرہ فیفتضح ویسوءہ ذلک ۱۲ ۵ قولہ فی القرآن اور وحی اشارۃ الی انہ لا یلزم ان ینزل جوابہ فی القرآن لان نزول القرآن قید لوقت السوال لا للابداء فافہم ۱۲

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں۔

وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا

اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں اُنکی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہمکو وہی کافی ہے جس پر

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

اپنے بڑوں کو دیکھا ہے۔ کیا اگرچہ اُن کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں

پوچھو تو تمسے ظاہر کردی جاویں (یعنی سوال کرنیمین تو یہ دوسرا احتمال ہو کہ جواب ملجاوے اور جواب ملنے مین وہ پہلا احتمال ہو کہ ناگوار گذری اور یہ دونو احتمال جو کہ مجموعی طور پر علت نہی سوال کی ہین واقعی ہین پس ایسا سوال ممنوع ہے خیر) سوالات گذشتہ (جو اسوقت تک کرچکے ہو وہ تو) اللہ تعالیٰ نے معاف کردیے (مگر آیندہ مت کرنا) اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہین (اسلیے گذشتہ سوالات معاف کردیئے اور) بڑے حلم والے ہین (اسلیے اگر آیندہ کے خلاف ورزی ہو دنیا مین سزا نہ دین تو دہوکہ مین مت پڑجانا اُسکی علت حلم ہوگی) ایسی باتین تمسے پہلے (زمانہ مین) اور (امتون کے) لوگون نے بھی (اپنے پیغمبرون سے) پوچھی تھین پھر (انکو جواب ملا تو) اُن باتونکا حق نہ بجالائے (یعنی اُن جوابون مین جو متعلق احکام کے تھے اُنکے موافق عمل نہ کیا اور جو متعلق واقعات کے تھے اُن سے متاثر نہوئے پس تمہین کبھی ایسی ہی نوبت نہ پیش آوے اسلیے بہتری اسی مین ہے کہ ایسے سوالات چھوڑدو) ف جیسا مقاتل سے روح مین نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل انبیاء علیہم السلام سے بہت باتین پوچھتے اور جب وہ بتلاتے تو اُنکی تکذیب کرتے اور جیسا تمہید آیۃ مین حدیث کا مضمون آیا ہے کہ انبیاء سے بکثرت پوچھتے پھر جواب ملنے پر خلاف کرتے اور جیسا بنی اسرائیل مین ایک شخص مقتول ہوگیا تھا اور انہون نے موسیٰ علیہ السلام سے قاتل کی تعیین پوچھی اور خدا تعالیٰ نے اُسکو زندہ کرکے اُسکا پتہ بتلا دیا پھر اس سے متاثر نہوئے جیسا سورہ بقرہ مین جہان یہ قصہ آیا ہے وہان ارشاد ہے ثم قست قلوبکم پہ قصہ قتیل متعلق واقعات کے ہے اور حدیث کا مضمون متعلق احکام کے اور مقاتل کا قول دونونکو محتمل ہے اور اکثر اجزاء آیت کی تفسیر تمہید سے واضح ہوگئی ہے اور یہ جو فرمایا گذشتہ معاف کیا اسپر اگر شبہ ہو کہ جب ایسے سوالات کی ممانعت کی یہ آیت ہی نازل نہوئی تھی تو ممنوع کیون تھا جواب یہ ہے کہ دوسرے قواعد کلیہ شرعیہ سے یہ ممانعت ثابت تھی مثلاً وجوب ادب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سورہ حجرات مین ہے اور خود واجب عقلی بھی ہے اور ان سوالات ممنوعہ مین قید فضول کی اسلیے لگائی کہ ضرورت کی بات پوچھنے کا مضائقہ نہین مثلاً جب بعض عورتون کی عدۃ کا حکم نازل ہوا اور بعض کا نہین ہوا اور ضرورت سبکی پیش تھی اسکو صحابہ نے پوچھا تو بلا عتاب اس آیت مین جواب نازل ہوا واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم الآیۃ ربط اوپر حکم سفیہم وہشدیم مین بعض اعمال معصیت کا مذکور تھا آگے بعض اعمال کفر اور شرک کا مذکور ہے حکم نوزدہم ابطال بعض رسوم کفر مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو لیکن جو لوگ کافر ہین وہ (ان رسوم کے باب مین) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہین (کہ خدا تعالیٰ ان اعمال سے خوش ہین) اور اکثر کافر (دین کی) عقل نہین رکھتے اور (اُس سے کام نہین لیتے بلکہ محض اپنے بڑوں کی دیکھا دیکھی ایسی جہالتین کرتے ہین چنانچہ) جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہین اُنکی طرف اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف (جنپر وہ احکام نازل ہوئے ہین) رجوع کرو (جو امر اُس سے حق ثابت ہو حق سمجھو اور جو باطل ثابت ہو باطل سمجھو) تو کہتے ہین کہ ہمکو (ان احکام

فائدۃ عن الروح واستدل بالآیۃ علی ان الاقتداء انما یصح بمن علم انہ عالم مہتد وذلک لا یعرف الا بالحجۃ فلا یکفی التقلید من غیر ان یعلم ان من قلدہ [illegible] ۱۲

فائدۃ اخری عند جعل بعض العلماء من صور السائبۃ ارسال الطیر ونحوہ وصرح بعض علمائنا بانہ لا ثواب فی ذلک وعمل الجاہل لا یکتفی بہذا القدر ویدعی الاثم فیہ والناس عن ذلک غافلون ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۱۵ قولہ فی تنبہ مجموعی اشارۃ الی ان النتیجۃ تتوقف علی مجموع المقدمتین بکذا ان تسئلوا تبد لکم وان تبد لکم تسؤکم فینتج ان تسئلوا تسؤکم فالمساءۃ ہی العلۃ للنہی بواسطۃ الابداء الذی ہو الحد الاوسط وانما قدم الاخر واخر الاولی حتی صار علی صورۃ الشکل الرابع فکان الظاہر ہو الشکل الاول لان جعل العلۃ المساءۃ تمثل بالحکم بوقوعہ من اول الامر ۱۲ اشرف

۲۵ قولہ فی عفا سوالات گذشتہ اشارۃ الی ان الضمیر الی المسئلۃ عن الاشیاء المدلول علیہا بقولہ لا تسئلوا عن اشیاء ۱۲

۳۵ قولہ فی کفر نہ حق نہ بجالانے من الکفران العام للجحود والکفر ۱۲

۴۵ قولہ فی ف مقاتل کا قول محتمل ولا رسے ان یفسر بکفران اہل المائدۃ لانہا لم تکن مسئولا عنہا والکلام فی السوال عن الشیء بل کانت مسئولۃ ۱۲

۵۵ قولہ فی جعل مشروع کما فی الروح معنی ما جعل ما شرع ولذلک عدی الی مفعول واحد ومن لتاکید النفی وانکر بعضہم مجیئ ہذا المعنی من اہل اللغۃ وجعلہا للتصییر والمفعول الثانی محذوف ای ما جعل البحیرۃ ولا مشروعۃ ولیس کما قال فان الراغب نقل ذلک عن اہل اللغۃ وہو ثقۃ لا یشق علیہم لبد وکذا فسرہ فی الجلالین بالیسعاء ولم یثبت عن احد الثقات تفسیر باحکام تعاینۃ لنفی التحریم ولا یضر من بحرمہا لان التحریم تحریمان بالکراہۃ وہو منفی والنجاسۃ الخبث وہو المثبت کما مر تحقیقہ فی سورۃ البقرۃ فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض ۱۲

۶۵ قولہ فی یفترون خوش ہین کما فی الاعراف عنہم والله امرنا بہا ۱۲

۷۵ قولہ فی لا یعقلون اُس سے کام اشارۃ الی ان المراد نفی استعمالہم العقل لیکون ذما لا نفی عقلہم لیکون عذرا ۱۲

۸۵ قولہ قبل واذا قیل چنانچہ اشارۃ الی کونہ کالدلیل علی عدم عقلہم فان اتباع الضلال بعد وضوح الحق دلیل ظاہر علی عدم العقل بالمعنی المذکور آنفا ۱۲

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایمان والو اپنی فکر کرو　جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہین۔ اللہ ہی کے پاس تم سبکو جانا ہے پھر وہ تم سبکو جتلا دینگے جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے۔

اور رسول کی ضرورت نہین ہمکو) وہی (طریقہ) کافی ہے جس پر ہمنے اپنے بڑون کو دیکھا ہے (حق تعالے فرماتے ہین کہ کیا) وہ طریقہ انکے لیے ہر حال مین کافی ہے[1] اگرچہ انکے بڑے (دین کی) نہ کچھ سمجھ[2] رکھتے ہون اور نہ (کسی آسمانی کتاب کی) ہدایت رکھتے ہون **ف** دوسری آیت واذا قیل لہم کے مثل ایک آیت ربع سیقول کی قریب آچکی ہے وہان اسکے متعلق کچھ توضیح اور کچھ تحقیق جس مین مسئلہ تقلید مجتہدین سے بھی تعرض ہے گذر چکی ہے اسکو ملاحظہ کرلیا جاوے اور پہلی آیت کے لغات کی تفسیر بخاری مین سعید بن المسیب سے اسطرح آئی ہے کہ بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودھ بتون کے نام کردیتے تھے کوئی اپنے کام مین نہ لاتا اور سائبہ وہ جانور ہے جسکو بتون کے نام پر چھوڑ دیتے اس سے کوئی کام نہ لیتے جیسے اس ملک مین سانڈھ چھوڑتے ہین اور وصیلہ وہ ناقہ جو پہلے مادہ بچہ جنے پھر دوسری بار بھی مادہ بچہ دے بیچ مین نر بچہ نہ پیدا ہو اسکو بھی بتون کے نام چھوڑ دیتے تھے اور حامی نر اونٹ جو ایک خاص شمار سے جفتی کرچکا ہو اسکو بھی بتونکے نام پر چھوڑ دیتے اور یہ سب باطل اور کفر اور شرک ہین یہ تو حکم ہو خود اس فعل کا باقی ان جانورون کا حلال یا حرام ہونا اسکی تحقیق مع رفع شبہات ربع سیقول کے قریب آیت یا ایہا الناس کلوا اور آیت انما حرم علیکم المیتۃ کے ذیل مین گذر چکی ہے ملاحظہ کرلیا جاوے اور اکثر[3] اس لیے فرمایا کہ بعضے سمجھکر مسلمان بھی ہوجاتے تھے **ربط** اوپر رسم پرستی کفار کی ایک جہالت کا ذکر تھا اور ایسی ایسی جہالتین انکی بکثرت تھین جنکو سنکر مومنین کو رنج اور افسوس ہوسکتا ہے اسلیے آگے مومنین کو اسکے متعلق ارشاد ہے کہ تم کیون اس غم مین پڑتے ہو تمکو اپنی اصلاح کا اور دوسرونکی اصلاح مین بقدر وسع کوشش کرنیکا حکم ہے باقی کوشش پر ثمرہ مرتب ہونا اختیار سے خارج ہے اسلیے کار خود کن کار بیگانہ مکن **تعدیل در اصلاح غیر** یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اے ایمان والو اپنی (اصلاح کی) فکر کرو (اصل کام تمہارے ذمہ یہی ہے باقی دوسرونکی اصلاح کے متعلق یہ ہے کہ جب تم اپنی طرف سے بتوقع نفع بقدر وسع سعی کررہے ہو مگر دوسرے پر اثر نہین ہوتا تو تم اثر مرتب نہونے کی فکر مین نہ پڑو کیونکہ) جب تم (دین کی) راہ پر چل رہے ہو (اور واجبات دین کو ادا کر رہے ہو اسطرح کہ اپنی بھی اصلاح کررہے ہو اور دوسرونکی اصلاح مین بھی کوشش کر رہے ہو) تو جو شخص (باوجود تمہاری سعی اصلاح کے بھی) گمراہ رہے تو اس (کے گمراہ رہنے) سے تمہارا کوئی نقصان نہین (اور جیسا اصلاح غیر مین حد سے زیادہ فکر و غم سے منع کیا جاتا ہے ایسا ہی امید ہدایت کے وقت غصہ مین آکر دنیا ہی مین انپر سزا نازل ہونیسے حق و باطل کا اخیر فیصلہ ہوجانیکی بھی تمنا مت کرنا کیونکہ یہ آخرت مین ہوگا چنانچہ) اللہ ہی کے پاس تم سبکو جانا ہے پھر وہ تم سب کو جتلا دینگے جو جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے (اور جتلا کر حق پر ثواب اور باطل پر عذاب کا حکم نافذ فرما دینگے)

ف اس آیت کا صرف ترجمہ دیکھنے سے وسوسہ ہوتا تھا کہ جو شخص خود دین پر عامل رہے اسکے ذمہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب نہین ہے لیکن تفسیر کی جو تقریر کیگئی ہے اس سے آیت کا مطلب واضح ہوگیا اور وہ وسوسہ رفع ہوگیا جسکا حاصل یہ ہے کہ عدم ضرر مشروط باہتدا ہے اور اہتدا مین امر بالمعروف و نہی عن المنکر داخل ہے چنانچہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بنقل روح المعانی کے ابن جریر اور ابن مردویہ نے اور بنقل فتح کے دارقطنی نے حضرت صدیق رض کا خطبہ بایں مضمون نقل کیا ہے کہ تم لوگ اس آیت کے معنے کچھ اور سمجھتے ہو حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تاکید اور اسکے ترک پر وعید سنی ہے اور جلالین مین جو حاکم کی روایت سے حدیث ہے کہ تم امر و نہی کرتے رہو حتے کہ جب حرص و خود رائی وغیرہ کو غلبہ ہوجاوے تو عوام کو چھوڑ کر اپنے شغل اصلاح مین لگ جاؤ یا بنقل روح عبد الرزاق و ابو الشیخ و طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یا ابن جریر نے ابن عمر رض کا ارشاد نقل کیا ہے کہ یہ آیت اس زمانہ کے لیے نہین

النحو فی الروح علیکم الزموا انفسکم اسم فعل امر وہو متعد الی المفعول بنفسہ وقد یکون لازما والمراد بہ الامر بالتمسک کما فی علیک بذات الدین وہو خاص فیما اذا کان الضمیر للخطاب فلو قلت علیہ زیدا لم یجز وفیہ خلاف ۱۲

ملحقات الترجمہ

[1] قولہ فی اول کافی اشارۃ الی التقدیر المعطوف علیہ ای یکفیہم ہذا ولو کان آباؤہم ۱۲

[2] قولہ فی لا یعلمون سمجھ اشارۃ الی ان المراد بالعلم ہو سببہ ۱۲

[3] قولہ فی ف اکثر اسلیے الخ وہذا من المواہب ۱۲

بلکہ زمانہ آئندہ کے لیے جبکہ امر ونہی نافع نہو گا تو ان روایات کا ظاہری مطلب مراد نہیں کیونکہ یقیناً آیت کے خطاب مین صحابہ بھی
داخل ہین بلکہ مراد یہ ہے کہ اس آیت کے مضمون مجموعی کا ایک خاص جزو کہ جب امر ونہی سے نفع نہو تو اسکا وجوب ساقط ہو جاتا ہی گو یہ بھی ہر زمانہ کے
لیے عام ہی مگر خیر القرون مین چونکہ عدم نفع مغلوب تھا اس لیے سقوط وجوب کا تحقق بھی قلیل مثل معدوم کے ہے اور قرون شر مین چونکہ عدم نفع غالب
ہو گا اس لیے اس سقوط کا تحقق بھی کثیر مثل امور مختصہ اس زمانہ کے ہو گا خوب سمجھ لو اور یہ جو فرمایا لا یضرکم اس سے یہ لازم نہین آتا کہ صحابہ کو احتمال
اس ضرر کا تھا کیونکہ لا تزر وازرۃ وزر اخرے کا مضمون صاف اور عقلی بھی ہے بلکہ انکے تخفیف غم کے لیے اس مضمون مین تامل اور اس سے
استدلال کرنیکا حکم فرمانا مقصود ہے کہ جب یہ امر متیقن ہی تو تمکو چاہیئے اسپر نظر کر کے بے غم رہو واللہ اعلم اور اگر کوئی ایسی حالت مین کسی کے غم مین پڑنا غیر نافع
ہے لیکن ممانعت کیون فرمائی جیسا ظاہر اسیاق آیت سے معلوم ہوتا ہی سو اُسکی وجہ واللہ اعلم اول تو یہی کافی ہے کہ جب غیر نافع ہے تو لا یعنی ہوا
اور لا یعنی کا ترک مطلوب ہی دوسرے تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ ایسی فکرون مین پڑنے سے بعض اوقات اپنے ضروری و مطلوب عند الشرع مقاصد
مین خلل آجاتا ہے واللہ اعلم **ربط** اوپر مصالح دینیہ کے متعلق احکام تھے آگے مصالح دنیویہ کے متعلق بعض احکام ہین اور اسکو انکے ساتھ لانے
مین دو امر کیطرف اشارہ ہو گیا ایک یہ کہ یہ حکم اور احکام متعلقہ بالدین وجوب عمل مین برابر ہین دوسرے یہ کہ حق تعالی اپنی رحمت سے مثل
اصلاح معاد کے اپنے بندون کی معاش کی اصلاح بھی فرماتے ہین چونکہ تفسیر آیت آئندہ کی دو امر پر موقوف ہی ایک قصہ جو کہ سبب نزول ہی دوسرے
بعض مسائل جنکی بناء آیت مذکورہ کا حکم ہے اسلیے انکو اولاً لکھا جاتا ہی **قصہ شان نزول** ایک شخص سہمی یعنی قبیلہ بنی سہم کا تمیم داری اور
عدی بن برا کے ساتھ کہ اُسوقت یہ دونون نصرانی تھے مال تجارت لیکر چلا اور وہ سہمی بیمار ہو کر ایسی جگہ جہان کوئی مسلمان نتھا مر گیا اور مرتے وقت
ان دونون شخصون کو یعنی تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ میرا ترکہ میرے ورثاء کو پہنچا دینا جب یہ دونون وہ ترکہ لائے تو اسمین ایک جام چاندی کا جسپر نقش زرکا
سونیکا بنا تھا اور بڑا مال وہی تھا اور اسباب مین اُسکے ہونیکا ورثہ کو علم نتھا نہ تھا اور ذریعہ علم مدارک مین یہ ذکر کیا ہی کہ میت نے اپنے اسباب کی فہرست بھی
اسباب مین بلا اطلاع ان دونون کے رکھدی تھی ملان کے وقت اسباب پورا نہوا مدارک کا مضمون ختم ہوا ورثہ کو ان دونون پر شبہ ہوا اور ان سے
پوچھا انہون نے کہا کہ بس اُسنے ہمکو یہی اسباب سپرد کیا تھا آخر مقدمہ سرکار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین پیش ہوا اور پہلی آیت یعنی یا ایہا الذین آمنوا
شہادۃ بینکم الی قولہ انا اذا لمن الآثمین نازل ہوئی آپنے ورثہ سے انکے اس دعوی پر کہ ان دونون نے خیانت کی ہو گی گواہ طلب کیے گواہ
کوئی تھا نہین آخر آپنے ان دونون سے عدم خیانت و عدم کتمان پر قسم لی اور دعوی خارج ہوا پھر ان ورثہ نے وہ جام مکہ مین کسیکے پاس
دیکھا پوچھا تمہارے پاس کہانسے آیا اس شخص نے کہا مینے تمیم اور عدی سے خریدا ہی معاملہ مین اتنا اور ہے کہ پھر بنی سہم نے تمیم اور عدی سے
اسکے متعلق گفتگو کی دونون نے جواب دیا کہ ہمنے میت سے خرید لیا تھا انہون نے کہا کہ اُسوقت تو تم کہتے تھے کہ ہمکو جام کی کچھ خبر ہی نہین کہنے لگے کہ چونکہ
ہماری خرید پر کوئی گواہ نہ تھا اسلیے ہمنے یہ قصہ چھپا لیا تھا آخر یہ مقدمہ دوبارہ پھر سرکار نبوی مین پیش ہوا اور بعد والی آیت فان عثر الخ نازل ہوئی
مضمون معالم کا تمام ہوا چونکہ تمیم و عدی کے پاس کوئی گواہ نہ تھا اسلیے آپنے بنی سہم کے دو شخصون سے کہ وہ وارث ہونین سہمی سے زیادہ نزدیک کے
رشتہ دار تھے قسم لی اور قسم کے موافق مقدمہ ختم ہو گیا رواہ البخاری والترمذی و دخل حدیث احدہما فی الآخر **مسائل** **مسئلہ اول** میت جس شخص کو
مال سپرد کرکے اُسکے متعلق کسیکے دینے دلانے کو کہہ جاوے وہ وصی ہی اور وصی ایک شخص بھی ہو سکتا ہی اور زیادہ بھی **مسئلہ دوم** اور اسکا مسلمان اور عادل ہونا
خواہ حالت سفر ہو یا حضر فضل ہی لازم نہین **مسئلہ سوم** نزاع مین جو امر زائد کا مثبت ہو وہ مدعی اور دوسرا مدعی علیہ کہلاتا ہی **مسئلہ چہارم** اول مدعی سے
گواہ لیے جاتے ہین اگر موافق ضابطہ شرعی کے پیش کردے مقدمہ وہ پاتا ہی اور اگر پیش نکر سکے تو مدعی علیہ سے قسم لی جاتی ہی اور مقدمہ وہ پاتا ہی البتہ اگر
قسم سے انکار کر جاوے تو پھر مدعی مقدمہ پا لیتا ہی **مسئلہ پنجم** اور قسم کی تغلیظ زمان یا مکان کے ساتھ حاکم کی رائے پر ہے لازم نہین
مسئلہ ششم اگر مدعی علیہ کسی اپنے فعل کے متعلق قسم کھاوے تو صیغہ قسم کا یہ ہے کہ مین نے یہ فعل نہین کیا اور دوسرے کے فعل کے
متعلق قسم کھاوے تو صیغہ یہ ہوتا ہی کہ مجکو اس فعل کی اطلاع نہین **مسئلہ ہفتم** اگر کسی میراث کے مقدمہ مین وارث مدعا علیہ ہون تو جنکو شرعاً
میراث پہونچتی ہی انپر قسم آویگی خواہ وہ واحد ہو یا متعدد اور جو وارث نہین اُن پر قسم نہو گی کذا فی الہدایۃ وغیرہا ۔ اب بعونہ تعالی تفسیر لکھی جاتی ہی

ورثہ کو مال سپرد کرنے کے لیے) وہ شخص وصی ہونا مناسب ہے (گو بالکل وصی نہ بنانا بھی جائز ہے) جبکہ تم میں سے کسیکو موت آنے لگے (یعنی جب وصیت کرنیکا وقت ہو) (اور) وہ دو شخص ایسے ہون کہ دیندار ہون اور تم مین سے ہو (یعنی مسلمانون مین سے) ہون یا غیر قوم کے دو شخص ہون اگر (مسلمان نہ ملین مثلاً) تم کہین سفر مین گئے ہو پھر تمپر واقعہ موت کا پڑجاوے (اور یہ سب امور مناسب ہین ورنہ جسطرح بالکل نہ وصی بنانا جائز ہے اسیطرح اگر ایک وصی ہو یا عادل نہو یا حضر مین غیر مسلم کو بنادے سب جائز ہے پھر ان اوصیاء کا یہ حکم ہے کہ) اگر کسی وجہ سے ان پر تمکو (ای ورثہ) شبہ ہو (جیسا قصہ مذکورہ مین ہوا کہ میت کے ترکہ مین جام نہین ملا) تو (ای حکام مقدمہ اسطرح فیصل کرو کہ اول ورثہ سے چونکہ وہ مدعی ہین اس امر پر گواہ طلب کرو کہ انہون نے فلان چیز مثلاً جام لیلیا ہے اور اگر وہ گواہ نہ لاسکین تو ان اوصیاء سے چونکہ وہ مدعی علیہ ہین اسطرح قسم لو کہ) ان دونون (وصیون) کو بعد نماز (عصر مثلاً) روک لو (کیونکہ اکثر اسوقت مجمع زیادہ ہوتا ہے تو جھوٹی قسم کھاتا ہوا ایک گونہ شرماتا ہے نیز وقت بھی معظم ہے کچھ اسکا بھی خیال ہوتا ہے اور مقصود اس سے تغلیظ یمین کی ہے بزمان متبرک ومکان اجتماع خلق کے ساتھ) پھر دونوان (اسطرح) خدا کی قسم کھاوین کہ (صیغہ حلف کے ساتھ یہ کہین کہ) ہم اس قسم کے عوض کوئی (دنیا کا) نفع نہین لینا چاہتے (کہ نفع دنیا کا لیلین اور راستی سوگند کو چھوڑ دین) اگرچہ (اس واقعہ مین ہمارا) کوئی قرابت دار بھی (کیون نہ) ہوتا (جسکی مصلحت اپنی مصلحت کے ساتھ مجتمع خیال کرکے ہم جھوٹی قسم کھاتے اور اب تو کوئی ایسا بھی نہین جب دو مصلحتونکی وجہ سے بھی ہم جھوٹ نہ بولتے تو ایک مصلحت کیلیے تو ہم کیون جھوٹ بولینگے) اور اللہ کی (طرف سے جس) بات (کے کہنے کا حکم ہے اُس) کو ہم پوشیدہ نکرینگے (ورنہ) ہم (اگر ایسا کرین تو) اس حالت مین سخت گنہگار ہونگے (یہ تغلیظ قولی ہے جس سے مقصود استحضار ہے وجوب صدق وحرمت کذب وعظمت الٰہیہ کا جو مانع ہو درجوع حلفی سے اب ان دونون تغلیظ کے بعد اور اگر حاکم کی رائے ہو تو بلا تغلیظ اصل مضمون کی قسم کھاوین مثلاً ہمکو میت نے جام نہین دیا اور اسپر مقدمہ فیصل کردینا چاہیے چنانچہ قصہ مذکورہ مین ایسا ہی ہوا) پھر (اسکے بعد) اگر (کسی طریق سے ظاہر ا) اسکی اطلاع ہو کہ وہ دونون وصی کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہین (مثلاً واقعہ مذکورہ مین جب جام مکہ مین ملا اور دونون وصیون نے دریافت کرنے پر دعوی اشتراء من المیت کا کیا جس سے اخذ من المیت کا اقرار لازم آتا ہے اور وہ معارض ہے اخذ کے انکار سابق کا چونکہ اقرار بالمضر حجت ہے اسلیے ظاہراً انکا خائن اور کاذب ہونا معلوم ہوا) تو (تو ایسی صورت مین مقدمہ کا رخ بدل جاویگا وصی جو کہ پہلے مدعی علیہ تھے اب مدعی اشتراء کے ہوگئے اور ورثہ جو کہ پہلے مدعی خیانت کے تھے مدعی علیہ ہوگئے اسلیے اب فیصلہ کی یہ صورت ہوگی کہ او وصیون سے گواہ اشتراء کے طلب کیے جاوین اور جب یہ گواہ پیش نکرسکین تو) ان (وارث) لوگون مین سے جنکے مقابلہ مین (اُن اوصیا کی جانب سے گناہ (مذکور) کا ارتکاب ہوا تھا اور (جو کہ شرعاً مستحق میراث ہون مثلاً صورت مذکورہ مین) دو شخص (تھے) جو سب (ورثہ) مین (باعتبار استحقاق میراث قریب تر ہین جہان (حلف کے لیے) وہ دونون (وصی) کھڑے ہوئے تھے (اب) یہ دونون (حلف کیلیے) کھڑے ہون پھر دونون (اسطرح) خدا کی قسم کھاوین کہ (صیغہ حلف کے ساتھ یہ کہین کہ) بالیقین ہماری یہ قسم (بوجہ اسکے کہ بالکل اشتباہ سے ظاہراً وحقیقۃً منزہ ہے) اُن دونون (اوصیاء) کی اُس قسم سے زیادہ راست ہے (کیونکہ اسکی حقیقت کا گو ہمکو علم نہین لیکن ظاہراً تو وہ مشتبہ ہوگئی) اور ہمنے (حق سے) ذرا تجاوز نہین کیا (ورنہ) ہم (اگر ایسا کرین تو اس حالت مین سخت ظالم ہونگے (کیونکہ پرایا مال جان بوجھکر بلا اجازت لے لینا ظلم ہے یہ بھی تغلیظ ہے جو حاکم کی رائے پر ہے پھر اصل مضمون پر قسم لیجاوے جسکا صیغہ بوجہ اسکے کہ فعل غیر پر ہے یہ ہوگا کہ خدا کی قسم ہمارے علم مین میت نے ان مدعیون کے ہاتھ جام فروخت نہین کیا اور چونکہ علم کی واقعیت و عدم واقعیت کی اطلاع کی کوئی ظاہری سبیل نہین ہوسکتی اس لیے اسکی واقعیت پر زیادہ موکد قسم لی گئی جیسا لفظ احق دال ہے جسکا حاصل یہ ہوا کہ اسکا مدار چونکہ میرے ہی اوپر ہے اسلیے قسم کھاتا ہون کہ جیسا اسمین کذب ظاہری کا ثبوت نہین ہوسکتا اسیطرح حقیقت مین بھی کذب منفی ہے اور یہ قرینہ مقید ہے کہ یہان حلف علی العلم ہے اور چونکہ اسکا کذب بلا اقرار کبھی ثابت نہین ہوسکتا اسلیے اسمین جو حق تلفی ہوگی وہ اشد درجہ کا ظلم ہوگا عجب نہین کہ یہان ظالمین اسلیے کہا گیا ہو) یہ (قانون جو مجموعہ آیتین مین مذکور ہوا) بہت قریب ذریعہ ہے اس امر کا کہ وہ (اوصیاء) لوگ واقعہ کو ٹھیک طور پر ظاہر کرین (اگر سپردگی مال زائد کی نہین ہوئی قسم کھالین اور اگر ہوئی ہو تو گناہ سے ڈر کر انکار کردین یہ حکمت تو تحلیف اوصیاء مین ہے) یا اس بات سے ڈر (کر قسم کھانے سے رک) جاوین کہ ان سے قسمین لینے کے بعد (ورثہ پر) قسمین متوجہ کیجاوینگی (پھر ہمکو خفیف ہونا پڑیگا یہ حکمت تحلیف ورثہ مین ہے اور ان سب شقوق مین ایصال حق الی اہل حق ہے جو کہ مشروع ومطلوب ہے کیونکہ اگر تحلیف اوصیاء مشروع نہو اور اوصیاء عدم سپردگی مال زائد مین سچے ہوتے تو انکی رفع تہمت کا کوئی طریقہ نہوتا اور اگر وہ جھوٹے ہوتے تو ورثہ کے اثبات حق کا کوئی طریقہ نہوتا اور اب

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى

جس روز اللہ تعالے تمام پیغمبرونکو جمع کرینگے پھر ارشاد فرماوینگے کہ تمکو کیا جواب ملا تھا وہ عرض کرینگے کہ ہمکو کچھ خبر نہین آپ بیشک پوشیدہ باتونکے پورے جاننے والے ہین جبکہ اللہ تعالی ارشاد فرماوینگے کہ اے عیسے

ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

وقف لازم

ابن مریم میرا انعام یاد کرو جو تمپر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے جبکہ مین نے تمکو روح القدس سے تائید دی تم آدمیون سے کلام کرتے تھے گود مین بھی

وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ

اور بڑی عمر مین بھی اور جبکہ مین نے تم کو کتابین اور سمجھ کی باتین اور توریت اور انجیل تعلیم کین اور جبکہ تم گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہو میرے حکم سے

سمجھے ہونیکے وقت براءۃ ہوجاتی ہے اور جھوٹے ہونیکے وقت شاید جھوٹی قسم سے ڈر کر نکول وانکار کر جاوین تو ورثہ کا حق ثابت ہوجاتا ہے اور اگر تحلیف ورثہ مشروع نہوتا اور شرعاً انکا حق ہوتا تو اثبات حق کی کوئی صورت نہ تھی اور اگر شرعاً انکا حق نہوتا تو اوصیاء کے اثبات حق کا کوئی طریقہ نتھا اور اب ورثہ کا حق ہونیکے وقت انکا اثبات حق ہوسکتا ہے اور حق نہونیکے وقت نکول عن الیمین سے اوصیاء کا حق ثابت ہوجاتا ہے پس دو شقین تحلیف اوصیاء کے حکمت مین ہین اور یا تو ابالشہادۃ دونون کو شامل ہے اور دو شقین تحلیف ورثہ کی حکمت مین ہین جنمین کی دوسری شق تو تحلیف اوصیاء کی پہلی شق مین مندرج ہے اور پہلی شق ادنیٰ کا اُنکی مدلول ہے پس مجموعہ ہر دو تحلیف مین سب شقوق کی رعایت ہوگئی) اور اللہ تعالی سے ڈرو (اور معاملات وحقوق مین جھوٹ مت بولو) اور (اُنکے احکام کو) سنو (یعنی مانو) اور (اگر خلاف کروگے تو فاسق ہوجاوگے اور) اللہ تعالی فاسق لوگونکو (قیامت کے روز درجات مطیعین کیطرف) رہنمائی نکرینگے (بلکہ نجات پانے کے وقت بھی اُن سے کم رہینگے تو ایسا خسارہ کیون گوارہ کرتے ہو) ربط اوپر احکام مختلفہ کا ذکر ہوا ہے اور درمیان درمیان مین ترغیب اُنکے امتثال کی اور ترہیب اُنکی مخالفت پر فرمائی گئی ہے اسی کی تاکید کے لیے آیت آیندہ مین قیامت کے ہول وہیبت یاد دلاتے ہین تاکہ اطاعت کا زیادہ باعث اور مخالفت سے زیادہ مانع ہو اور اکثر طرز قرآن مجید کا یہی ہے **تذکیر ہول قیامت** يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝۱۰۹ (وہ دن بھی کیسا ہولناک ہوگا) جس روز اللہ تعالی تمام پیغمبرونکو (مع انکی اُمتونکے) جمع کرینگے پھر (اُن اُمتونمین جو عاصی ہونگے بغرض توبیخ اُنکے سنا نیکو اُن پیغمبرونسے) ارشاد فرماوینگے کہ تمکو (ان اُمتونکی طرف سے) کیا جواب ملا تھا وہ عرض کرینگے کہ (ظاہری جواب تو ہمکو معلوم ہے اور اُسکو بیان بھی کر دینگے لیکن اُنکے دلمین جو کچھ ہو اُسکی) ہمکو کچھ خبر نہین (اُسکو آپ ہی جانتے ہین کیونکہ) آپ بیشک پوشیدہ باتون کے پوری جاننے والے ہین (مطلب یہ کہ ایک ایسا دن ہوگا اور اعمال احوال کی تفتیش ہوگی اسلیے تمکو مخالفت ومعصیت سے ڈرتے رہنا چاہیئے **ف** جن آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام احوال اُمم پر شہادت دینگے تفسیر مذکور کی بنا پر دونون مضمونون مین کوئی تعارض نہین ہے اور جو اُمم بعد زمانہ انبیاء علیہم السلام کے ہوئے ہین گو وہ انبیاء انکی شہادت ندین لیکن اور شہادتین دوسرے نصوص سے ثابت ہین ملائکہ کی اور نامہ اعمال کی اور کفار کے ہاتھ پاؤن کی بھی **ربط** اوپر متعدد آیات مین اہل کتاب سے مکالمہ ہوا ہے اب ختم سورت پر اُسی مضمون کیطرف عود کرکے خاص نصاری کو حضرت عیسے علیہ السلام کے متعلق بعض مضامین کو اُنکی مخاطبت قیامت مین ہوگی سناتے ہین جن سے اُن کی عبدیت کا اثبات اور اُلوہیت کی نفی ہوتی ہے اور مخاطبت یوم قیامت سے بھی یہی مقصود ہوگا تاکہ اہل کتاب کی غلطی افراط وتفریط مین ثابت ہوجاوے کیونکہ حق تعالی کیطرف سے انعامات مختلفہ کا ہونا جنکا اذکر نعمتی الخ مین ذکر ہے اور تصرفات مین تصرف حق کا محتاج ہونا جنکا اذ تخلق من الطین الخ مین بیان ہے اور حفاظت مین حق تعالی کا محتاج ہونا جنکا واذ کففت الخ مین ذکر ہے اور توحید کی طرف دعوت کرنا اور رسول ہونا جنکا واذ اوحیت الخ مین ذکر ہے اور اسیطرح معجزہ مائدہ جسمین اثبات اعجاز کے ساتھ جو کہ یہود پر حجت ہے اور اس اعتبار سے یہ محاجہ یہود کے ساتھ بھی ہوگیا انکا التجا اور سوال کرنا بھی آیت قال عیسے بن مریم اللھم مین مثل معجزات واحیاء وابراء وغیرہ مذکور ہے اور خود اپنی اُلوہیت سے تبری کرنا جسکا واذ قال اللہ الخ مین ذکر ہے یہ سب دلائل قاطعہ ہین اثبات عبدیت ونفی اُلوہیت پر **عود بمحاجہ نصاری بذکر حضرت عیسے علیہ السلام ومخاطبت قیامت** اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ

ملحقات الترجمۃ

ل قولہ فی یوم وہ دن الخ اشارۃ الی عامل یوم من نحو ماذا یقع یوم الخ ۱۲ ۲ قولہ فی یجمع مع انکی امتون دل علیہ الآیات الاخر ودل علیہ ایضا مقصود السوال من التوبیخ لہم فانہ لایکون بدون الاسماع والاحضار ۳ قولہ قبل یقول جو عاصی الخ وبہ یحصل مقصود الآیۃ من التحذیر عن المعصیۃ

فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ

پھر تم اسکے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جبکہ تم مُردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جبکہ میں نے

بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَإِذْ

بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا۔ جب تم اُنکے پاس دلیلیں لیکر آئے تھے پھر اُن میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں اور جبکہ

أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۝

میں نے حواریین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور آپ شاہد رہیے کہ ہم پورے فرمانبردار ہیں

فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ج وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ج وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ (۱۱۰) وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ج قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ (۱۱۱) (اور اسی روز عیسے علیہ السلام سے ایک خاص گفتگو ہوگی) جبکہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماوینگے کہ اے عیسے ابن مریم میرا انعام یاد کرو (تاکہ لذت[1] تازہ ہو) جو تمپر اور تمہاری والدہ پر (بانواع واوقات متعددہ ہوا ہی مثلاً) جبکہ میں نے تم کو روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) سے تائید دی (اور[2]) تم آدمیوں سے (دونوں حالت میں یکساں) کلام کرتے تھے (ماں[3] کی) گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی (دونوں کلاموں میں کچھ تفاوت نتھا) اور جبکہ میں نے تمکو (آسمانی) کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور (بالخصوص) توریت و انجیل تعلیم کیں اور جبکہ تم گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے میرے حکم سے پھر تم اُس (مصنوعی ہیئت) کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ (سچ مچ کا جاندار) پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور برص (جذام) کے بیمار کو میرے حکم سے اور جبکہ تم مُردوں کو (قبروں سے) نکال (اور جلا) کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل (میں سے جو آپ کے مخالف تھے اُن) کو تم سے (یعنی تمہارے قتل و اہلاک سے) باز رکھا جب (انہوں نے تمکو ضرر پہونچانا چاہا جبکہ) تم اُن کے پاس (اپنی نبوت کی) دلیلیں (معجزات) لے کر آئے تھے پھر اُن میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ (معجزات) بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں اور جبکہ میں نے حواریین کو (انجیل میں تمہاری زبانی) حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول (علیہ السلام) پر ایمان لاؤ انہوں نے (جواب میں تم سے) کہا کہ ہم (خدا اور رسول یعنی آپ پر) ایمان لائے اور آپ شاہد رہیے کہ ہم (خدا کے اور آپکے) پورے فرمانبردار ہیں **ف** ان سب امور کا حضرت عیسے علیہ السلام کے لیے انعام ہونا تو ظاہر ہے لیکن حضرت مریم علیہا السلام کے حق میں انعام ہونا اس طور پر ہے کہ ان سب امور سے آپ کا نبی ہونا ثابت ہے اور آپ نے انکی نزاہت کی خبر دی اور نبی کے اخبار سب صادق ہوتے ہیں پس انکی نزاہت ثابت ہوگئی اور یہ بڑا انعام ہے اور والدہ پر جو انعام ہوا وہ عیسے علیہ السلام کو اسلیے یاد دلایا گیا کہ اصول پر انعام ہونا من وجہ فروع پر بھی کہ ایسے اصول کے فروع ہیں اور تائید بروح القدس کی تفسیر سورہ بقرہ کے معاملہ سبت و سوم میں اور کف بنی اسرائیل کی تفسیر آخر سورۂ نساء آیت وما قتلوہ الخ میں اور باقی اجزاء کی تحقیق مع ایک بحث متعلق حواریین کے سورہ آل عمران آیت ویعلمہ الکتب و آیت فلما احس الخ کے ذیل میں گذر چکی ہے ملاحظہ کر لیا جاوے **ربط** آیت بالا کی تہمید میں قصہ مائدہ کا جو کہ آگے آتا ہے ارتباط مذکور ہو چکا ہے

ملحقات الترجمہ

[1] قولہ فی اذ اور آتی ... اشارۃ الی کونہ بدلا من یوم ۱۲ [2] قولہ فی اذکر لذت کذا فے الروح ۱۲ [3] قولہ فی تکلم اور اشارۃ الی کونہ استینافا ۱۲ [4] قولہ فی المہد ماں کی گود نقلہ فی الروح عن الحسن فدل علی کون الخطاب یوم القیامۃ قولہ اپنی تک ... کففت و تکلم مع اعتبار قولہ کہا ۱۲ [5] قولہ فے جئتھم فی فقالوا آئے تھے و کہا تھا اشارۃ الی ان المضی ظرف للکففت لا وحدہ یلحج اعتبار قولہ فقال لان المجموع بدل علی قصدہم الاغتیال المحوج لے الکف ۱۲ [6] قولہ فی اوحیت تمہاری زبانی اشارۃ الی کونہ تتمۃ من مخاطبۃ یوم القیامۃ صرح بہ فی الروح و فی التعبیر لذلک تعیین العاطف فی استخلاف ما بعدہ من قولہ اذ قال الحواریون حیث ترک العاطف لکونہ منقطعا عما قبلہ کما قالہ ابو السعود و یشیر الیہ ایضا کما فی الروح الاظہر مقام الاضمار حیث لم یقل و اذ قالوا الخ ۱۲ منہ

اللغات الوحی الامر قالہ الزجاج و انشد کما فی الروح۔ الحمد للہ الذی استقلت باذنہ السماء واطمأنت ۔ اوحی لہا القرار فاستقرت +
النحو قولہ منہم من بیانیۃ وفیہ وضع المظہر موضع المضمر کذا فے الروح قلت ولا یبعد ان یکون تبعیضیۃ کما ارید ببنی اسرائیل الکافرون منہم لقولہ تعالیٰ فآمنت طائفۃ من بنی اسرائیل ثم یکون فی ضمیر جئتہم استخدام لان المجیء الی الکل ویمکن ان یعاد الی البعض خاصۃ لکون الکلام فیھم لا لکون المجیء الیھم خاصۃ ۱۲ -
البلاغۃ فی الروح واذ تخرج عطف علی اذ تخلق اعیدت فیہ اذ کما قیل لکون اخراج الموتیٰ من قبورہم لا سیما بعد اصارا رمیما معجزۃ باہرۃ حریۃ بتذکیر وقتہا صریحا و مافی النظم الکریم ابلغ من تحیی الموتیٰ فلذا عدل عنہ الیہ وکرر باذنی ہہنا اربع مرات وثمۃ مرتین قالوا لانہ ہہنا للامتنان وہناک للاخبار فناسب ہنا التکرار انتہی قلت ولعل اللون فی تصویر الطیر اذن کلی تشریعی ای اذا اردت اظہار ہذہ المعجزۃ تصور الطیر وفی غیرہ اذن تکوینی فافہم ۱۲

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ

وہ وقت قابل یاد ہے جبکہ حواریین نے عرض کیا کہ اے عیسی ابن مریم کیا آپ کے رب ایسا کرسکتے ہین کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرما دین آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

تم ایماندار ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ اسمین سے کھاوین اور ہمارے دلونکو پورا اطمینان ہوجاوے اور ہمارا یہ یقین اور بڑھ جاوے کہ آپنے ہمسے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والون مین سے ہوجاوین

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَ

عیسے ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرمایئے کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم مین جو اول ہین اور جو بعد ہین سبکے لیے ایک خوشی کی بات ہوجاوے اور آپکی طرف سے ایک نشان ہوجاوے اور آپ ہمکو عطا فرما دیجئے

اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور آپ سب عطا کرنیوالون سے اچھے ہین حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ مین وہ کھانا تم لوگون پر نازل کرنیوالا ہون پھر جو شخص تم مین سے اسکے بعد ناحق شناسی کریگا تو مین اسکو ایسی سزا دونگا کہ وہ سزا دنیا جہان والون مین سے کسیکو نہ دونگا

قصہ نزول مائدہ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وہ وقت قابل یاد ہے جبکہ حواریین نے (حضرت عیسے علیہ السلام سے) عرض کیا کہ اے عیسے بن مریم (علیک السلام) کیا آپکے رب ایسا کرسکتے ہین (یعنی کوئی امر مثل خلاف حکمت ہونے وغیرہ کے اس سے مانع تو نہین) کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا (پکا پکایا) نازل فرماوین آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو (مطلب یہ کہ تم تو ایماندار ہو اسلیے خدا سے ڈرو اور معجزات کی فرمائش سے کہ بے ضرورت ہونے کی وجہ سے خلاف ادب ہے بچو) وہ بولے کہ (ہمارا مقصود بے ضرورت فرمائش کرنا نہین ہے جو کہ خلاف ادب ہے بلکہ ایک مصلحت سے اسکی درخواست کرتے ہین وہ یہ کہ) ہم (ایک تو) یہ چاہتے ہین کہ (برکت حاصل کرنے کو) اسمین سے کھاوین اور (دوسرے یہ چاہتے ہین کہ) ہمارے دلونکو (ایمان پر) پورا اطمینان ہوجاوے اور (مطلب اطمینان کا یہ ہے کہ) ہمارا یہ یقین اور بڑھ جاوے کہ آپنے (دعوی رسالت مین) ہمسے سچ بولا ہے (کیونکہ جسقدر دلائل بڑھتے جاتے ہین دعوی کا یقین بڑھتا جاتا ہے) اور (تیسرے یہ چاہتے ہین کہ ہم) (اور لوگونکے سامنے جنہون نے یہ معجزہ نہین دیکھا) گواہی دینے والون مین سے ہوجاوین (کہ ہمنے ایسا معجزہ دیکھا ہے تاکہ انکے سامنے اثبات رسالت کرسکین اور انکی ہدایت کا یہ ذریعہ بن جاوے) عیسے بن مریم (علیہ السلام) نے جب دیکھا کہ اس درخواست مین انکی غرض صحیح ہے تو حق تعالے سے) دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہمپر آسمان سے کھانا نازل فرمایئے کہ وہ (مائدہ) ہمارے لیے یعنی ہم مین جو اول (یعنی موجود زمانہ مین) ہین اور جو بعد (کے زمانہ مین آنیوالے) ہین سبکے لیے ایک خوشی کی بات ہوجاوے (حاضرین کی خوشی تو کھانے سے اور معروضہ قبول ہونے سے اور بعد والونکی خوشی اپنے سلف پر انعام ہونے سے اور یہ غایت تو خاص ہے مومنین کے ساتھ) اور (میری پیغمبری پر) آپ کی طرف سے ایک نشان ہوجاوے (کہ مومنین کا یقین بڑھ جاوے اور منکرین حاضرین یا غائبین پر حجت ہوجاوے اور یہ غایت مومنین وغیر مومنین سب کے لیے عام ہے) اور آپ ہمکو (وہ مائدہ) عطا فرمایئے اور آپ سب عطا کرنیوالون سے اچھے ہین (کیونکہ سبکا دینا اپنے نفع کیلئے اور آپکا دینا مرزوق کے نفع کیلیے ہے اسلیے ہم اپنے منافع کو پیش کرکے آپسے مائدہ کی درخواست کرتے ہین) حق تعالی نے (جواب مین) ارشاد فرمایا کہ (آپ ان لوگون سے کہدیجیے کہ) مین وہ کھانا (آسمان سے) تم لوگون پر نازل کرنے والا ہون پھر جو شخص تم مین سے اسکے بعد (اوس کی) ناحق شناسی کرے گا (یعنے اسکے حقوق واجبہ عقلاً ونقلاً ادا نہ کریگا) تو مین اسکو ایسی سزا دونگا کہ وہ سزا (اسوقت کے) دنیا جہان والون مین سے کسیکو نہ دونگا **ف** مجموعہ ان حقوق کا یہ تھا کہ اسپر شکر کیا جاوے کہ عقلاً بھی واجب ہے اور اسمین خیانت نکرین اور اگلے دن کے لیے اٹھا کر نہ رکھین

اللغات قولہ اللھم کان اصلہ یا اللہ حذف حرف النداء وعوض عنہ المیم ۱۲

البلاغۃ فی الروح فی اللھم ربنا ناداہ سبحانہ مرتین اظہارا لغایۃ التضرع ومبالغۃ فی الاستدعاء ۱۲ قولہ عیسی بن مریم لعل نداءہم باسمہ علیہ السلام لکمال التعیین ان کان کلہم سائلین اولقلۃ الادب ان کانوا بعضہم ۱۲

اختلاف القراءۃ فی قراءۃ ہل تستطیع بالخطاب ربک بالنصب معناہ ہل تستطیع ان تسأل ربک ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی یستطیع کرسکتے ہین یعنی کوئی الخ اشارۃ الی ان المراد ہل یفعل کما فی الروح تعبیرا عن المسبب بالسبب کعکسہ فی اذا قمتم یعنی اردتم فان الاستطاعۃ والارادۃ سببان للفعل والقیام مسببان وانما عبر بہ اشارۃ الی السوال عن رفع المانع لکون النزول مخالف الحکمۃ مثلا ۱۲

۱۵ ع ۷ ربع ۵

۲ قولہ فی مائدۃ کھانا کما فی الروح ویطلق المائدۃ علی نفس الطعام ایضا ۱۲

۳ قولہ فی ان کنتم مؤمنین مطلب الخ اشارۃ الی انہم کانوا مؤمنین ویتایدہ بقولہ فمن یکفر بعد ولورود الکتاب والسنۃ بمدح الحواریین واما توہم کفرہم بقولہ نعلم فجوابہ یعلم من تفسیرہ ۱۲

۴ قولہ ہناک بے ضرورت بخلاف من یرید الایمان فانہ لہ ضرور الی المعجزات لیومن ۱۲

۵ قولہ فی نعلم اور مطلب الخ اشارۃ الی کون العطف تفسیرا وتفسیر العلم حصل الجواب عما توہم من انہم کیف لم یکتفوا فی العلم وکونہم شاہدین علی المعجزات السابقۃ کما تنفع والابراء والاحیاء حاصل الجواب ان المقصود الزیادۃ کما اوضحتہ بقولی جسقدر دلائل الخ ۱۲

۶ قولہ فی عید اخوشی کما فی الروح ویطلق علی نفس السرور ایضا وحینئذ لا تحتاج الی التقدیر ولذا لم اتکلم فی مسئلۃ اتخاذ یوم عید الان الآیۃ علی ہذا التفسیر لم یذکر فیہ کون یوم من الایام عیدا ولو قدر فالتحقیق فی المسئلۃ ان ہذا الاتخاذ لم یشرع عندنا کما یدل علیہ قول عمرؓ فی جواب الیہودی فی نزول آیت اکملت لکم دینکم الخ ۱۲

۷ قولہ فی تقریر فتکون لنا کھانے سے ناظر الی قولہ نأکل وفی تقریر آیۃ منک یقین بڑھ جاوے ناظر الی قولہ تطمئن بمعنے نعلم الی قولہ نکون الخ ۱۲

۸ قولہ فی خیر الرازقین اسلیے اشار الی وجہ زیادۃ وارزقنا من التعلیل لما سالہ من قبل واشار الی کون مفعول ارزقنا ہو المائدۃ ۱۲

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماوینگے کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے ان لوگون سے کہدیا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دے لو عیسیٰ علیہ السلام عرض کرینگے کہ میں تو آپکو منزہ سمجھتا ہون مجھکو کسیطرح

لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ

زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جسکے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اسکا علم ہوگا آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپکے علم میں جو کچھ ہے اسکو نہیں جانتا تمام

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

غیبون کے جاننے والے آپ ہیں میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپنے مجھسے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر مطلع رہا

شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھکو اٹھا لیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اگر آپ انکو سزا دیں تو یہ آپکے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرما دیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں

چنانچہ اسکا حکم ہونا ترمذی کی حدیث میں عمار بن یاسر سے منقول ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ مائدہ آسمان سے نازل ہوا اسمیں روٹی اور گوشت تھا اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان لوگون نے (یعنی بعض نے) خیانت کی اور اگلے دن کے لیے اٹھا کر رکھا اس بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ ہوگئے نعوذ باللہ من غضبہ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسمیں سے کھاتے بھی تھے جیسا تاکل میں اسکی یہ غرض بھی مذکور ہے البتہ رکھکر کھانا ممنوع تھا اور باوجود معجزات نفخ و ابراء و احیاء کے اسکا طلب کرنا شاید زیادہ برکت و قوت ایمان کے و تکثیر معجزات کے لیے ہو جیسا تاکل و تعلم کے ترجمہ میں اشارہ بھی ہوگیا ہے اور حواریین کے متعلق ایک ضروری بحث سورہ آل عمران کی آیت قال الحواریون نحن انصار اللہ کے ذیل میں گذر چکی ہے ملاحظہ کر لیا جاوے ربط ابھی آیت اذ قال اللہ یعیسی بن مریم اذکر نعمتی کی تمہید میں آیت آیندہ کا ارتباط بھی مفصل بیان ہوچکا ہے اور جیسے آیت مذکورہ بالا میں مخاطبت قیامت کا ذکر ہے ایسے ہی آیت آیندہ میں بھی اور درمیان میں قصہ نزول مائدہ کا جو کہ دنیا میں واقع ہوا ہے آگیا تھا اور اسکا درمیان میں لانا شاید اسلیے ہو کہ ان مخاطبات یوم قیامت سے جیسا کہ آیت بالا کی تمہید میں احقر نے لکھا ہے مقصود یہ ہوگا کہ اہل کتاب کی غلطی افراط و تفریط میں ثابت ہوجاوے اور قصہ نزول مائدہ سے اس مقصود کے مقاصد میں سے جو یہ امر ہے کہ انکو افراط و تفریط پر تعذیب کی اطلاع دیں اسکی تاکید اسطرح ہوتی ہے کہ دیکھو جسطرح اصحاب مائدہ کو کفر بآیات الٰہیہ سے دنیا میں سزا دیگئی اسیطرح ان افراط و تفریط کرنیوالوں کو کفر بالآیات الالٰہیہ سے عقبیٰ میں سزا دیجاویگی واللہ اعلم **تتمہ مخاطبت یوم قیامت بعیسی علیہ السلام**

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١١٦ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝١١٧ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١١٨ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اللہ تعالیٰ (قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کفار نصاریٰ کے سنانے کے لیے) فرماوینگے کہ اے عیسیٰ بن مریم (ان لوگون میں جو عقیدہ تثلیث کا تھا مثلاً بعضے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کو شریک الوہیت مانتے تھے تو) کیا تم نے ان لوگون سے کہدیا تھا کہ مجھکو (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) اور میری ماں (حضرت مریم) کو بھی علاوہ خدا کے معبود قرار دیلو عیسیٰ علیہ السلام عرض کرینگے کہ (توبہ توبہ) میں تو (خود اپنے عقیدہ میں) آپکو (شریک سے) منزہ سمجھتا ہون (جیسا کہ آپ واقع میں بھی منزہ ہیں تو ایسی حالت میں) مجھکو کسیطرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جسکے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں (نہ باعتبار اپنے عقیدے کے کہ میں موحد ہون اور نہ باعتبار واقع کے کہ آپ واحد ہیں اور دلیل تیسری اس نہ کہنے کی یہ ہے کہ) اگر میں نے (واقع میں) کہا ہوگا تو آپکو اسکا (یقیناً) علم ہوگا (مگر جب آپکے علم میں بھی میں نے نہیں کہا تو واقع میں بھی نہیں کہا اور کہنے کی صورت میں آپکو اسکا علم ہونا اسلیے ضروری ہے کہ) آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں (تو جو زبان سے

ملحقات الترجمہ

لے قوله فی ف یعنی بعض لان الحواریین مدحوا فی الکتاب والسنة فلا یتخیل کون کلهم کافرین ۱۲ ۵۲ قوله فی دون الله یعنی علاوہ فدون حال منهما مع ای من دون الله انفرادا ۱۲ ۵۳ قوله فی مایکون زیبا نستاہ لایلیق ۱۲ ۵۴ قوله فی ان کنت دلیل حاصله الاستدلال بنفی اللازم علی نفی الملزوم ۱۲ ۵۵ قوله فی تعلم اسلیے ضروری فهو تعلیل لقوله علمته ۱۲ ۵۶ قوله فی نفسی و نفسك دل و علم اشارة بما فی الروح الی کون النفس الاول بمعنی القلب والثانی بمعنی الذات لکن مع اعتبار المشاکلة فان النفس بمعنی الذات وان صح اطلاقه علی الله تعالی لکن لا اعلم ما فی ذاتك لیس بکلام مرضی فیحتاج الی ان یکون المراد لا اعلم معلومك فعبر عنه بلا اعلم ما فی نفسك لوقوع التعبیر عن تعلم معلومی بتعلم ما فی نفسی ۱۲ ۵۷ قوله فی توضیح تعلم جو زبان سے اشارة الی وجه تخصیص ما فی النفس ۱۲

کہنا اسکا علم تو کیون نہوتا) اور مین (تو مثل دیگر مخلوقات کے اتنا عاجز ہون کہ) آپکے علم مین جو کچھ ہے اسکو (بدون آپ کے بتلائے ہوے) نہین جانتا (جیسے دیگر
مخلوقات کا بھی یہی حال ہے پس) تمام غیبون کے جاننے والے آپ ہی ہین (سو جب اپنا اسقدر عجز اور آپ کا کمال مجکو معلوم ہے تو شرکت فے الالوہیت
کا دعوی کیسے کرتا یہانتک تو اس بات کے کہنے کی نفی ہوئی آگے اسکی نقیض کے کہنے کا اثبات ہے کہ) مین نے تو انسے اور کچھ نہین کہا مگر صرف وہی (بات
جو آپ نے مجھسے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اسد تعالی کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور (یہانتک تو عیسے علیہ السلام نے اپنی
حالت کے متعلق عرض کیا آگے ان لوگون کی حالت کے متعلق عرض کرتے ہین کیونکہ انت قلت للناس اتخذونی مین گو تصریحاً تو سوال صدور
قول سے ہے لیکن اشارۃً اس تثلیث کے سبب صدور کا سوال بھی مترشح ہوسکتا ہے پس اس باب مین یون عرض کرینگے کہ) مین ان (کیحالت)
پر مطلع رہا جب تک انمین (موجود) رہا (سو اسوقت تک کا حال تو مین نے مشاہدہ کیا ہے اسکے متعلق بیان کرسکتا ہون) پھر جب آپنے مجکو اٹھا لیا (یعنی
اول بار مین تو زندہ آسمان کیطرف اور دوسری بار مین وفات کے طور پر) تو (اسوقت صرف) آپ ان (کے احوال) پر مطلع رہے (اسوقت کی مجھکو کچھ
خبر نہین کہ انکی گمراہی کا سبب کیا ہوا اور کیونکر ہوا) اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہین (یہانتک تو اپنا اور انکا معاملہ عرض کیا آگے انکے حقتعالی
کے معاملات کے متعلق عرض کرتے ہین کیونکہ انت قلت للناس اتخذونی مین گو صراحتاً تو سوال صدور قول سے ہے مگر طبعاً باعتبار انتقال خصوص بعض احیاناً ایسا
استفہام اس امر کو متضمن معلوم ہونے لگتا ہے کہ چونکہ نبی سے ایسے قول کا صدور براءۃ ہت کا سبب ہوسکتا تھا پس سوال عن الصدور کے اشارۃً براءۃ کا سوال
مترشح ہوسکتا ہے کیا آپ کے نزدیک یہ لوگ رہائی کے قابل ہین پس اس باب مین یون عرض کرینگے کہ) اگر آپ ان کو (اس عقیدہ پر) سزا
دین تو (جب بھی آپ مختار ہین کیونکہ) یہ آپ کے بندے ہین (اور آپ انکے مالک اور مالک کو حق ہے کہ بندون کو ان کے جرائم پر سزا
دے) اور اگر آپ ان کو معاف فرمادین تو (جب بھی آپ مختار ہین کیونکہ) آپ زبردست (قدرت والے) ہین (تو معافی پر بھی قادر ہین اور)
حکمت والے (بھی) ہین (تو آپ کی معافی بھی حکمت کے موافق ہوگی اسلیے اس مین بھی کوئی قبح نہین ہوسکتا۔ مطلب یہ کہ دونون حال مین
آپ مختار ہین مین کچھ دخل نہین دیتا غرض عیسے علیہ السلام معروض اول سبحانک الخ مین اپنی تبری ان اہل تثلیث کے عقیدہ سے اور اسکی
تعلیم سے اور معروض دوم وکنت علیہم الخ مین اپنی تبری ان کے اس عقیدہ کے مفصل سبب جاننے تک سے اور معروض سوم ان تعذبہم الخ
مین اپنی تبری ان کے باب مین کوئی تحریک کرنے تک سے ظاہر کردی اور یہی مقصود تھا حق تعالے کا عیسے علیہ السلام کے ساتھ ان
مخاطبات سے پس اسمین ان کفار کو پوری توبیخ اپنی نادانی پر اور حسرت اپنی ناکامی پر ہوگی) **ف** صاحب فتح نے اپنے منبہات مین سیل کے
مقدمہ ترجمہ قرآن سے ایک فرقہ نصارے عرب کا تثلیث مین بجائے روح القدس کے حضرت مریم کو داخل کرنا نقل کیا ہے اور مقصود اس
آیت مین نفس تثلیث بلکہ مطلق شرک فے الالوہیۃ کو باطل کرنا ہے جیسا کہ لفظ مثلاً ترجمہ مین لانے سے اسطرف اشارہ کردیا گیا اور
یہ تخصیص یا تو باعتبار اس فرقہ کے اسوقت کثیر ہونیکے ہے یا اس اعتبار سے کہ اس سے اسکا ابطال بدرجہ اولے ہوگیا کیونکہ منشاء اس
عقیدۂ فاسدہ کا خوارق ہین اور خوارق مین انکا حال روح القدس سے زیادہ عجیب ہے کیونکہ بشر سے ایسے عجائب کا ظہور مثل تولد و تولید بلا توسط
مرد کے اور دوسرے معجزات و کرامات کے جسقدر عجیب و بعید ہے ملائکہ سے عجائب کا صدور اتنا عجیب و بعید نہین کیونکہ خود نوع ملائکہ عادۃً بہ نسبت نوع بشر
کے زیادہ محل صدور عجائب ہے جیسا کہ ظاہر ہے جب زیادہ عجیب خوارق مین احتمال الوہیت باطل ہے تو کم عجیب مین بدرجۂ اولی **ف** بعض لوگونکو بعض اوقات
مین حماقت سوجھی تھی کہ کہتے تھے کہ یہان عزیز حکیم کی جگہ غفور رحیم مناسب تھا لیکن احقر نے ترجمہ کی جو تقریر کی ہے اس سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ مقصود سفارش
اور تقریب مغفرت نہین کیونکہ قیامت مین کفار و مشرکین کی سفارش نہوگی کیونکہ اسکا منشاء اذن ہے جسکا عدم یقینی ہے بلکہ مقصود تبری و تفویض ہے
اور کفر اس سے مانع نہین کیونکہ اسکا مبنی قدرت ہے جسکا وجود یقینی ہے اور غفور رحیم مین یہ بات حاصل نہوتی بلکہ مقصود کے خلاف لازم آتا پس
اصل جواب ان تغفر لہم کا مثل ان تعذبہم کے فانت مالک لک من غیر قبح ہے اور انک انت العزیز الحکیم اسکی دلیل ہے اور اس دلیل کی ضرورت یہ ہے جو مخلوق سے
جو عفو صادر ہوتا ہے گاہے بوجہ عدم قدرت کے ہوتا ہے اور گاہے کسی مضرت کو متضمن ہونیسے خلاف حکمت ہوتا ہے پس ایک جگہ تو اختیار ہی نہین ہوا اور دوسری
جگہ اختیار قبیح ہوا پس مغفرت الہیہ مین اس دلیل کے لانے سے شبہ عدم قدرت اور عدم حکمت کا جاتا رہا اور مدلول مقدر کی تعیین ہوگئی یعنی مالک لک من

ملحقات الترجمہ

۵۱ قولہ فی لا اعلم ما الخ فہو دلیل لعجزہ المعلوم بنفسہ الدال علے نفی القول بلا واسطۃ کما ان تعلم دال علیہ ایضا بواسطۃ دلیل آخر لان الدلیل القریب علیہ ان کنت قلتہ فقد علمتہ و ہذا دلیل علی قولہ فقد علمتہ فالجملتان تعلم ولا اعلم کلاہما دلیل ۱۲

۵۲ قولہ قبل ما قلت نقیض فہو استدلال ثالث لان احد النقیضین ینفی نقیض الآخر ۱۲

۵۳ قولہ فی امرتنی بہ مجھسے کہنے کو اشارۃ الی التقدیر یکذا امرتنی بقولہم ۱۲

۵۴ قولہ فی توفیتنی یعنی اول بار الی قولہ دوسری بار ومن ہنا لم یقل رفعتنی ولا امتنی والتوفی عام لہما کما فی قولہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فافہم ۱۲

۵۵ قولہ فی شہید ورقیب مطلع اشارۃ الے التفنن فی العبارۃ کما فی الروح لیمیز بین الشہیدین والرقیبین لان کونہ علیہ السلام رقیبا لیس کالرقیب الذی یمنع ویلزم بل کالشاہد علی المشہود علیہ وشغلہ بمجرد القول وانہ تعالی شانہ ہو الذی یمنع ان شاء ۱۲

۵۶ قولہ قبل ان تعذبہم رہائی کے الخ المراد مطلق النجاۃ من غیر خصوصیۃ ترتبہا علی عقیدۃ ہذا القول منہ علیہ السلام ۱۲

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماوینگے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے اُن کا سچا ہونا اُنکے کام آویگا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اللہ تعالیٰ اُن سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور اُن چیزوں کی جو اُنمیں موجود ہیں اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں

ع ۵ | ۱۶

غیر فصیح اسکو فن بلاغت میں اختراس کہتے ہیں بلکہ اگر یہ آیت مومنین کی شان میں بھی ہوتی تب بھی گو غفور الرحیم بھی صحیح ہوتا لیکن عزیز حکیم پھر بھی غیر صحیح نہوتا کیونکہ تقدیر مذکور کو شفاعت میں نص نہیں لیکن شفاعت کے منافی بھی نہیں اور اگر اس سے دلالت علی الشفاعت مقصود ہوتی مقدر معنوی بدلدیا جاتا اسطرح ان تغفرلهم فلا تترک المغفرة بان تنسب الی العجز او السفه سبحنک فانک انت العزیز الحکیم **ربط** اوپر ان دونوں رکوع میں قیامت کے دن اعمال واحوال کا تفتیش کیا جانا مذکور و مقصود ہے اور نزول مائدہ کا قصہ بھی اسی مقصود کی تاکید کے لیے تھا جیسا اوپر آیت یوم یجمع اللہ اور آیت اذ قال اللہ کی تمہیدات میں مفصل اس کی تقریر گذر چکی اب آگے اس تفتیش و محاسبہ کا نتیجہ مذکور ہوتا ہے **نتیجہ مخاطبات و محاسبات مذکورہ**
قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ (ان تمام مکالمات مذکورہ کے بعد) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماوینگے کہ یہ (قیامت کا دن) وہ دن ہے کہ جو لوگ (دنیا میں باعتبار عقائد کے اور اعمال کے اور اقوال کے) سچے تھے (کہ وہ سچا ہونا اب ظاہر ہو رہا ہے جنمیں انبیاء جن سے خطاب ہو رہا ہے اور مومنین جن کے ایمان کی انبیاء و ملائکہ سب شہادت دینگے سب داخل ہیں اور اس میں اشارہ تصدیق رسل و تصدیق عیسےٰ علیہ السلام کیطرف بھی ان مخاطبات میں ہو گیا۔ غرض یہ سب حضرات جو دنیا میں سچے تھے) انکا سچا ہونا[1] (آج) اُن کے کام آویگا (اور وہ کام آنا یہ ہے کہ) انکو (جنت کے) باغ (رہنے کو) ملینگے جنکے (محلات کے) نیچے نہریں جاری ہونگی جنمیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے (اور یہ نعمتیں ان کو کیوں نہ ملیں کیونکہ) اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش ہیں (اور جو شخص راضی و مرضی ہو اُسکو ایسی ہی نعمتیں ملتی ہیں) یہ (جو کچھ مذکور ہوا) بڑی بھاری کامیابی ہے (کہ دنیا کی کوئی کامیابی اُسکے برابر نہیں ہو سکتی) **ف** اور اسی سے حال اہل صدق کے اضداد یعنی کفار وغیرہ کا معلوم ہو گیا کہ مستحق سزا ہونگے چونکہ آگے علی کل شئ قدیر کے عموم میں یہ سزا بھی داخل ہے شاید یہاں اس لیے تصریحاً و تخصیصاً اسکا بیان نہ فرمایا ہو واللہ اعلم **ربط** اب سورت ختم ہونے کو ہے تمام سورت میں کچھ اصول اور کچھ فروع مذکور فرمائے گئے ہیں آگے خاتمہ میں للہ ملک السموات الخ میں ان احکام کے مشروع فرمانے کا اللہ تعالیٰ کو حق حاصل ہونا اور اسی میں ان احکام کی مخالفت کا بندوں کے لیے قبیح ہونا کہ وہ مخالف ایسے مالک اور ملک عظیم کی ہے اور وہو علی کل شئ قدیر میں اطاعت پر جزا اور مخالفت پر سزا کا صحیح الوقوع ہونا اشارۃً مذکور ہے **اثبات ملک و قدرت حق تعالیٰ** لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور اُن چیزوں کی جو (آسمانوں اور زمین) میں موجود ہیں اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتے ہیں **ف** پس باعتبار تقریر تمہید کے خاتمہ کو پوری سورت سے تلاحق ہے جیسا کہ فاتحہ یعنی شروع کی آیت کو بھی اسیطرح پوری سورت سے تعلق تھا جیسا اس جگہ مذکور ہوا ہے کہ اوفوا بالعقود بوجہ عموم معنے کے بمنزلہ متن کے ہے اور پوری سورت اسکی شرح پس سورت امر بایفاء عہود سے شروع ہوئی اور ایفاء اور اسکے ضد کے حسن و قبح و ثمرہ کے بیان پر ختم ہوئی اور درمیان میں محل ایفاء کی تفصیل ہو گئی فسبحان اللہ ما الطف کلامه و ادق مرامه و احسن بدءه و ختامه قد تم تفسیر سورة المائدة بحمد اللہ تعالیٰ و عونه و توفیقه و فضله علی ید ہذا الفقیر الحقیر۔ الذلیل الکسیر۔ الغریق فی بحار السیئات۔ و الحریق بنار الخطیئات۔ نجاہ اللہ من الظلمات۔ و انقذه من الموبقات و وفقه لختم تفسیر کلامه المجید۔ فانه فعال لما یرید۔ ہذا و کان الیوم یوم الاحد الثانی و العشرین۔ من شهر اللہ المحرم سنة الف و ثلثمائة و اربع و عشرین۔ من ہجرة سید المرسلین۔ صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی آله و اصحابه و ازواجه و ذریاته و عترته الطیبین الطاہرین۔ ابد الآبدین۔ و دہر الداہرین۔ آمین یا رب العلمین۔

لمحقات الترجمة

[1] **قوله** فی ف (۲) مقدر معنوی بدل دیا جاتا و علیه یحمل ما فی الاحادیث من ارادته صلی اللہ علیه وسلم بہذه الآیة الشفاعة لامته فافهم فانه من المواہب

[2] **قوله** فی صدقهم انکا سچا ہونا آج نا المراد بہذا الصدق صدقهم فی الدنیا المترتب علیه صدقهم فی الآخرة اذا سئلوا فلا یلزم ان لو ارید الصدق فی الدنیا لم یکن فیه تصدیق عیسے علیه السلام و لو ارید فی العقبی لزم کون دار الجزاء دار العمل فافهم ۱۲

اختلاف القراءة فی قراءة یوم بالرفع خبر لہذا و فی قراءة یوم بالنصب ظرف لقال و خبر ہذا محذوف ای حق او ظرف مستقر وقع خبر الہذا ای قال اللہ تعالیٰ ہذا القول واقع فی یوم ینفع ۱۲

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً
	شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جوکہ نہایت مہربان بڑے رحم والے ہین	

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

تمام تعریفین اللہ ہی کے لئے لائق ہین جس نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا　اور تاریکیون کو　اور نور کو بنایا　پھر بھی کافر لوگ اپنے رب کے برابر

يَعْدِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝

قرار دیتے ہین　وہ ایسا ہے جس نے تمکو مٹی سے بنایا　پھر ایک وقت معین کیا　اور دوسرا معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝

اور وہی ہے معبود برحق آسمانون مین بھی اور زمین مین بھی وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتے ہین اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اسکو جانتے ہین

سورۃ الانعام مکیۃ الا ست آیٰت او ثلٰث من قولہ تعالیٰ قل تعالوا وھی مائۃ وخمس وستون آیۃ کذا فی البیضاوی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سورت سابقہ کے انجام اور اسکے آغاز مین تو مناسبت یہ ہے کہ دونون مشتمل ہین ابطال شرک اور اثبات توحید اور اسکے دلائل پر اور دونون سورتون کے مجموعہ مین یہ مناسبت ہے کہ دونون مشتمل ہین شرائع پر گو سورت سابقہ مین شرائع مین سے فروع بھی مثل اصول کے کثیر ہین چنانچہ بیشتر تک انکا شمار ہو چکا ہے اور اس مین تقریباً تمام سورت مین اصول ہی زیادہ ہین اور فروع بہت کم ہین کہ عدد مذکور کے ثلث یا ربع سے متجاوز نہین اور خود اس سورت کے باہم اجزاء مین مناسبت و ارتباط یہ ہے کہ حاصل سورت کا چند امور ہین۔ اثبات توحید۔ اثبات رسالت توحید و رسالت کی تائید کیلیے بعض قصص انبیاء علیہم السلام کے۔ اثبات قرآن۔ اثبات بعث انکے منکرین کا عناد قولی و فعلی ان منکرین پر وعیدین۔ ان وعیدونکی تائید کیلیے بعض امم مکذبین کا حال ہلاکت۔ ان منکرین سے مکالمت و محاجہ خود انکی رسوم و عادات کی تقبیح۔ انکے ساتھ معاملہ رکھنے مین اعتدال کی تعلیم کہ تبلیغ مین کمی نہو تشدد مین حد شرعی سے زیادتی نہو مخالطت مین مداہنت نہو۔ دلجوئی یا فکر ہدایت مین مبالغہ نہو۔ انکی رسوم جہالت کے مقابلہ مین بعض مکارم اخلاق اسلامیہ کا بیان اور یہ تمام تر گفتگو مشرکین سے ہی صرف دو مین جگہ مسئلہ نبوت و قرآن یا حلت و حرمت اشیاء کی بحث کی مناسبت سے ضمناً اہل کتاب خصوص یہود کی تقبیح آگئی ہی یہ حاصل ہے سورت کا اور ان سب مضامین مین وجہ تعلق و ربط مخفی نہین پس سب سے اول توحید کی آیتین ہین **احقاق توحید ابطال اشراک مع اشارہ بحزاء آن** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ تمام تعریفین اللہ ہی کے لیے لائق ہین جسنے آسمانونکو اور زمین کو پیدا کیا (جوکہ جواہر مین سے ہے) اور تاریکیونکو اور نور کو بنایا (جوکہ اعراض مین سے ہے) پھر بھی کافر لوگ (عبادت مین دوسرونکو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہین وہ (اللہ) ایسا ہے جسنے تم (سب) کو (بواسطہ آدم علیہ السلام کے) مٹی سے بنایا پھر (تمہارے مرنیکا) ایک وقت معین کیا اور دوسرا معین وقت (دوبارہ زندہ ہوکر اٹھنے کا) خاص اللہ ہی کے نزدیک (معلوم) ہے پھر بھی تم (مین سے بعض لوگ) شک رکھتے ہو (کہ بعث کو ممتنع سمجھتے ہو حالانکہ جسنے حیوٰۃ اول دی دوبارہ دینا کیا مشکل ہے) اور وہی ہے معبود برحق آسمانون مین بھی اور زمین مین بھی (یعنی اور سب معبود باطل ہین) وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتے ہین اور (بالخصوص) تم جو کچھ (ظاہراً یا باطناً) عمل کرتے ہو (جسپر مدار جزا ہے) اسکو جانتے ہین **ف** توحید تینون آیتونکا مقصود مشترک ہے یعنی عبادت کے لائق وہ ہی جسمین یہ صفات ہون کہ وہ خالق انفس و آفاق کا ہو۔ اور عالم غیب و شہادت کا ہو اور آخر کی دو آیتون مین بعث کی خبر اور اسکے امتناع کا دفع اور محاسبہ علی الکسب پر تنبیہ بھی ہے جس سے شرک پر وعید ثابت ہوگئی۔ اور دوسرے اجل کے علم کو اپنے ساتھ مخصوص فرمایا کیونکہ پہلے اجل کا گو قطعی علم نہ سہی مگر ظنی طور پر علامات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ **ربط** اوپر آیات و دلائل توحید کا بیان تھا آگے کفار کا مطلقاً آیات الٰہیہ سے اعراض کرنا مع وعید مذکور ہے

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی خلقکم سب کو فی تمترون لبعض لان الخلق عام والامتراء غیر عام وقولہ فی خلقکم بواسطہ لان ذریتہ خلقت من نطفۃ فالمذکور ہہنا مادتہم الاولیۃ ۱۲ **۲ قولہ** فی یعلم ما تکسبون جسپر مدار اشارۃ الی وجہ التخصیص لبعد التعمیم ۱۲

اللغات یعدلون من العدل بمعنے التسویۃ ۱۲ **النحو** ثم الاولی للاستبعاد وکذا الثالثۃ واما الثانیۃ فللترتیب الذکری و اللہ فی ہو اللہ معناہ المعبود ای بحق لیصح تعلق الظرف بہ و اجل مسمی مبتدا و تخصیصہ بالصفۃ ۱۲

فائدۃ من الروح۔ الاخبار بنزول ہذہ السورۃ جملۃ ضعیفۃ ویؤیدہ ما قالہ ابن الصلاح فی فتاواہ الحدیث الوارد فی انہا نزلت جملۃ رویناہ من طریق ابی بن کعب لم نر لہ سنداً صحیحاً وقد روی ما یخالفہ ومن ہذا یعلم ما فی دعوی الامام اتفاق الناس علی القول بنزولہا جملۃ فتدبر آہ ۱۲

وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ

اور انکے پاس کوئی نشانی بھی اُنکے رب کی نشانیوں میں سے نہیں آتی　مگر وہ اُس سے اعراض ہی کیا کرتے ہیں　سو انہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھوٹا بتلایا جبکہ وہ اُنکے پاس پہونچی سو جلدی ہی انکو خبر ملجاویگی

أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ

اس چیز کی جسکے ساتھ یہ لوگ استہزا کیا کرتے تھے　کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کرچکے ہیں جنکو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تمکو وہ قوت نہیں دی

لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ

اور ہم نے اُن پر خوب بارشیں برسائیں　اور ہم نے اُن کے نیچے سے نہریں جاری کیں　پھر ہم نے انکو اُنکے گناہوں کے سبب ہلاک کرڈالا اور اُنکے بعد دوسری

بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا

جماعتوں کو پیدا کردیا　اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اُسکو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر

سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝

صریح جادو ہے　اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ انکے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیجدیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہوجاتا پھر انکو ذرا مہلت نہ دی جاتی

بیان اعراض و تکذیب کفار و وعید بر آن وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ اور ان (کفار) کے پاس کوئی نشانی بھی اُنکے رب کی نشانیوں میں سے نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض ہی کیا کرتے ہیں سو (چونکہ یہ انکا شیوہ ہوگیا ہے اسلیے) انہوں نے اس سچی کتاب (یعنی قرآن) کو بھی جھوٹا بتلایا جبکہ وہ اُنکے پاس پہونچی سو (انکی یہ تکذیب خالی نہ جائیگی بلکہ) جلدی ہی انکو خبر ملجاویگی اس چیز کی جسکے ساتھ یہ لوگ استہزا کیا کرتے تھے (مراد اس سے عذاب ہے جسکی خبر قرآن میں سنکر ہنستے تھے جس سے قرآن کی تکذیب لازم آتی تھی اسکی خبر ملنے کا مطلب یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوگا اسکی خبر آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور اگر عذاب کو بعید سمجھتے ہیں تو انکی غلطی ہے) کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو (عذاب سے) ہلاک کرچکے ہیں جنکو ہم نے دنیا میں ایسی قوت (جسمانی و مالی) دی تھی کہ تمکو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے اُن پر خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے اُنکے (کھیت اور باغوں کے) نیچے سے نہریں جاری کیں (جس سے زراعت اور پھل کی خوب ترقی ہوئی اور ثروت سے گذر کرتے تھے) پھر (باوجود اسقدر قوت و سامان کے) ہم نے انکو اُنکے گناہوں کے (یعنی کفر و اعراض کے) سبب (انواع عذاب سے) ہلاک کرڈالا اور اُنکے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کردیا (اسیطرح اگر تمپر عذاب نازل کردیں تو تعجب کیا ہے) **ف** مراد ان ہلاک شدہ جماعتوں سے عاد و ثمود وغیرہ ہیں کہ انواع عذاب سے ہلاک کیے گئے ان کے آثار نمایاں تھے اُنکے دیکھنے کو ہلاکت کا دیکھنا فرمادیا اور جس عذاب سے کفار ہو جو دین کو ڈرایا مراد اُس سے یا تو دنیوی عذاب ہو چنانچہ قتل اور قید کیے گیے اور یا عذاب آخرت ہو کہ وہ بھی قریب ہے کیونکہ مرتے کے ساتھ ہی سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اور انشأنا الخ اسلیے فرمایا کہ اُنکے ہلاک کرنے سے حقیقت میں تو ہمارا کیا ضرر ہوتا ظاہر ابھی تو ہمارے ملک میں کوئی کمی نہیں آئی کہ دنیا ویسی ہی بسی رہی ورنہ اگر دوسرے کے نقصان پہونچانے سے اپنا بھی کچھ نقصان محتمل ہوتا ہے تو بعض اوقات یہ مانع ہوجاتا ہے رہا فنا و قیامت تو وہ خود آبادی دنیا کی میعاد ہی ہے میعاد پر ختم ہوجانا ضرر صوری بھی نہیں کہا جاسکتا اور وہ بھی ارادہ سے اور ضرر حقیقی جو اصل مقصود بالنفی ہے وہ تو ہر حال میں منتفی ہے۔
ربط اوپر کفار کی تکذیب و اعراض کا بیان تھا جو کہ توحید و آیات کے بارہ میں تھا آگے اُنکے اصرار علی التکذیب و عناد کا بیان ہے جو توحید و آیات کے سوا رسالت کے باب میں بھی تھا اور یہ تینوں مفہوم جو مرتب طور پر مذکور ہیں واقع میں بھی باہم متدرج ہیں کیونکہ تکذیب تو اعراض سے اشد ہے اور عناد تکذیب سے اشد ہے **بیان عناد کفار عموماً و در رسالت خصوصاً** وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝ ⑧

ملحقات الترجمہ
۱ قولہ فی یستہزؤن تکذیب بہ للازم الخ لیصح ترتیب الاتیان علی التکذیب للقرآن ۱۲
۲ قولہ فی انباء ما کانوا مطلب الخ فما کانوا بہ العذاب فالاتیان انبا ءہ حضور مصداق انبا ءہ والمصداق للخبر الخبر عنہ ای العذاب فحضور حضور العذاب فاتیان الانباء حضور العذاب ۱۲
۳ قولہ فی قرن جماعت بحذف المضاف ای اہل قرن ۱۲
۴ قولہ فی ارسلنا خوب بارشیں فالسماء بمعنا بارشیں و مدرارا معناہ خوب و ارسلنا معناہ برسائیں لان مدرارا مفعال من الدر و ای کثیر الدر ۱۲

البلاغۃ قولہ نمکن لکم فیہ التفات ۱۲

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

اور اگر ہم اسکو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اسکو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے پھر انپر وہی اشکال ہوتا جو اب اشکال کر رہے ہیں اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں انکے ساتھ بھی استہزاء کیا گیا ہے پھر جن لوگون نے

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

ان سے تمسخر کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جسکا تمسخر اڑاتے تھے　آپ فرما دیجیے کہ ذرا زمین میں چلو پھرو　پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے والون کا کیا انجام ہوا

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

آپ کہیے کہ جو کچھ آسمانون اور زمین مین موجود ہے یہ سب کسکی ملک ہے آپ کہدیجیے کہ سب اللہ ہی کی ملک ہے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرمالیا ہے تمکو خدا تعالیٰ قیامت کے روز جمع کرینگے　اس مین کوئی شک نہیں　جن لوگون نے اپنے کو ضائع

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

کر لیا ہے　سو وہ ایمان نہ لاوینگے　اور اللہ ہی کی ملک ہے سب جو کچھ رات مین اور دن مین رہتے ہین اور وہی بڑا سننے والا بڑا جاننے والا

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ⑨ اور (ان لوگون کے عناد کی یہ حالت ہے کہ) اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے (جیسا یہ لوگ کہا کرتے ہین تنزل علینا کتابا نقرءہ) پھر اسکو یہ لوگ اپنے ہاتھون سے چھو بھی لیتے (جسمین احتمال نظربندی کا بھی نہین ہو سکتا) تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی نہین مگر صریح جادو ہے (کیونکہ جب دلمین ارادہ ماننے کا نہین ہوتا تو ہر دلیل مین کوئی نکوئی بات نکال لیتا ہے) اور یہ لوگ یون (بھی) کہتے ہین کہ ان (پیغمبر) کے پاس کوئی فرشتہ (جسکو ہم دیکھیں اور اسکی باتین سنین) کیون نہین بھیجا گیا (جیسا ان آیتون مین منقول ہے او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا اور لولا انزل الیہ ملک فیکون معہ نذیرا۔ اور لولا انزل علینا الملائکۃ حق تعالیٰ فرماتے ہین) اور اگر ہم کوئی فرشتہ (اسطرح) بھیجدیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا پھر (نزول فرشتہ کے بعد) انکو ذرا مہلت نہ دیجاتی (بلکہ جب اسکو نہ مانتے جسکا وقوع ان سے یقینی ہے جیسا آگے آتا ہے تو فوراً عذاب نازل ہو جاتا کیونکہ آیت قاہرہ اور پھر وہ بھی فرمائشی نازل ہونیکے وقت نہ ماننا حسب عادت الٰہیہ موجب ہلاک فوری ہے اور اب گو عذاب ہوگا مگر جلدی مہلت تو ہے جسمین اگر توبہ کرنا چاہین ممکن ہے) اور (اگر کسیکو یہ احتمال ہو کہ شاید نزول فرشتہ کے وقت یہ مان ہی لیتے تو یہ احتمال محض غیر واقعی ہے کیونکہ) اگر ہم اس (بھیجے ہوئے) کو فرشتہ تجویز کرتے تو (چونکہ فرشتہ کی شکل مین بھیجنا اسلیے نہوتا کہ آدمی ان حواس ستعارفہ مین فرشتہ کو اسکی اصلی صورت مین دیکھنے پر قادر نہین اسلیے) ہم اس (فرشتہ) کو (باعتبار شکل کے) آدمی ہی بناتے اور (جب آدمی کی شکل پر وہ ہوتا تو) ہمارے اس فعل سے (اسوقت) پھر انپر وہی اشکال (واشتباہ) ہوتا جو اب اشکال (واشتباہ) کر رہے ہین (یعنی اس فرشتہ کو بشر سمجھکر پھر یہی اعتراض کرتے غرض نزول ملک سے انکا نفع تو کچھ نہوتا کیونکہ انکا اشتباہ بحالہ باقی رہتا اور انکا ضرر یہ ہوتا کہ ہلاک کر دیے جاتے اسلیے ہمنے اسطرح نازل نہین کیا خلاصہ یہ کہ غایت عناد سے ایسی باتین نکالتے ہین جو ہدایت ووضوح حق کا طریق نہین اور جو اسکا طریق ہے کہ آیات ومعجزات موجودہ مین غور کرنا اس سے کام نہین لیتے) ربط اوپر کفار کے اعراض وتکذیب مع الاستہزاء وعناد کا ذکر تھا چونکہ ان امور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ پہونچتا تھا اسلیے آگے تسلی کا مضمون فرماتے ہین تسلیۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑩ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ⑪ اور (آپ انکی بیہودگیون سے صدمہ زدہ نہوجیے کیونکہ) واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہین انکے ساتھ بھی (انکے مخالفین کیطرف سے) استہزاء کیا گیا ہے (جو مستلزم ہے تکذیب کو پس یہ کوئی نئی بات نہین) پھر (آخر استہزاء سے پیغمبرون کا کوئی نقصان نہوا بلکہ ان کفار ہی کو اسکا انجام بھگتنا پڑا چنانچہ) جن لوگون نے ان (پیغمبرون) سے (سزائے تکذیب کی وعید سنانے پر) تمسخر کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جسکا تمسخر اڑاتے تھے (اسیطرح آپ کی جو یہ تکذیب کرتے ہین انکا کیا ضرر ہے آپ کیون مغموم ہوتے ہین یہ خود ہی مستحق عذاب دنیوی یا اخروی ہو رہے ہین اور اگر یہ عذاب امم سابقہ کا انکار کرنے لگین تو) آپ (ان سے) فرما دیجیے کہ ذرا زمین مین چلو پھرو پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنیوالون کا کیا انجام ہوا (آثار کے ہوتے ہوئے کسی شئی کا انکار مشکل ہے) ربط اوپر جو توحید کا مضمون تھا آگے پھر عود ہے اسکی طرف اور اسکے ضمن مین معاد کا مضمون ہے تاکہ اعتقاد توحید کی رغبت اور اشراک سے رہبت ہو توحید ومعاد قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑫ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑬

اللغات فی القاموس حاق بہ احاط بہ ۱۲ **النحو** ما یلبسون ما مصدریۃ وہو الاظہر لاستمرار حذف المثل فی نحو ضربت ضرب الامیر ومتعلق یلبسون علی انفسہم کذا فی الروح ۱۲۔

ملحقات الترجمۃ

۵۱ قولہ لقضی الامر آیت قاہرہ الی قولہ حسب عادت

ع اللبس اعم من الشکل او الاکثری واعتبار کون ہذہ الآیۃ قاہرۃ مذکور فی الکبیر وکونہا مقترحۃ فی سائر التفاسیر ۱۲

۵۳ قولہ قبل للبسنا جب آدمی قال البیضاوی جواب محذوف ای ولو جعلنا رجلا للبسنا وفی الروح یجوز ان یکون عطفا علی جواب لو المذکور ولا ضیر فی عطف لازم الجواب علیہ اہ قلت لان لازم اللازم لازم ۱۲

۵۳ قولہ فی للبسنا ہمارے اس فعل سے اشارۃ الی ان نصب الفائدۃ لیس ہو الاسناد بل المسند وانما اسند الی اللہ تعالی کخلق الروح لانہ بخلقہ تعالی او للزومہ لجعلہ رجلا ۱۲

۵۴ قولہ ہنا اسوقت فی یلبسون اب کما فی الروح للبسنا علیہم حینئذ ما یلبسون علی انفسہم الساعۃ اہ

۵۵ قولہ فی استہزئ کوئی نئی بات اشارۃ الی ان التسلیۃ قد تمت بہ کما فی الروح قلت فلا یلزم ان یکون للاخبار عن العذاب دخل فی التسلیۃ لان المعلوم من حالہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یرید العذاب وانما اخبر عن العذاب علیہم بل من حیث نفی الضرر عن الرسل کما اشیر الیہ فی الترجمۃ لا من حیث اثبات الضرر ۱۲

۵۶ قولہ فی منہم پیغمبرون فالضمیر راجع الی الرسل ومنہم متعلق بسخروا والقائل سخرت منہ وبہ ۱۲

۵۷ قولہ فی ماکانوا اس عذاب کے الخ فی الروح قیل ان المراد من الذی کانوا یستہزءون

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ

آپ کہیے کہ کیا اللہ کے سوا جو کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے ہیں اور جو کہ کھانیکو دیتے ہیں اور انکو کوئی کھانیکو نہیں دیتا کسیکو معبود قرار دوں ۔ آپ فرما دیجیے کہ مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں

مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ

اسلام قبول کروں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا آپ کہدیجیے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جس شخص سے اس روز وہ عذاب

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ

ہٹا دیا جاویگا تو اسپر اللہ تعالی نے بڑا رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے اور اگر تجکو اللہ تعالی کوئی تکلیف پہونچاویں تو اسکا دور کرنیوالا سوا اللہ تعالی کے اور کوئی نہیں اور اگر تجکو کوئی نفع پہونچاویں

بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں اور وہی اللہ تعالی اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور وہی بڑی حکمت والے اور پوری خبر رکھنے والے ہیں

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ آپ ان منکرین سے بطور الزام حجت کے) کہیے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے یہ سب کس کی ملک ہے (اول تو وہ بھی جواب دینگے جس سے توحید ثابت ہوگی جیسا دوسری آیت میں ہے قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون سیقولون للہ لیکن اگر کسی وجہ سے مثل خوف مغلوبیت کے جواب نہ دیں تو) آپ کہدیجیے کہ سب اللہ ہی کی ملک ہے (اور ان سے یہ بھی کہدیجیے کہ) اللہ تعالی نے (اپنی فضل و عدہ سے تائبین عن الشرک کے ساتھ) مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے (پس جب توحید واقع میں بھی حق ہے اور موجب رحمت بھی ہے تو اسکو اختیار کرلو اور یہ بھی کہدیجیے کہ اگر تم نے توحید کو قبول نکیا تو پھر سزا بھی بھگتنا ہوگی کیونکہ) تمکو خدا تعالی قیامت کے روز (قبروں سے زندہ کرکے میدان حشر میں) جمع کرینگے (اور سب کا حساب لینگے پھر جیسا جیسا عمل ہوگا ویسا برتاؤ فرماوینگے اور روز قیامت کی حالت یہ ہے کہ) اس (کے آنے) میں کوئی شک (وشبہہ) نہیں (اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ گو آپ توحید کا اثبات اور رحمت و عذاب کا وعدہ و وعید کتنا ہی فرماویں مگر) جن لوگوں نے اپنے کو (یعنی اپنی عقل و نظر صحیح کو ضائع (یعنی معطل) کرلیا ہے سو وہ ایمان نہ لاوینگے (کیونکہ کسی مطلوب کے حاصل کرنیکے لیے استعمال قوت فکریہ کا ضروری ہے اور یہ اس سے کام نہیں لینا چاہتے پھر ایمان کیونکر لاوینگے) اور (ان سے اثبات توحید کے لیے مکرر تاکہ شاید ہدایت ہو جاوے ورنہ حجت اچھی طرح قائم ہو جاوے یوں بھی کہیے کہ) اللہ ہی کی ملک ہے سب جو کچھ راتوں میں اور دن میں رہتے ہیں (اسکے اور قل لمن ما فی السموات کے مجموعہ کا حاصل یہ نکلا کہ جتنی چیزیں کسی مکان میں ہیں یا کسی زمان میں ہیں سب اللہ کی مملوک ہیں) اور وہی ہے بڑا سننے والا بڑا جاننے والا (پھر اثبات توحید کے بعد ان سے) آپ کہیے کہ کیا اللہ کے سوا جو کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے ہیں (جیسا اوپر مذکور ہوا) اور جو کہ (اوروں کو) کھانیکو دیتے ہیں اور انکو کوئی (بوجہ عدم احتیاج کے) کھانیکو نہیں دیتا (جیسا کہ اوپر انکے مالک الکل ہونے سے ثابت ہوا کیونکہ اس کل میں طاعم و مطعوم اور طعم سب داخل ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہی رزاق ہیں اور اثبات صفات کمال سے نفی نقص کی بھی ہوئی اور مطعومیت و احتیاج نقص ہے پس صفات مذکورہ سے اسکی بھی نفی ہو گئی تو کیا ایسے اللہ کے سوا) کسیکو (اپنا معبود) قرار دوں آپ (اس استفہام انکاری قل اغیر اللہ کی شرح میں ان سے) فرما دیجیے کہ (میں غیر اللہ کو معبود کیسے قرار دیتا کہ اول تو مقتضا ادلہ عقلیہ مذکورہ کے خلاف دوسری دلیل نقلی کے خلاف چنانچہ) مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ (جتنے لوگوں کو قرآن کے ذریعہ سے توحید پہونچے گی ان میں) سب سے پہلے میں اسلام (باصولہ و فروعہ کہ ان میں توحید بھی آگئی) قبول کروں اور (مجکو یہ کہا گیا ہے کہ) تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا (جیسا کہ وقوعا و احتمالا ہمیشہ عدم اشراک منفی رہا مگر اوروں کو یہ کہا گیا تاکہ تنبیہ ہو کہ جب معصوم کو یہ حکم ہے تو غیر معصومین کو تو کیوں نہ ہوگا جہاں کہ وقوع و احتمال سب موجود ہے) آپ (اپنے اوپر رکھکر انکو شرک کا عذاب بھی جسکا اشارہ یجمعنکم میں تھا سنانے کے لیے) کہدیجیے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا (امر بالاسلام اور نہی عن الاشراک میں جو اوپر مذکور ہوئے ہیں) نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن (یعنی قیامت) کے عذاب سے (جو کہ کہنا نہ ماننے والوں کو ہوگا) ڈرتا ہوں (اور اس عذاب کی یہ کیفیت ہے کہ) جس شخص سے اس روز وہ عذاب

اختلاف القراءة فی قراءة یصرف مبنیا للفاعل فالضمیر فی یصرف للہ تعالی والمفعول محذوف ای من یصرفہ اللہ عنہ ۱۲۔

ملحقات الترجمة

۵۱ قولہ فی کتب بھی کہدیجیے فہو داخل تحت الامر قل وکذا اکثر ما بعد کما فی الروح ۱۲ ۵۲ قولہ منکر تاثیین کذا فی الروح ۱۲ ۵۳ قولہ فی لاریب حالت یہ ہے اشارہ الی کون الجملة حالا من یوم ۱۲ ۵۴ قولہ فی الذین جن لوگوں اشارة الی ان الموصول مبتدا خبرہ فہم لا یومنون ۱۲ ۵۵ قولہ فی فسر ضائع تفسیر بالحاصل لان الخسران لازمہ والنفسہم محل للخسران وحاصل الخسار فی انفسہم ای فی عقولہم تضییعہا وعلی ہذا التفسیر فلا اشکال علیہ بان الخسار ہو عین عدم الایمان لان التغایر قد حصل بینہما فاحدہما سبب والآخر مسبب من غیر اتحاد وقولہ معطل اشارة الی انہ لیس بمفقود لیلزم تکلیف ما لا یطاق ۱۲ ۵۶ قولہ فی ولہ تاکہ اشارة الی نکتة التکریر للدلیل ۱۲ ۵۷ قولہ فی ما سکن رہتے ہیں اشارة الی کونہ من السکنی لا من السکون لیعم الساکن والمتحرک ۱۲ ۵۸ قولہ فی ولیا معبود کذا فی البیضاوی لان الکلام فیہ۔ قلت وفی نسبتہ الی النفس تلطیف فی الدعوة حیث لم یخاطبہم بانکار الاتخاذ ۱۲ ۵۹ فی اکون اول ہو جیے گی فالاول علی معناہ الحقیقی ۱۲ ۶۰ قولہ فی لا تکونن مجکو یہ کہا گیا اشارة الی العطف بعد تعلقہ بالمقدر ای قیل لی لا تکونن فالحاصل انی امرت بالاسلام ونہیت عن الاشراک ۱۲ ۶۱ قولہ فی من یصرف کیفیت اشارة الی ان جملة من یصرف صفة لعذاب ۱۲ ۶۲ قولہ منکر جس شخص سے فالضمیر فی یصرف الی العذاب وفی عنہ الی من وتحیل العکس ۱۲

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ۚ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ

آپ کہیے کہ سب سے بڑھکر چیز گواہی دینے کے لیے کون ہے آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالی گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تمکو اور جس جس کو یہ قرآن پہونچے ان سبکو ڈراؤں

اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

کیا تم سچ مچ یہی گواہی دوگے کہ اللہ تعالے کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں آپ کہدیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا آپ کہدیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بیشک میں تمہارے

تُشْرِکُوْنَ ۘ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ع

شرک سے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کر لیا ہے سو وہ ایمان نہ لاوینگے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

اور اس سے زیادہ اور کون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعالے پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ تعالی کی آیات کو جھوٹا بتلاوے ایسے بے انصافوں کو رستگاری نہوگی

ہٹا دیا جاویگا (اور وہ شخص ہوگا جو امر بالاسلام و نہی عن الاشراک میں کہنا مانے) تو اسپر اللہ تعالے نے بڑا رحم کیا اور یہ (عذاب کا ہٹ جانا اور اللہ تعالی کی رحمت کا متوجہ ہوجانا) صریح کامیابی ہے (عذاب الہی کی اس کیفیت سے اس رحمت کی تفصیل ہوگئی جو کتب علی نفسہ الرحمۃ میں مطیعین کے لیے اجمالا موعود تھا) اور (آپ اوپر کے عذاب و رحمت کے اختصاص قدرت کے لیے تاکہ وعدہ رحمت میں یا وعید عذاب میں احتمال کسی مزاحم و مانع کا نہ رہے یہ بھی سنا دیجیے کہ) اگر (اے انسان) تجکو اللہ تعالی کوئی تکلیف (دنیا یا آخرت میں) پہونچاویں تو اسکا دور کرنیوالا سوا اللہ تعالی کے اور کوئی نہیں (وہ چاہیں دور کریں یا نکریں خواہ دیر میں کریں یا جلدی کریں) اور اگر تجکو (اسیطرح) کوئی نفع پہونچاویں تو (اسکا بھی کوئی ہٹانیوالا نہیں جیسا دوسری جگہ ہے فلا راد لفضلہ کیونکہ) وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں (انکے مقابلہ میں کسیکو قدرت نہیں اسلیے انکے چاہے ہوئے کو کوئی نہیں ہٹا سکتا اور مضمون مذکور کی تاکید کیلیے یہ بھی فرمادیجیے کہ) وہی اللہ تعالی (قدرت سے) اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور (علم کے اعتبار سے) وہی بڑی حکمت والے اور پوری خبر رکھنے والے ہیں (پس علم سے سبکا حال جانتے ہیں اور قدرت سے سبکو جمع کرلیں گے اور حکمت سے مناسب جزا و سزا دینگے اسلیے اسلام قبول کرلینا ضروری ہے) **ربط** اوپر توحید و رسالت کے باب میں جدا جدا کلام ہوا ہے آگے دونوں میں مجتمعا کلام ہے چنانچہ ائنکم لتشہدون الخ میں توحید کی بحث ہے اور قل اللہ شہید بینی الخ میں رسالت کی بحث ہے اور شان نزول بھی اسکا دو واقعے دونوں مسئلوں کے متعلق ہیں چنانچہ کلبی نے روایت کیا ہے کہ کفار مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا کہ کیا خدا تعالی کو آپکے سوا کوئی رسول نہیں ملا ہم تو نہیں سمجھتے کہ آپ کے دعوی کی کوئی تصدیق کرسکتا ہے اور ہمنے تو یہود و نصاری سے پوچھکر دیکھ لیا وہ تو یوں کہتے ہیں کہ انکی کتابوں میں آپکا ذکر ہی نہیں سو ہمکو کوئی بتلائے کہ جو اس بات کی گواہی دے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور ابن جریر وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نحام بن زید اور قردم بن کعب اور بحری بن عمرو آپکی خدمت میں آئے اور کہا کہ کیا آپکے علم میں سوا اللہ تعالی کے اور کوئی معبود نہیں آپنے فرمایا کہ واقع میں بھی سوا اللہ تعالے کے کوئی معبود نہیں میں تو یہی دیکر بھیجا گیا ہوں اور اسیکی دعوت کرتا ہوں اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کذا فی روح المعانی

عود بمسئلہ توحید و رسالت قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ۚ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ⑲ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑳ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ㉑ آپ (ان منکرین توحید و رسالت سے) کہیے کہ (اچھا یہ بتلاؤ کہ) سب سے بڑھکر چیز گواہی دینے کے لیے کون ہے (جسکی گواہی پر کسی مختلف فیہ مسئلہ کا فیصلہ ہوجاوے اسکا جواب ظاہر ہے کہ یہی ہوگا کہ اللہ سب سے بڑھکر ہے پھر) آپ کہیے کہ (بس) میرے اور تمہارے درمیان (جو مسئلہ مختلف فیہ ہو رہا ہے اسمیں وہی) اللہ تعالی گواہ ہے (جسکی گواہی سب سے بڑھکر ہے) اور (انکی گواہی یہ ہے کہ) میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے (منجانب اللہ) بھیجا گیا ہے (جسکی صفت اعجاز جو دلیل ہے مبعوث و مصدق من اللہ ہونیکی ظاہر ہے) تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تمکو اور جس جس کو یہ قرآن پہونچے ان سبکو (ان وعیدوں سے) ڈراؤں (جو توحید و رسالت کے انکار پر اسمیں مذکور ہیں پس اسکے اعجاز سے اللہ کی گواہی تکوینی اور اسکے مضمون سے اللہ کی گواہی تشریعی ثابت ہوگئی) کیا تم (اس شہادت کبری کے بعد بھی جو کہ توحید کو شامل ہے توحید کے باب میں)

البلاغۃ قولہ او کذب او للتنایر بین المتعاطفین مفہوما بکون احدہما اثباتا للمنفی والآخر نفیا للمثبت کما قرر فی اثناء الترجمۃ ۱۲

ملحقات الترجمہ

سلہ قولہ بعد الفوز المبین اجمالا فالثواب والعذاب ذکر امرتین اجمالا فی کتب و لیجمعنکم وتفصیلا فی عذابہ یومئذ ومن یصرف عنہ ۱۲

پارہ ۷ ع ۸

۵۲ قولہ فی ان یمسسک اے انسان لانہ داخل فی خیر قل فالخطاب غیرہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

۵۳ قولہ فی لا کاشف جاہیں الخ قصد بہ التعمیم فقولہ دور کریں باعتبار المؤمنین والکافرین فی الدنیا وکذا قولہ دیر یا جلدی واما فی الآخرۃ فالزوال سریعا او بطیئا باعتبار العصاۃ من المؤمنین وعدم الزوال باعتبار الکافرین ۱۲

۵۴ قولہ فی یمسسک بخیر ہٹانے والا اشارۃ الی مقدر اظہر فی آیۃ اخری فلا راد لفضلہ ۱۲

۵۵ قولہ فی القاہر فوق غالب ہیں راجع الی القاہر برتر راجع الی فوق وفیہ اشارۃ الی ان فوق خبر بعد خبر ای قاہر عال علیہم بالقدرۃ وقیل ذکر فوق تاکید لغلبتہ کذا فی حواشی البیضاوی ۱۲

۵۶ قولہ قبل قل اللہ سب سے بڑھکر ہے اشارۃ الی صحۃ اطلاق الشیٔ علی اللہ لان معناہ الموجود کما علیہ الجمہور ۱۲

۵۷ قولہ فی اللہ شہید گواہ ہے اشارۃ الی ترکیبہ بان اللہ مبتدأ وشہید خبرہ ویلزم منہ ان اکبر شیٔ شہادۃ شہید لہ ۱۲

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن

اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم ان تمام خلائق کو جمع کرینگے پھر ہم مشرکین سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شرکاء جنکے معبود ہونیکا تم دعوی کرتے تھے کہاں گئے پھر انکے شرک کا انجام اسکے سوا اور کچھ بھی نہ ہوگا کہ وہ

قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

یوں کہیں گے کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے ذرا دیکھو تو کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہوگئے

سچ مچ یہی گواہی دوگے کہ اللہ تعالی کے ساتھ (استحقاق عبادت میں) کچھ اور معبود بھی (شریک) ہیں (اور اگر وہ ہٹ دھرمی سے اسپر بھی کہدیں کہ ہاں ہم تو یہی گواہی دینگے تو اسوقت ان سے بحث کرنا لاحاصل ہے بلکہ صرف) آپ (اپنے عقیدہ کو ظاہر کردیجیے اور) کہدیجیے کہ میں تو (اسکی) گواہی نہیں دیتا (کیونکہ یہ امر باطل ہے اور) آپ (باطل کی نفی کرکے حق کے اثبات کیلیے) کہدیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بیشک میں تمہارے شرک سے بیزار (اور نفور) ہوں (اور رسالت کے باب میں جو کہا جاتا ہے کہ ہم نے یہود و نصاری سے پوچھکر دیکھ لیا الخ تو اس باب میں تحقیق یہ ہے کہ) جن لوگوں کو ہمنے کتاب (توراۃ و انجیل) دی ہے وہ لوگ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو (دل سے بلاشک و شبہ ایسا) پہچانتے ہیں جسطرح اپنے بیٹوں کو (انکی صورت سے) پہچانتے ہیں (کہ بیٹے کی صورت دیکھکر عادۃ کبھی شبہ نہیں ہوتا کہ یہ کون شخص ہے گو زبان سے انکار اور اخفا کریں لیکن جب شہادت کبری کے ہوتے ہوئے اہل کتاب کی شہادت پر مدار ہی نہیں پھر اسکے عدم سے کیوں تمسک کیا جاوے اور ایسی شہادت کبری کے ہوتے ہوئے بھی) جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کرلیا ہے (یعنی اپنی عقل کو وجوہ دلالت شہادت مذکورہ میں نظر صحیح کرنے سے معطل کرلیا ہے خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب ہوں) سو وہ ایمان نہ لاوینگے (اور رسالت کو نہ مانیں گے) اور (یہ منکرین توحید و رسالت کے مسئلہ میں عقلاً بھی نہایت بے انصافی سے کام لے رہے ہیں کیونکہ) اس سے زیادہ اور کون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعالی پر جھوٹ بہتان باندھے (جسکا حاصل نفی کی قابل چیزوں کا اثبات ہے مثلاً اسکے ساتھ شریک قرار دے جیسا مشرکین کرتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کو دوسرے اوصاف غیر واقعیہ سے بدل ڈالے جیسا اہل کتاب کرتے تھے) یا اللہ تعالی کی آیات (و دلائل) کو جھوٹا بتلاوے (جسکا حاصل اثبات کے قابل چیزوں کی نفی ہے اور ظاہر ہے کہ منفی کا اثبات اور مثبت کی نفی خود عقلاً بھی صریح ظلم اور بے انصافی ہے اور) ایسے بے انصافوں (کا حال یہ ہوگا کہ ان) کو (قیامت کے روز) رستگاری نہ ہوگی (بلکہ عذاب مخلد میں مبتلا رہینگے) **ف** من بلغ میں عموم بعثت نبوی مذکور ہے چنانچہ ترجمہ سے اسکی تقریر ظاہر ہے اور آیۃ الذین آتیناہم الکتاب الخ کے متعلق بعض ضروری تحقیقات شروع پارہ سیقول میں جہاں ایسی ہی آیت ہے گذر چکی ہے ملاحظہ کرلیا جاوے۔ اور الذین خسروا الخ اوپر بھی قریب آیا ہے مگر وہاں توحید کے باب میں تھا اور یہاں رسالت کے باب میں پس تکرار لازم نہیں آیا گو تاکید کیلیے تکرار بھی مستحسن ہوتا ہے **ربط** اوپر کفار کا فلاح نہ پانا مذکور ہوا ہے آگے اس فلاح نہ پانیکی کچھ کیفیت مذکور ہے مشرکین کی تو تصریح ہے کہ مکہ میں جو محل نزول سورت ہے مشرکین زیادہ تھے اور دوسرے کفار کی مقایسۃ کیونکہ اصل علت عدم فلاح کی یعنی کفر سب میں مشترک ہے **کیفیت عدم فلاح مشرکین** وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿۲۳﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۴﴾ اور وہ وقت بھی یاد کرنیکے قابل ہے جس روز ہم ان تمام خلائق کو (میدان حشر میں) جمع کرینگے پھر ہم مشرکین سے (بواسطہ یا بلاواسطہ توبیخ کے طور پر) کہیں گے کہ (بتلاؤ) تمہارے وہ (قرار دیئے ہوئے) شرکاء جنکے معبود ہونیکا تم دعوی کرتے تھے کہاں (غائب ہو) گئے (کہ تمہاری سفارش نہیں کرتے جسپر تمکو بھروسہ تھا) پھر (اس سوال کے بعد) انکے شرک کا انجام اسکے سوا اور کچھ بھی (ثابت) نہ ہوگا کہ وہ (اس شرک سے خود بیزاری اور نفرت ظاہر کرنے لگیں گے اور غایت بدحواسی سے) یوں کہیں گے کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے (یعنی جسکے حق ہونیکا آج دعوی ہے

ملحقات الترجمۃ

لـ قوله قبل لا اشہد اسوقت بحث کرنا قید ہے لان البحث عسی ان ینفع فی وقت آخر ۱۲ **لـ قوله** فی الظلمین لیسے فاللام للعہد فاختصت الآیۃ بالکفار فلا دلیل فیہ للمبتدعۃ فی خلود عصاۃ المؤمنین ۱۲۔ **لـ قوله** فی نحشرہم تمام خلائق کذا فی الروح ۱۲ **لـ قوله** فی شرکاءکم قرار دیے ہوئے اشارۃ الی ان الاضافۃ لادنی ملابسۃ ۱۲ **لـ قوله** فی تزعمون جنکے معبود اشارۃ الی حذف مفعولیہ ۱۲ **لـ قوله** فی این سفارش بدلیل قولہ تعالی وما نری معکم شفعاءکم ۱۲ **لـ قوله** فی فتنتہم انجام حمل الفتنۃ علی الشرک وقدر قبلہ المضاف اولا یقدر المضاف ویدعی اتحادہما مبالغۃ کما نقل فی الروح عن الزجاج ان مثل ما فی الآیۃ ان تری انسانا یحب غاویا فاذا وقع فی ہلکۃ تبرأ منہ فیقال لہ ما کان محبتک لفلان الا ان تبرأت منہ

اللغات الزعم یستعمل فی الحق کما فی حدیث ضمام بن ثعلبۃ رضی زعم رسولک وفی الباطل کما فی ہذہ الآیۃ والفتنۃ اصلہا من الفتن وہو ادخال الذہب النار لتعلم جودتہ من رداءتہ ثم استعمل فی معان کالعذاب والاختبار والبلیۃ والمصیبۃ والکفر والضلال والمعذرۃ کذا فی الروح ۱۲
البلاغۃ قوله ثم لم تکن الا التراخی فی الرتبۃ لان جوابہم ہذا اعظم من التوبیخ۔ وما علی ظاہرہا وہو الظاہر بناء علی ان الموقف عظیم فیمکن انہم حاروا ودہشوا فلم یستطیعوا الجواب الا بما زمان وما ینبئ عن حیرتہم انہم کذبوا وحلفوا والا لما قالوا الذی قالوا لان الحقائق تنکشف یوم القیامۃ۔ وکان التعبیر عن الشر بالفتنۃ لانہا ما تفتتن بہ وتعجبک وہم کانوا معجبین بکفرہم مفتخرین بہ کذا فی روح المعانی ۱۲۔
اختلاف القراءۃ فی البیضاوی قرأ ابن کثیر وابن عامر وحفص لم تکن بالتاء ورفع فتنتہم علی انہا الاسم ونافع وابوبکر بالتاء والنصب علی ان الاسم ان قالوا والتانیث للخبر والباقون بالیاء والنصب ۱۲۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

اور ان مین بعضے ایسے ہین کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہین اور ہمنے انکے دلونپر حجاب ڈال رکھے ہین اس سے کہ وہ اسکو سمجھین اور انکے کانون مین ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لین انپر بھی

لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَهُمْ يَنْهَوْنَ

ایمان نہ لاوین یہانتک کہ جب یہ لوگ آپکے پاس آتے ہین تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہین یہ لوگ جو کافر ہین یون کہتے ہین کہ یہ تو کچھہ بھی نہین ہین صرف بے سند باتین ہین جو پہلو سے چلی آرہی ہین اور یہ لوگ

عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اس سے اوروں کو بھی روکتے ہین اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہین اور یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہین اور کچھہ خبر نہین رکھتے

اسکا انجام یہ ہوگا کہ خود ہی اسکو باطل سمجھنے لگین گے بقول مشہور یا آن شورا شوری یا این بے نمکی حق تعالی کا ارشاد ہے کہ تعجب کی نظر سے) ذرا دیکھو تو کس طرح (صریح) جھوٹ بولا اپنی جانون پر (کہ جو شرک انسے صادر ہوا تھا اسکی صاف نفی کر دی) اور جن چیزون (معبود ہونیکے دعوی) کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے (یعنی انکے بت یا اور شرکاء) وہ سب غائب ہوگئے (یعنے انکے کوئی کام نہ آویگا) **ف** یہان چند سوال وجواب ہین **سوال اول** یہان معلوم ہوتا ہے کہ وہ شرکاء وہان نہونگے اور دوسری آیات سے جیسا احشروا الذین ظلموا وازواجہم وما کانوا یعبدون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی موجود ہونگے **جواب** یہان مقصود انکا بحیثیت شریک وشفیع ہونیکے غائب ہوتا ہے یعنی اس وصف کا انتفاء ظاہر ہوجاویگا اور دوسری آیات مقصود انکی ذات کا حاضر ہونا ہے پس کچھ تعارض نہین۔ اور بعض نے جواب دیا ہے کہ حاضر ہوجانیکے بعد باہم تفرق مکانی کر دی جانیکے بعد یہ گفتگو ہوگی اور فزیلنا بینہم کے بھی یہی معنے کہے ہین **سوال دوم** یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ان کفار سے بولین گے اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ بولین گے لا یکلمہم اللہ **جواب** جو کلام بطور تشریف واکرام کے ہو اسکی نفی کیگئی ہے اور یہان اثبات ہے کلام توبیخی کا پس کوئی تعارض نہین یا نفی بلاواسطہ کی ہے اور اثبات بواسطہ کا **سوال سوم** قیامت مین حقائق منکشف ہوجاوینگے وہان جھوٹ کیسے بولینگے **جواب** غایت حیرت ودہشت سے اور کچھ بن نہ پڑیگا اور احقر نے تقریر ترجمہ مین ان سب جوابات کیطرف اشارہ کر دیا ہے **سوال چہارم** مشرکین تو معاد ہی کے قائل نہ تھے پھر وہ اصنام کو شفیع یوم قیامت کیسے سمجھتے تھے **جواب** مطلق شفاعت عند الشدۃ کے تو قائل تھے اور اس شدت سے زیادہ کون شدت ہوگی یا یون کہا جاوے کہ وہ بطور فرض کے یہ بھی کہتے تھے کہ اگر قیامت ہوئی تو ایسا ایسا ہوگا ولئن رجعت الی ربی ان لی عندہ للحسنی **سوال پنجم** یہان انجام شرک کا یہ قول بطور حصر کے فرمایا حالانکہ انجام مین وفرخ بھی داخل ہے **جواب** حصر اضافی ہے جس ہو لقابلہ علی الاعتقاد کی نفی مقصود ہے **ربط** اوپر توحید ورسالت کے انکار کی مذمت اور جزا کا بیان تھا آگے انکار قرآن کی شناعت مذکور ہے **تشنیع بر انکار قرآن** وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ج وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ط وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ط حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۲۵) وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ج وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (۲۶) اور ان (مشرکین) مین بعضے ایسے ہین کہ (آپکے قرآن پڑھنے کے وقت اسکے سننے کو) آپکی طرف کان لگاتے ہین اور (چونکہ وہ سننا طلب حق کے لیے نہین ہوتا اس لیے منتفع نہین ہوتے چنانچہ) ہمنے ان کے دلون پر حجاب ڈال رکھے ہین اس سے کہ وہ اس (قرآن کے مقصود) کو سمجھین اور ان کے کانون مین (اسکے بغرض ہدایت سننے سے) ڈاٹ دے رکھی ہے (یہ تو حالت انکے قلوب اور اسماع کی ہے) اور (ابصار کی یہ حالت ہے کہ) اگر وہ لوگ (آپکے صدق نبوت کے) تمام دلائل کو (بھی) دیکھ لین ان (تمام دلائل) پر بھی ایمان نہ لاوین (یعنی غایت درجہ کے معاند ہین اور اس عناد کی نوبت) یہانتک (پہونچی ہے) کہ جب یہ لوگ آپکے پاس آتے ہین تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہین (اس طور پر کہ) یہ لوگ جو کافر ہین یون

ملحقات الترجمہ

ملحقات الترجمہ

۵۱ قولہ فی ماکانوا یفترون معبود ہونیکے دعوی الخ اشارۃ الی ان المضاف محذوف اسے ماکانوا یفترون کونہا آلہۃ اوشفعاء و یمکن ان یکون ایقاع الافتراء مع انہ واقع فی الحقیقۃ علی احوالہا للمبالغۃ فی امرہا کانہا نفس المفتری ای زالت فلم تغن عنہم کما فی الروح ۱۲ **۵۲ قولہ فی منہم** مشرکین کذا فی الروح **۵۳ قولہ فی یستمعون** آپ کے قرآن لدلالۃ المقام وتائید الروایۃ الآتیۃ ۱۲ **۵۴ قولہ بعد یستمعون** طلب حق کے لیے نہین بل لاجل الاعتراض وہو الغرض لہم ۱۲ **۵۵ قولہ فی جعلنا** ڈال کذا فی الروح قلت فالجعل لعیم الالقاء والتصییر علی طریق عموم المجاز فصح تعلقہ بالاکنۃ والوقر ۱۲ **۵۶ قولہ فی یفقہوہ** قرآن دل علیہ یستمعون والمراد بالمقصود ہدایت فلا یرد فقہ اللغات ۱۲ **۵۷ قولہ فی لا یؤمنوا بہا** تمام دلائل فی الروح المراد عموم النفی قلت ویصح نفی العموم بجعل الباء سببیۃ لا صلۃ ویکون المومن بہ ہو الرسالۃ ۱۲ **۵۸ قولہ فی حتی** یہانتک فحتی ابتدائیۃ للترقی فان المجادلۃ اعظم من مطلق التکذیب ۱۲ **۵۹ قولہ فی یجادلونک** تو آپ سے اشارۃ الی انہ جواب لاذا کذا فی حاشیۃ البیضاوی ۱۲ **۶۰ قولہ فی یقول** اس طور پر اشارۃ الی ان یقول بیان وتفسیر للجدال ۱۲

اللغات فی القاموس الوقر الثقل - الاساطیر فی الروح عن القاموس انہ جمع اسطار واسطیر بکسرہما واسطورۃ بالہاء فی الکل واصل السطر بمعنی الخط الخ قلت ویستعمل فی مطلق المنقول وان لم یکن مکتوبا المنافی البعد لازم کذا فی الروح **البلاغۃ** فی قولہ یقول الذین کفروا وضع المظہر موضع المضمر ۱۲ **الروایات** فی الروح المعانی عن ابن عباس فی روایۃ ابی صالح ان ابا سفیان بن حرب والولید بن مغیرۃ والنضر بن الحرث وعتبۃ وشیبۃ ابنا ربیعۃ وامیۃ وابیا ابن خلف استمعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقرأ القرآن فقالوا للنضر یا ابا قتیلۃ ما یقول محمد فقال والذی جعلہا بیتہ ما ادری ما یقول الا انی اری تحرک شفتیہ یتکلم بشئ فما یقول الا اساطیر الاولین مثل ما کنت احدثکم عن القرون الماضیۃ وکان النضر کثیر الحدیث عن القرون الاولی وکان یحدث قریشا فیستمعون حدیثہ فانزل اللہ تعالی ہذہ الآیۃ قلت فحکم عدم الایمان فی الآیۃ فی حق النضر الذی قال ہذا او فی کل من لم یؤمن من المذکورین وخص منہم المؤمنون من بعد کابی سفیان رض فافہم ۱۲

وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ بَدَا لَهُمْ

اور اگر آپ اسوقت دیکھیں جبکہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کیے جاوینگے تو کہینگے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر واپس بھیجدیے جاوین اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتاوین اور ہم ایمان والون سے ہو جاوین بلکہ جس چیز کو اسکے قبل

مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

دبایا کرتے تھے وہ انکے سامنے آگئی ہے۔　اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھی بھیجدیے جاوین تب بھی یہ وہی کام کرین جس سے انکو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہین

کہتے ہین کہ یہ (قرآن) تو کچھ بھی نہین صرف بے سند باتین ہین جو پہلون سے (منقول) چلی آرہی ہین (یعنی اہل ملل پہلے سے ایسی باتین کرتے چلے آئے ہین کہ معبود ایک ہے بشر نبی بھی ہو سکتا ہے قیامت مین پھر زندہ ہونا ہے مطلب یہ کہ عناد کی وجہ سے تکذیب سے گذر کر جدال تک ترقی ہوئی ہے) اور (پھر جدال سے گذر کر دوسرون کو گمراہ کرنیکی فکر مین لگے ہین چنانچہ) یہ لوگ اس (قرآن) سے اورون کو بھی روکتے ہین اور (اس روکنے کی تکمیل کے واسطے) خود بھی اس سے (نفرت ظاہر کرنیکو ظاہر مین بھی) دور دور رہتے ہین (تاکہ دوسرون پر زیادہ اثر ہو) اور (ان حرکتون سے) یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ (و برباد) کر رہے ہین (نہ رسول کا کوئی نقصان ہے نہ قرآن کا رسول کو رسالت کا ثواب ہر حال مین ملیگا قرآن کا نور ہدایت کامل ہدایت ہو کر رہیگا لیظہرہ علی الدین کلہ) اور (غایت حماقت سے) کچھ خبر نہین رکھتے (کہ ہم کسکا نقصان کر رہے ہین) **ف** یہ جو فرمایا کہ ہمنے حجاب ڈال رکھا الخ یہ تمثیل ہے گو مستعار حجاب وغیرہ نہون اور خدا تعالیٰ کیطرف اسکی نسبت ہونیسے نہ یہ معذور ہو سکتے ہین نہ اللہ تعالیٰ پر کوئی الزام آسکتا ہے کیونکہ اس حجاب وغیرہ کا سبب انکا اعراض اختیاری ہے اور نسبت باعتبار تخلیق کے ہے جو مبنی ہے حکمت پر جو دافع قبح ہے البتہ کسب القبیح بوجہ خلو عن الحکمۃ کے قبیح ہوتا ہے اسکی تحقیق شروع سورہ بقرہ آیت ان الذین کفروا وختم اللہ مین گذر چکی ہے۔ اور اگر کسیکو شبہ ہو کہ ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بہا سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی دلیل پر ایمان نہ لاوین اور سورہ شعراء کی آیت ان نشأ ننزل علیہم من السماء آیۃ فظلت اعناقہم لہا خاضعین سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض آیات پر ضرور ایمان لاناپڑے جواب یہ ہے کہ منفی ایمان اختیاری ہے جو کہ شرع مین مطلوب ہے اور مثبت ایمان اضطراری ہے جو شرع مین مقبول نہین اور عدم ایمان کی خبر اس آیت مین ان ہی کے حق مین ہے جنکا خاتمہ علم الٰہی مین کفر پر ہونے والا تھا ربط جیسا اوپر توحید و رسالت کے انکار کا ذکر کرکے یوم محشر مین اسکی جزا کا بیان فرمایا تھا اسیطرح انکار قرآن کا آیت ومنہم الخ مین ذکر کرکے آگے اسکی جزا کا بیان فرماتے ہین **جزاے انکار قرآن** وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اور اگر آپ (انکو) اسوقت دیکھیں (تو بڑا ہولناک واقعہ نظر آوے) جبکہ یہ (منکرین) دوزخ کے پاس کھڑے کیے جاوینگے (تاکہ ان سے کچھ پوچھ پاچھ کرکے انکو دوزخ مین داخل کر دیا جاوے) تو (اسکی ہول و ہیبت کو دیکھکر اور یہ معلوم کرکے کہ یہ کفر و انکار حق کی سزا ہے ہزارون تمناؤن کے ساتھ) کہین گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم (دنیا مین) پھر واپس بھیجدیے جاوین اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم (پھر) اپنے رب کی آیات (مثل قرآن وغیرہ) کو (کبھی) جھوٹا نہ بتاوین اور ہم (ضرور بالضرور) ایمان والون سے ہو جاوین (حق تعالیٰ فرماتے ہین کہ انکی یہ تمنا اور وعدہ صدق رغبت اور قصد اطاعت سے نہین) بلکہ (اسوقت ایک مصیبت مین پھنس رہے ہین کہ) جس چیز کو اسکے قبل (یعنی دنیا مین) دبایا (اور مٹایا) کرتے تھے (اور اسکا اقرار نہ کرتے تھے) وہ (آج اسوقت) انکے سامنے آگئی ہے (مراد اس چیز سے عذاب ہے جسکی وعید کفر و تکذیب پر انکو کی جاتی تھی اور دبانے سے مراد انکار ہے مطلب یہ کہ اسوقت جان کو بن رہی ہے اسلیے جان بچانے کو یہ سارے وعدے ہو رہے ہین) اور (دل سے ہرگز ارادہ ایفاء وعدہ کا نہین ہے حتے کہ) اگر (بالفرض) یہ لوگ (حسب انکی تمنا کے دنیا مین) پھر واپس بھی بھیجدیے جاوین تب بھی یہ وہی کام کرین جس سے انکو منع کیا گیا تھا (یعنی کفر اور تکذیب) اور یقیناً یہ (ان وعدون مین) بالکل جھوٹے ہین (یعنی نہ اسوقت ایفاء کا قصد ہے اور نہ دنیا مین جاکر ایفاء کرتے یہ ایسے سرکش اور معاند ہین اسکے بعد دوزخ مین بھیجدیے جاوینگے) **ف** تقریر ترجمہ کے اعتبار سے آیت کے دو مقصود ہوئے اول انکی سزا کا بیان دوسرے انکے عناد کا بیان اور اس مقام پر ایک سوال ہے

اللغات فی الروح وقفوا من الوقوف المعروف او من الوقوف بمعنی المعرفۃ ۱۲
النحو قولہ یلیتنا المنادی محذوف ای یا قوم مثلا ۱۲ قولہ ولا نکذب ونکون فی الروح نصب الفعلین باضمار ان علی جواب التمنی والمعنی ان رددنا لم نکذب ونکن واعترض بوجہین الاول ان الواو لا تقع فی جواب الشرط۔ واجیب بان الواو اجریت ہہنا مجری الفاء ویؤید ذلک قراءۃ ابن مسعود وابن اسحق فلا نکذب۔ والثانی ان ردہم لا یکون سببا لعدم تکذیبہم کما دل علیہ قولہ تعالیٰ ولو ردوا لعادوا واجیب بان السببیۃ یکفی فیہا کونہا فی زعمہم من الروح ۱۲
اختلاف القراءۃ قرأ نافع وابن کثیر والکسائی برفع الفعلین بان یکون داخلا فی حکم التمنی علی انہ عطف علی نرد وقرأ ابن عامر برفع الاول علی العطف ونصب الثانی علی کونہ جوابا من الروح ۱۲

ملحقات الترجمة
۵۱ قولہ فی اساطیر پہلون سے یعنی ان الاضافۃ الی الاولین باعتبار کونہ قالہم لا کونہ عالہم فافہم ودل علیہ آیۃ سورۃ المؤمنین لقد وعدنا نحن وآباؤنا ہذا من قبل ان ہذا الا اساطیر الاولین ونقل فی حاشیۃ البیضاوی عن الجمع ما سطرہ الاولون من الاکاذیب ۱۲ **۵۲ قولہ** فی ینہون عنہ قرآن عزا ہذا التفسیر فی الروح الی مجاہد بروایۃ ابن ابی شیبۃ وابن حمید وابن جریر وابن المنذر وغیرہم وما قیل انہا نزلت فی ابی طالب کان ینہی الناس ای یدفعہم عنہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرتضہ الامام ویحتمل ان یکون الروایۃ نقلا من الراوی ۱۲ **۵۳ قولہ** فی ینئون تکمیل کذا فی الروح وقولہ ظاہر مین بھی لیکان مفید اللفائدۃ الجدیدۃ لان بعدہم بقلوبہم معلوم من قبل ۱۲ **۵۴ قولہ** فی الا انفسہم نہ رسول کا فالحصر بہذا الاعتبار لا باعتبار من ینہونہم فان اکثرہم کانوا یطیعونہم وقیل انہ مبنی علی تنزیل عذاب الضلال عند عذاب الاضلال منزلۃ العدم فصح الحصر باعتبارہم ایضا ۱۲ **۵۵ قولہ** بعد لو تری بڑا ہولناک الخ اشارۃ الی حذف الجواب ای لرایت امرا عظیما ۱۲ **۵۶ قولہ** فی ولا نکذب اور اگر اشارۃ الی ان الواو بمنزلۃ الفاء والجملۃ کالجواب التمنی کما فصلتہ فی النحو المتعلق بالآیۃ فہذا اظہرت ترجمۃ الشرط لان المقدر کالملفوظ ۱۲ **۵۷ قولہ** فی یخفون اس چیز سے عذاب لدلالۃ قولہ تعالیٰ وبدا لہم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون وبدا لہم سیئات ما کسبوا لان المراد بالسیئات بالاجماع جزاءہا وقولہ اسکا دبانے سے مراد انکار ہے یطلق علیہ فی محاورتنا واخذ ذلک من الروح اذ قال المراد من الموصول النار علی ما یقتضیہ السوق ومن اخفائہا ستر امرہا وذلک بانکارہا وعدم الایمان بثبوتہا اصلا وکانہ قال بل بدا لہم ما کانوا یکذبون بہ فی الدنیا انتہی ملتقطا اھ قلت وانما عبر بالخفاء اشارۃ الی ان تمویہم کانت تصدق الحق اضطرارا لکنہم کانوا یخفون ہذا التصدیق بتکذیبہم الاختیاری کما ہو الحال فی کثیر من الکفار الذی جحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا فافہم فانہ من المواہب ۱۲ **۵۸ قولہ** فی کما دون الفاء اشارۃ الی ان المراد سبب التوجہ الی الوعد عدم الوفاء بہ لا عدم مطابقتہ للواقع کذا فی الروح فاندفع بہ ما یتوہم ان التمنی انشاء فکذا الوعد الناشی منہ والکذب یختص بالخبر کوجہ الاندفاع ظاہر مع اختصاصہ بالخبر فی المحاورات نعم ہو فی العلوم الصناعیۃ مسلم ولا یقتضی

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى

اور یہ کہتے ہین کہ جینا اور کہین نہین صرف یہی فی الحال کا جینا ہے اور ہم زندہ نہ کیئے جاوینگے اور اگر آپ اُسوقت دیکھین جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جاوینگے اللہ تعالیٰ فرماویگا کیا یہ امر واقعی نہین ہے وہ کہینگے بیشک

وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ

قسم اپنے رب کی اللہ تعالیٰ فرماوے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو بیشک خسارہ مین پڑے وہ لوگ جنہون نے اللہ ملنے کی تکذیب کی یہانتک کہ جب وہ معین وقت اُن پر دفعۃً

بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

آپہونچیگا کہنے لگین گے کہ ہاے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اسکے بارہ مین ہوئی اور حالت اُنکی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے ہون گے خوب سن لو کہ بُری ہوگی وہ چیز جسکو لاد ینگے۔

وہ یہ کہ جب قیامت مین اپنی آنکھون سے امور واقعیہ کا معائنہ کرلیا پھر دنیا مین آنیکے بعد کفر اور تکذیب کا احتمال کیونکر ہوسکتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ تکذیب تو فعل لسان کا ہے یقین قلب کے ساتھ تکذیب لسانی کا مجتمع ہونا ممکن ہے اور تکذیب لسانی بھی کفر ہی رہا دل سے یقین ہونا وہ بوجہ معائنہ کے اضطراری ہوگا جو شرع مین معتبر نہین اور جو شرعاً مطلوب ہے اُسکا حاصل تسلیم وانقیاد اختیاری ہے پس تصدیق اضطراری کے ساتھ عدم تصدیق اختیاری کا جمع ہونا بھی ممکن ہے جیسے بعض ضدی لوگون کو دیکھا جاتا ہے کہ دلمین جانتے ہین مگر مانتے نہین الپس بحمد اللہ تعالیٰ اشکال بالکل رفع ہوگیا وہذا من المواہب الالٰہیۃ دوسرا سوال یہ ہے کہ تمنا ہوتی ہے غیر حاصل کی اور ایمان اور عدم تکذیب تمنا کے وقت انکو حاصل ہے پھر تمنا کے کیا معنی۔ جواب یہ ہے کہ تمنا ہے ایمان وعدم تکذیب فی الدنیا کی کیونکہ نافع نجات مین یہی ہے اور یہ بالفعل حاصل نہوگی اور جو حاصل ہے وہ بوجہ غیر مفید ہونیکے محل تمنا نہین **ربط** اوپر توحید ورسالت وقرآن کے انکار پر سزاؤن کا بیان تھا آگے انکار بعث اور اسکی سزا کا بیان ہے **نقل انکار بعث ووعید بر آن** وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ اور یہ (منکرین) کہتے ہین کہ جینا اور کہین نہین صرف یہی فی الحال کا جینا ہے اور ہم (اس زندگی کے ختم ہونے کے بعد پھر) زندہ نہ کیے جاوینگے (جیسا انبیاء علیہم السلام خبر دیتے ہین اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہین) اور اگر آپ (انکو) اُسوقت دیکھین (تو بڑا عجیب واقعہ نظر آوے) جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے (حساب کے لیے) کھڑے کیے جاوینگے (اور) اللہ تعالیٰ (ان سے توبیخاً) فرماویگا کہ (کہو) کیا یہ (قیامت کے دن زندہ ہونا) امر واقعی نہین ہے (جیسے دنیا مین ہمیشہ اسکو غیر واقعی کہتے رہے) وہ کہین گے بیشک (واقعی ہے) قسم اپنے رب کی اللہ تعالیٰ فرماویگا تو اب اپنے کفر (وانکار) کے عوض عذاب (کا مزہ) چکھو (اسکے بعد دوزخ مین بھیجدیے جاوینگے) **ف** پہلی آیت مین جو وقوف مذکور ہے اور جو یہان مذکور ہے دونون متغائر نہین یہ حساب کے لیے کھڑا کیا جانا دوزخ ہی کے قریب ہیگا اور نہ دونون واقعون مین تعارض ہے اس موقع پر دونون قصے ہون بلکہ اور بھی جتنے احوال ثابت ہین سب کا وقوع ہوگا **ربط** اوپر منکرین بعث کی وعید مذکور ہے آگے بھی اُسیکا تتمہ ہے **تتمہ سابق** قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ بیشک (سخت) خسارہ مین پڑے وہ لوگ جنہون نے اللہ سے ملنے کی (یعنی قیامت مین زندہ ہوکر خدا کے روبرو پیش ہونیکی) تکذیب کی (خسارہ کا بیان اوپر بھی آچکا ہے اور آگے بھی آتا ہے اور یہ تکذیب تھوڑی ہی دنون رہیگی) یہانتک کہ جب وہ معین وقت (یعنی قیامت کا دن مع مقدمات) اُن پر دفعۃً (بلا اطلاع) آپہونچیگا (اُسوقت ساری دعوی تکذیب کے ختم ہوجاوینگے اور) کہنے لگین گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی (اور فروگذاشت) پر جو اس (قیامت) کے بارہ مین (ہمسے) ہوئی (وہ فروگذاشت یہ ہے کہ قیامت کی تکذیب کی جو کہ اُسکے حق کا ضائع کرنا ہے) اور حالت اُنکی یہ ہوگی کہ وہ اپنے (گناہ وکفر کا) بار اپنی کمر پر لادے ہونگے (یعنی انکے وبال وعذاب مین زیر بار ہونگے) خوب سن لو کہ بُری ہوگی وہ چیز جسکو (اپنے اوپر) لادینگے (کیونکہ اُسکا انجام بُرا ہوگا کہ عذاب ہے) **ف** اگرچہ تکذیب انکے مرنے ہی کے وقت ختم ہوجاویگی لیکن قیامت کو اسلیے قرار دیا کہ اُس روز پورا انکشاف ہوجاویگا اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ وقت موت کا بھی مقدمات قیامت مین سے ہے اسلیے وہ بھی حکماً داخل ساعت ہے احقر نے اثناء ترجمہ مین اسطرف بھی اشارہ کردیا ہے **ربط** اوپر کفار کا جو قول تھا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اُسکا جواب اسطرح دیا تھا کہ بعث یعنی حیات اُخروی ثابت ہے آگے اس سے

النحو بغتۃ مفعول مطلق ۱۲

البلاغۃ قولہ بلیٰ وربنا فی الروح اکدوا اعترافہم بالیمین اظہار الکمال تیقنہم بحقیقۃ وایذانا بصدور ذلک عنہم برغبۃ ونشاط طمعا بان ینفعہم وہیہات یحسرتنا نداء مجازی ومعناہ تنبیہ انفسہم لتذکیر اسباب الحسرۃ الساعۃ اللام للعہد سمیت بالساعۃ اما لقلتہا بالنسبۃ لما بعدہ من الخلود واما لسرعۃ الحساب فیہ لقاء اللہ کنایۃ عن البعث ۱۲

ملحقات الترجمۃ

ل قولہ فی قالوا کہتے ہین اشارۃ الی کونہ استینافا لا عطفا ۱۲ **ع** قولہ فی ان ھی جینا اعاد الضمیر الی الحیوۃ وقد نصوا کما فی الروح علی صحۃ عود الضمیر علی متاخر لفظا ورتبۃ فی مواضع منہا ما اذا کان خبر الضمیر مفسرا لہ کما ہہنا ۱۲ **ع** قولہ فی الدنیا فی الحال کا اشارۃ الی ان المراد بالدنیا التی نحن فیہا المقابل للآخرۃ لانہم لا یعترفون بالآخرۃ کذا فی الروح قلت ویمکن ان یراد الاخیر بناء علی زعم المدعی وکلمۃ کا التی من علامات الاضافۃ اتباع للمحاورۃ فانہا قد تجیٔ بین الصفۃ والموصوف ۱۲ **ع** قولہ فی علی سامنے فہی بمعنی عند ۱۲ **ع** قولہ فی حتی ختم ہوجاوینگے اشارۃ الی کون حتی للغایۃ للتکذیب لا للخسران ۱۲ **ع** قولہ فی یحملون حالت اشارۃ الی کون الجملۃ حالا عاملہ قالوا ۱۲ **ع** قولہ فی علی ظہورہم یعنی انکے اشارۃ کما فی الروح الی کونہا استعارۃ تمثیلیۃ والمراد بیان سوء حالہم وشدۃ ما یجدونہ من المشقۃ والآلام والعقوبات العظیمۃ وذکر الظہور لان المعتاد الاغلب الحمل علیہا کما فی کسبت ایدیکم وفی ذلک ایضا اشارۃ الی مزید ثقل المحمول ولبیس المقصود

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

اور دنیوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لعب و لہو کے اور پچھلا گھر متقیوں کے لیے بہتر ہے کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو آنکے اقوال

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

مغموم کرتے ہیں سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں انکی بھی تکذیب کیجا چکی ہے سو انہوں نے اسپر صبر ہی کیا

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝

کہ انکی تکذیب کی گئی اور انکو ایذائیں پہونچائی گئیں یہانتک کہ ہماری امداد انکو پہونچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ کے پاس بعض پیغمبروں کے بعض قصے پہونچ چکے ہیں۔

نفی فرماتے ہیں کہ ثابت بھی ایسی ہو کہ اسکے سامنے حیات دنیویہ مثل غیر ثابت کے ہو **عدم اعتداد حیات دنیویہ بمقابلہ حیات اخرویہ** وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ اور دنیوی زندگانی (جس پر کفار نے حیات کو منحصر سمجھ رکھا ہے اسکے اشغال) تو کچھ بھی نہیں بجز لعب اور لہو کے (بوجہ غیر نافع و غیر باقی ہونے کے) اور پچھلا گھر (یعنی آخرت جسکا کفار انکار کر رہے ہیں باقی اور) متقیوں کے لیے بہتر (یعنی نافع تو ہے ہی) ہے کیا (اے منکرین باوجود قیام دلائل کے) تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو (کہ اسکو مان کر اسکے لیے سامان کرو کہ وہ ایمان اور اعمال ہیں) **ف** خود حیات دنیویہ کو لہو و لعب فرمانا مقصود نہیں بلکہ اسکے ان اشغال و اعمال کو کہ آخرت کے لیے نہ موضوع ہیں نہ معین ہیں تو اس قید سے طاعات اور مباحات معین طاعات سب نکل گئے اور مباحات لایعنی اور معاصی سب داخل رہ گئے گو ایسے مباحات میں گناہ نہ ہو لیکن بے سود اور فانی الاثر تو ہیں اور لہو و لعب کے معنی اہل لغت نے متقارب جیسا کہ تقریر ترجمہ میں اس طرف اشارہ بھی کر دیا ہے بلکہ متحد ہی لکھے ہیں صرف فرق اعتباری ہو سکتا ہے وہ یہ کہ غیر نافع امر میں مشغول ہونے کے دو اثر ہیں ایک خود اسکی طرف متوجہ ہونا دوسرے اس توجہ کی وجہ سے نافع امور سے بے توجہی ہو جانا وہ امر اول اعتبار سے لعب کہلاتا ہے اور دوسرے اعتبار سے لہو کذا فی الروح **ربط** اوپر کی آیات میں کفار کے بعض اقوال کفریہ مذکور ہیں جیسے اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۔ اور اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا۔ اور جیسے ابوجہل کا یہ کہنا جو سبب نزول آیت کا ہے کہ ہم آپکو جھوٹا نہیں سمجھتے لیکن آپ جو دین اور کتاب لائے ہیں اسکو جھوٹا سمجھتے ہیں رواہ الترمذی پس ان اقوال سے آپ کو صدمہ اور رنج پہونچتا تھا اللہ تعالیٰ آگے آپکی تسلی فرماتے ہیں **تسلیۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ ہم خوب جانتے ہیں کہ آپکو ان (کفار) کے اقوال مغموم کرتے ہیں سو (آپ غم میں نہ پڑیئے بلکہ انکا معاملہ اللہ کے سپرد کیجیے کیونکہ) یہ لوگ (براہ راست) آپکو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا (عمداً) انکار کرتے ہیں (گو اس سے آپکی تکذیب بھی لازم آتی ہے لیکن انکا اصل مقصود آیات اللہ کی تکذیب ہے جیسا انمیں بعضے اسکے اقراری بھی ہیں پس جب اصل تکذیب انکی آیات اللہ سے متعلق ہے تو انکا یہ معاملہ خدا کے ساتھ ہوا سو ہم خود ہی انکو سمجھ لینگے آپ اس غم میں کیوں پڑیئے) اور (وہ جو آپکی تکذیب بواسطہ تکذیب آیات اللہ کے لازم آگئی سو یہ کوئی نئی بات آپکے ساتھ نہیں ہوئی بلکہ) بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں انکی بھی تکذیب کیجا چکی ہے سو انہوں نے (بھی) اسپر صبر ہی کیا کہ انکی تکذیب کی گئی اور (علاوہ تکذیب کے اور انواع انواع طرق سے) انکو ایذائیں پہونچائی گئیں یہانتک کہ ہماری امداد انکو پہونچی (جس سے وہ غالب اور انکے مخالفین مغلوب یا ہلاک ہو گئے اس وقت تک صبر ہی کرتے رہے اسیطرح آپ بھی صبر کیجیے) اور (اسیطرح صبر کرنیکے بعد آپکو امداد الٰہی

البلاغة فی الروح الا لعب ولهو والکلام من التشبیه البلیغ ای کاللعب اھ قلت واذا قدر المضاف فلا حاجة الی القول بالتشبیه لان هذه الاعمال لاشک فی صدق اللهو واللعب علیها۔ **قوله** للدار الاخرة خیر فی الروح وکان الظاهر وما الدار الآخرة الا جد وحق الا انه اقیم المسبب مقام السبب اھ قلت ولما کان اللعب واللهو یلزمهما امران عدم الثبات وعدم النفع وکان الثبات والنفع فی الآخرة مخصوصا بالمتقین والثبات عاما للجمیع اشرت الی هذا المعنی بقولی باقی قبل ترجمة خیر قوله ولکن الظالمین فیه وضع المظهر موضع المضمر ۱۲ **العربیة** جحد یتعدی بنفسه وبالباء ۱۲

اختلاف القراءة فی قراءة لدار الآخرة بالاضافة من اضافة الموصوف الی الصفة عند من جوزها او بتقدیر الموصوف ای ولدار النشأة الآخرة عند من لم یجوزها ۱۲
فائدة عجیبة من الروح قوله ولا مبدل وظاهر الآیة ان احدا غیره تعالی لا یستطیع ان یبدل کلمات الله عز وجل بمعنی ان یفعل خلاف مادلت علیه ویحول بین الله عز اسمه وبین تحقیق ذلک واما انه تعالی لا یبدل فلا تدل علیه الآیة اھ قلت وقد فرحت لما ظفرت به فانی قد کنت من قبل افسر به قوله تعالی ولن تجد لسنة الله تبدیلا فی جواب المناظرة واعلم ان قول الروح فی هذه الآیة انه تعالی لا یبدل فلا تدل علیه الآیة لا یستلزم القول بالخلف فی الکلام بل المراد ان الآیة ساکتة عن ذلک وانما یفصح عن ذلک الآیات الاخری ۱۲

ملحقات الترجمة ؁ قوله فی اللعب … اشارة الی … الا … فی اسمال … الدنیا … ؁ قوله … اشارة … السطرین علیه … المتقین … ؁ قوله نفی … اشارة الی ان … الا … ربنا للتکثیر … کما فی قوله … قلت … بالتکثیر الکمال لاستحالة … الکثرة فی علمه تعالی ۱۲ ؁ قوله فی فانهم سپرد کیجیے کیونکہ اشارة الی ان … بقوله فانهم لیس للتعلیل … لاستحالة الاول … الثانی عن السیاق … المشعر به الکلام السابق ای … الی الله لانهم … الروح ۱۲ ؁ قوله فی لا یکذبونک براہ راست ای قصدا منهم فاندفع به ما اورد من انه کیف یصح وقوع احد التکذیبین وعدم الآخر مع التلازم بینهما وجودا وعدما ۱۲ ؁ قوله فی یجحدون عمداً فی الروح الجحود کالجحد نفی ما فی القلب ثباته او اثبات ما فی القلب نفیه وایراده للایذان بان الآیات من الوضوح بحیث یشاهد صدقها کل احد وان من ینکرها فانما ینکرها بطریق الجحود ۱۲ ؁ قوله فی توضیح اتٰهم اس وقت تک اشارة الی ان حتی غایة لصبروا ۱۲

وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ

اور اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گزرتا ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو اور اگر اللہ کو

اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ

منظور ہوتا تو ان سب کو راہ پر جمع کر دیتا سو آپ نادانوں میں سے نہ ہو جیئے وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعالیٰ زندہ کر کے اٹھاویگے پھر سب اللہ ہی کی

يُرْجَعُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

طرف لائے جاویں گے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کو بیشک پوری قدرت ہے اس پر کہ وہ معجزہ نازل فرما دیں لیکن ان میں اکثر بے خبر ہیں

پہنچتی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں (یعنی وعدوں) کا کوئی بدلنے والا نہیں (اور امداد کا وعدہ ہو چکا ہے جیسا فرمایا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی الخ) اور آپکے پاس پیغمبروں کے بعض قصے (قرآن میں) پہنچ چکے ہیں (جس سے انا لننصر رسلنا کی تصدیق و تحقیق ہو چکی ہے پس اخبارًا بھی وقوعًا بھی ہر طرح یہ مضمون محقق ہے) **ف** حاصل مضمون اول الآیہ یہ ہوا کہ یہ جو آپکی تکذیب کرتے ہیں سو واقع میں بوجہ اسکے کہ آپ مبلغ عن اللہ ہیں اللہ تعالیٰ کی اور اسکی آیات کی تکذیب کر رہے ہیں پس ظاہر تو آپکی تکذیب ہے اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی تکذیب ہے پس آیت اولیٰ کا مضمون تو تکذیب ثانی کے اعتبار سے ہے کہ اپنے معاملہ میں خدا تعالیٰ خود ہی سمجھ لیگا اور آیت ثانیہ کا مضمون تکذیب اول کے اعتبار سے ہے کہ رسل کے معاملہ میں ہماری یہ عادت چلی آئی ہے اور اب بھی اسکا وعدہ ہے اور دونوں تسلیوں میں مضمون مشترک حق کا غلبہ اور باطل کا مغلوب ہونا ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور چونکہ یہی اصل مقصود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلیے اصل مایہ تسلی یہی مضمون مشترک ہے پس اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ خبر اہلاک سے تسلی دینا مشعر اس امر کا ہے کہ آپ انکا اہلاک چاہتے ہونگے اور گو اسکا بھی مضائقہ نہیں مگر پھر بھی آپ کی شفقت ہی غالب تھی **ربط** اوپر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے معاملات پر صبر کا امر فرمایا ہے چونکہ آپ کو کمال شفقت سے ان لوگوں کے ایمان لانے کی غایت درجہ کی حرص تھی اسلیے آپ چاہتے تھے کہ اگر معجزات اقتراحیہ پر باوجود انکے کافی ہونیکے یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو انکے فرمائشی معجزات ہی واقع ہو جاویں شاید ایمان لے آویں اور اس اعتبار سے انکا کفر دیکھ دیکھ کر صبر نہ آتا تھا اسلیے حق تعالیٰ آگے ان فرمائشوں کا عدم وقوع سنا کر صبر مذکور کی تاکید فرماتے ہیں اور رسالت کا ان فرمائشوں کے وقوع پر موقوف نہ ہونا جیسا کہ فاتحین نبوت کا مقصود تھا مضمون صبر کے ذیل میں وقالوا لولا نزل الخ سے ظاہر فرماتے ہیں پس اسمیں تحقیق مسئلہ رسالت بھی ہے اور تاکید صبر مامور بہ بضمن تسلیہ سابق **قولہ تعالیٰ** وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۵﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾ اور اگر آپ کو ان (منکرین) کا اعراض (اور انکار جو اوپر بھی مذکور ہوا ہے ان ہذا الا اساطیر الخ وہم ینہون عنہ الخ) گراں گذرتا ہے (اور اسلیے جی چاہتا ہے کہ انکے فرمائشی معجزات ہی واقع ہو جاویں) تو اگر آپکو یہ قدرت ہے کہ زمین میں (جانیکو) کوئی سرنگ یا آسمان میں (جانیکو) کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو پھر (انکے ذریعہ سے زمین یا آسمان میں جا کر وہاں سے) کوئی معجزہ (فرمائشی معجزوں میں سے) لے آؤ تو (بہتر ہے) کرو (یعنی ہم تو انکی یہ فرمائشیں بوجہ عدم ضرورت اور بوجہ لزوم ضرر کے جو ابھی مذکور ہوگا پوری نہیں کرتے اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح سے یہ مسلمان ہی ہو جاویں تو آپ اسکا انتظام کیجیے) اور اگر اللہ کو (تکوینًا) منظور ہوتا تو ان سب کو راہ (راست) پر جمع کر دیتا (اور لگا دیتا لیکن چونکہ یہ خود ہی اپنا بھلا نہیں چاہتے اللہ تعالیٰ کو تکوینًا یہ منظور نہیں ہوا پھر آپکے چاہنے سے کیا ہوتا ہے) سو آپ (اس فکر کو چھوڑیئے اور) نادانوں میں سے نہ ہو جیئے (امر حق و ہدایت کو تو) وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو (حق بات کو بقصد طلب حق) سنتے ہیں (سو انکو حق تعالیٰ بھی ہدایت کی توفیق دیدیتے ہیں اور انہوں نے ایسا کیا نہیں پھر ہدایت کہاں ہو) اور (اگر اس اعراض و انکار کی پوری سزا انکو دنیا میں نہ ملی تو کیا ہوا آخر ایک دن) مردوں کو اللہ تعالیٰ (قبروں سے) زندہ کر کے اٹھاویگے پھر وہ سب اللہ ہی کی طرف (حساب کے لیے) لائے جاوینگے (اسوقت سب حقیقت کھل جاویگی

ملحقات الترجمہ

۱ے قولہ قبل فتاتیہم وہاں سے مشابہ الی ان تقدیر الکلام فتاتیہم منہا کذا فی الروح ۱۲ ۲ے قولہ فی بآیۃ بہتر ہے کرو اشارۃ الی حذف الجواب ای فافعل ۱۲ ۳ے قولہ فی لو شاء تکوینًا لان الارادۃ المفسرۃ التی من لوازمہا المشروعیۃ لا الحصول المسمی قد وقعت ۱۲

اللغات **النفق** ہو السرب لہ مخلص الی مکان **السلم** مرقاۃ اخذا من السلامۃ لانہ الذی یسلمک الی المصعد **الاستجابۃ** بمعنی الاجابۃ کذا فی الروح ۱۲

البلاغۃ فی الروح قولہ اعراضہم لعل التعبیر بالاعراض دون التکذیب مع قولہ تعالیٰ ولقد کذبت لتہویل امر التکذیب قولہ تبتغی فی الروح ایثار الابتغاء علی الاتخاذ ونحوہ للایذان بان ما ذکر من النفق والسلم مما لا یستطیع ابتغاءہ فکیف باتخاذہ قولہ یرجعون فی ایرادہ مبنیا للمفعول اشعار بانہم یحضرون قسرًا ان لم یشاءوا ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہین اور جتنے قسم کے پرند جانور ہین کہ اپنے دونون بازوون سے اڑتے ہین ان مین کوئی قسم ایسی نہین جو کہ تمہارے ہی طرح کے گروہ نہ ہون ہمنے دفتر مین کوئی چیز نہین چھوڑی پھر سب اپنے پروردگار

يُحْشَرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

کے پاس جمع کیے جاوینگے۔ اور جو لوگ ہماری آیتون کی تکذیب کرتے ہین وہ تو بہرے اور گونگے ہو رہے ہین طرح طرح کی ظلمتون مین ہین　اللہ تعالی جسکو چاہین بے راہ کر دین　اور وہ جسکو چاہین سیدھی راہ پر لگا دین

اور پوری سزا تجویز ہو جاویگی) اور یہ (منکر) لوگ (براہ عناد) کہتے ہین کہ (اگر یہ نبی ہین تو) ان پر (ہمارے فرمایشی معجزات سے) کوئی معجزہ کیون نہین نازل کیا گیا آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالی کو بیشک پوری قدرت ہے اسپر کہ وہ (ایسا ہی) معجزہ نازل فرما دین لیکن انمین اکثر (اسکے انجام سے) بے خبر ہین (اسلیے درخواست کر رہے ہین وہ انجام یہ ہے کہ اگر پھر بھی ایمان نہ لاوینگے تو سب ہلاک کر دیے جاوینگے لقولہ تعالی ولو انزلنا ملکا لقضی الامر۔ حاصل یہ کہ ضرورت تو اسلیے نہین کہ پہلے معجزات کافی ہین لقولہ تعالی اولم یکفہم الخ۔ اور ہم جانتے ہین کہ جیسے اپنر ایمان نہین لائے ان پر بھی نہ لاوینگے لقولہ تعالی وما یشعرکم الخ اور مزید برآن یہ ضرر ہے جو کہ مذکور ہوا اسلیے حکمت عدم نزول ان فرمایشی آیات کا ہے) ف لاتکونن من الجاہلین فرمانا غیظ و محبت کے طور پر ہے چنانچہ ترجمہ سے ظاہر ہے اور لفظ جہل یا جہالت سے ترجمہ کرنا بوجہ اسکے کہ ہمارے محاورہ مین یہ الفاظ تحقیر و تحمیق و توبیخ کے لیے مستعمل ہین موہم بے ادبی ہے اور آخر آیت مین چونکہ دفع اعتراض ہے اسلیے اسکو بھی تسلیہ معترض علیہ مین دخل ہے و نیز اسمین تحقیق مسئلہ رسالت بھی ہے جیسا تمہید مین مذکور ہوا۔ اور اکثر کا لفظ اسلیے کہا کہ بعضے مسلمان ہونیوالے تھے **ربط** اوپر تاکید صبر و تسلیہ کے ضمن مین اشارۂ سزاے کفر کے لیے اموات کا قیامت مین مبعوث ہونا جملہ والموتے یبعثہم اللہ مین ذکر فرمایا تھا آگے اسی بعث کی تاکید و تقریر کے لیے دواب و طیور کا محشور ہونا بیان فرماتے ہین اور افادہ تاکید ظاہر ہے کہ تم تو مکلف اور مورد جزا و سزا ہو کیون نہ محشور ہوتے امر حشر تو ایسا عام ہے کہ غیر مکلف بھی بمقتضا بعض حکمتون کے اس سے مستثنے نہ رہینگے **تعمیم حشر کل خلائق** قال وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر (خواہ خشک پر یا تر پر) چلنے والے ہین اور جتنے قسم کے پرند جانور ہین کہ اپنے دونون بازوؤن سے اڑتے ہین انمین کوئی قسم ایسی نہین جو کہ (قیامت کے دن محشور ہونیکی صفت مین) تمہارے ہی طرح کے گروہ نہ ہون (اور گو یہ سب اپنی کثرت کی وجہ سے عرفاً بے انتہا ہون لیکن ہمارے حساب مین سب منضبط اور درج رجسٹر ہین کیونکہ) ہمنے (اپنے) دفتر (یعنی لوح محفوظ) مین کوئی چیز (کہ قیامت تک ہونے والی ہے بے لکھے) نہین چھوڑی (سب کو لکھ لیا ہے گو اسکی بھی حاجت نہ تھی علم قدیم ہی کافی ہے لیکن لکھنے سے سب اشیاء کا منضبط ہو جانا عامہ افہام کے زیادہ قریب ہے جب سب منضبط ہین پھر سکو قیامت مین جمع کر لینا کیا مستبعد ہے غرض اول سب کو حساب مین منضبط کر لیا گیا ہے) پھر (اسکے بعد اپنے وقت معین پر سب (مذکورین انسان و دواب و طیور) اپنے پروردگار کے پاس جمع کیے جاوینگے **ف** اور حدیث شیخین مین ہے کہ اگر دنیا مین شاخدار بکری نے بے شاخ والی کے مارا ہوگا تو قیامت مین اس سے بدلا لیا جاویگا۔ اور کمالین مین بروایت ابن جریر و ابن المنذر حضرت ابوہریرہ رض سے مذکور ہے کہ اسکے بعد ان جانورونکو حکم ہوگا کہ خاک ہو جاؤ اسوقت کافر تمنا کریگا یالیتنی کنت ترابا اھ آیت چونکہ اجمالا یحشرون سے اس حدیث کے مضمون کیطرف مشیر ہے اس اشارہ کے اعتبار سے افادہ تاکید مذکور فی التمہید مین اور قوت ہوگئی کہ جب غیر مکلفین بھی ایک گونہ جزا سے مستثنے نہین تو تم مکلفین کو تو کون چھوڑ دیگا پس منکرین بعث پر پورا احتجاج ہو گیا۔ اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث کے مضمون سے دواب و طیور کا مکلف ہونا لازم نہین آتا کیونکہ یہ بدلا بوجہ ناراضی اللہ تعالے کے نہوگا بلکہ اظہار عدل خداوندی کیلیے انکے اعمال مین تناسب و تماثل کا محفوظ رہنا دکھلایا جاویگا۔ اور تمہید مین جو بعض حکمتونکا لفظ مبہم ہے اسکی تفسیر اس اظہار تماثل سے کرنا ممکن ہے **ربط** اوپر لوشاء اللہ لجمعہم اور انما یستجیب مین صبر و تسلیہ فرمایا گیا ہے آگے بھی اسی کی تاکید اسی غرض سے ہے چنانچہ جملہ اولی والذین کذبوا مین انما یستجیب کی اور جملہ ثانیہ و ثالثہ مین یشاء اللہ من یشاء مین لوشاء کی تاکیہ ہے **تاکید مضمون صبر و تسلیہ سابق** وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ اور جو لوگ ہماری آیتونکی تکذیب کرتے ہین وہ تو (حق سننے سے) بہرے (جیسے) اور (حق کہنے سے) گونگے (جیسے) ہو رہے ہین (اور اس بہرے گونگے ہونے کے) طرح طرح کی ظلمتون مین (گرفتار) ہین (کیونکہ ہر کفر ایک ظلمت ہے انکا اعراض جسکا صمم و عدم استماع کا حاصل ہے ایک کفر ہے انکا کفریات بکنا جو کہ بکم سے مقصود ہے ایک کفر ہے

ملحقات الترجمة

ك قوله فی الارض خشک یا تر فشمل الحیوان و اشالها ۱۲ ك قوله فی د۲ دطائر قسم اشارة الی ان النکرة العامة لبیس عمومها فردیا بل جنسیا او نوعیا لیصح حمل الامم علیها ۱۲ ك قوله فی امثالکم محشور ہونے مین اورده فی الکبیر قولا فاسادھو الراجح عندی بقرینة المقام و بتائید الحدیث ك قوله فی الکتب اپنے دفتر فاللام للعهد ك قوله ہتا تک قیامت تک کما ورد فی الدر المنثور عن ابی ہریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول شیٔ خلق الله القلم ثم النون وہی الدواة ثم قال له اکتب قال ما اکتب قال ما کان وما ہو کائن الی یوم القیامة کما فی المرقاة فما ورد الی الابد المراد به الی یوم القیامة فلا یرد ان المخلود الابدی کیف یحصر الکتاب المتناہی الاشیاء الغیر المتناہیة ولا یلزم من عدم اشتمال اللوح احوال الآخرة عدم کونها مضبوطة بطریق آخر ۱۲ ك قوله فی ثم اسکے بعد ثم علی معناها الظاہری لان الحشر لا محالة متاخر عن الاحصاء الکتابی سو ك قوله فی صم جیسے اشارة الی التشبیه البلیغ فی الکلام ۱۲ ك قوله فی الظلمت اس بہرے گونگے ہونے سے اشارة الی وجه ترک العاطفة فی قوله فی الظلمت حاصله ان کونهم فی الظلمت مسبب عن الصمم والبکم ولا یذکر العاطف بین السبب والمسبب ۱۲

البلاغة قوله الی ربهم فی الروح الضمیر للامم وصیغة جمع العقلاء لاجرائها مجراهم والتعبیر عنها بالامم۔ قوله فی الارض و یطیر بذان الوصفان لزیادة التعمیم ای لا یعتبر خصوصیتة ما فیهما انما یعتبر کونها دابة وطائرا ولم یقل فی طائر یطیر فی السماء کما ہو مقتضی المقابلة لانه لا یفید العموم فان بعض الطیور لا یطیر فی السماء۔ لخصنه من الروح ۱۲

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

آپ کہیے کہ اپنا حال تو بتلاؤ کہ اگر تمپر خدا کا کوئی عذاب آپڑے یا تمپر قیامت ہی آپہونچے تو کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکاروگے اگر تم سچے ہو بلکہ خاص اسی کو پکارنے لگو

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ

پھر جس کے لیے تم پکارو اگر وہ چاہے تو اسکو ہٹا بھی دے اور جنکو تم شریک ٹھیراتے ہو ان سبکو بھول بھال جاؤ اور ہمنے اور امتون کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے ہوچکے ہین پیغمبر بھیجے تھے سو ہمنے انکو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا

ع ۱۱ / ۴

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

تاکہ وہ ڈھیلے پڑجاوین سو جب انکو ہماری سزا پہونچی تھی وہ ڈھیلے کیون نہ پڑے لیکن انکے قلوب تو سخت رہے اور شیطان انکے اعمال کو انکے خیال مین آراستہ کرکے دکھلاتا رہا۔

اور یہ خود متعدد مرتبہ ہوتا ہی اسلیے بہت سی ظلمتین ہوگئین مطلب یہ کہ استجابت کیلیے تو استماع کی حاجت ہی جیسا اوپر کہا گیا ہی انما یستجیب الخ اور انکا یہ حال ہی پھر ان سے استجابت کی کب توقع ہی بلکہ لا محالہ ظلمات ہی مین مبتلا ہونگے پھر یہ کہ اللہ تعالی جسکو چاہین (بوجہ اعراض عن الحق کے) بیراہ کردین اور وہ جسکو چاہین (اپنے فضل سے) سیدھی راہ (دین حق) پر لگادین (جیسا اوپر بھی کہا گیا ہی لو شاء اللہ لجمعہم پس ایسی حالتین انکی فکر مین پڑنا ہی سو ہی سپرد بخدا کرنا چاہیے) **ربط** اوپر شروع سورت مین توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال تھا آگے پھر اسیطرف ایک خاص طور پر عود ہی کہ خود مشرکین ہی سے بعض سوالات کیے جاتے ہین جنکے جواب سے شرک کا ابطال ہوجاویگا جسمین اول سوال یہی اگلی آیت ہی اور دوسرا قل ارأیتم الخ آگے آتا ہی اور درمیان مین مقصود سوال اول کی تاکید و تقریب کا مضمون ہی جیسا ربط آیندہ مین اسکی تقریر آویگی **عود بتوحید و ابطال شرک بعنوان سوال** قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ آپ (ان مشرکین سے) کہیے کہ (اچھا) اپنا (یہ) حال تو بتلاؤ کہ اگر تمپر خدا کا کوئی (ایسا) عذاب آپڑے (جیسا پہلی امتون پر آب یا باد یا آتش یا خسف خاک وغیرہ سے آیا تھا) یا تمپر قیامت ہی آپہونچے (جسمین انواع انواع ہولین ہونگی) تو کیا (اس عذاب و ہول کے ہٹانے کے واسطے) خدا کے سوا کسی اور کو (اسوقت) پکاروگے اگر تم (دعوی اشراک مین) سچے ہو (تو چاہیئے تو اسوقت بھی غیر اللہ ہی کو پکارنا لیکن ایسا ہرگز نہوگا) بلکہ (اسوقت تو) خاص اسی (اللہ) کو پکارنے لگو (جیسا کہ اس سے کم مصیبت مین روزانہ ہوتا ہی) پھر جس (آفت) کے (ہٹانے) کیلیے تم (اسکو) پکارو اگر وہ چاہے تو اسکو ہٹا بھی دے (اور نہ چاہے تو نہ بھی ہٹاوے) اور جنکو تم (اب) شریک (الوہیت) ٹھیرا رہے ہو (اسوقت) ان سبکو بھول بھال جاؤ (پس اسی سے سمجھ لو کہ خدا کے سوا جب کوئی قادر مختار نہین تو مستحق عبادت بھی اسکے سوا کوئی نہین ہوسکتا) **ف** یہ جو فرمایا کہ اگر چاہے ہٹادے تو دوسرا اثر سے معلوم ہوگیا ہی کہ عذاب دنیوی مین تو دونون احتمال ہین اور احوال قیامت مین سے طول موقف شفاعت کبری سے موقوف ہوجاویگا اور یہ شفاعت کبری اہل موقف کی درخواست سے ہوگی اور کسی سے یہ کہنا کہ ہمارے لیے اللہ تعالی سے دعا کرو یہ بھی اللہ تعالی سے دعا کرنیکا ایک طریق ہی پس اس طول کا موقوف ہونا اسطرح سے دعاء الناس کا اثر ہوا اب یہ شبہ نرہا کہ کشف کربت قیامت مین ان لوگون کی دعا کا کیا دخل ہوا اور دوسرے عذاب آخرت کے کفار سے نہ ٹلینگے اور اگر کسیکو شبہہ ہو کہ احتجاج مین مقدمات کا مسلم ہونا چاہیے یہ مشرکین قیامت کے کب قائل تھے جواب یہ ہی کہ احتجاج وقوع قیامت سے نہین کیا گیا بلکہ اسکے فرض وقوع سے کیا گیا اور فرض ہر ممکن کا ممکن ہی اور آگے ابطال دعوی کے لیے یہ فرض بھی کافی ہی کیونکہ خفیف آفات مین انکا مخلص ہوجانا انکو اس جواب کی گنجایش نہین دیتا کہ ہان ہم اسوقت اپنے آلہہ کو پکارین جیسا کہ ظاہر ہی **ربط** اوپر مشرکین پر وقوع عذاب فرض کرکے اس بناء پر انکے دعوی شرک کو باطل کیا گیا تھا آگے اس فرض کا غیر مستبعد ہونا ثابت کرنیکے لیے بعض امم سابقہ کا معذب و ہالک ہونا بیان فرماتے ہین تاکہ مخاطبین کو اس فرض کے غلط کہنے کی گنجایش نہو اور اس ہلاکت کا ذکر بھی ایک خاص طور سے فرمایا ہی جس سے کفار موجودین کے منشاء انکار کا جواب بھی ساتھ ساتھ ہوجاوے کیونکہ بڑا منشاء انکار کا یہ ہوتا ہی کہ بعض مصائب آآکر ٹل جاتے ہین تو نادان کو دھوکہ ہوتا ہی کہ یہ سزا ہی اعمال نہ تھی ورنہ ٹلتی نہین اسلیے سنادیا کہ ان ہالکین کی دارو گیر کی ترتیب بھی یہی ہوئی تھی کہ اول نزول بلیات ہوا کہ تضرع کرین پھر استدراجاً نزول نعم فرمایا گیا جب خوب کفر بڑھ گیا پھر ہلاک کردیئے گئے تو تم بعض بلیات کے ٹلنے سے دھوکہ مت کھانا **ذکر ہلاکت بعض کفار سابقین بترتیب عجیب** وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

ملحقات الترجمة

۵ قوله فی صادقین توجاہیے الخ اشارة الی کون الجواب محذوفا ای ان کنتم صادقین فی دعوکم فمقتضاه ان تدعوهم ج لکنکم لا تدعونهم قطعا بل ایاه الخ ۱۲

النحو قوله ارءیتکم فی حاشیة البیضاوی للعصام عن التفتازانی انما وضع الاستفهام عن العلم موضع الاستخبار لانه لا یخبر عن الشی الا العالم به فوضع السبب موضع المسبب واستعملوا ارایت فی معنی اخبر ووجه کون ارایت بمعنی اخبرنی مع افراد الفاعل ان الخطاب جامع لشمول المخاطب المتعدد وقال البیضاوی الکاف حرف خطاب اکد به الضمیر لا محل له من الاعراب والفعل معلق وفیه قراءة نافع بتسهیل الهمزة الثانیة والکسائی بحذفها ۱۲ **البلاغة** قوله لولا فی الروح الجمهور حملوه علی التوبیخ والتندیم وهو یفید الترک وعدم الوقوع واذا ظهر الاستدراک والعطف فی قوله تعالی ولکن قست والمکانت لتضرع ناشیا من لین القلب لان نفیه فکانه قیل

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

پھر جب وہ لوگ اُن چیزوں کو بھولے رہے جنکی اُنکو نصیحت کیجاتی تھی تو ہمنے اُنپر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے یہانتک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ انکو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہمنے انکو دفعۃً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل

مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ

حیرت زدہ رہ گئے　پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی　اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے　آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر اللہ تعالے تمہاری شنوائی اور بینائی بالکل

وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

لے لے　اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے　تو اللہ تعالے کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تمکو پھر دیدے .　آپ دیکھیے تو ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں پھر یہ اعراض کرتے ہیں .

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے　خواہ بیخبری میں یا خبرداری میں　تو کیا بجز ظالم لوگوں کے اور بھی کوئی ہلاک کیا جاوے گا

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ اور ہمنے اور اُمتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے (زمانہ میں) ہو چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے (مگر انہوں نے اُن پیغمبروں کو نہ مانا) سو ہمنے انکو (اس تکذیب پر) تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جاویں (اور اپنے کفر و تکذیب سے توبہ کر لیں) سو جب اُنکو ہماری (طرف سے) سزا پہونچی تھی وہ ڈھیلے کیوں نہ پڑے (کہ انکا جرم معاف ہو جاتا) لیکن اُنکے قلوب تو (ویسے ہی) سخت (کے سخت) رہے اور شیطان اُنکے اعمال (کفریہ سابقہ) کو اُنکے خیال میں (بدستور) آراستہ (و مستحسن) کر کے دکھلاتا رہا پھر جب وہ لوگ (بدستور) اُن چیزوں کو بھولے (اور چھوڑے) رہے جنکی انکو (پیغمبروں کی جانب سے) نصیحت کیجاتی تھی (یعنی ایمان و اطاعت) تو ہمنے اُنپر (از قسم اسباب عیش و عشرت) ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے (یعنی خوب نعمت و ثروت دی) یہانتک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ انکو (اسباب نعمت میں سے) ملی تھیں وہ خوب اترا گئے (اور غفلت اور مستی میں انکا کفر خوب بڑھ گیا اُسوقت) ہمنے انکو دفعۃً (کہ انکو گمان بھی نہ تھا) پکڑ لیا (اور عذاب شدید نازل کیا جیسا کہ قرآن کے اور مواقع میں اُن قصوں کی تفصیل ہے) پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے (کہ کیا ہوگا) پھر (اس عذاب سے) ظالم (کافر) لوگوں کی جڑ (تک) کٹ گئی (یعنی بالکل ہلاک ہو گئے) اور اللہ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے (کہ ایسے ظالموں کا پاپ کٹا جنکے ہونے سے نحوست ہی پھیلتی) **ف** مطلب یہ کہ اسیطرح یہ مشرکین اپنی حالت پر مغرور ہو کر بیفکر نہ ہوں **ربط** اوپر جو آیت قل ارایتکم الخ آئی ہے جو ارتباط اُسکا ہے وہی آیت آیندہ قل ارایتم الخ کا ہے جسکی تقریر آیت موصوفہ کی تمہید میں گذر چکی **ابطال شرک بعنوان سوال دیگر** قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ آپ (ان سے یہ بھی) کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر اللہ تعالی (غضب نازل فرما دیں یہی لیکن) تمہاری شنوائی اور بینائی بالکل لے لے (کہ نہ تمکو سنائی دے اور نہ دکھائی دے) اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے (کہ تم کسی چیز کو نہ سمجھ سکو) تو اللہ تعالی کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ (چیزیں) تمکو پھر دیدے (جب تمہارے اقرار سے بھی کوئی ایسا نہیں پھر کیسے کسیکو مستحق عبادت سمجھتے ہو) آپ دیکھیے تو ہم کس (کس) طرح دلائل (توحید) کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں پھر (بھی انکا یہ حال ہے کہ) یہ (ان دلائل میں فکر کرنے اور انکے نتیجہ کے تسلیم کرنے سے) اعراض (اور بے رخی) کرتے ہیں **ربط** اوپر آیات ولقد ارسلنا الخ میں جو کہ آیت سابقہ ارایتکم اور آیت لاحقہ ارایتم کی تاکید تقریب کے لیے ہیں امم سابقہ کا ہلاک ہونا بقصد انکی تنبیہ کے بیان فرمایا آگے علت ہلاک یعنی ظلم کے اشتراک سے بعنوان سوال اُس تنبیہ کی سبب تنبیہ اختصاص اُس عذاب کے انکے ساتھ تصریح ہے **تنبیہ مشرکین بر عذاب و اختصاص آن** قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ آپ (ان سے) کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے خواہ بیخبری میں یا خبرداری میں تو کیا بجز ظالم (اور کافر) لوگوں کے (اس عذاب و غضب سے) اور کوئی بھی ہلاک کیا جاویگا (یعنی وہ عذاب ہوگا بوجہ ظلم کے جیسا امم سابقہ پر بھی اسیوجہ سے ہوا ہے لقولہ تعالی فقطع دابر القوم الذین ظلموا سو لامحالہ ظالموں ہی کیساتھ خاص ہوگا اور ظالم تم ہو پس خاص تمپر ہی پڑیگا اور مومنین بچے رہینگے لقولہ تعالی حقا علینا ننجی المؤمنین سو تمکو متنبہ ہونا چاہیے اور مرگ انبوہ جشنے دارد کا سہارا بھی چھوڑ دینا

ملحقات الترجمة

لے قوله قبل فاخذناهم

نـ مانا اشارۃ الی تقدیر کلمۃ لیوا

ففی الکلام ایجاز ۱۲ لے قوله

فی فاخذناهم اس تکذیب

پر فیہ العلۃ والتصریح بہ

الحکمۃ فلا منافات ۱۲ لے

قوله فی نسوا چھوڑے اشارۃ

الی التفسیر ۱۲ لے قوله

فی ختم کسی چیز کو اشارۃ

الی ان ہذا الختم لیس بالختم

المخبر عن اثباتہ فی الآیۃ الاخری

فان ذلک عن الایمان وذاک

عن مطلق التعقل ۱۲ لے قوله

فی بہ یہ چیزیں فالضمیر تاویل

الماخوذ والمختوم او المذکور ۱۲

لے قوله فی بغتة بیخبری

اخترت ہذین العنوانین لیظہر

المقابلۃ بینہما لفظا وانما لم نقل

فی النظم الکریم خفیۃ لان الاخفا

لا یناسب شانہ تعالی والمقابلۃ

بین الشیٔ والقریب من مقابلۃ

کثیرۃ فی الفصیح ومنہ قولہ

صلی اللہ علیہ وسلم بشروا ولا

تنفروا ۱۲ لے قوله فی یہلک

اس عذاب و غضب اشارۃ

الی ان مطلق الاہلاک لا ینافی

الایمان بل ہٰذا فیہ الاہلاک

بذلک العذاب الغضبی المختص

بالکفار ولعلم کون العذاب

کذلک بالقرائن القویۃ

العقلیۃ والسمعیۃ ۱۲

اللغات فے القاموس ابلس تحیر ویئس والدابر اخر کل شیٔ والاصل صدف اعرض کذا فے القاموس ۱۲

البلاغة قوله فلما نسوا الخ فے الروح استشکل ذلک بانہ لا یظہر وجہ سببیۃ النسیان لفتح ابواب الخیر واجیب بان النسیان سبب للاستدراج المتوقف علی فتح ابواب الخیر وسببیۃ شیٔ لآخر تستلزم سببیتہ لما یتوقف علیہ وقیل انہ سبب عنہ باعتبار غایتہ وہو اخذہم بغتۃ ۱۲ قوله فہل یہلک قال البیضاوی ای ما یہلک ولذلک صح الاستثناء ۱۲

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اور ہم پیغمبرونکو صرف اسواسطے بھیجا کرتے ہین کہ وہ بشارت دین اور ڈرا دین پھر جو شخص ایمان لے آوے اور درستی کرلے سو ان لوگون پر کوئی اندیشہ نہین اور نہ وہ مغموم ہونگے اور جو لوگ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ

ہماری آیتون کو جھوٹا بتلا دین اُن کو عذاب لگتا ہو بوجہ اسکے کہ وہ دائرہ سے نکلتے ہین آپ کہدیجیے کہ نہ تو مین تم سے یہ کہتا ہون کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہین اور نہ مین تمام غیبونکو جانتا ہون اور

لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنْذِرْ

نہ مین تم سے یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون مین تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اُس کا اتباع کرلیتا ہون آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہین برابر ہوسکتا ہے سو کیا تم غور نہین کرتے اور ایسے لوگونکو

بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

ڈرائیے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہین کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت سے جمع کیے جاوینگے کہ جتنے غیر اللہ ہین نہ کوئی انکا مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا اس امید پر کہ وہ ڈر جاوین۔

ربط اوپر آیت وقالوا لولا انزل علیہ الخ مین کفار کے فرمائشی معجزات کی عدم ضرورت وقوع کے ضمن مین تحقیق مسئلہ رسالت کی تھی جیسا وہان مذکور ہوا آگے منصب رسالت کے لوازم کہ بعد مطلق ثبوت کے تبلیغ ہے اور غیر لوازم کہ تمام فرمائشونکا پورا کرنا ہو بیان کرنیسے اسی مجموعی مضمون کی قدرے تفصیل مقصود ہے **لوازم وغیر لوازم رسالت**

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ اور ہم پیغمبرونکو (جنکی پیغمبری دلائل قاطعہ سے ثابت کرچکے ہین) صرف اسواسطے (امم کیطرف) بھیجا کرتے ہین کہ وہ (ایمان اور اطاعت کرنیوالونکو رضاء الٰہی کی) بشارت دین اور (کفر و معصیت کرنیوالونکو ناخوشی خداوندی سے جسپر کبھی دنیا مین بھی اور آخرت مین ہمیشہ عذاب کا استحقاق مرتب ہوتا ہے) ڈرا دین (اور اسلیے نہین بھیجتے ہین کہ جو کچھ بھی اُن سے واہی تباہی فرمائشین کیجاوین وہ سبکو پورا کرین جیسا یہ منکرین محض براہ عناد درخواست کرتے ہین) پھر (اُن پیغمبرونکی تبشیر و انذار کے بعد) جو شخص ایمان لے آوے اور (اپنی حالت کی اعتقاداً و عملاً) درستی کرلے سو ان لوگون پر (آخرت مین) کوئی اندیشہ (کی بات واقع ہونیوالی) نہین (گو یہ لوگ باقتضای ایمان خدا تعالیٰ سے خوف کیا کرتے ہین) اور نہ وہ (وہان) مغموم ہونگے اور جو لوگ (اُس تبشیر و انذار کے بعد بھی) ہماری آیتونکو جھوٹا بتلاوین انکو (دنیا مین بھی کبھی اور آخرت مین تو ضروری) عذاب لگتا ہے بوجہ اسکے کہ وہ دائرہ (ایمان) سے نکلتے ہین (یعنی اصل کام پیغمبرونکا اور اُس کام کا نتیجہ یہ ہے نہ کہ تمام فرمائشونکا پورا کرنا پس اسی قاعدہ کے موافق یہ رسول بھی ہین) آپ (ان لوگونسے یہ قاعدہ سنا دینے کے بعد) کہدیجیے کہ (مین جو دعویٰ رسالت کا کرتا ہون تو اُسکے ساتھ) نہ تو مین تم سے یہ کہتا ہون کہ میرے پاس (یعنی میری قدرت مین) خدا تعالیٰ کے (تمام مقدورات کے) خزانے ہین (کہ جب مجھ سے کسی امر کی فرمائش کیجاوے اسکو اپنی قدرت سے ظاہر کردون) اور نہ مین (یہ کہتا ہون کہ مین) تمام غیبونکو (جو کہ معلومات الٰہیہ ہین) جانتا ہون (جیسا کبھی کبھی براہ عناد اس قسم کی باتین پوچھتے ہو کہ قیامت کب آویگی مثلاً) اور نہ مین تم سے یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون (جیسا کبھی براہ عناد یہ کہتے ہو ابعث اللہ بشرا رسولا یعنی کیا خدا تعالیٰ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے رسول فرشتہ ہونا چاہیے سو مین تو رسالت کے ساتھ ملکیت کا مدعی نہین ہون) مین تو صرف (رسول ثابت الرسالۃ بالدلیل ہون میرا کام تو اتنا ہے کہ) جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے (جسمین خود عمل کرنا بھی آگیا اور دوسرونکو تبلیغ کرنا بھی) اُسکا اتباع کرلیتا ہون (جیسا اور پیغمبرونکا بھی یہی قاعدہ تھا پھر ثبوت رسالت کے بعد یہ مہملات میرے سامنے کیون پیش کیے جاتے ہین) آپ (یہ تقریر دلپذیر سنا کر انسے) کہیے کہ (یہ تو ظاہر ہے کہ) اندھا اور بینا کہین برابر ہوسکتا ہے (جب یہ بات ٹھیری ہوئی ہے) سو کیا تم (آنکھون والا بننا نہین چاہتے اور اس تقریر مذکور مین) غور (کامل بقصد طلب حق) نہین کرتے (کہ حق واضح ہو جاوے اور آنکھون والون مین داخل ہو جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ اندھے ہی بنے رہوگے) اور (اگر اسپر بھی عناد سے باز نہ آوین تو انسے مباحثہ موقوف کیجیے اور جو اصلی کام ہے رسالت کا یعنی تبلیغ اسمین مشغول ہوجیے اور) ایسے لوگونکو (کفر و معصیت پر عذاب الٰہی سے خاص طور پر) ڈرائیے جو (اعتقاداً یا احتمالاً) اس بات سے اندیشہ رکھتے ہین کہ (قیامت مین) اپنے رب کے پاس

البلاغۃ قولہ ان اتبع قال عصام لم یقل انی رسول تحاشیا عن دعوی الفضیلۃ صریحۃ کما ہو دأب المتواضعین المتحاشین عن التکبر اھ قلت بخلاف الاخبار عن الاتباع فان الاتباع ہو العبدیۃ ۱۲

الفقہ استدل بعضہم بقولہ ان اتبع علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یجتہد والجواب ان الاجتہاد لما کان ماذونا فیہ بالوحی فاتباعہ اتباع للوحی فافہم ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۵۱ قولہ فی المرسلین جنکی پیغمبری دل علیہ عنوان الرسالۃ لانہا تتوقف علی الدلیل و اثبات الشیٔ اثبات ما یتوقف علیہ فلیس المقصود بالآیۃ نفی لزوم الآیات علی الرسالۃ مطلقا بل نفی لزوم الآیات المقترحۃ وہو مدار الحصر فافہم کما اشرت الیہ بقولی فیما بعد اسلیے نہین بھیجا کرتے ۱۲ ۵۲ قولہ فی خزائن مقدورات اشارۃ الی حذف المضاف کما فی الروح ۱۲ ۵۳ قولہ فی لا اعلم کہتا ہون اشارۃ الی انہ عطف علی محل عندی باضمار القول بین لا و اعلم لا بین الواو ولا لیکون المعنی و اقول لا اعلم مع انہ غیر مقصود ۱۲ ۵۴ قولہ فی انی ملک کہتے ہو اشارۃ الی ان ہذہ الجملۃ ایضا جواب عن بعض اقتراحاتہم فلا مس بالمقام بمبحث الترقی او التدلی فی الکلام من الالوہیۃ الی الملکیۃ وانما اعید القول فی الجملۃ الثالثۃ لانہا نوع آخر لعدم اختصاصہا باللہ تعالیٰ بخلاف الاولیین من القدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط فانہما مختصان باللہ تعالیٰ ۱۲ ۵۵ قولہ فی افلا جب یہ بات الخ اشارۃ الی ان الفاء لترتب وجوب الفکر علی کون البصیر اکمل فالفاء مقدم فی المرام و مؤخر فی الکلام عن الہمزۃ کما فی قولہ افکلما جاءکم رسول بما لا تہوی الخ لتقدیرہ فکلما جاءکم استکبرتم کما ہو حقہ ۱۲

ع ۵ / ۹ / ۱۱

(قبروں سے زندہ کرنیکے بعد) ایسی حالت سے جمع کیے جاوینگے کہ جتنے غیر اللہ (کفار کے زعم میں مددگار اور مستقل شفیع سمجھے جاتے) ہیں (اسوقت) نہ کوئی انکا مددگار ہوگا اور نہ کوئی (مستقل) شفیع ہوگا (اور ایسے لوگونکو) اس امید پر (ڈرائیے) کہ وہ (عذاب سے) ڈر جاویں (اور کفر و معصیت سے باز آجاویں کیونکہ نہ ڈرنا کسی ولی و شفیع کے بھروسہ ہوتا ہے اور وہ معدوم ہے) ف حشر کے متعلق کل تین طرح کے آدمی ہیں ایک وہ جو جزماً اُسکے ثبوت کے معتقد ہیں۔ دوسرے وہ جو متردد ہیں آیت میں ان ہی دونوں جماعتوں کا ذکر ہے تیسرے وہ جو جزماً اُسکے منکر ہیں اور انذار گو انکو بھی عام ہے جیسا اور آیات میں مصرح ہے لیکن یہاں مطلق انذار مراد نہیں بلکہ وہ انذار جس میں خاص اہتمام ہو سو یہ وہاں ہی ہوگا جہاں نفع متیقن یا متوقع ہو جیسا قسم اول و قسم دوم کا حال ہے بخلاف اس قسم سوم کے کہ بوجہ عدم توقع نفع انکو انذار محض اتمام حجت کے لیے ہوگا توجہ کی انمیں بوجہ عناد کے قابلیت ہی نہیں اس لیے یہاں قسمین اولین کی تخصیص کیگئی جیسا بعض آیات میں بنا بر تیقن نفع کے صرف قسم اول ہی کی تخصیص ہے بقولہ تعالی انما تنذر الذین یخشون ربہم بالغیب واقاموا الصلوٰۃ الخ اور ختم کے اثناء ترجمہ میں جو لفظ خاص طور کہا ہے وہ اشارہ اسی تقریر کیطرف ہے۔ اور غیر اللہ کی ولایت و شفاعت کی نفی کا تحقق دو طور پر ہو سکتا ہے ایک یہ کہ انکا کوئی ولی اور شفیع نہو یہ تو کفار کے لیے ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالی انکا ولی اور رسول اور دیگر مقبولین انکی شفیع ہوں مگر غیر اللہ نہو یہ مسلمانوں کیلیے ہوگا غرض غیر اللہ کی ولایت اور غیر مومنین کے لیے شفاعت مطلقاً منفی ہے اور اللہ کی ولایت اور مقبولین کی شفاعت مومنین کیلیے ثابت ہے اور آیت میں تین امر کی نفی کیگئی قدرۃ علی الخزائن علم غیب۔ ملکیت اسکی ایک توجیہ کہ آیات مقترحہ کا جواب ہے تقریر ترجمہ میں مذکور ہے۔ اور ایک سہل توجیہ یہ خیال میں آتی ہے کہ مقصود اس سے دفع استبعاد کفار کا ہو یعنی تم جو اقتراح آیات سے میری رسالت کی تکذیب کرتے ہو محض نبے معنی ہے رسالت جسکا میں مع دلیل مدعی ہوں کوئی مستبعد امر نہیں ہے کسی امر عجیب غریب مثل قدرۃ و علم و ملکیت مذکورہ کا تو میں مدعی نہیں جو اُسکو مستبعد سمجھ کر انکار کرتے ہو جیسا سورہ ہود میں نوح علیہ السلام کا قول ہے ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ الخ ربط اوپر کی آیات میں لوازم منصب رسالت کے ساتھ کہ تبلیغ ہے منجملہ تین قسم کے آدمیوں کے جو اوپر ف کے تحت میں مذکور ہیں معاندین کیلیے زیادہ فکر میں نہ پڑنا بلکہ انذار عام پر اکتفا کرنا اور مترددین و طالبین کیلیے خاص توجہ فرمانا مذکور تھا آگے صرف طالبین کے حال پر اس توجہ مذکور شترک سے بھی زیادہ خاص توجہ فرمانیکا ارشاد ہوتا ہے پس معاندین کیلیے تو تبلیغ عام ہوئی اور مترددین کے لیے خاص اور طالبین کیلیے اخص سبحان اللہ کیا حکیمانہ عدل ہے اور سبب نزول ان آیات آئندہ کا یہ ہوا تھا کہ بعض روساء کفار قریش نے بعض غرباء صحابہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا دیکھکر تحقیراً کہا اہولاء من اللہ علیہم من بیننا جسکا ترجمہ آگے آویگا اور آپ سے عرض کیا کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھنا گوارا نہیں کرتے اگر آپ انکو ہٹا دیں تو ہم آپکے پاس آیا کریں اور بعض روایات میں ہے کہ ان سب نے یہ درخواست بواسطہ آپکے چچا ابو طالب کے بھی پیش کی حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا بھی کر دکھلائیے دیکھیں انکا کیا مقصود ہے یعنی یہ پردہ رکھتے ہیں یا نہیں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے یہ درخواست کی تھی کہ جسوقت ہم آیا کریں اسوقت یہ لوگ اٹھ جایا کریں جب ہم چلے جاویں اسوقت یہ آجایا کریں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ انکو ہٹا دیں تو عجب نہیں ہم آپکا اتباع کر لیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخواست کو منظور فرما لیا گو عمل نہیں ہونے پایا اسپر یہ آیتیں نازل ہوئیں جنکی ابتدا و انتہا ایک روایت میں ولا تطرد سے شاکرین تک ہے اور ایک روایت میں انذر بہ سے المجرمین تک ہے۔ اور ایک روایت میں انذر سے شاکرین تک ہے۔ اور ایک روایت میں وانذر سے بالظالمین تک ہے اور انمیں کچھ تعارض نہیں اجتہاد رواۃ کے اختلاف سے ایسا اختلاف سہل ہے اور مضر مقصود نہیں نیز ممکن ہے کہ بتدریج سبکا نزول ہوا ہو کسی نے بعض اجزاء کو بیان کر دیا کسی نے مجموعہ کو غرض جب آیتیں نازل ہوئیں تو حضرت عمر رض نے حاضر ہو کر اپنی رائے سے معذرت کی اسپر واذا جاءک الذین الخ کا نزول ہوا جسمیں بشارت ہے قبول توبہ کی بقولہ تعالی من عمل منکم سوءً بجہالۃ ثم تاب الخ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غرباء کو بلایا جب حاضر ہوئے تو آپنے فرمایا سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ۔ یہ روایات لباب اور روح المعانی میں ابن حبان اور حاکم اور احمد اور طبرانی اور ابن ابی حاتم اور ابن جریر اور ابو الشیخ اور بیہقی اور ابن المنذر سے بروایت رواۃ مختلفہ منقول ہیں۔ اور ولا تطرد الذین سے آخر تک کی مناسبت تو شان نزول سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے ہٹانیکی نہی اور انکے ساتھ ملاطفت کا امر اور ان درخواست کرنیوالونکی مذمت ان آیات کے مضامین ہیں لیکن اگر آیت وانذر بہ کا بھی اسی قصہ میں نزول ہو تو اسکی مناسبت قصہ سے اسطور ہے کہ آپکو یہ بات بتلانا ہے کہ آپکو جو اس درخواست کی منظوری کا خیال ہوا تو اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ انکو خاص اہتمام سے تبلیغ ہو جاویگی سو ایسی خاص تبلیغ معاندین کے لیے بوجہ مفید نہ ہونیکے ضرور نہیں صرف تبلیغ عام کہ اتمام حجت کیلیے لازم نبوت ہی کافی ہے سو وہ بدون مجلس خاص کے بھی حاصل ہے اور تبلیغ خاص کا محل صرف خائفین ہیں خواہ اعتقاداً یا تردداً اس لیے آپ اس درخواست کی طرف کچھ التفات نکیجیے اس تقریر سے وجہ مناسبت خوب ظاہر ہو گئی۔ اسیطرح آیات قل انی نہیت الخ کی مناسبت باین معنی ہوگی کہ جب انذر بہ الذین اور لا تطرد الذین سے معلوم ہو گیا کہ تبلیغ خاص اور اخص کے محل خائفین اور مومنین ہیں نہ کہ معاندین تو بس ان معاندین کی اتنی مراعاۃ

ملحقات الترجمہ

۵۱ قولہ فی لیس الیسی حالت اشارۃ الی ان قولہ لیس لہم فی حیز النصب علی الحالیۃ من ضمیر یحشروا والعامل فیہ فعلہ و من دونہ متعلق بمحذوف وقع حالا من اسم لیس لانہ فی الاصل صفۃ لہ فلما قدم علیہ انتصب علی الحالیۃ والمخوف منہ ہو الحال الاولی لان مطلق الحشر لا یخاف منہ انما المخوف منہ ہو فقدان الولی والشفیع بدون اذن اللہ و اشرت الیہ بقولی فی آخر الترجمہ کیونکہ نہ ڈرنا الخ والحال الثانیۃ قید واقعی کما یظہر من ترجمتی فالمقصود نفی ولایتہم وشفاعتہم لاختصاص الولایۃ والشفاعۃ باللہ تعالی بمعنی انہ لا یکون لہم ولی الا اللہ الخ فان الانذار بغیر مقصود کما ہو ظاہر انما المقصود الانذار لفقدان الولی والشفیع المستقل مطلقا فافہم وفیہ من الروح ۱۲

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ

اور ان لوگون کو نہ نکالیے جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہین جس سے خاص اسکی رضاہی کا قصدر کھتے ہین ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہین اور آپ کا حساب

حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ

ذرا بھی انکے متعلق نہین کہ آپ انکو نکالدین ورنہ آپ نامناسب کام کرنیوالو نمین ہوجاوینگے اور اسیطور پر ہمنے ایک کو دوسرے کے ذریعہ سے آزمایش مین ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کرین کیا یہ لوگ ہین کہ ہم سب مین سے

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

ان پر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا ہے۔ کیا یہ بات نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ حق شناسون کو خوب جانتا ہے اور یہ لوگ جب آپکے پاس آوین جو کہ ہماری آیتون پر ایمان رکھتے ہین تو یون کہدیجئے کہ تم پر سلامتی ہے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ جو شخص تم مین سے کوئی برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اسکے بعد توبہ کرلے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑے مغفرت کرنیوالے ہین بڑی رحمت والے ہین

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ع

اور اسیطرح ہم آیات کو تفصیل کرتے رہتے ہین اور تاکہ مجرمین کا طریقہ ظاہر ہوجاوے۔

ضروری نہین بلکہ انکے لیے تبلیغ عام کافی ہے جوکہ مدلول ہے قل انی نہیت الخ کی یعنی آپ صرف ایسے مضامین توحید ورسالت کے متعلق جو انی نہیت اور انی علی بینۃ الخ کے مدلول ہین زبانی کہدینا کہ مطلق مصداق قولی مصدر قل کا ہے کافی ہے اس تقریر پر اندر سے بالظلمین تک ایک ہی مضمون متلاحق الاجزاء ہوگیا والحمد للہ علی ما علم فہم اور جاننا چاہیے کہ اس منظوری سے آپ کی شان عصمت پر کوئی حرف نہین آتا کیونکہ آپکی منظوری کی بناء ان غرباء کی تحقیر نہ تھی بلکہ صرف ان روساء کی تالیف قلب بامید ہدایت تھی اور خود صحابہ کو بھی یہ بات معلوم تھی اسلیے انکی دلشکنی بھی نہین ہوئی تھی غرض یہ آپکا اجتہاد تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس اجتہاد پر عمل کرنیکی اجازت نہین دی کیونکہ حق تعالیٰ کو علم غیب ہے کہ یہ تدبیر نافع نہوگی۔ اور لا تطرد سے شبہ وقوع طرد یا ارادہ طرد کا نہ کرنا چاہیے کیونکہ نہی قبل وقوع بھی ہوتی ہے رہا احتمال ارادہ کا تو تخصیص مجلس روساء کو بمجاز طرد سے تعبیر فرمایا ہے **تخصیص طالبین حق بمزید الطاف** وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ اور ان لوگون کو (اپنی مجلس سے) نہ نکالیے (یعنی گو آپکی نیت نکالنے کی نہو مگر ان روساء کی درخواست پر کسی خاص وقت پر انکی علحدگی تجویز فرمانا ایسا ہی ناپسند ہے جیسے نکالدینا پس ان لوگونکو علحدہ نہ کیجیے) جو صبح وشام (یعنی علی الدوام بدوام مناسب) اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہین جس سے خاص اسکی رضاہی کا قصد رکھتے ہین (اور کوئی غرض مال یا جاہ کی نہین یعنی انہین عبادت کے ساتھ اخلاص کی صفت بھی ہے اور یہ مجموعہ مقتضی مزید الطاف کو ہے اور گو آپکو صرف عبادت ہی انکی معلوم ہے باقی اخلاص باطنی کا جو کہ مقتضی اکرام کا جزو ہے علم ہر وقت نہو مگر انکا عبادت گزار ہونا تو امر ظاہر اور معلوم ہے اور اصل عبادت مین اخلاص ہے پس جب تک عدم اخلاص کی کوئی دلیل قائم نہو اخلاص ہی کا گمان رکھنا چاہیے اور) ان (کے باطن) کا حساب (اور تفتیش) ذرا بھی آپکے متعلق نہین اور (یہانکی باطن کی تفتیش کا آپ سے متعلق ہونا ایسا یقینی ہے جیسا کہ) آپ (کے باطن) کا حساب (اور تفتیش) ذرا بھی انکے متعلق نہین (غرض انکے باطن کی تفتیش قطعاً آپکے متعلق نہین) کہ آپ انکو نکال دین (یعنی اگر انکے باطن کی تفتیش آپکے متعلق ہوتی تو

اللغات الوجہ اریدبہ الذات ومعنی ارادۃ الذات الاخلاص لہا لاستحالۃ الظاہر معنی ارادۃ الذات فتامّا لاستعلق الابالممکنات ۱۲

النحو۔ کذلک فتنا اے مثل ذلک الفتن البدیع فتنا ۱۲

البلاغۃ قولہ اذا جاءک الذین یؤمنون فیہ وضع المظہر موضع المضمر للدلالۃ علی کونہم جامعین للدعا والارادۃ والایمان وانما اخر الایمان لبیان مدار الوعد بالرحمۃ ہو الایمان مطلقا وان قصر فیما سبق وتقدیم خطابہ صلے اللہ علیہ وسلم فی التخصیص للتشریف۔ وتخصیص استبانۃ سبیل المجرمین بالذکر لکون دفع المضرۃ اہم ۱۲

قولہ باعلم بالشکرین عدی بالباء لتضمین معنی الاحاطۃ - قولہ یریدون فائدۃ الجملۃ التاکید علیہ النہی ۱۲
اختلاف القراءۃ قولہ انہ من عمل فی قراءۃ انہ بالکسر استیناف. قولہ فانہ فی قراءۃ بالکسر وجہہ ظاہر قولہ لتستبین فی قراءۃ بالتاء ونصب السبیل علی معنی ولتستوضح یا محمد سبیلہم وفی قراءۃ بالیاء والرفع علی تذکیر السبیل ۱۲
الروایات فی الروح عن عبید بن حمید وسعد ابن جریر عن ماہان قال اتی قوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اصبنا ذنوبا عظاما فما رد علیہ الصلوۃ والسلام علیہم شیئا فانصرفوا فانزل اللہ تعالے الآیۃ فدعاہم صلے اللہ علیہ وسلم فقرأہا علیہم اہ قلت ویمکن ان تکون القصص کلہا قد وقعت واللہ اعلم ۱۲

ملحقات الترجمۃ

سلہ قولہ فی الغداۃ والعشی بدوام مناسب لان الدوام الحقیقی لایمکن ۱۲ سلہ قولہ قبل ماعلیک گو آپکو الخ اشارۃ لے فائدۃ جملۃ ما علیک الخ من الجواب عما عسی ان تخیل ان مقتضی الاکرام ہو المجموع ولا یحکم بدوام الاخلاص مشکو کا فیہ کونہ مشکو کا غیر مشکوک فیہ الا نادرا فی بعض الاوقات

ع ۶ / ۵ / ۱۲ بالوحی او بالقرینۃ ما شاء الیہ بقولہ ہر وقت

فلا یرد انہ تعالی لما اخبر عن غلاہم فلا معنے لکون الاخلاص غیر مقطوع بہ لیحتاج الی نفی الحساب وجہ عدم الورود ظاہر فان قولہ یریدون لا یعم کل الاوقات وکل الاحوال وہو ظاہر ۱۲ سلہ قولہ فی الحساب تفتیش وہذا کما فی قولہ علیہ السلام حسابہم علی اللہ وقولہ تعالی ان حسابہم الا علی ربی ۱۲ سلہ قولہ غرض انکے باطن الخ افاد با عادۃ ان جملۃ فتطرد مرتب علی جملتہا علیک الخ ومن الجملۃ الثانیۃ لتقریر الاولی کما قرر فی الترجمۃ وما کونہا منصوبۃ فی جواب مجموع النفی فلا یضر لان المقصود من ہذا المجموع ہو الجملۃ الاولی فافہم ۱۲ سلہ قولہ فی فتطرد کہ آپ انکو ہم سیتر جم تنبیہ ان الطرد کما ہو الشائع فی جواب النفی لانہ خلاف المقصود بل المراد انتفاء الطرد لانتفاء حسابہم ضرورۃ انتفاء المسبب لانتفاء السبب کانہ قیل ما یکون ذلک منک فکیف یقع منک طردہ ہو احد معنیین فی مثل ہذا الترکیب اخذتہ من الروح ۱۲

تحقق اخلاص کے قبل یا تحقق عدم اخلاص کے بعد طرد کی گنجایش تھی یعنی مقتضی طرد صرف ایک امر ہو سکتا تھا جو یقیناً منفی ہے اور فقر جو کہ درخواست کنندون کے نزدیک موجب طرد ہے وہ واقع مین موجب ہی نہین پھر طرد مین جواز کا احتمال ہی نہین چونکہ آپ مربی ہین اسلیے مربی کو اپنے ماتحتون کی تفتیش کرنا فی نفسہ محتمل تھا اور اس کا عکس یقیناً منفی ہے اسلیے محتمل کو متیقن کے ساتھ مساوی قرار دیکر اسکی نفی کیگئی کہ وہ بھی یقیناً منفی ہو جاوے) ورنہ (ایسی حالت مین انکو علیحدہ کرنے سے) آپ نامناسب کام کرنیوالون مین ہو جاوینگے اور (ہمنے جو ان مومنین کو غریب اور ان کافرون کو رئیس بنا دیا ہے جو کہ ظاہر مقتضای قیاس سے بعید ہے تو) اسی (عجیب) طور پر ہمنے (انہین سے) ایک کو (یعنی کفار کو) دوسرون کے (یعنی مومنین کے) ذریعہ سے آزمایش مین ڈال رکھا ہے (یعنی حکمت اسمین امتحان ہے کفار کا) تاکہ یہ (کفار) لوگ (ان مومنین کی نسبت) کہا کرین (جیچوش) کیا یہ لوگ ہین کہ ہم سب مین سے (انکو منتخب کر کے) ان پر اللہ تعالی نے (اپنا) فضل کیا ہے (جیسا یہ کہتے ہین من اللہ علی المومنین یعنی یہ جو اسلام کو فضل الٰہی سمجھکر اپنے کو اسکا مورد قرار دیتے ہین فضل الٰہی بھی ایسے بے سرو ساما نون پر کہ بے سرو سامانی ظاہراً علامت غیر مقبول ہونیکی ہے ہوا کرتا ہوگا یعنی نہ اللہ نے ان پر فضل کیا اور نہ اسلام کوئی فضل ہے ورنہ ان پر کیون ہوتا اسکے مستحق ہم تھے کہ ہماری خوشحالی علامت ہے محبوب عنداللہ ہونیکی اور کفار کا یہ غلط خیال مومنین کے فقر و فاقہ اور اپنی ثروت و جاہ سے پیدا ہوا پس دونون کی حالتون کا کفار کے لیے موجب امتحان ہونا ظاہر ہو گیا اور چونکہ اللہ تعالی کو تو علم ہی ہے اسکو امتحان دوسرون کے اعتبار سے کہدیا گیا آگے انکے اس طعن کا جواب ہے کہ) کیا یہ بات نہین ہے کہ اللہ تعالی حق شناسون کو خوب جانتا ہے (ان غربا نے منعم حقیقی کا حق پہچانا طالب حق ہین لگ گئے دین حق و قبول عنداللہ سے مشرف کیے گئے اور ان رؤساء نے کفران کیا اس نعمت سے محروم رہے مدار کار اسپر ہے اسمین مسکنت و ریاست کو کیا دخل) اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ غربا ایسے ہین کہ عابد بھی ہین اور مخلص بھی ہین تو) یہ لوگ جب آپکے پاس آوین جو کہ (صفات مذکورہ بالا کے ساتھ یہ صفت بھی رکھتے ہین کہ) ہماری آیتون پر (پورا) ایمان (بھی) رکھتے ہین تو (ان سے بشارت سنانیکے لیے) یون کہدیجیے (ایک تو) تمپر (اللہ کیطرف سے ہر طرح کی آفات سے جو کفار پر آخرت مین پڑینگی) سلامتی (اور امن) ہے (اور دوسرے) تمہارے رب نے (اپنے فضل و وعدے سے تمہارے حال پر) مہربانی فرمانا (اور تمکو نعمتین دینا) اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے (اور وہ مہربانی یہ ہے کہ جو شخص پہلے سے فرمانبردار ہے وہ تو مصحح ہی ہے اللہ تعالی کا یہانتک فضل ہے کہ جو شخص تم مین سے کوئی برا کام کر بیٹھے (جو کہ) جہالت سے (ہو جاتا ہے کیونکہ خلاف حکم امر کرنا عملی جہالت ہے مگر) پھر وہ اسکے بعد توبہ کر لے اور آیندہ کو اپنی اعمال کی) اصلاح رکھے (اسمین یہ بھی آگیا کہ اگر وہ توبہ ٹوٹ جاوے پھر توبہ کر لے) تو اللہ تعالی کی یہ شان ہے کہ وہ (اسکے لیے بھی) بڑے مغفرت کرنے والے ہین (کہ آفات و عقوبات معصیت سے بھی محفوظ رکھینگے اور) بڑے رحمت کرنے والے ہین (کہ نعمتین طرح طرح کی دینگے) اور (جسطرح ہمنے اس مقام پر مومنین اور کفار کے حال اور مآل کی تفصیل کر دی) اسیطرح ہم آیات کی (جو کہ دونون فریق کے حال و مآل پر مشتمل ہون) تفصیل کرتے رہتے ہین (تاکہ مومنین کا طریقہ بھی ظاہر ہو جاوے) اور تاکہ مجرمین (یعنی کفار) کا طریقہ (بھی) ظاہر ہو جاوے (اور حق و باطل کے واضح ہونے سے طالب حق کو معرفت حق سہل ہو جاوے) **ف** آیت مین چند سوال ہین **ایک سوال** یہ کہ جب آپ نے مومنین کا طرد نہین فرمایا اور نہ ارادہ فرمایا جیسا تمہید مین مذکور ہوا تو آیت مین نہی کیون فرمائی **جواب** علیحدگی بمصلحت کو مجازاً طرد فرمایا جیسا اثنای ترجمہ مین اس مجاز کی تقریر بھی کر دی بقولہ ایسا ہی ناپسند ہے الخ **دوسرا سوال** جب طرد سے یہ مراد ہے تو یہ تو ظلم نہ تھا پھر فتکون من الظالمین کیون فرمایا **جواب** ظلم کے معنی لغوی یہ ہین وضع الشئی فی غیر محلہ پس یہ خلاف اولی کو بھی شامل ہے اثناء ترجمہ مین اسطرف بھی اشارہ بقولہ نامناسب کام **تیسرا سوال** فتنا کی علت لیقولوا فرمائی تو کیا کفار کا ایسا کلمہ کہنا اللہ تعالی کے نزدیک مقصود ہے **جواب** ہان مقصود تکوینی ہے کیونکہ خلق قبائح مین بھی حکمتین ہین چنانچہ اس مقام پر امتحان ہی ایک حکمت ہے **چوتھا سوال** آپکو حکم ہوا ہے کہ جب اہل ایمان آوین تو یون کہیے سلام علیکم الخ تو کیا آپ ہر حاضری پر ایسا فرماتے تھے **جواب** اذا عموم کے لیے نہین اسلیے ہر بار فرمانا ضروری نہین اور جب حاضری کے وقت آیت سنائی اس حکم کا امتثال ہو گیا اور آیت کا سنانا یقینی ہے **پانچوان سوال** کیا جو گناہ جہالت سے نہو اس سے توبہ اور اسکی مغفرت نہین ہوتی **جواب** یہ جہالت علمی نہین عملی ہے جو ہر گناہ کے لیے لازم ہے جیسا روح مین حسن سے نقل کیا ہے کل من عمل معصیۃ فہو جاہل پس یہ قید واقعی ہے احترازی نہین **چھٹا سوال** ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت کے لیے توبہ شرط ہے حالانکہ اہل حق کے نزدیک محض فضل سے بھی مغفرت محتمل ہے **جواب** اسکا مدلول تائب کی مغفرت ہے نہ کہ غیر تائب کی عدم مغفرت اور بلا توبہ مغفرت دوسرے نصوص مطلقہ سے ثابت ہے خوب سمجھ لو۔ **ربط** او پر وانذر بہ الذین مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خائفین کے لیے تبلیغ خاص اور لا تطرد الذین مین مومنین کے لیے تبلیغ اخص کا حکم فرمایا ہے آگے معاند کے لیے تبلیغ عام کا توحید و رسالت کے متعلق حکم ہوتا ہے جیسا و لا تطرد الذین کی تمہید مین بھی اسکی تقریر گذر چکی ہے

ملحقات الترجمة

۵۱ قوله فی فتکون ورنہ ایسی حالت الخ اشارہ الی کونہ جوابا للنہی ای ان تطرد فتکون الخ وکلمۃ ورنہ لرعایۃ المحاورۃ الہندیۃ فی جواب النہی ۱۲ **۵۲** قوله فی توضیح اهؤلاء من الله کیون ہوتا اشارۃ الی ما فی الروح ان غرضہم انکار الممن راسا علی حد قولہم لو کان خیرا ما سبقونا الیہ لاتحقیر الممنون علیہم مع الاعتراف بوقوعہ بطریق الاعتراض علی سبحانہ وتعالی ۱۲ **۵۳** قوله قبل انہ من عمل وہ مہربانی اشارۃ الی التبدل وقوله ہانتک فرمانبردار اشارۃ الی کونہ مدلولا بالاولی ۱۲ **۵۴** قوله فی اصلح اسمین یہ بھی فلا یرد ان من تاب ثم عاد ینبغی ان لا یغفر لہ ۱۲ **۵۵** قوله فی فانہ یہ شان اشارۃ الی انہ منصوب علی کونہ خبر المبتدأ ای فانہ تعالی انہ الخ ۱۲ **۵۶** قوله فی ولتستبین تاکہ مومن اشارۃ الی الجملۃ المقدرۃ المعطوف علیہا ۱۲

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ قُلْ اِنِّیْ

آپ کہہ دیجیے کہ مجھکو اس سے ممانعت کیگئی ہے کہ انکی عبادت کروں جنکی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو آپ کہہ دیجیے کہ میں تمہارے خیالات کا اتباع نکرونگا کیونکہ اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤنگا اور راہ پر چلنے والوں میں نرہونگا۔ آپ کہہ دیجیے کہ میرے

عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ

پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کیطرف سے اور تم اسکی تکذیب کرتے ہو جس چیز کا تم تقاضا کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں حکم کسیکا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنیوالا وہی ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اگر میرے پاس

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ

وہ چیز ہوتی جسکا تم تقاضا کر رہے ہو تو میرا اور تمہارا باہمی قصہ فیصل ہو چکا ہوتا اور ظالموں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء کے انکو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور وہ تمام

مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسکو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں۔

تبلیغ عام معاندین را متعلق توحید و رسالت قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ آپ (ان معاندین سے) کہہ دیجیے کہ مجھکو (حق تعالیٰ کیطرف سے) اس سے ممانعت کیگئی ہے کہ ان (معبودوں) کی عبادت کروں جنکی تم لوگ اللہ (کی توحید) کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو (اور انکے طریق شرک کے ضلال و اتباع ہوا ہونیکے ظاہر کرنیکو) آپ (یہ بھی) کہہ دیجیے کہ میں تمہارے (باطل) خیالات کا (جو در باب عقائد ہیں) اتباع نکرونگا کیونکہ (اگر نعوذ باللہ ایسا کروں تو) اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤنگا اور راہ (راست) پر چلنے والوں میں (داخل) نرہونگا (اس مضمون کا تو زیادہ تعلق توحید سے تھا آگے کا مضمون زیادہ متعلق رسالت سے ہے یعنی) آپ (ان سے یہ بھی) کہہ دیجیے کہ میرے پاس تو (اس دین اسلام کے حق ہونے پر) ایک دلیل (کافی موجود) ہے (جو) میرے رب کیطرف سے (مجھکو ملی ہے یعنی قرآن مجید جو کہ میرا معجزہ ہے جس سے میری تصدیق ہوتی ہے) اور تم (بلا وجہ) اسکی تکذیب کرتے ہو (اور تم جو اس دلیل صحیح اور معجز پر اکتفا نکر کے اسکے حق ہونے پر دلالت کرنیکے لیے نزول عذاب فوری کی درخواست کرتے ہو جیسا دوسری جگہ مذکور ہے ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم سو اسکا جواب یہ ہے کہ) جس چیز کا تم تقاضا کر رہے ہو (یعنی عذاب) وہ میرے پاس (یعنی میری قدرت میں) نہیں حکم کسیکا نہیں (چلتا) بجز اللہ تعالیٰ کے (اور انکا حکم نزول عذاب کا ہوا نہیں پھر میں کسطرح عذاب کھلا دوں بخلاف اس دلیل قرآنی کے کہ اسکے نزول کا حکم منجانب اللہ ہو گیا میں اسکو دکھلا سکتا ہوں) اللہ تعالیٰ واقعی بات کو (بدلیل) بتلا دیتا ہے (بس اتنا تو ضرور ہے چنانچہ دلیل قرآنی سے میری رسالت اور دیگر امور حقہ کو ثابت کر دیا) اور سب سے اچھا فیصلہ کرنیوالا وہی ہے (کہ حکمت کے موافق فیصلہ کرتا ہے چونکہ ابھی نزول عذاب میں حکمت نہیں دیکھی اور چونکہ دلیل صحیح ایک بھی کافی ہوتی ہے اسلیے بحیثیت دلالت اسکی حاجت نہ تھی ورنہ کبھی دلائل کا خاتمہ ہی نہ ہو اسلیے نزول عذاب سے ابھی فیصلہ نہیں فرمایا) آپ (اس مضمون کی زیادہ تفصیل و توضیح کے لیے یہ) کہہ دیجیے کہ اگر میرے پاس (یعنی میری قدرت میں) وہ چیز ہوتی (یعنی عذاب) جسکا تم تقاضا کر رہے ہو تو (اب تک) میرا اور تمہارا باہمی قصہ (کبھی کا) فیصل ہو چکا ہوتا (نہ اسلیے کہ انکا ہلاک ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقصود بالذات تھا بلکہ اسلیے کہ اثبات رسالت و دین حق مقصود بالذات تھا کہ یہ اسکا طریق بزعم معاندین متعین ہو چکا تھا اسلیے نزول عذاب کر دیا جاتا) اور (تم) ظالموں کو (کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ قرین حکمت ہے) اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (انکے علم میں جب مناسب ہوگا نزول عذاب ہو جاویگا خواہ دنیا میں بھی جیسے بدر وغیرہ میں ہلاک کیے گئے اور خواہ آخرت میں کہ دوزخ میں جاوینگے غرض نہ مجھکو اسکی قدرت ہے نہ اسکے مناسب ہونیکا وقت مجھکو معلوم ہے اور نہ اسکی حاجت ہے) **ربط** اوپر استعجال عذاب کے جواب میں خیر الفاصلین میں قدرت تامہ کا اور اعلم بالظالمین میں علم تام کا اختصاص باری تعالیٰ کے ساتھ احوال مخاطبین کے اعتبار سے مذکور تھا آگے اس اختصاص کا تعلق تمام مقدورات و معلومات کے ساتھ مذکور ہے جسمیں تاکید مضمون سابق کے ساتھ اثبات توحید بھی ہے جو کہ مقاصد سورت سے ہے **اختصاص قدرت و علم تام و عام بہ باری تعالیٰ** وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

ملحقات الترجمہ
۱ قولہ فی قل لا اتبع ضلال ظاہر کرنیکو اشارۃ الی فائدۃ ہذہ الجملۃ ۱۲ ۲ قولہ فی علی بینۃ میرے پاس الخ ترجمۃ بالحاصل کما ترجم ہذہ الشاہ عبد القادر بالمعنی ۱۲ ۳ قولہ فی بالظلمین تم اشارۃ الی دخولہ فی حیز قل فیکون فیہ وضع المظہر موضع المضمر ۱۲

النحو کذبتم بہ راجع الی البینۃ بتاویل الدلیل او القرآن۔ قولہ لا یعلمھا فی الروح والجملۃ بعد الا فی موضع الحال من الفاعل ای ورقۃ بزیادۃ من وجاءت الحال من النکرۃ لاعتمادھا علی النفی والتفریغ فی الحال شایع سایغ ۱۲

البلاغۃ تقدیم عندہ والنفی والاستثناء یفید اختصاص القدرۃ والعلم بہ تعالیٰ ۱۲

اختلاف القراءۃ قرأ الکسائی وغیرہ یقضی الحق من القضاء ولم یثبت الیاء فی الخط اتباعا للفظ

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو ایک گونہ قبض کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسکو جانتا ہے پھر تمکو جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد معین تمام کر دی جاوے پھر اسی کی طرف تمکو جانا ہے۔

ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

پھر تمکو بتلا دیگا جو کچھ تم کیا کرتے تھے　اور وہی اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور تم پر نگہداشت رکھنے والے بھیجتے ہیں　یہانتک کہ جب تم میں کسیکو موت آپہونچتی ہے۔

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ۝

اسکی روح ہمارے بھیجے ہوئے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے　پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جاوینگے خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلد حساب لیلیگا

اور اللہ کے پاس (یعنی اسکی قدرت میں) ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء (ممکنہ) کے (انہیں سے جس چیز کو جسوقت اور جسقدر چاہیں ظہور میں لے آتے ہیں وان من شئی الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم ان اشیاء میں عذاب بھی آگیا مطلب یہ کہ اور کسیکو اُنپر قدرت نہیں اور جسطرح قدرت تامہ اُنکے ساتھ خاص ہے اسیطرح علم تام بھی چنانچہ) اُن (خزائن مخفیہ مقدورات) کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور (اللہ تعالیٰ کا علم ایسا عام ہے کہ) وہ (اُن) تمام چیزوں کو (بھی) جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتہ (تک درخت سے) نہیں گرتا مگر وہ اسکو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ (تک) زمین کے (اندرونی) تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز (مثل پھل وغیرہ کے گرتی ہے) مگر یہ سب (بوجہ احاطہ علم الٰہی کے) کتاب مبین (یعنی لوح محفوظ) میں (مرقوم) ہیں **ف** یعنی اس میں ہر چیز جو قیامت تک ہونیوالی ہے لکھی ہے اور ظاہر ہے کہ بدون علم کے لکھنا ممکن نہیں پس حاصل یہ ہوا کہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے احاطہ علمی میں ہیں اور یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے تمام معلومات لوح محفوظ ہی میں منحصر ہیں بلکہ اسکی تو کہیں انتہا ہی نہیں ہے۔ اور مفاتح کا جو ترجمہ خزائن سے کیا گیا اسکا مفرد مفتح بفتح میم ہے اور اگر اسکو مفتح بکسر میم بمعنی مفتاح کے جمع کہا جاوے تو اسکا ترجمہ ہوگا کنجیاں اور حاصل یہ ہوگا کہ غیب کی کنجیاں یعنی وہ اسباب جنسے اُن اشیاء مخفیہ کو جو مثل مقفل چیزوں کے ہیں کھولتے اور ظاہر کرتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں جب اور جسطرح چاہیں اُن اسباب میں تصرف فرماویں اور دونوں تفسیروں پر اسمیں اختصاص قدرت مقصود ہوگا۔ اور مافی البر والبحر تمام عالم شہادۃ کو شامل ہے پس پہلا اور دوسرا جملہ ملکر عالم غیب و شہادت دونوں کے لیے یہ حکم عام ہوگیا اور عالم شہادت میں برگ و دانہ و رطب و یابس سب آگیا تھا مگر برگ و دانہ اشیاء صغیرہ حقیرہ میں سے ہیں انکے لانے سے مبالغہ ہوگیا کہ ایسی حقیر صغیر چیزیں تک علم الٰہی سے غائب نہیں پھر دیگر اشیاء حقیرہ و عظیمہ سب کے مکرر تعمیم کے لیے رطب و یابس کو بڑھا دیا اور اسیطرح ان اشیاء کے احوال میں سے صرف گرنیکی حالت کو ذکر کے ساتھ خاص کیا اسمیں یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ گرنیکی حالت اس شئی کی انتہائی حالت ہے مطلب یہ ہوا کہ اخیر تک کا حال جانتے ہیں۔ اور اگر کوئی شبہ کرے کہ علم کا اشتمال غیب اور شہادت کو تو مذکور ہے لیکن قدرت کے ساتھ صرف غیب کو ہے جواب یہ ہے کہ مفاتح کی دلالت ظہور پر تقریر ترجمہ سے ظاہر ہے پس یہ بھی دونوں کو شامل ہوگیا **ربط** اور پر خیر الفاصلین اور اعلم بالظالمین میں اجمالاً کفار کو عذاب آخرت کی وعید ہے آگے آخرت اور بعث کا الیہ مرجعکم میں اثبات ہے اور اسکے قبل نظیر بعث کے وقوع سے اثبات قدرت اور اعمال کے علم کا اثبات کہ بعث و جزاء آخرت کو دونوں امر سے تعلق ہے مذکور ہے نیز اوپر مسئلہ توحید و رسالۃ کا ذکر تھا بعث کا مسئلہ اکثر قرآن میں اور خصوصاً اس سورت میں دونوں مسئلوں کے ساتھ مخلوط طور پر بیان کیا گیا ہے **امکان و وقوع بعث** وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ (۶۰) اور وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے کہ (اکثر) رات میں (سونیکے وقت) تمہاری روح (نفسانی) کو (جس سے احساس اور اک متعلق ہے) ایک گونہ قبض (یعنی معطل) کر دیتا ہے اور (اکثر) جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اسکو (دوائماً) جانتا ہے پھر (اس سونیکے بعد) تمکو جگا اٹھاتا ہے (جس سے بعث آخرت کا استبعاد بھی رفع ہوسکتا ہے) تاکہ (اسی سونے اور جاگنے کے دوروں سے) میعاد معین (زندگی دنیا کی) تمام کر دیجاوے پھر (اس میعاد کے ختم ہونے پر) اسی (اللہ) کیطرف (مرکر) تمکو جانا ہے پھر (کچھ برزخ میں اور پورا پورا قیامت میں) تمکو بتلا دیگا جو کچھ تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اور اسکے مناسب سزا و جزا جاری کریگا) **ف** روح نفسانی منجملہ تین ارواح طیبہ کے ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ یتوفی الانفس کی تفسیر میں اسکو نفس تمیز فرمایا ہے اور روح حیوانی کو جسکے نکلنے سے موت آجاتی ہے نفس حیوۃ فرمایا ہے قرآن میں لفظ نفس دونوں کو شامل ہے مناسب ہر مقام کے تفسیر کیجاویگی **ربط** اوپر امکان و وقوع بعث مذکور تھا آگے بھی اسی کی تفصیل کے لیے اول قدرت کا پھر موت کا پھر بعث کا پھر حساب کا ذکر فرماتے ہیں **تفصیل امکان و وقوع بعث** وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝ (۶۱) ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ۝ (۶۲)

ملحقات الترجمہ

لہ قولہ فی الغیب حکانہ لان القدرۃ لا تتعلق الا بالممکن بخلاف العلم ۱۲ ــ لہ قولہ فی حصبۃ پڑتا لعلہ بنا علی عدۃ موصوفۃ بالسقوط صرح بہ المفسرین ۱۲ ــ لہ قولہ فی ترجمۃ خزائن سے کیا گیا انما آثرتہ لما فی الحدیث مفاتح الغیب خمس ثلا ان اللہ الخ اورد فی الروح عن ابن جریر و ابن المنذر وظاہر ان ہذہ الاشیاء مفتوحات للفاتحات وقد فسر بالوجہین قولہ تعالیٰ مفاتحہ لتنوء ۱۲ ــ لہ قولہ فی بالیل اکثر اشارۃ الی ان التقیید باللیل والنہار فی الموضعین جری علی السنن الغالب والا فقد ینعکس ۱۲ ــ لہ قولہ فی ثم یبعثکم اس سونے کے بعد اشارۃ الی کونہا معطوفۃ علی یتوفاکم و توسیط العلم بینہما بتقدیمہ علی البعث مع ان الظاہر حقہ التاخیر عن ہذا البعث لان الجرح دلیل علی ما بعد البعث لعلہ للتعجیل فی ذکر المقصود لان الکلام مسوق لبیان الجزاء والعلم من مطلب رعاۃ کما یدل علیہا التصریح بقولہ ثم یبعثکم فیہا معہ واللہ اعلم ۱۲

التنبیہ علیکم انما متعلق بیرسل بتضمین معنے یسلط او بحفظۃ ۱۲

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ

آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تمکو خشکی اور دریا کی ظلمات سے اس حالت میں نجات دیدیتا ہے کہ تم اسکو پکارتے ہو تذلل ظاہر کرکے اور چپکے چپکے کہ اگر آپ ہمکو ان سے نجات دیدیں تو ہم ضرور حق شناسی والونسے ہوجاویں آپ کہدیجیے

اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ

کہ اللہ ہی تمکو ان سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے | تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو | آپ کہیے کہ اسپر بھی وہی قادر ہے کہ تمپر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیجدے یا تمہارے پاؤنکے

تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ وَكَذَّبَ

تلے سے | یا تمکو گروہ گروہ کرکے سبکو بھڑادے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے | آپ دیکھیے تو سہی ہم کسطرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جاویں اور آپ کی قوم

بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

اسکی تکذیب کرتی ہیں حالانکہ وہ یقینی ہے آپ کہدیجیے کہ میں تمپر تعینات نہیں کیا گیا ہوں۔ ہر خبر کے وقوع کا ایک وقت ہے اور جلدی ہی تمکو معلوم ہوجاویگا

اور وہی (اللہ تعالیٰ قدرت سے) اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور (اے بندو) تمپر (تمہارے اعمال اور جان کے) نگہداشت رکھنے والے (فرشتے) بھیجتے ہیں (کہ زندگی بھر تمہارے اعمال کو لکھتے رہیں اور تمہاری جان کی نگہبانی کریں) یہانتک کہ جب تم میں کسیکو موت آپہنچتی ہے (تو اسوقت) اسکی روح ہمارے (دوسرے) بھیجے ہوئے (فرشتے جو اس کام کے لیے مقرر ہیں) قبض کرلیتے ہیں اور وہ (ہمارے احکام کی بجا آوری میں) ذرا کوتاہی نہیں کرتے (بلکہ جسوقت اور جسطرح قبض روح کا حکم ہوتا ہے اسیطرح بجالاتے ہیں غرض موت نہیں ٹلتی) پھر (مرنیکے بعد آخرت میں) سب (بندے) اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جاوینگے خوب سن لو (اسوقت) فیصلہ اللہ ہی کا (فیصلہ) ہوگا (اور کوئی دخل نہ دے سکیگا) اور وہ بہت جلد حساب لیلے گا (اور حساب لیکر جزا و سزا واقع کردیگا) **ف** ظاہر آیت سے اس مقام پر تین قسم کے فرشتوں کا ذکر ہے۔ ایک اعمال لکھنے والے جنکا ذکر اس آیت میں ہے وان علیکم لحافظین کراما کاتبین۔ دوسرے جان کی حفاظت کرنیوالے جن مضرتوں سے حفاظت کرنیکا حکم ہوا اور جب تک حکم ہو جنکا ذکر اس آیت میں ہے له معقبات من بین یدیه الخ تیسرے جان نکالنے والے اور ظاہر دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام ملک الموت کا ہی اسلیے علماء نے بنابر بعض روایات مذکورہ روح المعانی کے کہا ہے کہ یہ اعوان ملک الموت کے ہیں ملابست کیوجہ سے انکی طرف اسناد کردیگئی واللہ اعلم اور دوسری آیت میں جو کفار کے لیے فرمایا ہے لا مولیٰ لهم وہاں ناصر مراد ہے اور یہاں مالک پس کوئی اشکال نہیں ربط اوپر بعث کی بحث تھی آگے موافق طرز قرآن اور خصوص اس سورت کے پھر عود ہے توحید کیطرف **استدلال بر توحید** قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ آپ (ان لوگوں سے) کہیے کہ وہ کون ہے جو تمکو خشکی اور دریا کی ظلمات (یعنی شدائد) سے اس حالت میں نجات دیدیتا ہے کہ تم اسکو (نجات دینے کے لیے) پکارتے ہو (کبھی) تذلل ظاہر کرکے اور (کبھی) چپکے چپکے (اور یوں کہتے ہو) کہ (اے اللہ) اگر آپ ہمکو ان (ظلمات) سے (ابکے) نجات دیدیں تو (پھر) ہم ضرور حق شناسی (پر قائم رہنے) والوں سے ہوجاویں (یعنی آپکی توحید کے کہ بڑی حق شناسی ہے قائل رہیں اور اس سوال کا جواب چونکہ متعین ہے اور وہ لوگ بھی کوئی دوسرا جواب نہ دینگے اسلیے) آپ (ہی) کہدیجیے کہ اللہ ہی تمکو ان سے نجات دیتا ہے (جب کبھی نجات ملتی ہے) اور (ان ظلمات مذکورہ کی کیا تخصیص ہے بلکہ) ہر غم سے (وہی نجات دیتا ہے مگر) تم (ایسے ہو کہ) پھر بھی (بعد نجات پانیکے بدستور) شرک کرنے لگتے ہو (جو کہ اعلیٰ درجہ کی

اللغات اللبس الخلط لكن لا الخلط الاتفاق بل خلط الافتراق بالالتحام والقتال والاشتباك فلا حاجة الى تقدير المضاف الامر والمشيع جمع الشيعة واصله من الشيع وهو التبع ومعناه الذين يتبع بعضهم بعضا اى كل فرقة منهم مشائعة لامام كذا فى مجموع الروح والكبير والخازن والمدارك ۱۲

البلاغة ويذيق عطف تفسيري ليلبس ۱۲

الروايات روى البخاري عن جابر لما نزلت قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعوذ بوجهك او من تحت ارجلكم قال اعوذ بوجهك او يلبسكم شيعا ويذيق قال هذا اهون ۔ وروى مسلم عن سعد بن ابى وقاص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سالت ربى ثلاثا فاعطانى اثنتين ومنعنى واحدة سالت ربى ان لا يهلك امتى بالسنة فاعطانيها وسالت ربى ان لا يهلك امتى بالغرق فاعطانيها وسالت ربى ان لا يجعل باسهم بينهم فمنعنيها قلت وبالله التوفيق ان قصدى من ذكر الروايات ان الاول التنبيه على ان الآية تنزل فى المسلمين كما يشهد بذلك السياق والثانى التوجيه للرواية بان الآية لما نزلت استحضر رسول الله صلى الله عليه وسلم قدرته تعالى على نزول العذاب على غير من اريد بالآية ايضا وحمله شفقته على ان يدعو لهم فاعطى اثنين ومنع واحدة هى مثل مدلول الآية لا عينها فافهم ۱۲

ملحقات الترجمة

ل۵ قوله فى لا يفرطون نہیں ٹلتی اشارة الى فائدة هذه الجملة ۱۲

۲۵ قوله فى الحق حقیقی ماخذه ما فى الروح الحق ضد الباطل هو الثابت الباقى الوجود الحقيقى وفيه تعريض ببطلان آلهتهم ۱۲

۳۵ قوله فى ظلمت شدائد كذا فى الروح لانها تظلم العقول ۱۲

۴۵ قوله فى تدعونه اس حالت الخ اشارة كون تدعون حالا من كم ۱۲

۵۵ قوله فى تضرعا تذلل ظاہر اشارة الى ان التضرع هو التذلل ولما كان مقابلا للخفية اعتبر فيه معنى الظهور كما فى المدارك معلنين الضراعة ۱۲

۶۵ قوله فى لئن انجينا کہتے ہو اشارة الى تقدير قائلين حالا من فاعل تدعون ۱۲

۷۵ قوله فى قل الله متعین اشارة الى وجه امره صلى الله عليه وسلم بالجواب مع كونه من وظائفهم ۱۲

۸۵ قوله فى ينجيكم ملتى ہے لان النجاة غير دائمة ولا ضرورية ۱۲

۹۵ قوله فى ثم انتم مگر اشارة الى كون ثم للاستبعاد ۱۲

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا

اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کوئی اور بات میں لگ جاویں اور اگر تجھکو شیطان بھلا دے تو یاد

تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ۔ اور جو لوگ احتیاط رکھتے ہیں ان پر ان کی باز پرس کا کوئی اثر نہ پہونچے گا ولیکن انکو نصیحت کر دینا ہی شاید وہ بھی احتیاط کرنے لگیں

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے انکو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتا رہ تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب اس طرح نہ پھنس جاوے کہ کوئی غیر اللہ اسکا نہ مددگار ہو

وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

اور نہ سفارشی ہو اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جاوے - یہ ایسے ہی ہیں کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے انکے لیے نہایت تیز پانی پینے کے لیے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب

ع ۱۰ / ۱۴

تا حق شناسی ہو اور وعدہ کیا تھا حق شناسی کا غرض یہ کہ شدائد میں تمہارے اقرار سے توحید کا حق ہونا ثابت ہو جاتا ہے پھر انکار کب قابل التفات ہے) آپ (یہ بھی) کہیے کہ (جسطرح وہ نجات دینے پر قادر ہے اسیطرح) اسپر بھی وہی قادر ہے کہ تمپر (باقتضاء تمہارے کفر و شرک کے) کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیجدے (جیسے پتھر یا ہوا یا بارش طوفانی) یا تمہارے پاؤں تلے (جو زمین ہے اُس) سے (ظاہر کر دے جیسے زلزلہ یا غرق ہو جانا اور ان عذابوں کے اسباب قریبہ تو غیر اختیاری ہیں اور کبھی نہ کبھی ایسا ہوگا خواہ دنیا میں یا آخرت میں) یا کہ تمکو (اغراض کے اختلاف سے مختلف) گروہ گروہ کر کے سب کو آپس میں بھڑا دے (یعنی لڑوا دے) اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی (کا مزہ) چکھا دے (اور اسکا سبب قریب فعل اختیاری ہے اور یا سب آفتیں جمع کر دے غرض انجاء اور ابلاء دونوں اسی کی قدرت میں ہیں ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دیکھیے تو سہی ہم کس (کس) طرح دلائل (توحید) کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ (لوگ) سمجھ جاویں اور (باوجود اثبات قدرت علی العذاب اور اقتضاء کفر للعذاب) آپکی قوم (قریش یا اور عرب بھی) اُس (عذاب) کی تکذیب کرتے ہیں (اور اسکے واقع ہونیکے معتقد نہیں) حالانکہ وہ یقینی (واقع ہونیوالا) ہے اور اسکو سنکر وہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ کب ہوگا تو آپ (یوں) کہدیجیے کہ میں تمپر (عذاب واقع کرنیکے لیے) تعینات نہیں کیا گیا ہوں (کہ مجھکو مفصل اطلاع ہو یا میرے اختیار میں ہو البتہ) ہر خبر کے (مدلول کے) وقوع کا ایک وقت (اللہ کے علم میں معین) ہے اور جلدی ہی تمکو معلوم ہو جاویگا (کہ یہ عذاب آیا) **ف** عذاب شامل ہے اخروی اور دنیوی کو جسمیں جہاد بھی داخل ہے چنانچہ دوسری آیت میں فرمایا ہے قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم مگر اس سے لست علیکم بوکیل کا نسخ آیت قتال سے لازم نہیں آتا کیونکہ گو جہاد کفار کے حق میں تعذیب من اللہ ہو لیکن مومنین کو تو حیثیت تعذیب سے اسکا امر نہیں کیا گیا یہی وجہ ہے کہ جزیہ پر اسکا انتہاء ہو جاتا ہے باوجودیکہ مقتضے تعذیب باقی ہے اور اسی لیے آیت قاتلوھم میں تعذیب کی اسناد اللہ کیطرف کیگئی ہے پس جہاد میں توکیل و تسلیط مامور بالجہاد کی بجائے منفی ہے اور امر بالجہاد کے بعد بھی انتفاء علم و اختیار کا بایں معنی صادق ہے کہ اولاً اسکی غایت کہ جزیہ ہے علم و اختیار سے خارج ہے ثانیاً عذاب چونکہ مطلق ہے دوسرے طرق کو بھی محتمل ہے جو معلوم و مقدور نہیں پس اس مجموعہ کو علم و اختیار سے خارج کہنا صحیح ہے خوب سمجھ لو۔ اور اسباب عذاب میں قریب کی قید اسلیے لگائی کہ سبب اول دونوں جگہہ ذنوب اختیاریہ ہیں **ربط** اوپر کفار کی تکذیب کا ذکر اور انکو آیات کی تبلیغ کا امر تھا آگے بطور تفریع کے انکی مجالس تکذیب میں بدون ضرورت تبلیغ کے جانے اور بیٹھنے سے نہی ہے **نہی از مجالست طاعنین فی الدین بجز ضرورت تبلیغ** وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ اور (اے مخاطب) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات (اور احکام) میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں (کے پاس بیٹھنے) سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کوئی اور بات میں لگجاویں اور اگر تجھکو شیطان بھلا دے (یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے) تو (جب یاد آجاوے) یاد آنیکے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ (بلکہ فوراً اٹھ کھڑا ہو) اور (اگر

اللغات الخوض فی الریح اصلہ عبور الماء استعیر للتفاوض فی الامور واکثر ما ورد فی القرآن للذم ومن ثم ترجمت بعیب جوئی والبسل الحبس والبسالۃ کذا فی القاموس وذکری التذکر والتذکیر کما فی الموضعین ۱۲

ملحقات الترجمہ

سلہ قولہ فی توضیح عذابا ایسا ہوگا اشارۃ الی کون التوضیح مقصودا مع التوحید ۱۲ سلہ قولہ بعد یذیق بعضکم جمع کر دے اشارۃ الی ان او مانعۃ للخلو لا للجمع ۱۲ سلہ قولہ فی کذب معتقد نہیں اشارۃ الی دفع ایراد ہو ان الآیۃ دالۃ علی احتمال العذاب لا علی وقوعہ فما معنی التکذیب لتقریر الدفع ان التکذیب ہو باعتبار قطعھم بطلان ہذا الاحتمال فافہم ۱۲ سلہ قولہ فی وکیل تعینات کیا گیا اللفظ الاول اتباع للمحاورۃ والثانی للغۃ فان الوکیل بمعنی الموکل ۱۲ سلہ قولہ فی لکل نبأ ہر خبر کے اشار الی ان النبأ ہو الخبر والمستقر ظرف زمان واثبات زمان الاستقرار والوقوع للنبأ باعتبار مدلولہ والا فالخبر قد وقع فی الحال ۱۲ سلہ قولہ فی رایت مخاطب عموما لقولہ تعالی اذا سمعتم بالجمع ۱۲ سلہ قولہ فی یخوضوا عیب جوئی بدل الترجمۃ للاشارۃ الی المشاکلۃ لان ہذا لا یختص بالباطل ۱۱

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ

آپ کہدیجیے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کرین کہ نہ وہ ہمکو نفع پہونچاوے اور نہ وہ ہمکو نقصان پہونچاوے اور کیا ہم اُلٹے پھر جاوین بعد اسکے کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے ہدایت کردی ہے جیسے کوئی شخص ہو کہ اسکو شیطانون نے کہین جنگل مین

فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو اسکے کچھ ساتھی بھی تھے کہ وہ اسکو ٹھیک رستہ کیطرف بلا رہے ہین کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہدیجیے کہ یقینی بات ہے کہ راہ راست وہ خاص اللہ ہی کا راہ ہے اور ہمکو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہوجاوین

الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ

پروردگار عالم کے اور یہ کہ نماز کی پابندی کرو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جسکے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے اور وہی ہے جس نے آسمانون کو اور زمین کو با فائدہ پیدا کیا اور جس وقت

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

اللہ تعالیٰ اتنا کہدیگا کہ تو ہوجا بس وہ ہو پڑیگا اسکا کہنا با اثر ہے اور جبکہ صور مین پھونک ماری جاویگی ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزونکا اور ظاہر چیزونکا اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا

کوئی واقعی دنیوی یا دینی ضرورت ایسی مجلس مین جانیکی ہو تو اسکا حکم یہ ہے کہ) جو لوگ (منہیات شرعیہ سے جنہین بلا ضرورت ایسی مجالس مین جانا بھی ہے) احتیاط رکھتے ہین اُن پر ان (طاعنین و مکذبین) کی بازپرس (اور گناہ طعن) کا کوئی اثر نہ پہونچے گا (یعنی بضرورت وہان جانیوالے گنہگار نہ ہونگے) و لیکن انکے ذمہ (بشرط قدرت) نصیحت کر دینا ہے شاید وہ (طاعنین) بھی (ان خرافات سے) احتیاط کرنے لگین (خواہ قبول اسلام سے خواہ انکے لحاظ سے) اور (کچھ مجلس تکذیب کی تخصیص نہین بلکہ) ایسے لوگون سے بالکل کنارہ کش رہو جنہون نے اپنے (اس) دین کو (جسکا ماننا اُنکے ذمہ فرض تھا یعنی اسلام کو) لہو و لعب بنا رکھا ہے (کہ اُسکے ساتھ تمسخر کرتے ہین) اور دنیوی زندگی نے انکو دھوکہ مین ڈال رکھا ہے (کہ اسکی لذات مین مشغول ہین اور آخرت کے منکر ہین اسلیے اس تمسخر کا انجام نظر نہین آتا) اور (کنارہ کشی و ترک تعلقات کیساتھ ایسے لوگونکو) اُس قرآن کے ذریعہ سے (جس سے یہ تمسخر کر رہے ہین) نصیحت بھی کرتا رہ تاکہ کوئی شخص اپنے کردار (بد) کے سبب (عذاب مین) اس طرح نہ پھنس جاوے کہ کوئی غیر اللہ اسکا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی ہو اور یہ کیفیت ہو کہ اگر (بالفرض) دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے (کہ اسکو خرچ کرکے بچ جاوے) تب بھی اس سے نہ لیا جاوے (تو نصیحت سے یہ فائدہ ہے کہ اعمال بد کے انجام پر تنبیہ ہوجاتا ہے آگے ماننا نہ ماننا دوسرا جانے چنانچہ) یہ (تمسخر کرنیوالے) ایسے ہی ہین کہ (نصیحت نہ مانی اور) اپنے کردار (بد) کے سبب (عذاب مین) پھنس گئے (جسکا آخرت مین اسطرح ظہور ہوگا کہ) انکے لیے نہایت تیز (کھولتا ہوا) پانی پینے کے لیے ہوگا اور (اسکے علاوہ اور طرح بھی) دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب (کہ کردار بد یہی ہے جسکا ایک شعبہ تمسخر تھا) **ف** یہ ضرورت اُن مجالس مین جانیکی اس قسم کی ہین مثلاً مسجد حرام مین نماز و طواف کے لیے گئے اور وہ کفار وہان بھی یہی شغل کر رہے ہین یا انکو وعظ سنانے گئے اور وہ اسمین مشغول ہین چنانچہ معالم مین دونون مضمون کی روایتین بھی ہین **ربط** اور مختلط طور پر توحید کا حق ہونا شرک کا باطل ہونا قیامت کا قائم ہونا مذکور ہوا ہے آگے پھر یہی مضمون ابطال شرک اور اثبات توحید کا استقلالاً اور بعث کا استطراداً بضمن وعید شرک کے مذکور ہے اور بعض روایات مین ہے کہ مشرکین نے مسلمانون سے ترک اسلام کی درخواست بھی کی تھی آیت مین اسکا جواب بھی ہے اور اس روایت پر آیت کی مناسبت ماقبل سے اور قوی ہوگئی کہ اوپر ذکر ہی اور ذکر مین حکم تھا کہ مشرکین کو اسلام کیطرف بلاوین یہان انکے ترک اسلام کیطرف بلانیکا جواب ہے۔ **ابطال شرک و اثبات توحید و بعث** قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۷۳﴾ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

اللغات استهوته فی الروح استفعال من هوی فی الارض یهوی اذا ذهب کما هو المعروف فی اللغة کانها طلبت هویه وحرصت علیه اهـ ۱۲

النحو قوله کالذی مفعول مطلق ای ردا مثل رد الذی. قوله امرنا لنسلم فی الروح ذهب الکسائی والفراء الی ان اللام حرف مصدری بمعنی ان بعد اردت وامرت خاصة. قوله وان اقیموا فی الروح عطف علی الجار والمجرور السابق وقد صرح سیبویه بدخول ان المصدریة علی الامر ویجوز ان یعطف ان اقیموا علی موضع لنسلم کانه قیل امرنا ان نسلم وان اقیموا. قوله یوم یقول یوم ظرف لمضمون الجملة المدلول علیه بقوله تحشرون ای یقع الحشر یوم یقول للحشر کن فیکون دال علیه وقیل غیر هذا وهذا اسهل. قوله الحق مبتدأ وخبر ۱۲

البلاغة فی الروح عن الامام فی قوله امرنا واقیموا انه کان الظاهر امرنا لنسلم ولان نقیم الا انه عدل الی ما ذکر للایذان بان الکافر مادام کافرا کان الغائب الاجنبی فخوطب بما خوطب به الغیب واذا اسلم ودخل فی زمرة المؤمنین صار کالقریب الحاضر فخوطب بما یخاطب به الحاضرون اهـ ۱۲

الروایات فی الروح اخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ عن السدی ان المشرکین قالوا للمؤمنین اتبعوا سبیلا واترکوا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ تعالی قل الخ ۱۲

علی عقبیہ الرجعۃ

۱ قوله فی تتعاقب باز پھرنا وغیرہ گمنام ہو اشارۃ الی ان المراد بالحساب ما یحاسب المخالفون علیه من جرائمهم ۱۲ **۲** قوله فی شیء اثر تعیین للمبهم ۱۲ **۳** قوله فی ذکری ان کے ذمه اشارۃ الی تقدیر علیهم والتقیید بالقدرۃ ثلثة ارباع معروف شرعا ۱۲ **۴** قوله فی لعلهم یتقون لحاظ کذا فی الروح وغیرہ ۱۲ **۵** قوله فی ذر کنارہ وبه ترجم اعرض اخذا من تفسیر البیضاوی بالاعراض کما فی قوله تعالی ویذرون وراءهم یوما ثقیلا وحملی قوله تعالی وذر الذین علی المستهزئین ماخوذ من المعالم ۱۲ **۶** قوله فی غرت لذات ومنکر اشارۃ الی ان الغرور لوجهین النفسانی والاعتقادی ۱۲ **۷** قوله فی به جس سے تمسخر اشارۃ الی کون المرجع مدلولا بذکر الآیات ۱۲ **۸** قوله فی ما کسب کردار لیطلق فی محاورتنا علی الشیء ومن ثم اظهر ۱۲ **۹** قوله قبل تبسل اسطرح اشارۃ الی ان جملة لیس لها حال وبقوله فیما بعد کیفیت اشارۃ الی کون وان تعدل حالا لا یعطف ۱۲ **۱۰** قوله فی من دون الله غیر الله نظرا لما سبق فی وانذر به الذین ۱۲ **۱۱** قوله بعد یوخذ فائدہ اشارۃ الی معنی الغائیة لکون الشیء موضوعا للشیء لا اثر تبه علیه فافهم ۱۲

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ

اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھکو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھتا ہوں اور ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ

مخلوقات دکھلائیں تاکہ وہ عارف ہو جاویں اور تاکہ کامل یقین کرنیوالوں سے ہو جاویں پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانیوالوں سے محبت نہیں رکھتا

آپ (سب مسلمانوں کیطرف سے ان مشرکوں سے) کہدیجیے کہ کیا ہم اللہ کے سوا (تمہاری مرضی کے موافق) ایسی چیز کی عبادت کریں کہ نہ وہ (اسکی عبادت کرنیکی صورت میں) ہمکو نفع پہونچا (نے پر قادر ہو) ویکا اور نہ وہ (اسکی عبادت نہ کرنیکی صورت میں) ہمکو نقصان پہونچا (نے پر قادر ہو) ویگی (مراد اس سے آلہہ باطلہ ہیں کہ بعض کو تو اصلا قدرت نہیں اور جنکو کچھ ہے بالذات نہیں اور معبود میں کم از کم اپنے موافق اور مخالف کو نفع و ضرر پہونچانیکی تو قدرت ہونا چاہیے تو کیا ہم ایسوں کی عبادت کرین) اور کیا (معاذ اللہ) ہم (اسلام سے) الٹے پھر جاوین بعد اسکے کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے (طریق حق کی) ہدایت کر دی ہو (یعنی اول تو شرک خود ہی قبیح پھر بعد اختیار اسلام کے تو اور زیادہ شنیع ہے ورنہ ہماری تو وہ مثال ہو جاوے) جیسے کوئی شخص ہو کہ اسکو شیطانوں نے کہیں جنگل میں (بہکا کر راہ سے) بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو (اور) اسکے کچھ ساتھی بھی تھے کہ وہ اسکو ٹھیک رستہ کی طرف (پکار پکار کر) بلا رہے ہیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آ (مگر وہ غایت حیرت سے نہ سمجھتا ہے نہ آتا ہی حاصل یہ کہ جیسا یہ شخص راہ پر تھا لیکن اپنے راہ دان رفقاء سے جدا ہو کر غولان بیابانی کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر بے راہ ہو گیا اور وہ رفقاء اب بھی اسکو راہ پر لاتے ہیں مگر وہ نہیں آتا ایسی ہی ہماری حالت ہو جاوے کہ راہ اسلام پر ہو کر اپنے ہادی پیغمبر سے جدا ہوں اور مضلین کے پنجہ میں گرفتار ہو کر گمراہ ہو جاوین اور وہ ہادی پھر بھی خیر خواہی سے دعوت اسلام کرتے رہیں اور ہم گمراہی کو نہ چھوڑیں یعنی کیا تمہاری مرضی پر عمل کر کے اپنی ایسی مثال بنا لیں) آپ (ان سے) کہدیجیے کہ (جب اس مثال سے معلوم ہوا کہ راہ سے بے راہ ہونا برا ہے اور یہ) یقینی بات ہے کہ راہ راست وہ خاص اللہ ہی کا (بتلایا ہوا) راہ ہے (اور وہ اسلام ہی ہے پس یقیناً اسکا ترک کرنا بے راہ ہونا ہے پھر ہم کب چھوڑ سکتے ہیں) اور (آپ کہدیجیے کہ ہم شرک کیسے کر سکتے ہیں) ہمکو (تو) یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہو جاوین پروردگار عالم کے (جو منحصر ہے اسلام میں) اور یہ (حکم ہوا ہے) کہ نماز کی پابندی کرو (جو کہ فعلاً دلالت علی التوحید میں ظاہر تر ہے) اور (یہ حکم ہوا ہے کہ) اس سے (یعنی اللہ سے) ڈرو (یعنی مخالفت نہ کرو جسمیں سب سے بڑھکر شرک ہی) اور وہی (اللہ) ہے جسکے پاس تم سب (قیامت کے روز قبروں سے نکلکر حساب کے لیے) جمع کیے جاؤگے (وہاں مشرکین کو اپنے شرک کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا) اور وہی (اللہ) ہے جسنے آسمانوں کو اور زمین کو با فائدہ پیدا کیا (جسمیں بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے خالق کے وجود اور توحید پر استدلال کیا جاوے پس یہ بھی توحید کی ایک دلیل ہے) اور (اوپر جو تحشرون میں حشر کی خبر دی ہے اسکو بھی کچھ مستبعد مت سمجھو کیونکہ وہ قدرت الٰہیہ کے سامنے اسقدر آسان ہے کہ) جسوقت اللہ تعالیٰ اتنا کہدیگا کہ (حشر) تو ہو جا بس وہ (حشر فوراً) ہو پڑیگا اسکا (یہ) کہنا با اثر ہے (خالی نہیں جاتا) اور (حشر کے روز) جبکہ صور میں (بحکم الٰہی دوسری بار فرشتہ کی) پھونک ماری جاویگی ساری حکومت (حقیقتہً بھی ظاہراً بھی) خاص اسی (اللہ) کی ہوگی (اور وہ اپنی حکومت سے موحدین و مشرکین کا فیصلہ کریگا) وہ (اللہ) جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا (پس مشرکین کے اعمال و احوال کا بھی اسکو علم ہے) اور وہی ہے بڑی حکمت والا (اسلیے مناسب جزا ہر ایک کو دیگا اور وہی ہے) پوری خبر رکھنے والا (اسلیے کسی امر کا اخفاء اس سے ممکن نہیں) **ف** تمثیل میں جو شیطانوں کا راہ بھلا دینا مذکور ہے اس سے معلوم ہوا کہ شیاطین اور خبیث جن سے بعض اوقات اس قسم کے تصرفات و افعال صادر ہو سکتے ہیں تحقیق اسکی سورہ بقر کے اخیر حکم سی و ششم کے ذیل میں گذر چکی ہے ملاحظہ کر لیا جاوے پس آیت میں تاویلات کی کوئی ضرورت نہیں **ربط** اوپر شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات مذکور تھا آگے اسی مضمون کی تائید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ دعوت الی التوحید کا بیان فرماتے ہیں اور وجہ اسکی کہ اہل عرب ابراہیم علیہ السلام کو مانتے تھے مضمون مذکور کی تائید میں زیادہ قوت ہو گئی نیز اس قصہ میں مسئلہ رسالت کی بھی تائید ہے کہ نبوت کوئی امر مستغرب نہیں ہے پہلے سے بھی انبیاء ہوتے آئے ہیں **قصہ احتجاج ابراہیم علیہ السلام بر توحید** وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

البلاغة قوله فى اصناما الهة وفى الكواكب هذا ربى لعله لعبادتهم الاصنام واعتقادهم التصرف المستقل فى الكواكب والاول اعتقاد الالوهية والثانى اعتقاد الربوبية ۱۲

ملحقات الترجمة

۵۴ قوله فى اذ هدينا سابقاً لأن فيه اشارة الى الامر فى الآية نسلمنا اولا نيصدر الا بعد تلقى الغرض بالرجوع الى الشرك منه صلى الله عليه وسلم ۱۲ **۵۵** قوله فى ينفعنا قادر لان النفع والضر بالفعل ليس من لوازم الآلهة الحق ۱۲ **۵۶** قوله فى تريد كيا اشارة الى كونه معطوفاً على ندعوا ۱۲ **۵۷** قوله بعد اذ هدينا زيادة شنيع اشارة الى وجه زيادة قوله بعد اذ هدانا ۱۲ **۵۸** قوله فى الارض كہیں جنگل اشارة الى مصداق الارض والى ارادة المنكر ۱۲ **۵۹** قوله فى حيران آوته هذه كوا والحال منه المنزلى ۱۲ **۶۰** قوله فى يدعونه بكار بكار فى هذا العنوان الفهم منه بعد المدعو اشارة الى ان هذا ليس ممن يعرف الطريق بتاتا بل يدرك سمت الداعى دون سبيله لتحقيق ولهذا لم يقل ائتنا الطريق ۱۲ **۶۱** قوله فى امرنا ہمکو یہ حکم اشارة الى كونه داخلا فى حيز قل ۱۲ **۶۲** قوله فى اقيموا فعلا اشارة الى وجه تخصيص الصلوة بالذكر ۱۲ **۶۳** قوله فى يوم يقول جسوقت اشارة الى استعماله المجازى الشامل للحقيقى ۱۲ **۶۴** قوله فى ينفخ دوسری بار لان الحشر بعد الثانية ۱۲ **۶۵** قوله فى الملك ظاہرا اشارة الى وجه التخصيص بذلك اليوم وله الملك كل حين ۱۲

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا

پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھکو میرا رب ہدایت نکرتا رہے تو مین گمراہ لوگون مین شامل ہوجاؤن پھر جب

رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ

آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ توسب مین بڑا ہی سو جب وہ غروب ہوگیا آپ نے فرمایا بیشک مین تمہارے شرک سے بیزار ہون مین اپنا رخ اسکی طرف

وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

کرتا ہون جس نے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور مین شرک کرنیوالونسے نہین ہون

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

ف ان آیات کی تفسیر سے پہلے چند امور ضروریہ لکھتا ہون جنکا لحاظ رکھنا تفسیر مین معین فہم ہوگا **امر اول** ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے احوال مذکورہ فی القرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بت پرستی بھی کرتے تھے اور ستارونکو بھی عالم مین متصرف جانتے تھے پس وہ دو طور پر مشرک تھے اعتقاد الوہیۃ اصنام وربوبیۃ کواکب اسواسطے ابراہیم علیہ السلام کے مناظرات مین دونون پر کلام ہے **امر دوم** ابراہیم علیہ السلام ہوش سنبھالنے ہی کے وقت سے توحید کے عارف ومحقق تھے ہان ایک حصہ تک مناظرہ کا اتفاق نہین ہوا پھر یا خود قبل نبوت یا بوحی بعد نبوت قوم سے مناظرہ فرمایا اور اس سے یہ بھی مفہوم ہوا کہ جس رات کی آمد کا فلما جن علیہ اللیل مین ذکر ہی اسکی کوئی دلیل نہین کہ اسکے قبل انہون نے بوجہ غار مین پرورش پانے کے کوئی رات نہ دیکھی ہو بلکہ یہ قصہ مشہور غار کا خود ثابت نہین **امر سوم** آپکی قوم خدا کی بھی قائل تھی یا نہین دونون احتمال ہین احتمال اول پر آگے لا اخاف ما تشرکون بہ سے ظاہر بھی معلوم ہوتا ہی تفسیر آیات مناظرات کی زیادہ سہل ہی کیونکہ انمین مضمون وجود الہ حق کا ظاہرا بطور مقدمہ دلیل کے ہی چنانچہ شاہ عبدالقادر بھی فطر السموات والارض سے اسی کے قائل ہوئے ہین اور احتمال ثانی پر اس مضمون مذکور وجود الہ حق کو جزو دعوی کہدیا جاویگا اور مقدمہ دلیل کے صرف آثار وافعال مشاہدہ کو کہا جاویگا البتہ نمرود کی طرز گفتگو سے ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ وہ خود خالق ہی کا منکر تھا لیکن یہ کہا جاسکتا ہی کہ اسنے تمردا وعنادا ایسی گفتگو کی ہو ورنہ واقع مین خالق کا قائل ہو چنانچہ جملہ حاج ابراہیم فی ربہ ان آتاہ اللہ الملک کو اسکی طرف ایک گونہ مشیر بھی کہہ سکتے ہین اب تفسیر لکھتا ہون **تفسیر آیات بالا** اور وہ وقت بھی یاد کرنیکے قابل ہی جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر (نام) سے فرمایا کہ کیا تو بتونکو معبود قرار دیتا ہی بیشک مین تجھکو اور تیری ساری قوم کو (جو اس اعتقاد مین تیرے شریک ہین) صریح غلطی مین دیکھ رہا ہون (اور ستارون کے متعلق آگے گفتگو آویگی درمیان مین ابراہیم علیہ السلام کی صحت نظر کیساتھ موصوف ہونا کہ قابل اور رابعہ دونون ہی اسکا تعلق ہی فرماتے ہین) اور ہم نے ایسی ہی (کامل) طور پر ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانون اور زمین کی مخلوقات (بچشم معرفت) دکھلائین تاکہ وہ (خالق کی ذات وصفات کے) عارف ہوجاوین اور تاکہ (ازدیاد معرفت سے) کامل یقین کرنیوالونسے ہوجاوین (آگے ستارون کے متعلق گفتگو کہ تتمہ مناظرہ کا ہی مذکور ہی کہ اوپر کی گفتگو تو بتون کے متعلق ہو چکی) پھر (خواہ اسی دن یا کسی اور دن) جب رات کی تاریکی ان پر (اسیطرح اور سب پر) چھا گئی تو انہون نے ایک ستارہ دیکھا (کہ چمک رہا ہی) آپنے (اپنی قوم سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ (تمہارے زعم کے موافق) یہ میرا (اور تمہارا) رب (اور میرے احوال مین متصرف) ہی (بہت اچھا اب تھوڑی دیر مین حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہی چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ افق مین جا چھپا) سو جب وہ غروب ہوگیا تو آپنے فرمایا کہ مین غروب ہوجانیوالون سے (جو کہ ایسی حالت

اللغات البزوغ الطلوع من البزغ وہو الشق کانہ بنورہ یشق الظلمۃ قولہ وجہت للذی فی الروح عن الصحاح وجہت وجہی للہ وتوجہت نحوک والیک والظاہر ان اللام صلۃ ۱۲

البلاغۃ قولہ فی الشمس هٰذا فی الروح اشارۃ الی الجرم المشاہد من حیث ہو لا من حیث ہو مسمی باسم من الاسامی فضلا عن حیثیۃ تسمیتہ بالشمس و لذا ذکر اسم الاشارۃ قولہ هٰذا ربی قلت ما احسن موقعہ بعد قولہ فی الکواکب ہذا ربی قولہ لاکونن من القوم الضالین فی الروح والتعریض بضلالہم ہنا کما قال ابن المنیر اصرح واقوی من قولہ اولا لا احب الآفلین وانما ترقی علیہ السلام الی ذلک لان الخصوم قد قامت علیہم بالاستدلال الاول حجۃ فانسوا بالقدح فی معتقدہم ولو قیل ہذا فی الاول فلعلہم کانوا ینفرون ولا یصغون الی الاستدلال مما عرض لہم علیہ السلام بانہم علی ضلالۃ الا بعد ان وثق باصغائہم الی تمام المقصود واستماعہم لہ الی آخرہ والدلیل علی ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوبۃ الثالثۃ التصریح بالبراءۃ منہم والتصریح بانہم علی شرک حین تم قیام الحجۃ علیہم وتبلج الحق وبلغ من الظہور غایتہ۔ قولہ انی وجہت الخ وانما جزم علیہ السلام بالتوحید بعد نفی ربوبیۃ ماذکر مع عدم انحصار الارباب الباطلۃ فیہا لان القوم کانوا مساعدین علی نفی الربوبیۃ من غیر ما ذکر وانما کانوا ینازعون فیہا فکفی ابطال ربوبیتہا فی اثبات التوحید۔ من الروح ۱۲

ملحقات الترجمۃ

سلہ قولہ فی ملکوت مخلوقات کما فی القاموس الملکۃ آہ وہو فی الاصل مصدر استعمل فی المفعول ای الآیات کما عن مجاہد ۱۲ سلہ قولہ فی نوری بچشم معرفت اشارۃ الی ان الرویۃ قلبیۃ وان وقع الابصار بالابصار لکن بحیثیۃ الدلالۃ علی الصانع وہذہ الحیثیۃ غیر مدرکۃ بالابصار ۱۲ سلہ قولہ قبل ولیکون عارف ہوجاوین لم یقدر للعطف لیستدل لان علوم الانبیاء فی الاصول ضروریۃ وانما الکلام فی الاستدلال علی الفروع والامام الرازی وان ذہب الی ان معارف الانبیاء استدلالیۃ لا ضروریۃ لکن لم یرتض بہ صاحب الروح کما نقلہ فی ہذا المقام ۱۲ سلہ قولہ قبل فلما جن ہوچکی اشارۃ الی کون الفاء للعطف علی الواقعۃ السابقۃ وبالمجموع تم المحاجۃ ۱۲ سلہ قولہ فی علیہ اسیطرح سب پر یعنی ان الظرف لیس للتخصیص بل بیان الواقع ۱۲ سلہ قولہ فی ربی زعم اشارۃ الی ان ہذا منہ علیہ السلام علی سبیل الفرض وارخاء العنان مجاراۃ مع ابیہ وقومہ الذین کانوا یعبدون الاصنام والکواکب فان المستدل علی فساد قول یحکیہ ثم یکر علیہ بالابطال ہذا ہو الحق الحقیق بالقبول کذا فی الروح المعانی وہو حسن ما قیل واللہ تعالی اعلم وفی المعالم کما قال ذق انک انت العزیز الکریم وقال وانظر الی الہک الذی ظلت علیہ عاکفا ۱۲ سلہ قولہ ہنا کہ

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ

اور یہ ہماری حجت تھی وہ ہم نے ابراہیم کو انکی قوم کے مقابلہ مین دی تھی ہم جسکو چاہتے ہین مرتبون مین بڑھا دیتے ہین بیشک آپکا رب بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے اور ہم نے اُن کو اسحق دیا

وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ

اور یعقوب ہر ایک کو ہمنے ہدایت کی اور پہلے زمانہ مین ہمنے نوح کو ہدایت کی اور اُن کی اولاد مین سے داؤد کو اور سلیمان کو ۔

نہ پھنسا دین) آپ نے (پہلی بات کے جواب مین تو یہ) فرمایا کیا تم اللہ (کی توحید) کے معاملہ مین مجھ سے (باطل) حجت کرتے ہو حالانکہ اسنے مجکو (استدلال صحیح کا طریقہ) بتلا دیا ہے (جسکو مین تمہارے روبرو پیش کرچکا ہون اور محض رسم قدیم ہونا اُس استدلال کا جواب نہین ہو سکتا پھر اس سے احتجاج تمہارے لیے بیکار اور میرے نزدیک غیر قابل التفات) اور (دوسری بات کے جواب مین یہ فرمایا کہ) مین اُن چیزون کا جنکو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ (استحقاق عبادت مین) شریک بناتے ہو نہین ڈرتا (کہ وہ مجکو کوئی صدمہ پہونچا سکتے ہین کیونکہ انمین خود صفت قدرت ہی مفقود ہے اور اگر کسی چیز مین ہو بھی تو استقلال قدرت مفقود ہے) ہان لیکن اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے (تو وہ دوسری بات ہے وہ ہو جاویگی لیکن اس سے آلہہ وارباب باطلہ کی قدرت کا ثبوت یا اُن سے خوف کی ضرورت کب لازم آئی اور) میرا پروردگار (جسطرح قادر مطلق ہے جیسا ان یشاء سے معلوم ہوا اسیطرح وہ) ہر چیز کو اپنے (احاطہ) علم مین (بھی) گھیرے ہوئے ہے (غرض قدرت وعلم دونون اسیکے ساتھ مختص ہین اور تمہارے آلہہ کو نہ قدرت ہے نہ علم ہے) کیا تم (سنتے ہو اور) پھر (بھی) خیال نہین کرتے اور (جسطرح میرے نہ ڈرنے کی وجہ یہ ہے کہ تمہاری معبود علم وقدرت سے محض معرا ہین اسیطرح یہ بات بھی تو ہے کہ مین نے کوئی کام ڈر کا کیا بھی نہین تو پھر) مین اُن چیزون سے کیسے ڈرون جنکو تم نے اللہ تعالیٰ کیساتھ (استحقاق عبادت واعتقاد ربوبیت مین) شریک بنایا ہے حالانکہ (ڈرنا تمکو چاہئے دو وجہ سے اول تمنے ڈر کا کام یعنی شرک کیا جسپر عذاب مرتب ہونا ہے دوسرے خدا کا عالم اور قادر ہونا معلوم ہوچکا ہے مگر) تم اس بات (کے وبال) سے نہین ڈرتے کہ تمنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیزونکو شریک ٹھیرایا ہے جن (کے معبود ہونے) پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل (لفظاً یا معنیً) نازل نہین فرمائی (مطلب یہ کہ ڈرنا چاہئے تمکو پھر مجکو الٹا ڈراتے ہو) سو (بعد اس تقریر کے انصاف سے سوچکر بتلاؤ کہ) ان دو (مذکورہ) جماعتون مین سے (یعنی مشرکین وموحدین مین سے) امن کا (یعنی اسکا کہ اسپر خوف واقع نہو) زیادہ مستحق کون ہے (اور خوف بھی وہ جو واقع مین قابل اعتبار ہے یعنی آخرت کا) اگر تم (کچھ) خبر رکھتے ہو (تو بتلاؤ اور خیر تم کیا بتلاؤگے مین ہی بتلاتا ہون کہ) جو لوگ (اللہ پر) ایمان رکھتے ہین اور (اس) ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہین کرتے ایسون ہی کے لیے (قیامت مین) امن ہے اور وہی (دنیا مین) راہ (راست) پر چل رہے ہین (اور وہ صرف موحدین ہین بخلاف مشرکین کے کہ وہ یا بالمعنی اللغوی خدا پر ایمان لاتے ہین کیونکہ خدا کے قائل ہین لیکن شرک بھی کرتے ہین جس سے ایمان شرعی منتفی ہوجاتا ہے جب موحدین قابل امن ہین سو اس صورت مین خود تمکو نہ کہ مجکو ڈرانے ہو حالانکہ نہ تمہاری آلہہ ڈرنیکے قابل نہ مین نے کوئی کام ڈر کا کیا اور نہ دنیا کا خوف قابل اعتبار اور تمہاری حالت تینون اعتبار سے محل خوف ہے) ف الا ان یشاء اسلیے فرمادیا کہ آدمی پر حوادث بھی آتے رہتے ہین اس سے شاید وہ جہال اپنی تخویف پر استدلال کرتے اسلیے پیش بندی فرمادی کہ اس سے استدلال اسلیے فاسد ہے کہ وہ خدا کیطرف سے واقع ہوگا پس یہ استثناء منقطع ہے یعنی لکن ان یشاء ربی شیئا کان کذا فی الخازن اور لفظاً ومعنیً کی تعمیم کا فائدہ نصف پارہ لن تنالوا کے قریب آیت سلطناً الخ کے ذیل مین ملاحظہ کیجیے ربط اوپر قصہ ابراہیم علیہ السلام سے توحید کا اثبات اور رسالت کی تائید تھی جیسا تمہید آیت واذ قال ابراہیم لابیہ مین اسکی تقریر مذکور ہوچکی ہے آگے تقویت احتجاج ابراہیمی کی تقویت مسئلہ توحید کیلئے اور ایک مختصر تذکرہ انبیاء علیہم السلام کا جنکو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خاص خاص تعلقات بھی ہین جنکو نبوت کا کسیکو صرف بعثت کا ہر دو مسئلہ توحید ورسالت کی تائید کے لیے ذکر فرماتے ہین اول مسئلہ کی تائید تو اسطرح کہ یہ سب حضرات موحد تھے اور دوسرے مسئلہ کی تائید اسطرح کہ نبوت پہلے سے چلی آرہی ہے پھر اب کیون اسکو مستبعد سمجھا جاتا ہے اور اہل عرب کے لیے یہ تذکرہ زیادہ اسلیے مناسب ہے کہ وہ لوگ اپنے کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے تھے پس اس تذکرہ مین انکو تنبیہ ہے کہ انکے منتسبین تو موحد تھے اور شرک کو برا سمجھتے تھے پھر تم کیسے منتسب ہو کہ انکے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرتے ہو تقویت حجۃ ابراہیمیہ وتذکرہ انبیاء علیہم السلام وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ

ملحقات الترجمۃ

لـ۵ قوله فی یتذکرون خیال دل بهذه الترجمة علی ان ایراد التذکر دون التفکر ونحوه من الاشارة الی ان امر التوحید مرکوز فی العقول لایحتاج الا علی التذکر ۱۲

لـ۵ قوله فی تعلمون بتلاؤ اشارة الی تقدیر الجزاء فاخبرونی ۱۲

لـ۵ قوله الذین امنوا بتلاتا ہون - اشارة الی رجحان القول بکونه من قوله علیه السلام ۱۲

فوائد شتی الاولی ان اٰتینٰها حال - الثانیة علی قومه متعلق باٰتینا لتضمنه معنی الغلبة الثالثة درجٰت تمییز الرابعة کلا هدینا المراد به اسحٰق ویعقوب لان کون ابراهیم علی هدی قد ذکر من قبل الخامسة قوله من قبل وان لم یدل بلفظه علی کون نوح علیه السلام من اجداده لکنه کفی شهرته - (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ

اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسیطرح ہم نیک کام کرنیوالونکو جزا دیا کرتے ہین اور نیز زکریا کو اور یحییٰ کو اور عیسیٰ کو اور الیاس کو سب پورے

الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَآئِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ وَاِخْوَانِہِمْ

شائستہ لوگون مین تھے اور نیز اسمٰعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور ہر ایک کو تمام جہان والون پر ہمنے فضیلت دی اور نیز انکے کچھ باپ دادونکو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیونکو

وَاجْتَبَیْنٰہُمْ وَھَدَیْنٰہُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَکُوْا

اور ہمنے انکو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی اللہ کی ہدایت وہ یہی ہے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے اُس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی

لَحَبِطَ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ۚ فَاِنْ یَّکْفُرْ بِہَا ھٰٓؤُلَآءِ

شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے ان سے سب اکارت ہو جاتے یہ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی۔ سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کرین

فَقَدْ وَکَّلْنَا بِہَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِہَا بِکٰفِرِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ

تو ہم نے اُسکے لیے ایسے بہت لوگ مقرر کر دیے ہین جو اسکے منکر نہین ہین۔ یہ حضرات ایسے تھے جنکو اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی تھی سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلیے آپ کہدیجیے کہ مین تمسے اسپر کچھ

عَلَیْہِ اَجْرًا ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ ۝

معاوضہ نہین چاہتا یہ تو صرف تمام جہان والونکے واسطے ایک نصیحت ہے۔

ع ۱۰ ۸ ۱۶

وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَآئِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ وَاِخْوَانِہِمْ ۚ وَاجْتَبَیْنٰہُمْ وَھَدَیْنٰہُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰہُمُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ۚ فَاِنْ یَّکْفُرْ بِہَا ھٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِہَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِہَا بِکٰفِرِیْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور (یہ حجت جو ابراہیم علیہ السلام نے توحید پر قائم کی تھی) ہماری (دی ہوئی) حجت تھی وہ ہمنے ابراہیم (علیہ السلام) کو انکی قوم کے مقابلہ مین دی تھی (جیسا ہماری دی ہوئی تھی تو یقیناً اعلیٰ درجہ کی تھی اور ابراہیم علیہ السلام کی کیا تخصیص ہے ہم تو) جسکو چاہتے ہین (علمی و عملی) مرتبونمین بڑھا دیتے ہین (چنانچہ سب انبیاء کو یہ رفعت درجات عطا فرمائی) بیشک آپکا رب بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے (کہ ہر ایک کا حال اور استعداد جانتا ہے اور ہر ایک کے مناسب اسکو کمال عطا فرماتا ہے) اور (ہم نے جیسا ابراہیم علیہ السلام کو فضل ذاتی علم و عمل دیا اسیطرح فضل اضافی بھی دیا کہ انکے اصول اور فروع مین سے بہتونکو کمال دیا چنانچہ ہم نے) انکو (ایک بیٹا) اسحٰق دیا اور (ایک پوتا) یعقوب (دیا اور اس سے دوسری اولاد کی نفی نہین ہوتی اور دونون صاحبو مین سے) ہر ایک کو (طریق حق کی) ہمنے ہدایت کی

(بقیہ صفحہ ۹۹)

السادسة کون من ذکر من بعد نوح من ذریة ابراہیم علیہ السلام کما ہو الارجح فی عود الضمیر الیہ بالمعنی الاعم لان لوطا علیہ السلام لیس من ذریتہ بل کان ابن اخیہ وکذالک یونس علیہ السلام لم یکن من ذریتہ فیما ذکر محی السنة ومنہم من ادعی کونہ من ذریتہ فیبقی لوط خارجا لکنہ لما کان ابن اخیہ آمن بہ وہاجر معہ صح کونہ من ذریتہ علی سبیل التغلیب فی العرب تجعل العم ابا کذا رواہ فی الروح عن ابن عباس السابعة فی ذکر عیسیٰ علیہ السلام دلیل علی ان الذریة یتناول اولاد البنات الثامنة ان الیاس منہم من قال انہ من اولاد ہارون علیہ السلام ومنہم من قال انہ ادریس فیکون البیان مخصوصا بمن فی الآیة الاولی فیکون زکریا وما بعدہ معطوفا علی مجموع الکلام السابق لا علی داؤد وکذا فی الروح التاسعة اللام فی الیسع زائدة العاشرة من فی آبائہم ومن بعدہم للتبعیض والضمیر الی المجموع فلا یقتضی ان یکون لکل منہم اب او ابن او اخ وکذلک القول فی آتیناہم الکتب فان المحکوم علیہ ہو المجموع فلا یلزم ان یکون لکل کتابا

ثم الحکم والنبوة مشترکان بین الجمیع الحادیة عشر ان الہدایة فی نوحا ہدینا مجمل وفی ہدیناہم تفصیل لہ ـ وفی ہدی اللہ باعتبار مکارم الاخلاق من الصبر وغیرہ الثانیة عشر ان الضمیر فی بہا الی النبوة بطریق الاستخدام لان الکلام مع ہؤلاء انما ہو فی نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم الثالثة عشر امرہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاقتداء بہدیہم لا من حیث نسبتہا الیہم بل الی اللہ تعالی والاضافة للموافقة الرابعة عشر التشبیہ فی کذالک نجزی انما ہو باعتبار مطلق الجزاء فلا یلزم ان کل محسن لیعطی ما اعطی النبیون ـ الخامسة عشر الضمیر فی علیہ وہو للقرآن والتبلیغ لدلالة الکلام علیہ وان لم یذکر صریحا ـ السادسة عشر فی الروح لم یظہر لی السر فی ہؤلاء الانبیاء العظام علیہم الصلوة والسلام علی ہذا الاسلوب المشتمل علی تقدیم فاضل علی افضل ومتاخر بالزمان علی متقدم وکذا السر فی التقریر اولا وکذلک نجزی الخ وثانیا بقولہ کل من الصالحین اھ قلت وقد اشیر الی اکثر ہذہ الفوائد فی اثناء الترجمة فافہم

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

اوران لوگون نے اللہ تعالی کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی جبکہ یون کہدیا کہ اللہ تعالی نے کسی بشر پر کوئی چیز بھی نازل نہیں کی آپ یہ کہیے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جسکو موسی لائے تھے

اور (ابراہیم سے) پہلے زمانہ مین ہم نے نوح (علیہ السلام) کو (جنکا ابراہیم علیہ السلام کے اجداد مین ہونا مشہور ہے اور اصل کی فضیلت فرع مین بھی موثر ہوتی ہے طریق حق کی) ہدایت کی اور اُن (ابراہیم علیہ السلام) کی اولاد (لغوی یا عرفی یا شرعی) مین سے (اخیر تک جتنے مذکور ہین سب کو طریق حق کی ہدایت کی یعنی) داؤد (علیہ السلام) کو اور (اُنکے صاحبزادہ) سلیمان (علیہ السلام) کو اور ایوب (علیہ السلام) کو اور یوسف (علیہ السلام) کو اور موسی (علیہ السلام) کو اور ہارون (علیہ السلام) کو (طریق حق کی ہدایت کی) اور (جب یہ ہدایت پر چلے تو ہمنے اُنکو جزائے خیر بھی دی مثل ثواب و زیادۂ قرب کے اور جسطرح نیک کامون کی انکو جزا دی) اسیطرح (ہماری عادت ہے کہ) ہم نیک کام کرنے والون کو (مناسب) جزا دیا کرتے ہین اور نیز (ہم نے طریق حق کی ہدایت کی) زکریا (علیہ السلام) کو اور (اُنکے صاحبزادہ) یحیی (علیہ السلام) کو اور عیسی (علیہ السلام) کو اور الیاس (علیہ السلام) کو (اور یہ) سب (حضرات) پورے شایستہ لوگون مین تھے اور نیز (ہمنے طریق حق کی ہدایت کی) اسماعیل (علیہ السلام) کو اور یسع (علیہ السلام) کو اور یونس (علیہ السلام) کو اور لوط (علیہ السلام) کو اور (ان مین سے) ہر ایک کو (اُن زمانون کے) تمام جہان والون پر (نبوت سے) ہم نے فضیلت دی اور نیز ان (حضرات مذکورین) کے کچھہ باپ دادون کو اور کچھہ اولاد کو اور کچھہ بھائیون کو (طریق حق کی) ہم نے ہدایت کی اور ہم نے ان (سب) کو مقبول بنایا اور (جس ہدایت کا اوپر ذکر آ مین مجمل آیا ہے بتاتا اسکو سنو کہ وہ ہدایت کس چیز کی تھی وہ یہ کہ) ہم نے ان (سب) کو راہ راست (یعنی دین حق) کی ہدایت کی (اور وہ دین جسکی ان سبکو ہدایت ہوئی تھی) اللہ کی (جانب سے جو) ہدایت (ہوتی ہے وہ یہی دین) ہے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے اسکی ہدایت (بمعنی ایصال) کرتا ہے (چنانچہ اب جو لوگ موجود ہین اُنکو بھی اسی کی ہدایت بمعنی ارائت ہوئی ہے مگر انمین سے بعض نے اسکو چھوڑکر شرک اختیار کرلیا) اور (شرک اسقدر ناپسند چیز ہے کہ غیر انبیا تو کس شمار مین ہین اگر فرضا و للمحال) یہ حضرات (انبیاء مذکورین) بھی (نعوذ باللہ) شرک کرتے تو جو کچھہ یہ (نیک) اعمال کیا کرتے تھے ان سے سب اکارت ہو جاتے (آگے مسئلہ نبوت کی طرف اشارہ ہے کہ) یہ (جتنے مذکور ہوئے) ایسے تھے کہ ہم نے ان (کے مجموعہ) کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (کے علوم) اور نبوت عطا کی تھی (تو نبوت امر عجیب نہین جو یہ کافر لوگ آپ کے منکر ہو رہے ہین کیونکہ نظائر موجود ہین) سو اگر (نظیر موجود ہونے پر بھی) یہ لوگ (آپکی) نبوت کا انکار کرین تو (آپ غم نہ کیجیے کیونکہ) ہم نے اسکے (ماننے کے) لیے ایسے بہت لوگ مقرر کردیے ہین (یعنی مہاجرین وانصار جو اسکے منکر نہین ہین (اور ہم جو غم نہ کرنے کو اور صبر کرنے کو کہتے ہین تو وجہ یہ ہے کہ سب انبیاء نے ایسا ہی کیا ہے چنانچہ) یہ حضرات (مذکورین) ایسے تھے جنکو اللہ تعالی نے (اس صبر کی) ہدایت کی تھی سو (اس باب مین) آپ بھی ان ہی کے طریق (صبر) پر چلیے (چونکہ آپ کو بھی اسکی ہدایت کی گئی ہے کیونکہ ان سے نہ آپکو نفع نہ کوئی ضرر جسکی وجہ سے غم اور بے صبری ہو اور اس مضمون کے اظہار کے واسطے اوران سے تبلیغ کے وقت) آپ یہ بھی کہدیجیے کہ مین تم سے اس (تبلیغ قرآن) پر کچھہ معاوضہ نہین چاہتا (جسکے ملنے سے نفع اور نہ ملنے سے ضرر ہو بے غرض نصیحت کرتا ہون) یہ (قرآن) تو صرف تمام جہان والون کے واسطے ایک نصیحت ہے (جسکو ماننے سے تمہارا ہی نفع اور نہ ماننے سے تمہارا ہی نقصان ہے) ربط اوپر توحید کا مضمون مقصوداً مذکور تھا کو ضمناً مسئلہ رسالت کی بھی تائید تھی آگے مسئلہ رسالت کا مقصوداً ذکر ہے اور سبب اسکے نزول کا یہ ہوا تھا کہ ایک یہودی جسکا نام مالک بن الصیف تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کچھہ مذہبی گفتگو ہونے لگی تو جوش مین آکر اسقدر مبالغہ کیا کہ کہنے لگا کہ کسی بشر پر اللہ تعالی نے کوئی کتاب نازل نہین کی اور ایک روایت مین ہے کہ یہود نے کہا کہ واللہ آسمان سے کوئی کتاب اللہ تعالی نے نازل نہین کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی اوردہ فی اللباب عن ابن ابی حاتم وابن جریر عن سعید بن جبیر وابن عباس۔

بحث متعلق نبوت وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

الروایات ذکرت فی المتن و تستشکل بکون السورۃ مکیۃ والمناظرۃ مع الیہود مدنیۃ واجیب باستثناء ہذہ الآیات من المکیۃ کما اخرجہ ابو الشیخ عن سفیان والکلبی ہکذا فی الروح ۔ واعلم ان ما ورد فی بعض الروایات ان ذاک الیہودی کذبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ اما تعلم ان اللہ انزل فی التورۃ انہ یبغض الحبر السمین

فما سئے تحقیق کون القرآن منزلا ۔ والجواب ان کون الرجل نبیا یستلزم صدقہ فی کل ما یقول وانتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم فمقصودہ الاصلی کان ہو ذاک الانتفاء الاخیر فاجیب عنہ بتحقیق ہذا التنزل فافہم وا شرت الیہ فی ترجمۃ ہذا الکتاب بقولی اصل مقصود ۱۲

ملحقات الترجمہ
لہ قولہ فی التسمیۃ
الی ما النقصا تمعی ما و
وان الیہود کیف انکروا
التوراۃ و کتبہا ایسا فتیہ
فی الناس وقت الاسلام
لا یقال کیف یرد
علیہم مع عدم تقسیم
ذلک فانا الا نجعل کلا
بحقیقۃ الکفر ان
لیوا خذ ۔ ۱۲

نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ

جسکی یہ کیفیت ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لیے وہ ہدایت ہے جسکو تم نے متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جنکو ظاہر کردیتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تمکو بہت سی ایسی باتیں تعلیم کی گئیں جنکو تم جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے

قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى

آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے پھر انکو انکے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگا رہنے دیجیے اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جسکو ہمنے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنیوالی ہے اور تاکہ آپ مکہ والوں کو

وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

اور آس پاس والوں کو ڈراویں اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اسپر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں۔

نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور ان (منکر) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی جبکہ (منہ بھر کر) یوں کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی چیز (یعنی کوئی کتاب) بھی نازل نہیں کی (یہ کہنا ناقدر شناسی اسلیے ہے کہ اس سے مسئلہ نبوت کا انکار لازم آتا ہے اور نبوت کا منکر اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرتا ہے اور تصدیق حق واجب ہے پس اسمیں قدر شناسی واجب میں اخلال ہوا یہ تو تحقیقی جواب تھا اور الزامی مسکت جواب دینے کے لیے آپ (ان سے) یہ کہیے کہ (یہ تو بتلاؤ کہ) وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جسکو موسیٰ (علیہ السلام) لائے تھے (یعنی توریت جسکو تم بھی مانتے ہو) جسکی یہ کیفیت ہے کہ وہ (خود مثل) نور کے واضح ہے اور (حق کی) ہدایت کے لیے وہ آئی تھی ان) لوگوں کے لیے وہ (بوجہ بیان شرائع کے ذریعہ) ہدایت ہے جسکو تمنے (اپنی اغراض نفسانیہ کے لیے) متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن (میں جتنے اوراق کو چاہا ان) کو ظاہر کر دیتے ہو (جسمیں تمہارے مطلب کے خلاف کوئی بات نہ ہوئی) اور بہت سی باتوں کو (جو اپنی مطلب کے خلاف ہیں یعنی جن اوراق میں وہ لکھی ہوئی ہیں انکو) چھپاتے ہو اور (اس کتاب کی بدولت) تمکو بہت سی ایسی باتیں تعلیم کی گئیں جنکو (قبل کتاب ملنے کے) نہ تم (یعنی قوم بنی اسرائیل) جانتے تھے اور نہ تمہارے (قریب سلسلہ کے) بڑے (جانتے تھے مطلب یہ کہ جس توریت کی یہ حالت ہے کہ اسکو اولاً تو تم مانتے ہو دوسری بوجہ نور و ہدیٰ ہونے کے ماننے کے قابل بھی ہے تیسرے ہر وقت تمہارے استعمال میں ہے گو وہ استعمال شرمناک ہے لیکن اسکی وجہ سے گنجایش انکار تو نہیں ہے چوتھے تمہارے حق میں وہ بڑی نعمت اور منت کی چیز ہے اسی کی بدولت عالم بنے بیٹھے ہو اس حیثیت سے بھی اسمیں گنجایش انکار نہیں یہ بتلاؤ کہ اسکو کس نے نازل کیا ہے اور چونکہ اس سوال کا جواب ایسا متعین ہے کہ وہ لوگ بھی اسکے سوا کوئی جواب نہ دیتے اسلیے خود ہی جواب دینے کے لیے حضور کو حکم ہے کہ) آپ (ہی) کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے (کتاب مذکور کو) نازل فرمایا ہے (اور اس سے انکا دعویٰ عام باطل ہو گیا) پھر (یہ جواب سنا کر) انکو انکے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگا رہنے دیجیے (یعنی آپکا منصبی کام ختم ہو گیا نہ مانیں تو آپ فکر میں نہ پڑیں ہم آپ ہی سمجھ لیں گے) اور (جسطرح توریت ہماری نازل کی ہوئی کتاب تھی اسیطرح یہ (قرآن) بھی (جسکی تکذیب یہ کہہ کے قول مذکور سے اصل مقصود ہے) ایسی ہی کتاب ہے جسکو ہم نے (آپ پر) نازل کیا ہے جو بڑی (خیر و) برکت والی ہے (چنانچہ اسپر ایمان لانا اور عمل کرنا موجب فلاح و نفع دارین ہے اور) اپنے سے پہلے (نازل شدہ) کتابوں (کے منزل من اللہ ہونے) کی تصدیق کرنے والی ہے (سو ہم نے اس قرآن کو نفع خلائق اور تصدیق کتب الٰہیہ کے لیے نازل فرمایا) اور (اسلیے نازل فرمایا کہ) تاکہ آپ (اسکے ذریعہ سے) مکہ والوں کو اور آس پاس والوں کو (خصوصیت کے ساتھ عذاب الٰہی سے جو کہ مخالفت پر ہوگا) ڈراویں (اور یوں انذار عام بھی کریں لیکون للعالمین نذیرا) اور (آپ کے انذار کے بعد گو سب ایمان نہ لاویں لیکن) جو لوگ آخرت کا (پورا) یقین رکھتے ہیں (جس سے عذاب کا اندیشہ ہو جائے اور اس سے بچنے کی فکر پڑ جائے اور ہمیشہ طلب طریق نجات اور تعیین حق کی دھن لگ جائے خواہ کسی دلیل نقلی سے یا تجویز عقلی سے) ایسے لوگ (تو) اس (قرآن) پر ایمان لے (ہی) آتے ہیں اور (ایمان و اعتقاد کے ساتھ اعمال کے بھی پابند ہوتے ہیں کیونکہ نجات کامل عذاب سے مجموعہ پر موعود ہے چنانچہ) وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں (اور جب اس عبادت پر جو کہ ہر روز پانچ بار مکرر اور شاق ہے مداومت کرتے ہیں تو دوسری عبادات کی جو کہ گاہ گاہ اور سہل ہیں بدرجہ اولیٰ پابند ہونگے حاصل یہ کہ کسی کے ماننے نہ ماننے کی فکر نہ کیجیے جو اپنا بھلا چاہیں گے مان لیں گے جو نہ چاہیں گے نہ مانیں گے

اللغات قولہ ام القریٰ مکہ سمیت بہا لکونہا قبلۃ اہل القریٰ و حجہم و مجمعہم یجتمعون عندہا کالاولاد عند الام قولہ بین یدیہ معناہ المتقدم فان کل ما کان بین الیدین کذلک کذا فی الروح قولہ قدروا فی الروح اصلہ معرفۃ المقدار بالسبر ثم استعمل فی معرفۃ الشیء بانم الوجوہ حتی صار حقیقۃ فیہ النحو نورا وھدی وتجعلونہ کلہا حال وتبدونہا وتخفون صفۃ لقراطیس وہی مدار الذم الا الجعل المحض المشترک بین الکتب کلہا قولہ مصدق الذی لما کانت الاضافۃ لفظیۃ صح

ملحقات الترجمۃ

سلہ قولہ فی النور خود واضح کی قید تنبیہا ۱۲ سلہ قولہ فی الناس جنکی ہدایت فاللام للعہد ۱۲ سلہ قولہ فی علمتم بدولت کذا فی الروح سلہ قولہ اباء قریب سلسلہ لان اکثرہم البعید انبیاء ۱۲ سلہ قولہ بعد اباء مطلب الخ التقصیصات فوائدہ دخل وجہ دخلہا فی الاستفہام واشار بقولہ شرمناک الی ما فی الکشاف ان ادراج الابداء والاخفاء فیہ ایضا التوبیخ والنعی علیہم بسوء جہلہم لکتابہم وتحریفہم والنعی علیہ حساب الاستفصاف علی ہذا ۱۲ سلہ قولہ قبل قل متعین کذا فی الروح مع ما فیہ ان فیہ ایذانا بانہم الجموا ولم یقدروا علی التکلم اصلا ۱۲ سلہ قولہ قل اللہ نازل اشارۃ الی تقدیر الفعل ۱۲ سلہ قولہ دعوی عام اشارۃ الی ان قولہم سالبۃ کلیۃ وجوابہ نقیضہا الموجبۃ الجزئیۃ ۱۲ سلہ قولہ ذرہم آپکا اشارۃ الی ان المقصود التہدید فلا نسخ ۱۲ سلہ قولہ قبل لتنذر سو ہم نے الخ اشارۃ الی ما فی الکشاف معطوف علی ما دل علیہ صفۃ الکتاب کانہ قیل انزلناہ للبرکات ولتصدیق والانذار ۱۲ سلہ قولہ ہناک خصوصیت فلا یتوہم منہ التخصیص وہو کقولہ وانذر عشیرتک ۱۲ سلہ قولہ فی یؤمنون الاول پورا الی قولہ تجویز عقلی قصد بہ المنع من تجویز اہل الکتاب وغیرہم لتقریرہ ان بعض اہل الکتاب مع ایمانہم بالآخرۃ لم یؤمنوا بالقرآن وغیرہم مع عدم ایمانہم بالآخرۃ آمنوا بالقرآن کیف ہو۔ والجواب ان ایمانہم کلا ایمان لعدم ترتب الثمرۃ علیہ اشار الیہ بکلمۃ پورا وعدم ایمانہم ایمان لترتب الثمرۃ علیہ واشار الیہ بقولہ تجویز عقلی فان العقل الکافی للحکم لوجوبہا

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ

اور اوس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یون کہے کہ مجھپر وحی آتی ہے حالانکہ اسکے پاس کسی بات کی بھی وحی نہین آئی اور جو شخص کہ یون کہے کہ جیسا کلام اللہ تعالی نے نازل کیا ہے اسیطرح کا مین بھی لاتا ہون

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ

اور اگر آپ اسوقت دیکھین جبکہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیون مین ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہونگے ہان اپنی جانین نکالو آج تمکو ذلت کی سزا دیجاویگی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالی

عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ

کے ذمہ جھوٹی باتین لگاتے تھے اور تم اللہ تعالی کی آیات سے تکبر کرتے تھے اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آگئے جسطرح ہمنے اول بار تمکو پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمکو دیا تھا اسکو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے

ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝

اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے ان شفاعت کرنے والونکو نہین دیکھتے جنکی نسبت تم دعوی رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ مین شریک ہین واقعی تمہارے آپسمین تو قطع تعلق ہوگیا اور وہ تمہارا دعوی سب تم سے گیا گذرا ع

آپ اپنا کام کیجیے ف تجعلونہ قراطیس سے ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر مضمون کے اوراق جدا کر رکھے تھے اور بعض کا ایسا کر لینا متعجب نہین اور اگر قراطیس سے مراد ما فی القراطیس مجازاً لیا جاوے تو معنی یہ ہوسکتے ہین کہ اپنے ذہن مین مضامین توراۃ کے مختلف حصے تجویز کر رکھے تھے جنمین بعض مضامین کو مثل نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح چھپاتے تھے کہ اوسکی ادا اور تاویلین کر دیتے تھے چنانچہ دارمی مین حدیث عمر رض کے یہ لفظ بنسخۃ من التوراۃ ای بنسخ ونقل تو جیسا اول مین اور در منثور مین بروایت ابن المنذر کے ابن جریج کے یہ لفظ ہین فیہا اظہروا من التوراۃ واخفوا من محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو جیسا ثانی مین اظہر ہے واللہ اعلم ربط اوپر منکرین نبوت کے اقسام مین سے بعض پر رد تھا آگے اور اقسام کی بھی مذمت ہے جنمین ایک وہ تھے کہ صرف آپکی نبوت کے منکر تھے مگر اپنے لیے بھی کوئی دعوے نہ کرتے تھے جنمین سے بعض کا قول اوپر بھی آیا ہے ما انزل اللہ علی بشر من افتری علی اللہ کذبا مین تو انکا ذکر ہے اور دوسرے وہ تھے جو خود اپنے لیے نبوت کے مدعی تھے جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ قال اوحی الی سے یہ مراد ہے جیسا کہ روح مین ابن جریج سے بروایت عبد بن حمید اور ابن المنذر منقول ہے اور تیسرے وہ تھے جو قرآن کے مثل تصنیف کر سکنے یا کر لینے کے مدعی تھے جیسا نضر بن حارث جسکا یہ قول تھا لو نشاء لقلنا مثل ہذا اوردہ فی اللباب اور جیسا عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کہ اول مسلمان ہوا ایکبار اس سے کوئی آیت لکھوائی گئی اتفاقاً اسکے منہ سے بعض کلمات موافق وحی کے نکل گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی لکھوا یا اسپر یہ گمراہ ہوگیا کہنے لگا ان کان محمد یوحی الیہ فقد اوحی الی وان کان اللہ ینزل فقد انزلت مثل ما انزل اللہ اوردہ فی اللباب عن ابن جریر عن السدی وقال سانزل مثل ما انزل اللہ مین یہ مراد ہین اور گو نضر نے یہ لفظ انزال نہ کہا تھا لیکن اللہ تعالی جو کہ منزل ہے اس کے فعل مختص تکلم بالقرآن کا دعوی کرنا اسکو معنی مستلزم ہے۔ اور عبد اللہ ایک قول کی رو سے اوحی الی کا مصداق بھی ہوسکتا ہے اور چونکہ ان مین بعض نے جیسا نضر بن الحارث یہ بھی کہا تھا کہ اگر مجھکو عذاب ہونے لگا تو لات وعزی شفاعت کر دینگے اسلیے ولقد جئتمونا مین اسکا جواب بھی ارشاد فرمایا اوردہ فی اللباب عن ابن جریر عن عکرمۃ

منکرین نبوت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ط وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ ج أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ج الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ج وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ط لَقَد تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنكُم مَّا كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے (اور مطلق نبوت یا خاص نبوت کا منکر ہو جیسا اوپر بعض کا قول آیا ہے ما انزل اللہ علی بشر اور بعض کا قول تھا ابعث اللہ بشرا رسولا) یا یون کہے کہ مجھپر وحی آتی ہے حالانکہ اسکے پاس کسی بات کی بھی وحی نہین آئی (جیسے مسیلمہ وغیرہ) اور (اسیطرح اس سے بھی زیادہ کون ظالم ہوگا) جو شخص کہ یون کہے کہ جیسا کلام اللہ تعالی نے (حسب دعوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نازل کیا ہے اسی طرح کا مین بھی لا کر دکھاتا ہون (جیسا نضر یا عبد اللہ کہتا تھا غرض یہ سب لوگ بڑے ظالم ہین) اور (ظالمون کا حال یہ ہے کہ) اگر آپ (انکو) اسوقت دیکھین (تو بڑا ہولناک منظر دکھلائی دے) جبکہ یہ ظالم لوگ (جنکا ذکر ہوا ہے) موت کی (روحانی) سختیون مین (گرفتار) ہونگے اور (موت کے) فرشتے (جو ملک الموت کے عون

النحو ای مفعولہ محذوف ای الظالمین ۱۲ البلاغۃ قولہ ومن قال الخ فی الاتیان بالواو دون او ایذان بکونہ اشنع حیث غیر الاسلوب لکونہ موہما المساواۃ للہ تعالی بخلاف ما قبلہ اختلاف القراءۃ وفی قراءۃ بینکم

إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ○ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ

بے شک اللہ تعالیٰ پھاڑنیوالا ہی دانہ کو اور گٹھلیوں کو وہ جاندار کو بیجان سے نکال لاتا ہی اور وہ بیجان کو جاندار سے نکالنے والا ہی اللہ یہ ہی سو تم کہاں اُلٹے چلے جارہے ہو وہ صبح کا نکالنے والا ہے

وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا

اور اُسنے رات کو راحت کی چیز بنائی ہی اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہی یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہی ایسی ذات کی جو کہ قادر ہی بڑے علم والا ہی اور وہ ایسا ہی جسنے تمہارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم اُنکے ذریعہ

فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ

سے اندھیروں میں خشکی میں بھی اور دریا میں بھی رستہ معلوم کرسکو بیشک ہمنے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کردیے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو خبر رکھتے ہیں اور وہ ایسا ہی جسنے تمکو ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہی اور ایک جگہ چندے رہنے کی

ہیں اُن کی روح نکالنے کے واسطے اُنکی طرف) اپنی ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے (اور شدت کے ظاہر کرنے کو یوں کہتے جاتے ہونگے کہ) ہاں (جلدی) اپنی جانیں نکالو (کہاں بچائے پھرتے تھے دیکھو) آج تمکو ذلت کی سزا دی جاویگی (یعنی جسمیں تکلیف جسمانی بھی ہوا اور ذلت روحانی بھی ہو) اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی (جھوٹی) باتیں بکتے تھے (جیسے ما انزل اللہ اور اوحی الیّ اور سانزل وغیرہا) اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات (کے قبول کرنے) سے (جو کہ ذریعہ ہدایت تھیں) تکبر کرتے تھے (یہ کیفیت تو موت کے وقت ہوگی) اور (جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرماوینگے کہ) تم ہمارے پاس (دربار و مددگار سے) تنہا تنہا (ہوکر) آگئے (اور اسی حالت سے آئے) جس طرح ہم نے اول بار (دنیا میں) تمکو پیدا کیا تھا (کہ نہ بدن پر کپڑا نہ پانوں میں جوتا) اور جو کچھ ہم نے تمکو (دنیا میں سازو سامان) دیا تھا (جسپر تم بھولے بیٹھے تھے) اسکو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے (ساتھ کچھ نہ لائے مطلب یہ کہ مال و دولت کے بھروسہ نہ رہنا سب یہاں ہی رہجاویگا) اور ہم تو (جو بعض کو اپنی باطل معبودوں کی شفاعت کا بھروسہ تھا سو ہم تو) تمہارے ہمراہ (اُس وقت) تمہارے اُن شفاعت کرنے والونکو نہیں دیکھتے (جس سے ثابت ہو کہ واقع میں بھی تمہارے ساتھ نہیں ہیں) جنکی نسبت تم دعوی رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں (ہمارے) شریک ہیں (کہ تمہارا جو معاملہ عبادت ہمارے ساتھ ہونا تھا وہی اُنکے ساتھ ہوتا تھا) واقعی تمہارے (اور اُنکے) آپس میں تو قطع تعلق ہوگیا (کہ آج تم اُن سے بیزار اور وہ تم سے بیزار شفاعت کیا کرینگے) اور وہ تمہارا دعوی (جو مذکور ہوا) سب تم سے گیا گذرا ہوا (کچھ کام کا نہ نکلا اب پوری پوری مصیبت پڑیگی) ف عمرات میں روحانی کی قید اسلیے لگائی کہ نزع کی شدت کفار کے لوازم سے ہی نہ خواص میں سے ہی اور ملائکہ کا اخرجوا کہنا حقیقت طلب کے لیے نہیں بلکہ ایسی مثال ہی جیسے کوئی شخص کسی کی چیز لیکر بھاگ جاوے اور اسکو چھپائے پھرتا ہو اور سالک یا اوسکا کوئی آدمی اسکو پکڑ کر جبراً اسکی بغل اور جیب اور ہاتھ میں سے خود نکالتا جاتا ہی اور کہتا جاتا ہی کہ ہاں یہاں سے نکال ہاں نکال مقصود صرف اظہار شدت ہوتا ہی۔ اور بعض روایات میں آیا ہی کہ پھر عبداللہ نے نادم ہوکر اسلام کی تجدید کرلی اس صورت میں وعید سے استثنار ہو جاویگا کیونکہ جو علت وعید کی تھی جب وہ مرتفع ہوگئی وعید بھی مرتفع ہوگئی اور اہل محشر کا برہنہ پا برہنہ بدن ہونا صحاح میں آیا ہی اور روح میں بروایت ابن ابی حاتم و حاکم حضرت عائشہ سے مرفوعاً اسی تفسیر کی تقریر منقول ہی۔ اور بعض روایات میں جو مومنین کا کپڑا پہننا وارد ہی وہ اسکے معارض نہیں یہ ننگی حالت اصلی ہوا اور لباس اسکے بعد ہو خواہ خروج من القبر کے قبل یا اسکے بعد واللہ اعلم۔ اور قطع تعلق یا تو ظاہر ابھی ہوگیا ہوگا جیسا فرلینا سے معلوم ہوتی ہی یا اس حیثیت شفاعت قطع کیا جاوے گو حسا یکجائی رہیں ربط اوپر مسئلہ رسالت کی تحقیق مع اسکے متعلقات کے تھی اور اس سے اوپر مسئلہ توحید مذکور تھا آگے پھر توحید کی طرف عود ہی اور اُسکے ساتھ چونکہ استدلال میں اپنی نعمتوں کا ذکر ہی اپنی منعم ہونیکا بھی بیان ہی تاکہ شرک کا قبح طبعی بھی ظاہر ہوجاوے **عود بسوی اثبات توحید** إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ○ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ

ملحقات الترجمة

سلہ قولہ باسطوا روح نکالنے کذا فی البیضاوی ویصح ان یراد لبسط بالعذاب ۱۲ سلہ قولہ ف اخرجوا کہتے ہو حال بتقدیر قائلین ۱۲ سلہ قولہ ف کما خلقنکم اور اس حالت اشارۃ الی کونہا حالا ثانیۃ کما صرح فی الروح سلہ قولہ ف وراء ساتھ کذا فی البیضاوی سلہ قولہ ف تقطع ہوگیا اشارۃ الی تقدیرہ ہکذا لقد وقع التقطع بینکم ۱۲

اللغات الاصباح مصدر اصبح اذا دخل فی الصبح سمی الصبح السکن کل ما یسکن الیہ الرجل ویطمئن من زوج او حبیب یقال لہ سکن الحسبان المصدر منصوب اما بنزع الخافض او بکونہ مفعولا لجعل بتقدیر قولہ او یجعل **البلاغۃ** قولہ یخرج الحی فی الروح اختار ابن المنیر کون مخرج معطوفا علی یخرج قال قد ورد جمیعا بصیغۃ المضارع کثیرا الا انہ عدل عن ذلک استحضارا فی ذہن السامع لان العنایۃ فیہ اقوی لکون اخراج الحی من المیت اظہر فی القدرۃ من عکسہ وہو ایضا اول الحالین والنظر اول ما یبدأ فیہ وسہل عطف الاسم علی الفعل لکون الاسم فی معنی الفعل اہ الاقرب فی اختلاف الفواصل بقولہ یعلمون ویفقہون ویومنون ان یقال ہی بمعنی واحد الا انہ لما ارید فصل کل آیۃ بفاصلۃ تنبیہا علی استقلال کل منہا بالمقصود من الحجۃ ذکرہ لفصل بفواصل متساویۃ لفظا للتکرار عدل الی فاصلۃ مخالفۃ تحسینا للنظم واقتنانا فی البلاغۃ کذا فی الروح ۱۲

قد فصلنا الایت لقوم یفقہون ۝ وھو الذی انزل من السماء ماء ج فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا منہ

بے شک ہمنے دلائل خوب کھول کھول بیان کردیئے اُن لوگون کے لیے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہین اور وہ ایسا ہی جسنے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اُسکے ذریعہ سے ہر قسم کے نبات کو نکالا پھر ہم نے اُس سے

خضرا نخرج منہ حبا متراکبا ج ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنت من اعناب والزیتون والرمان

سبز شاخ نکالی کہ اُس سے ہم اوپر تلے والے چڑھے ہوئے نکالتے ہین اور کھجور کے درختون سے یعنی اُنکے گپھے مین سے خوشے ہین جو نیچے کو لٹکے جاتے ہین اور انگورون کے باغ اور زیتون اور انار

مشتبھا وغیر متشابہ ط انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ط ان فی ذلکم لایت لقوم یؤمنون ۝

جوکہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوئے ہین اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہین ہوتی ہر ایک کے پھل کو تو دیکھو جب وہ پھلتا ہی اور اوسکے پکنے کو دیکھو انمین دلائل ہین اُن لوگون کے لیے جو ایمان رکھتے ہین

قد فصلنا الایت لقوم یفقہون ۝ وھو الذی انزل من السماء ماء ط فاخرجنا بہ نبات کل شیء فاخرجنا منہ خضرا نخرج منہ حبا متراکبا ج ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنت من اعناب والزیتون والرمان مشتبھا وغیر متشابہ ط انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ط ان فی ذلکم لایت لقوم یؤمنون ۝ بے شک اللہ تعالی پھاڑنے والا ہی دانہ کو اور گٹھلیون کو یعنی زمین مین بانیکے بعد جو دانہ یا گٹھلی پھوٹتی ہی یہ اللہ ہی کا کام ہی وہ جاندار (چیز) کو بیجان (چیز) سے نکال لاتا ہی (جیسے نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہی) اور وہ بیجان (چیز) کو جاندار (چیز) سے نکالنے والا ہی (جیسے آدمی کے بدن سے نطفہ ظاہر ہوتا ہی) اللہ یہ ہی (جسکی ایسی قدرت ہی) سو تم (اُسکی عبادت چھوڑکر) کہان (غیر اسکی عبادت کی طرف) اولٹے چلے جارہے ہو وہ (اللہ تعالی) صبح (صادق) کا (رات مین سے) نکالنے والا ہی یعنی رات ختم ہوجاتی ہی اور صبح صادق ظاہر ہوتی ہی اور اُسنے رات کو راحت کی چیز بنائی ہی (کہ سب تھکے تھکائے سوکر آرام پاتے ہین) اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہی یعنی اُنکی رفتار منضبط ہی جسسے اوقات کے انضباط مین سہولت ہی یہ (حساب سے اُنکی رفتار ہونا) ٹھہرائی ہوئی بات ہی (ایسی ذات کی جوکہ قادر مطلق ہی (کہ اسطرح حرکت پیدا کرنے پر اُسکو قدرت ہی) اور بڑے علم والا ہی (کہ اس رفتار کی مصلحتین اور حکمتین جانتا تھا اسلیے اس خاص طرح پر ٹھہرادیا) اور وہ (اللہ) ایسا ہی جس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے ستارون کو پیدا کیا (اور وہ فائدہ یہ ہی) تاکہ تم اُنکے ذریعہ سے (رات کے) اندھیرون مین خشکی مین بھی اور دریا مین بھی رستہ معلوم کرسکو بے شک ہم نے (یہ) دلائل (توحید و انعام کے) خوب کھول کھول بیان کردیے ہین (اور گو پہونچین گے سب کو مگر نافع) اُن (ہی) لوگون کے لیے (ہونگے) جو (کچھ بھلے برے کی) خبر رکھتے ہین (کیونکہ غور ایسے ہی لوگ کیا کرتے ہین) اور وہ (اللہ) ایسا ہی جسنے تم (سب) کو (اصل مین) ایک شخص سے (کہ آدم علیہ السلام ہین) پیدا کیا پھر (آگے کو توالد و تناسل کا اس طرح سلسلہ جاری چلا آرہا ہی کہ تم مین سے ہر شخص کے لیے مرتبہ مادہ مین) ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہی یعنی مان کا رحم اور ایک جگہ چندے رہنے کی (یعنی باپ کی پشت) کقولہ تعالی من بین الصلب بیشک ہم نے (یہ) دلائل (بھی توحید و انعام کے) خوب کھول کھول کر بیان کردیے (عام طور پر مگر انکا نفع بھی مثل سابق) اُن (ہی) لوگون کے لیے (ہوگا) جو سمجھ بوجھ رکھتے ہین (یہ تفصیل ہوگئی یخرج الحی الخ کی) اور وہ (اللہ) ایسا ہی جسنے آسمان (کی طرف) سے پانی (بارش کا) برسایا پھر ہمنے اُس (پانی) کے ذریعہ سے (باوجود اُسکے واحد ہونیکے) ہر (مختلف) قسم کے نباتات کو (زمین سے) نکالا (اور یہ بھی عجیب بات ہی کہ سبب واحد کے مسبب مختلف) پھر ہم نے اُس (نبات کے اول نمودار ہونیوالی چیز) سے (جو اول زمین سے نکلتی ہی جسکو بعض غلات مین سوئی یا کھونٹی کہتی ہین اور رنگ مین زرد ہوتی ہی) سبز شاخ نکالی کہ اُس (شاخ) سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہین (یہ تو غلون کی کیفیت ہی جسکا ذکر اجمالا فالق الحب مین آچکا ہی) اور کھجور کے درختون سے یعنی اُنکے گپھے مین سے خوشے (نکلتے) ہین جو (مارے بوجھ کے) نیچے کو لٹکے جاتے ہین اور (اُسی پانی سے ہمنے) انگور کے باغ (پیدا کیے) اور زیتون و انار (کے درخت پیدا کیے) جوکہ (بعضے انار اور بعضے زیتون پھل کی صورت شکل و مقدار و رنگ و مزہ کے اعتبار سے)

اللغات النبات کالنبت مایخرج من الارض من الناسیات علی ما قالہ الراغب فھو بمعنی المنبوت وخص فی العرف بما لا ساق لہ فالاضافۃ للصفۃ الی الموصوف والطلع فی القاموس الطلع من النخل شیء یخرج کانہ نعلان مطبقان والحمل بینھما منضود والطرف محدد او ما یبدو من ثمرتہ فی اول ظھورھا وقشرہ یسمی الکفری وما فی داخلہ الاغریض لبیاضہ القنوان جمع قنو بمعنی العذق وھو للتمر بمنزلۃ العنقود للعنب ۱۲ النحو قولہ تستقر خبرہ مقدر ای فلکم مستقر قولہ ومن النخل یبدل منہ من طلعھا وھو خبر مقدم المبتدا

فنوان دانیۃ ولم اطلع علی السر فی تغییر عنوانہ حیث لم یقل قنوانا دانیۃ ۱۲ البلاغۃ جنات فی الروح لعل زیادۃ الجنات ھھنا کما قیل من غیر اکتفاء بذکر اسم الجنس کما فیما تقدم وما تأخر لما ان الانتفاع بھذا الجنس لا یتاتی غالبا الا عند اجتماع طائفۃ من افرادہ آخر اختلاف القراءۃ فی قراءۃ جنات بالرفع علی الابتداء ای ولکم جنات ۱۲

قولہ فالق الحب والنوی اشارۃ الی التشقق فی الاصل الظلمات الخارج منھا نور الصبح لکن المحاورۃ شبھھا اعتبار الانفلاق فی الصبح مبالغۃ کان الفجر کان مطویا فی اللیل کالثوب المطوی فی الصندوق و فتح الصندوق اولا ثم نشر الثوب ثانیا فکانما انشق اللیل اولا فخرج منہ الفجر کالشیء المشتمل المنتشر ثم انشق ھذا الفجر من واحد النور المنتشر ... من الموھب ۱۲ قولہ اتھتدوا فائدہ اشارۃ الی انہ بدل من لکم قولہ ظلمات اشارۃ الی ان اضافۃ الظلمات الی البر والبحر للملابسۃ لان الظلمات فی الاصل اللیل ۱۲ قولہ مستقر رحم لقولہ تعالی ونقر فی الارحام ما نشاء وفسر المستودع بالمقابلۃ ۱۲ قولہ مستودع پشت ومعنی الاستیداع فی الصلب ذکرہ البیضاوی فی الطارق ۱۲ قولہ لایت لقوم یفقھون سمی اشارۃ الی ان المشار الیہ بذلکم ھی الدلائل المذکورۃ قریبا اسبع ما ذکرہ ۱۲ قولہ من السماء طرف سے کما فی البیضاوی ۱۲ قولہ اخرجنا بہ واحد اشارۃ الی قولہ تعالی یسقی بماء واحد ۱۲ قولہ خضرا جس سے اشارۃ الی کون نخرج صفۃ ۱۲ قولہ دانیۃ مارے بوجھ کے کما فی الروح ۱۲ قولہ جنات اُسی پانی سے اشارۃ الی کونہ معطوفا علی نبات وھو الراجح علی عطفہ علی خضرا وحبا لانھما یستلزمان دخولہ فی النبات وھو مختص فی العرف بما لا ساق لہ کذا فی الروح کالخضر فانہ یتحقق

ع ۱۲ / ۱۸

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۟ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ

اور لوگون نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگون کو خدا نے پیدا کیا ہے اور ان لوگون نے اللہ کے حق مین بیٹے اور بیٹیان محض بلاسند تراش رکھی ہین وہ پاک اور برتر ہے ان باتون سے جنکو یہ لوگ بیان کرتے ہین

وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ

وہ آسمانون اور زمین کا موجد ہے اللہ کے اولاد کہان ہوسکتی ہے حالانکہ اسکے کوئی بی بی تو ہے نہین — اور اللہ تعالے نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے — یہ ہے اللہ تمہارا رب اسکے سوا کوئی عبادت کے

اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۟ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۟

لائق نہین ہر چیز کا پیدا کرنیوالا تو تم لوگ اسکی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے اسکو تو کسی کی نگاہ محیط نہین ہوسکتی اور وہ سب نگاہون کو محیط ہوجاتا ہے — اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے

ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہین اور (بعضے) ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہین ہوتے (ذرا) ہر ایک کے پھل کو تو دیکھو جب وہ پھلتا ہے (کہ اسوقت بالکل کچا بدمزہ ناقابل انتفاع ہوتا ہے) اور (پھر) اسکے پکنے کو دیکھو (کہ اسوقت سب اوصاف مین کیسا کامل ہوگیا یہ بھی خدا کی قدرت کا ظہور ہے) ان (امور) مین (بھی) دلائل (توحید کے موجود) ہین (اور گو باعتبار تبلیغ کے سب کیلیے ہین مگر انتفاع کے اعتبار سے) ان (ہی) لوگون کے لیے (ہین) جو ایمان (لانیکی فکر) رکھتے ہین (یہ میوون اور پھلون کا بیان ہوا جنکا ذکر اجمالاً والنوی مین آچکا ہے) **ف** ان مضامین مین ایک عجیب ترتیب مرعی ہے وہ یہ کہ یہان تین قسم کی کائنات مذکور ہین سفلیات، علویات۔ کائنات جو اور شروع کیا سفلیات سے کہ وہ ہمسے اقرب ہین اور پھر اسکے حصے کیے ایک بیان نباتات دوم بیان نفس اول کو مقدم کیا کہ بہ نسبت دوم کے اظہر ہے اور دوم ادق ہے چنانچہ تقلبات نطفہ کا ادراک اطبا کے ساتھ مخصوص ہے بخلاف تقلبات نباتیہ کے کہ عام طور سے مشاہد ہے پھر کائنات جو کو ذکر کیا صبح ولیل۔ پھر علویات کو ذکر کیا شمس وقمر و نجوم۔ پھر چونکہ سفلیات کا زیادہ مشاہدہ ہوتا ہے اسکو مکرر لاکر اسپر ختم فرمایا مگر پہلے وہ اجمالاً مذکور تھے اب تفصیل سے مذکور کیے گئے لیکن تفصیل کی ترتیب مین اجمال کی ترتیب کا عکس کردیا گیا کہ بیان نفس کو مقدم کیا اور بیان نباتات کو موخر ممکن ہے کہ اسکا مبنی یہ ہو کہ اس مفصل بیان مین اظہار نعمت کا عنوان اختیار کیا گیا ہے تو اس حیثیت سے منعم علیہ بوجہ مقصود و متبوع ہونیکے قابل تقدیم کے ہوا اور بیان نباتات مین ترتیب سابق باقی ہے کہ حبوب کی کیفیت نوی پر مقدم رہی اور بارش کا درمیان مین ذکر آنا ہر چند کہ تبعاً للنبات ہے لیکن اسمین ایک اور لطیفہ بھی ہوسکتا ہے وہ یہ کہ بارش دو جہات ہے مبدا کے اعتبار سے تو علوی اور منتہی کے اعتبار سے سفلی اور مسافت کے اعتبار سے کائن فی الجو **ربط** اوپر دلائل توحید کا ذکر تھا آگے تصریحاً توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے **ابطال شرک واثبات توحید** وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۟ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۟ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۟ اور (مشرک) لوگون نے (اپنے اعتقاد مین) شیاطین کو (ایسے) اللہ کا (جسکے صفات و افعال اوپر مذکور ہوئے) شریک قرار دے رکھا ہے (کہ انکے اغوا سے شرک کرتے ہین اور خدا کے مقابلہ مین انکے کہنے پر چلتے ہین) حالانکہ ان لوگون کو (خود انکے اقرار کے موافق بھی) (خدا ہی) نے پیدا کیا ہے (جب خالق کوئی اور نہین تو معبود بھی کوئی اور نہ ہونا چاہیے) اور ان (مشرکین مین سے بعض) لوگون نے اللہ کے حق مین بیٹے اور بیٹیان (اپنے اعتقاد مین) محض بلاسند تراش رکھی ہین (جیسے نصاری حضرت مسیح کو اور بعض یہود حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے تھے) وہ پاک اور برتر ہے ان باتون سے جنکو یہ لوگ (خدا تعالی کی جناب مین) بیان کرتے ہین (یعنی یہ کہ اسکا کوئی شریک ہو یا اسکے کوئی اولاد ہو) وہ آسمانون اور زمین کا موجد (یعنی نیست سے ہست کرنیوالا) ہے (اور دوسرا کوئی موجد نہین پس معبود بھی اور کوئی نہوگا اس سے تو شریک کی نفی ہوئی اور اولاد کی نفی کی دلیل یہ ہے کہ غیر متقوم کی اولاد کی حقیقت یہ ہے کہ اسکے بی بی ہو اور ان دونون کی مفارقت سے تیسری جاندار چیز پیدا ہو تو) اللہ کے اولاد کہان ہوسکتی ہے حالانکہ اسکے کوئی بی بی تو ہے نہین (جو موقوف علیہ ہے اولاد کی اور جب موقوف علیہ منتفی ہے تو موقوف بدرجہ اولی منتفی ہے) اور اللہ تعالی نے (جیسا ان لوگونکو پیدا کیا وخلقہم اور زمین و آسمانکو پیدا کیا بدیع السموات الخ اسی طرح اسی نے ہر) چیز کو پیدا کیا (پس معبود وہی ہوسکتا ہے) اور (جسطرح وہ خالقیت مین یکتا ہے اسی طرح اس صفت مین بھی یکتا ہے کہ) وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے (ازلاً بھی ابداً بھی

ملحقات الترجمة
سلہ قولہ فے یؤمنون لکمہ کذا فی الروح ۱۲ سلہ قولہ فے شرکاء الجن شیاطین کو شریک اشارة الی کونہما مفعولین لجعلوا وفائدة التقدیم کما فی الکشاف استعظام ان یتخذ للہ شریک من کان ملکا او جنیا او انسیا او غیر ذلک ولذلک قدم اسم اللہ علی الشرکاء آہ سلہ قولہ بعد یصفون اس سے توضیح اشارة الی ان الدلائل بعضہا راجعة الی نفی الشریک وبعضہا الی نفی الولد ویمکن الاستدلال باحدہما فی الاخری کما یسہل طریقہ بملاحظة ما قررت فی تفسیر آیة وقالوا اتخذ اللہ فی آخر جزء الم وفی تفسیر آیة ان فی خلق السموات والارض فی اول جزء سیقول ۱۲ سلہ قولہ قبل انی یکون غیر متوشٹ قصد بہ اخراج مریم علیہا السلام سلہ قولہ فے خالق جیسا اوپر سے اشارة الی ان فی کرہ اعادة ولعل النکتة فیہما ان الاستدلال بالخلق فی ہذا المطلب ہو اصرح الطرق واوضحہا ۱۲

اللغات فی الروح عن الراغب اصل الخرق قطع الشیئ علی سبیل الفساد من غیر تفکر ولا تدبر وہو ضد الخلق فانہ فعل الشیئ بتقدیر ورفق والخرق بغیر تقدیر آہ

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہونچ چکے ہیں سو جو شخص دیکھ لیگا وہ اپنا فائدہ کریگا اور جو شخص اندھا رہیگا وہ اپنا نقصان کریگا اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں اور ہم اسیطور پر دلائل کو مختلف پہلووں سے بیان

اور اس وصف میں بھی اُسکا کوئی شریک نہیں اور خلق بدون علم کے ہو نہیں سکتا اس سے بھی ثابت ہوا کہ اور کوئی خالق نہیں) یہ (ذات جسکے صفات کمال بیان کیے گئے ہیں) ہی اللہ تمہارا رب ہے اُسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر چیز کا پیدا کرنیوالا (جیسا اوپر بیان ہوا جب یہ صفات اللہ ہی میں ہیں) تو تم لوگ اُس (ہی) کی عبادت کرو اور (پھر یہ کہ) وہ (ہی) ہر چیز کا کارساز (حقیقی) ہے (دوسرا کوئی کارساز بھی نہیں پس اُسکی عبادت کروگے تو وہ تمکو نفع حقیقی پہونچاویگا اور دوسرا کیا دیدیگا غرض خالق بھی وہی علیم بھی وہی وکیل بھی وہی اور یہ سب امور مقتضے ہیں کہ معبود بھی وہی ہو اور اُسکے علیم ہونے کی اور اسمیں متفرد ہونیکی یہ کیفیت ہے کہ) اُسکو تو کسیکی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی (دنیا میں تو اسطرح کہ کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا جیسا دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور آخرت میں اسطرح کہ اہل جنت گو دیکھیں گے جیسا کہ نیز دلائل شرعیہ سے ثابت ہے لیکن احاطہ محال رہیگا اور جس محسوس بالبصر کے ظاہر کا احاطہ احساس بصری سے محال ہو تو اُسکی حقیقت باطنی کا کہ ظاہر کے مقابلہ میں بدرجہا خفی تر ہے احاطہ کرنا عقل سے جو کہ احساس سے بدرجہا زیادہ محتمل غلط ہے بدرجہ اولی محال ہوگا) اور وہ (یعنی اللہ تعالی) سب نگاہوں کو (جو کہ اُسکے احاطہ سے عاجز تھیں وجوبا) محیط ہو جاتا ہے (اسیطرح اور چیزوں کو بھی علماً محیط ہے وہو بکل شیء علیم اور اس امر سے کہ وہ سبکو محیط ہے اور اسکو کوئی محیط نہیں لازم آگیا کہ) وہی بڑا باریک بین باخبر ہے (اور کوئی دوسرا نہیں اور یہی تھا تفرد فی کمال العلم جو ثابت ہو گیا) **ف** حاصل مقام کا یہ ہے کہ حق تعالی کے سوا کوئی مبصر ومرئی خواہ کیسا ہی اکبر و اعظم ہو ایسا نہیں کہ اسکا احاطہ کسی رائی کی بصر سے خواہ وہ کیسا ہی اصغر و احقر ہو محال ہو چنانچہ اسکا امکان باقتضائے عقل ظاہر ہے بخلاف حق تعالی کے کہ باوجودیکہ دنیا میں عقلاً مُبصَر ہونا فی حد ذاتہ ممکن ہے جیسا کہ رب ارنی کی درخواست سے ظاہر ہے گو شرعاً ممتنع ہے جیسا لن ترانی سے یقینی ہے نیز احادیث میں علی الاطلاق اسکی تصریح ہے اور آخرت میں مبصر ہونا واقع ہے لیکن احاطہ ہر حالت میں محال ہے اور یہ امر خواص باریتعالی سے ہے پس یہ شبہ دفع ہو گیا کہ بعض اجسام عظیمہ پر بھی یہ امر صادق آتا ہے کہ لاتدرکہ الابصار وجہ دفع ظاہر ہے کہ وہاں ادراک بمعنے الاحاطہ محال تو نہیں پس نفی ادراک مذکور فی الآیۃ مرتبہ استحالہ میں خواص واجب سے ہوا اور احاطہ عقلیہ کا محال ہونا مستقلاً بھی کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور لاتدرکہ الابصار بھی بالاولے اسپر دال ہے جسکی تقریر اثنائے ترجمہ میں کردی گئی اور یدرک الابصار میں تخصیص ابصار کی باقتضائے خصوصیت مقام کے کہ مقام بیان ابصار کا ہے خصوصیت حکم کی مقصود نہیں کیونکہ عموم دوسرے دلائل سے ثابت ہے اور اسکا مضمون خواص واجب سے اس طور پر ہے کہ ممکنات میں کوئی چیز ایسی نہیں کہ دوسری چیز کا اُسکو محیط ہونا محال ہو اور اسکا احاطہ اس دوسری چیز کو واجب ہو پس لاتدرکہ الابصار میں نفی مرتبہ استحالہ میں معتبر ہوگی اور یدرک الابصار میں اثبات مرتبہ وجوب میں معتبر ہوگا اب دونوں حکموں کا خواص میں سے ہونا ظاہر و متیقن ہو گیا۔ اور ادراک کا جو ترجمہ کیا گیا اس سے معتزلہ کا استدلال درباب انکار رویت الٰہیہ کے اہل جنت کے واسطے ساقط ہو گیا اور ادراک کے یہ معنی ابن عباس رض سے منقول ہیں چنانچہ درمنثور میں ہے اخرج ابن جریر عن ابن عباس لاتدرکہ الابصار لایحیط بصر احد باللہ تعالے اھ اور روح میں ہے والیہ ذہب الکثیر من ائمۃ اللغۃ وغیرہم پس مطلق رویت ثابت اور احاطہ منفی۔ اور حدیثوں میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سوال کے جواب میں ہل رایت ربک دو جواب آئے ہیں ایک نورانی اراہ۔ دوسرا رایت نورا پہلے جواب میں احاطہ مراد ہے اور دوسرے میں مطلق رویت اور جاننا چاہیئے کہ لیلۃ المعراج میں آپکا اللہ تعالی کو دیکھنا جیسا کہ جلالین میں بتخریج مستدرک حاکم بروایت حضرت ابن عباس رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے رایت ربی عزوجل الحدیث وہ اس حکم امتناع شرعی فی الدنیا سے مخصوص ہے اور شیخ اکبر رحمہ اللہ سماوات و ما فوقہا کو دنیا کا خارج فرماتے ہیں اور آخرت میں داخل کرتے ہیں اس بنا پر کہ آخرت کا ایک زمانہ ہے جو قیامت میں آویگا اور ایک مکان ہے جو اوپر مذکور ہوا پس یہ رویت آخرت میں ہوئی تھی فلا حاجۃ الی القول بالتخصیص ربط اوپر دلائل اثبات توحید و ابطال شرک کے مذکور ہوئے ہیں آگے مسئلہ رسالت کے متعلق اسکا بیان ہے کہ آپ کے ذمہ رسالت کی حیثیت سے صرف ان مضامین کی تبلیغ اور عبدیت کے اعتبار سے خود عمل پر استقامت ہے نہ کہ اُنکے فکر و غم میں پڑجانا **بیان وظیفہ رسالت و عبدیت** قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

البلاغۃ الاکتفاء فی الآیۃ علی نفی الحفیظ لاستلزامہ نفی الوکیل فان الوکالۃ بالمعنی الذی ذکر مترتب علی الحفظ کما ہو ظاہر ۱۲

وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝

تاکہ آپ سب کو پہونچا دیں اور تاکہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور تاکہ ہم اسکو دانشمندوں کے لیے خوب ظاہر کر دیں آپ خود اس طریق پر چلتے رہیے جس کی وحی آپ کے رب کی طرف سے آپکے پاس آئی ہے

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور مشرکین کی طرف خیال نہ کیجیے اور اگر اللہ تعالی کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپکو انکا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ مختار ہیں اور دشنام مت دو انکو جنکی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت

اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہل حد سے گذر کر اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کرینگے ہمنے اسیطرح ہر طریقہ والونکو انکا عمل مرغوب بنا رکھا ہے پھر اپنے رب ہی کے پاس انکو جانا ہے سو وہ انکو جتلا دیگا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے

وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ج لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ج وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ط وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ج وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ (آپ ان لوگوں سے کہدیجیے کہ) اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرایع (کہ وہ توحید و رسالت کے حق ہونے کے دلائل عقلیہ و نقلیہ ہیں) پہونچ چکے ہیں سو جو شخص (انکے ذریعہ سے حق کو) دیکھ لیگا وہ اپنا فائدہ کریگا اور جو شخص اندھا رہیگا وہ اپنا نقصان کریگا اور میں تمہارا (یعنی تمہارے اعمال کا) نگران نہیں ہوں (یعنی جیسا نگرانی کرنیوالے کے ذمہ ہوتا ہے کہ ناشائستہ حرکت نہ کرنے دے یہ میرے ذمہ نہیں میرا کام صرف تبلیغ ہے) اور (دیکھیے) ہم اس (عمدہ) طور پر دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تاکہ آپ سبکو پہونچا دیں اور تاکہ یہ (منکرین متعصب) یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے (ان مضامین کو) پڑھ لیا ہے (مطلب یہ کہ تاکہ انپر اور زیادہ الزام ہو کہ ہم تو اسطرح حق کو ثابت کرتے تھے اور تم پھر ایسا کہتے تھے اور یہ کہنا محض براہ عناد تھا ورنہ بطلان اسکا ظاہر ہے) اور تاکہ ہم اس (قرآن کے مضامین) کو دانشمندوں کے لیے خوب ظاہر کر دیں (یعنی قرآن کے نازل کرنے کے تین فائدے ہیں ایک یہ کہ آپکو اجر تبلیغ ملے دوسرے یہ کہ منکرین پر زیادہ جرم قائم ہو تیسرے یہ کہ دانشمند و طالبان حق کو حق ظاہر ہو جاوے بس) آپ (یہ نہ دیکھیے کہ کون مانتا ہے کون نہیں مانتا) خود اس طریق پر چلتے رہیے جس (پر چلنے) کی وحی آپ کے رب کی طرف سے آپکے پاس آئی ہے (اور اس طریق میں بڑی چیز یہ اعتقاد ہے کہ) اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں (اور اس طریق میں تبلیغ کا حکم بھی داخل ہے) اور (اسپر قائم رہکر) مشرکین کی طرف خیال نہ کیجیے (کہ افسوس انہوں نے قبول کیوں نہ کیا) اور (وجہ خیال نہ کرنے کی یہ ہے کہ) اگر اللہ تعالی کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے (لیکن ان لوگوں کی بدعنوانی سے اللہ تعالی کو منظور ہوا انکو سزا دیں اسلیے ویسا ہی سامان جمع کر دیا پھر انکو آپ کب مسلمان بنا سکتے ہیں) اور (آپ اس فکر میں پڑیں ہی کیوں) ہم نے آپ کو ان (کے اعمال) کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ (ان اعمال پر عذاب دینے کے ہماری طرف سے) مختار ہیں (پس جب آپ کے متعلق نہ انکے جرائم کی تفتیش ہے اور نہ انکی سزا کا حکم شدید پھر آپکو کیوں تشویش ہے) ربط اوپر کے مضامین میں طریق مشرکین کا ابطال اور نیز مضامین مذکورہ کے ساتھ اسکی تبلیغ کا امر بھی کیا گیا ہے آگے مشرکین کے معبودات باطلہ کو سب و شتم کرنے سے مسلمانونکو ممانعت فرما کر تبلیغ دین کے حدود قائم کرتے ہیں جسکا حاصل یہ ہے کہ غیر قوم سے مناظرہ کرنا تو جزو تبلیغ ہے لیکن دشنامی اور بخراش الفاظ انکے معظمین کے حق میں کہنا ممنوع لغیرہ ہے کہ وہ ہمارے معبود یا رسل و معظمین کی شان میں گستاخی کرینگے تو گویا اسکے باعث ہم ہوئے

نہی از مشاتمت با کفار وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ط كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور دشنام مت دو ان (معبودان باطلہ) کو جنکی یہ (مشرک) لوگ خدا (کی توحید) کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ (تمہارے ایسا کرنے سے) پھر وہ براہ جہل حد سے گذر کر (غصہ میں آکر) اللہ تعالی کی شان میں گستاخی کرینگے (اور اسکا تعجب نہ کیا جاوے کہ ایسی گستاخی کرنے والوں کے ساتھ سزا کیوں نہیں مل جاتی کیونکہ ہم نے (دنیا میں تو) اسیطرح (جیسا یہ ہے) ہر طریقہ والوں کو انکا عمل (بھلا ہو یا برا ہو) مرغوب بنا رکھا ہے (یعنی ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں کہ ہر ایک کو اپنا طریقہ پسند ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ عالم اصل میں ابتلا کا ہے پس اسمیں سزا ضرور نہیں) پھر (البتہ اپنے وقت پر) اپنے رب ہی کے پاس ان (سب) کو جانا ہے سو (اسوقت) وہ انکو جتلا دیگا جو کچھ بھی وہ

ملحقات الترجمۃ

لہ قولہ فی قد جاءکم کہدیجیے اشارۃ الی تقدیر قل بقرینۃ ما انا علیکم وصرح فی الروح ۱۲ ؎ قولہ قبل ولیقولوا سب کو الخ اشارۃ الی تقدیر المعطوف علیہ ای لتبلغ الی الجمیع المنقسمین الی القسمین القائلین درست وقوم یعلمون ولما کان فی کون لیقولوا القول تعلیلا منیۃ باوضح بیان بقولہ مطلب الخ ۱۲ ؎ قولہ فی اعرض خیال فالاعراض ہہنا عدم الالتفات لا الکف فلا نسخ ۱۲ ؎ قولہ بعد عدوا غصہ فلا یرد ان القوم کانوا معترفین بالہ فکیف یمکن ہذا ۱۲ ؎ قولہ فی زینا اصل الی ضرور اشارۃ الی دفع ما یرد من انہ کیف نزل العذاب باقوام سابقۃ علینا وجالدت فحاصل الجواب عدم الضرورۃ للتبلیغ فی ضرورۃ العدم فکم من عارض یقتضی خلاف الاصل بسببہ ۱۲

النحو عود ضمیر نبینہ الی العبارۃ تاویل القرآن ۱۲ فی الروح فیسبوا منصوب علی جواب النہی وقیل مجزوم علی العطف کقولہم لاتمددہا فتشققہا ۱۲ اختلاف القراءۃ فی قراءۃ دارست علی وزن فاعلت ای دارست اہل الکتاب

وفی قراءۃ درست بتانیث الغائب ای قدمت ہذہ الآیات وعفت کقولہم اساطیر الاولین ۱۲ الروایات فی اللباب قال عبدالرزاق انبانا معمر عن قتادۃ قال کان المسلمون یسبون اصنام الکفار فیسب الکفار اللہ فانزل اللہ ولا تسبوا الخ

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا

اور ان لوگون نے قسمون مین بڑا زور لگاکر اللہ کی قسم کہائی کہ اگر انکے پاس کوئی نشانی آجاوے تو وہ ضرور ہی اسپر ایمان لے آوین گے آپ کہدیجیے کہ نشان سب خدا تعالی کے قبضہ مین ہین اور تمکو اسکی کیا خبر

جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

کہ وہ نشان جسوقت آجاوینگے یہ لوگ جب بھی ایمان نہ لاوینگے اور ہم بھی انکے دلونکو اور انکی نگاہون کو پھیر دینگے جیسا یہ لوگ اسپر پہلی دفعہ ایمان نہین لائے اور ہم انکو انکی سرکشی مین حیران رہنے دینگے

يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

اور اگر ہم انکے پاس فرشتون کو بھیجدیتے اور ان سے مردے باتین کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو انکے پاس انکی آنکھون کے روبرو لاکر جمع کردیتے تب بھی

لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

ہان اگر خدا ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن انہین زیادہ لوگ جہالت کی باتین کرتے ہین

(دنیا مین) کیا کرتے تھے (اور مجرمین کو سزا دیدیگا) **ف** بتونکو برا کہنا فی نفسہ امر مباح ہی مگر جب وہ ذریعہ بنجاوے ایک امر حرام یعنی گستاخی بجناب باریتعالی کا وہ بھی منہی عنہ اور قبیح ہوجاویگا۔ اس سے ایک قاعدہ شرعیہ ثابت ہوا کہ مباح جب حرام کا سبب بنجاوے وہ حرام ہوجاتا ہی اور ہرچند کہ اوپر اور دوسری آیات مین جو مضامین اثبات توحید و رسالت و ابطال شرک و کفر کے مذکور ہین بعض اوقات انپر بھی کفار گستاخی بجناب باری جل شانہ و تکذیب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کہا کرتے تھے چنانچہ مقامات متعددہ مین وہ منقول ہین لیکن ان مضامین کا بیان کرنا ممنوع نہین ہوا وجہ فرق یہ کہ ان مضامین کا ظاہر کرنا واجب اور مطلوب عند الشرع تھا ایسے امر پر اگر کچھ مفاسد مرتب ہوجاوین تو اس امر کو ترک نکیا جاویگا یہ دوسرا قاعدہ ثابت ہوا اور دشنام سب امر واجب و مطلوب عند الشرع نہ تھا ایسے امر پر جب مفاسد مرتب ہونگے اسکو ترک کرنا واجب ہوگا یہی فرق ہی دونون امر مین۔ یہ دونون فقہی قاعدے علم عظیم ہین بیشمار فروع کا حکم اور فیصلہ اس سے معلوم ہوتا ہی روح المعانی مین ابو المنصور سے یہی فرق ایک سوال کے جواب مین جو انسے پوچھا گیا تھا نقل کیا ہی اور ابن سیرین سے بھی اسکی تائید نقل کی ہی۔ اور قرآن مجید کی بعض آیات مین جو معبودان باطلہ کی تحقیر مذکور ہی وہ بقصد سب و شتم نہین بلکہ مناظرہ مین بطور تحقیق مطلوب و استدلال و الزام خصم کے ہی جو مناظرات مین مستعمل ہی اور قرائن سے مخاطب کو فرق معلوم ہوجاتا ہی کہ تحقیق مقصود ہی یا تحقیر اول جائز ہی دوسرا ناجائز ربط اوپر آیات منزلہ سے مشرکین کا منتفع نہونا مذکور تھا چنانچہ لنصرف الآیات مین ان آیات کا اور اسکے بعد انکا اپنی شرک پر قائم رہنے کا بیان ہی آگے مشرکین کا براہ عناد فرمایشی آیات کی درخواست کرنے کا مع جواب ذکر ہی جسکا قصہ ابن جریر نے محمد قرظی سے اسطرح نقل کیا ہی کہ قریش سے آپ نے دعوت اسلام کے متعلق گفتگو کی وہ بولے آپ انبیاء سابقین کے ایسے ایسے معجزات کا بیان کرتے ہین ایسا ہی کوئی معجزہ آپ بھی ظاہر کیجیے آپ نے تعیین معجزہ کی پوچھی انہون نے کہا کہ کوہ صفا کو سونا کردیجیے آپ نے پوچھا تم میرا اتباع کروگے وہ قسمین کھانے لگے کہ ہان کرین گے آپ دعا کرنے کے واسطے کھڑے ہوگئے حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لائے کہ آپ چاہین تو پہاڑ سونا ہوجاوین لیکن اگر یہ ایمان نہ لائے تو مین انپر عذاب نازل کرونگا اب چاہی اسکو اختیار کیجیے اور چاہی یون ہی رہنے دیجیے جسکی قسمت مین ایمان ہی وہ (بقیہ معجزات کو کافی سمجھکر) ایمان لے آویگا آپنے فرمایا تو پھر یون ہی رہنے دیا جاوے اسپر یہ آیت یجہلون تک نازل ہوئی کذا فی الروح

جواب اقتراح آیات وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

اللغات قبلا مصدر مقابلة ومعاينة الجهد بالفتح والضم المشقة والطاقة في موضع الحال اي جاهدين في ايمانهم بان اتوا بالحلف على ابلغ ما في وسعهم ۱۲ **النحو** ما يشعركم قال البيضاوي ما يشعركم وما يدريكم استفهام انكاري اي لا تدرون انهم لا يؤمنون قال العصام خطاب المؤمنين يتمنعهم عن تمني مجيئ الآية المقترحة طمعا في ايمانهم قال لهم وما يشعركم انها اذا جاءت يؤمنون فذكر له توجيهين احدهما ان الاستفهام للانكار اي لا يشعركم شيء انها اذا جاءت لا يؤمنون فلذلك تتمنون ونحن نعلم ذلك فلا نجيء بها والثاني ان مفعول الاشعار محذوف اي ما يشعركم ايمانهم

منهم وان من لغات لعل اي لعلهم اذا جاءتهم لا يؤمنون وح لعل للاشفاق يعني ينبغي ان تجوزوا عدم ايمانهم بل يكون الغالب عندكم ذلك فلا تتمنوا اه من الروح والحاصل ان الاستفهام للانكار وليس لهم ولا هذا الثاني حمله على العامل والاشكال الظاهر يؤمنون اي لم تظنون انهم اذا جاءت يؤمنون وفيه تنبيه العذر للمؤمنين في غبطتهم في ذلك الهم بتنبيه قوله اذا جاءت راجع الى الآيات او الآية وذلك جهة البلاغة قوله اذا جاءت استعمال اذا مع ان الصيغ للمستقبل لزيادة التشنيع عليهم كذا في الروح ۱۲ **اختلاف القراءة** في

اور ان (منکر) لوگون نے قسمون مین بڑا زور لگا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے (یعنی ہماری) پاس (انکی یعنی ہماری فرمایشی نشانون مین سے) کوئی نشان (ظہور مین) آجاوے تو وہ (یعنی ہم) (ضرور ہی اس (نشان) پر ایمان لے آوین گے (یعنی نشان ظاہر کرنے والے کی نبوت کو مان لین گے) آپ (جواب مین) کہدیجیے کہ نشان سب خدا تعالی کے قبضہ مین ہین (وہ) انمین جسطرح چاہے تصرف فرماوے دوسرے کو دخل دینا اور فرمایش کرنا بیجا ہے کیونکہ کسیکو اللہ کے سوا معلوم نہین کہ کسکا ظاہر ہونا حکمت ہے اور کسکا ظاہر نہ ہونا حکمت ہے البتہ بعثت رسل کے وقت مطلقاً کسی نشان کو ظاہر کردینا اسمین حکمت یقینی ہے سو اللہ تعالی بہت سے نشان صدق دعوی رسالت محمدیہ پر ظاہر فرما چکے ہین جو کہ دلالت کے لیے کافی ہین بس یہ انکی فرمایش کا جواب ہوگیا) اور (چونکہ مسلمانون کے دل مین خیال تھا کہ خوب ہو اگر یہ نشان ظاہر ہو جاوین شاید ایمان لے آوین انکو خطاب فرماتے ہین کہ) تمکو اسکی کیا خبر (بلکہ ہمکو خبر ہے) کہ وہ (فرمایشی) نشان جسوقت (ظہور مین) آجاوینگے یہ لوگ (غایت عناد سے) جب بھی ایمان نہ لاوین گے اور (ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے) ہم بھی انکے دلونکو (حق طلبی کے قصد سے) اور انکی نگاہونکو (حق بینی کی نظر سے) پھیر دین گے (اور انکا یہ ایمان نہ لانا ایسا ہی) جیسا یہ لوگ اس (قرآن) پر (کہ معجزۂ عظیمہ ہے) پہلی دفعہ (جبکہ وہ آیا) ایمان نہین لائے (تو اب ایمان نہ لانیکو عجیب نہ سمجھو) اور (تقلیب ابصار کا مطلب ظاہری تقلیب نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ) ہم انکو ان کی سرکشی (وکفر) مین حیران (سرگردان) رہنے دین گے (ایمان کی توفیق نہ ہوگی کہ یہ معنوی تقلیب ہے اور) (انکی عناد کی تو یہ کیفیت ہے کہ) اگر ہم (ایک فرمایشی نشان کیا کبھی کبھی اور بڑے بڑے فرمایشی نشان بھی ظاہر کردین مثلاً یہ کہ) انکے پاس فرشتونکو بھیجدیتے (جیسا وہ کہتے ہین لولا انزل علینا الملائکۃ) اور ان سے مردے (زندہ ہوکر) باتین کرنے لگتے (جیسا وہ کہتے ہین فاتوا بآبائنا) اور (یہ تو صرف اتنا ہی کہتے ہین تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا) ہم (اسی پر اکتفا نہ کرتے بلکہ) تمام موجودات (غیبیہ) کو (جسمین جنت و دوزخ سب ہی کچھ آگیا) انکے پاس انکی آنکھون کے روبرو لا کر جمع کر دیتے (کہ سب کو کھلم کھلا دیکھ لیتے) تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے ہان مگر خدا ہی چاہے (اور انکی تقدیر بدل دے تو اور بات ہے دلیس جب انکے عناد و شرارت کی یہ کیفیت ہے اور خود بھی وہ اسکو جانتے ہین کہ ہماری نیت اسوقت بھی ایمان لانے کی نہین تو اسکا مقتضا یہ تھا کہ نشانون کی فرمایش نہ کرتے کہ محض بیکار ہے) لیکن انمین زیادہ لوگ جہالت کی باتین کرتے ہین (کہ ایمان لانیکا تو قصد نہین پھر خواہ مخواہ کی فرمایشین کہ جہالت ہونا اسکا ظاہر ہے) ف لیوستن یہان مین کفار کے قول کی نقل ہے اور انما الآیات عند اللہ مین انکا جواب ہے اور ومایشعرکم سے آخر تک مسلمانونکو فہمایش اور خطاب ہے۔ جواب کا حاصل تقریر ترجمہ سے ظاہر ہے توضیح اسکی یہ ہے کہ رسول مدعی نبوت ہے اور آیات خارقہ اس دعوے کی دلیل ہے اور مدعی کے ذمہ حسب قضیہ عقلیہ مطلق دلیل کا قائم کرنا ضروری ہے تعیین کسی خاص دلیل کی ضروری نہین اسلیے ان منکرین کو آیات جدیدہ کے طلب کا کوئی حق حاصل نہ تھا ہان دلائل قائم کردہ پر جرح و قدح کرین تو اسکا جواب اصالۃً یا نیابۃً مدعی کے ذمہ ہے جسکے لیے ہر مدعی حقانیت اسلام اب بھی آمادہ ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ عدالت مین کسی نے ہزار روپیہ کا دعوی کسی شخص پر کیا اور معتبر گواہ دو یا چار پیش کیے مدعی علیہ کو یہ تو اجازت ہوگی کہ ان گواہونکا مجروح ہونا ثابت کرے اور مدعی سے اسکا جواب طلب کیا جاویگا لیکن یہ اختیار نہین دیا جاویگا کہ باوجود ان گواہونمین کسی خرابی کے ثابت نہ کرسکنے کے یون کہے کہ مین تو فلان فلان اشخاص کی گواہی کو حجت سمجھونگا ان موجودہ گواہونکو مین نہین مانتا حاکم عدالت ہرگز اس بیہودہ عذر کو سماعت نہ کرے گا اور مدعی کو ڈگری دیدیگا اور مدعا علیہ یک بیک لگایا کرے اسکا گھر بار سب قرضہ مین نیلام کرلیا جاویگا اس تقریر سے اتنا تو ثابت ہوگیا کہ معجزات جدیدہ کی ضرورت نہ تھی۔ اب یہ کہ اگر ہو جاتا تو کیا ضرر تھا سو اس ضرر کا بیان دوسری آیات مین ہے چنانچہ اسی سورہ کے شروع آیت وقالوا لولا انزل علیہ ملک کی تفسیر مین گذر چکا ہے اور اسی ضرر کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حق تعالے کے پوچھنے پر اسی عدم نزول آیات مقترحہ کی شق کو اختیار فرمایا جیسا کہ تمہید مین مذکور ہوا۔ اور نقلب الخ پر شبہ نہ کیا جاوے کہ اللہ تعالی ہی نے انکو خراب کردیا پھر مواخذہ والزام کیا اسکا جواب چند موقع پر گذر چکا چنانچہ اجمالاً یہان بھی قبل ترجمہ و تقلیب کے اشارہ کردیا گیا ہے اس عبارت سے انکو ایمان نہ لانیکی وجہ سے پس اس تقلیب کا سبب انکا اعراض ہے یہ نہین کہ انکے قلوب و افئدہ حق کی طرف پہلے سے متوجہ ہون اور پھر تقلیب واقع ہو جاتا وکلا بلکہ توجہ کے ساتھ تو یہ وعدہ ہے والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا الآیۃ خوب سمجھ لو وللہ الحمد اور لفظ اکثر اسلیے بڑھایا کہ علم الٰہی مین بعضے لوگ ایمان لانے والے تھے **ربط** اوپر کی آیات مین کفار کے عناد و عداوت کا ذکر تھا جو کہ مبنی ہے اقوال و افعال مذکورہ کا آگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی کیجاتی ہے کہ ایسی عداوت اور انبیاء سے بھی ہوتی رہی ہے اور اسپر ایسے ہی آثار مرتب ہوا کیے ہین۔

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی ومایشعرکم مسلمانونکے دلون مین کما فی الدر المنثور اخرج ابوالشیخ عن ابن عباس ومایشعرکم یا معشر المسلمین ۱۲

۲ قولہ فی نقلب اور انکے۔ اشارۃ الی کون نقلب معطوفا علی لایؤمنون ومسببا عنہ ۱۲

۳ قولہ فی کما لم یؤمنوا اور انکا الخ اشارۃ الی ان الکاف فی موضع النعت لمصدر منصوب بلا یؤمنون الی لا یؤمنون بل یکفرون کفرا کائنا ککفرہم والتوسیط التقلیب لانہ من متممات عدم ایمانہم ۱۲

۴ قولہ فی نذرہم مراد ہوسکتی ہے تقلیب و معطوف علی باعتبار تقلیب علیہ ۱۲

۵ قولہ فی الا ان ہان مگر اشارۃ الی ان الاستثناء منقطع ای لکن ان شاء اللہ آمنوا ویجوز ان یکون متصلاً ۱۲

۶ قولہ فی یجہلون کہ ایمان لانے کا الخ لم ارہ فی التفسیر بغیری وفائدۃ الاکثر مرت الکثر من مرۃ من سبق العلم الازلی باستثناء البعض ۱۲

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ

اور اسیطرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کیے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن جنمین سے بعضے دوسرے بعضون کو چکنی چپڑی باتونکا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ انکو دھوکہ مین ڈالدین اور اگر اللہ تعالیٰ

رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَ

چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے سوان لوگون کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہین اسکو آپ رہنے دیجیے اور تاکہ اُسکی طرف اُن لوگون کے قلوب مائل ہوجاوین جو آخرت پر یقین نہین رکھتے اور تاکہ اُسکو پسند کرلین اور

لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

تاکہ مرتکب ہوجاوین ان امور کے جنکے وہ مرتکب ہوتے تھے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنیوالے کو تلاش کرون حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اُسنے ایک کتاب کامل تمہارے پاس بھیجدی ہے اُسکی حالت یہ ہے کہ اُسکے مضامین

الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

خوب صاف صاف بیان کیے گیے ہین اور جن لوگونکو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسبات کو یقین کے ساتھ جانتے ہین کہ یہ آپکے رب کی طرف سے واقعیت کے ساتھ بھیجا گیا ہے سو آپ شبہ کرنیوالون مین نہون

تسلیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم درباب عداوت کفار و آثار او وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اور (یہ لوگ جو آپ سے عداوت کرتے ہین یہ کوئی انوکھی بات آپ ہی کے لیے نہین ہوئی بلکہ جسطرح یہ آپ سے عداوت رکھتے ہین) اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کیے تھے کچھ آدمی (جن سے اصل معاملہ تھا) اور کچھ جن (ابلیس اور اُسکی اولاد) جنمین سے بعضے (یعنی ابلیس اور اُسکا لشکر) دوسرے بعضونکو (یعنی کافر آدمیون کو) چکنی چپڑی باتونکا وسوسہ ڈالتے رہتے ہین تاکہ اونکو دھوکہ مین ڈالدین (مراد ان سے کفر و مخالفت کی باتین ہین کہ ظاہر مین نفس کو بھلی معلوم ہوتی تھین اور باطن مین مہلک تھین اور یہی دھوکہ ہے جب یہ کوئی نئی بات نہین تو اسکا غم نہ کیجیے کہ آپ کے ساتھ یہ لوگ ایسے معاملات کیون کرتے ہین اصل یہ ہے کہ اسمین بعضی حکمتین ہین اسوجہ سے انکو ایسے امور پر قدرت بھی ہوگئی ہے) اور اگر اللہ تعالیٰ (یہ) چاہتا (کہ یہ لوگ ایسے امور پر قادر نہ ہون) تو پھر یہ ایسے کام نہ کر سکتے (مگر بعض حکمتون سے ان کو قدرت دیدی ہے) سو (جب اسمین حکمتین ہین تو) ان لوگونکو اور جو کچھ یہ (دین کے بارہ مین) افترا پردازی کر رہے ہین (جیسے انکار نبوت جسپر عداوت مرتب ہے) اسکو آپ رہنے دیجیے (اسکی فکر و غم مین نہ پڑیے ہم خود معین وقت پر مناسب سزا دینگے کہ ان حکمتون مین سے ایک یہ بھی ہے) اور (وہ شیاطین اُن کافر آدمیون کو اسلیے وسوسہ مین ڈالتے تھے) تاکہ اُس (فریب آمیز بات) کی طرف اُن لوگون کے قلوب مائل ہوجاوین جو آخرت پر (جیسا چاہیے) یقین نہین رکھتے (مراد کافر لوگ ہین اگرچہ اہل کتاب ہون کیونکہ جیسا چاہیے انکو بھی یقین نہین ورنہ انکار نبوت پر جسپر قیامت مین سزا ہوگی کبھی جرأت نہ کرتے) اور تاکہ (میلان نفسانی کے بعد) اُسکو (اعتقاد قلبی سے بھی) پسند کرلین اور تاکہ (اعتقاد کے بعد) مرتکب (بھی) ہوجاوین اُن امور کے جنکے وہ مرتکب ہوتے تھے **ف** یہان شیطان سے مجازاً عام مراد لیا گیا بقرینہ تقسیم کے اور اس سے یہ لازم نہین کہ ہر جگہ حقیقی معنے چھوڑ دیے جاوین بلکہ اس معنی مجازی کی تقسیم مین خود حقیقت کا اثبات ہے کہ ایک قسم شیطان کی جن کو بتلایا ہے پس اس مجاز سے انکار وجود جن کی گنجایش حاصل نہ ہوئی۔ اور یہان وسوسہ پر چونکہ موسوس الیہ مین میلان اور پھر عزم پھر فعل مرتب ہوا ہے اسلیے اس انفعال بالوسوسہ پر مذمت کی گئی بلکہ صرف مرتبہ عزم بھی ذم کے لیے کافی ہے ورنہ نرا وسوسہ مضر نہین گو موسوس کے حق مین بوجہ عزم غرور و ضلال وہ بھی گناہ ہے۔ اور چونکہ منہیات سے بچنے مین خوف عذاب آخرت کو زیادہ دخل ہے اسلیے اسکی تخصیص کی گئی کیونکہ اگر کوئی خدا کا قائل ہو مگر آخرت کا منکر ہو تو گناہ سے بچنا مستبعد ہے **ربط** اوپر ثابت کیا گیا ہے کہ نبوت پر جدید دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہین آگے اس دلیل کو بتلاتے ہین جو اس بارہ مین کافی وافی ہے یعنی قرآن معجز اور اسکے ماننے نہ ماننے والون کی حالت کا بیان فرماتے ہین **دلالت قرآن بر نبوت و بیان حال مصدقین و مکذبین** اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ

ملحقات الترجمة ١٥ قوله جعلنا لکل نبی فالجعل تکوینی فالمجعول مراد لا مرضی ١٢ ٢٥ قوله من الانس کچھ آدمی اشارۃ الی ان الاضافۃ بیانیۃ ٣٥ قوله فی ما فعلوہ یہ لوگ اشارۃ الی ان الضمیر للشیاطین باعتبار الانس نظرا الی الاہتمام ذلک مما تقدم ١٢ ٤٥ قوله فی اول لفظ مجازا ای مجاز فی الاصطلاح الشرعی اما باعتبار اللغة فحقیقة ١٢

اللغات الوحی اصلہ الاشارۃ السریعۃ وذلک یکون بالکلام علی سبیل الرمز وقد یکون بصوت مجرد عن الترکیب وباشارۃ بعض الجوارح وبالکتابۃ وبالالقاء والوسوسۃ ایضا الزخرف اصلہ الزینۃ المزوقۃ وقد یخص بالباطل الصغو والصغی واویا ویائیا المیلان ١٢

النحو شیطن بدل من عدوا یوحی صفۃ لعدو وصح رجوع ضمیر الجمع نظرا الی الجنس غرورا مفعول لہ وکذا لتصغی وما بعدہ وجملۃ لو شاء معترضۃ ولم ینصب لتصغی کغرورا لفقد شرط النصب اذ الغرور فعل الموحی فان المعنی لیغروہم والصغو فعل الموحی الیہ ١٢

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ

اور آپ کے رب کا کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہے اسکے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ خوب سن رہے ہیں خوب جان رہے ہیں اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ انکا کہنا ماننے لگیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

تو وہ آپکو اللہ کی راہ سے بے راہ کردیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں بالیقین آپکا رب انکو خوب جانتا ہے جو اسکی راہ سے بے راہ ہوجاتا ہے اور وہ انکو بھی خوب جانتا ہے جو اسکی راہ پر چلتے ہیں

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (آپ کہدیجئے کہ میرے تمہارے درمیان میں جو مقدمہ رسالت میں اختلاف ہے کہ میں بحکم سرکاری اسکا مدعی ہوں اور تم منکر اور یہ مقدمہ اجلاس احکم الحاکمین سے میرے حق میں اسطرح طے اور فیصل ہوچکا ہے کہ میرے اس دعوے پر کافی ثبوت اور دلیل یعنی قرآن معجز خود قائم فرمادیا ہے اور تم پھر بھی نہیں مانتے) تو کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ اس عدالتی فیصلہ کو کافی نہ قرار دوں اور) اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا (کامل فیصلہ کرچکا) ہے کہ اُس نے ایک کتاب (جو اپنی اعجاز میں) کامل (ہے) تمہارے پاس بھیجدی ہے (جو اپنی اعجاز کی وجہ سے دلالۃ علی النبوۃ میں کافی ہے پس اسکے دو کمال تو یہ ہوئے اعجاز و تنزیل من اللہ اور اسکے علاوہ اور وجوہ سے بھی کامل اور اُس سے جو اور مقاصد ہدایت و تعلیم کے متعلق ہیں انکے لیے کافی ہے چنانچہ) اُسکی (ایک یعنی تیسری حالت کمال کی یہ ہے کہ اسکے مضامین (جو دین کے باب میں اہم ہیں) خوب صاف صاف بیان کیے گئے ہیں اور (چوتھا وصف کمال اسکا یہ ہے کہ کتب سابقہ میں اسکی خبر دی گئی تھی جو علامت ہے اسکے مہتم بالشان ہونیکی چنانچہ) جن لوگوں کو ہم نے کتاب (یعنی توراۃ و انجیل) دی ہے وہ اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) آپکے رب کی طرف سے واقعیت کے ساتھ بھیجا گیا ہے (اسکو جانتے تو سب ہیں پھر جنہیں صفت گوئی کی صفت تھی انہوں نے ظاہر بھی کردیا اور جو معاند تھے وہ ظاہر نہ کرتے تھے) سو آپ شبہ کرنے والوں میں نہ ہوں اور (پانچواں وصف کمال اسکا یہ ہے کہ آپ کے رب کا (یہ) کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے (بھی) کامل ہے (یعنی علوم و عقائد میں واقعیت اور اعمال ظاہری و باطنی میں اعتدال لیے ہوئے ہے اور چھٹا وصف کمال اسکا یہ ہے کہ) اسکے (اس) کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں (یعنی کسی کی تحریف و تغییر سے اسکا اللہ حافظ ہے وانا لہ لحافظون) اور (ایسی کامل دلیل پر بھی جو لوگ تکذیب قلبی و زبانی سے پیش آویں) وہ (یعنی اللہ تعالیٰ انکے اقوال کو) خوب سن رہے ہیں (اور انکے عقائد کو) خوب جان رہے ہیں (اپنے وقت پر انکو کافی سزا دینگے) اور (باوجود وضوح دلائل کے) دنیا میں زیادہ لوگ ایسے (منکر اور گمراہ ہی) ہیں کہ اگر (بالفرض) آپ انکا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپکو اللہ کی راہ (راست) سے بے راہ کردیں (کیونکہ وہ خود گمراہ ہیں چنانچہ عقائد میں) وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور (اقوال میں) بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں (اور انکے مقابلہ میں بعضے بندگان خدا راہ پر بھی ہیں اور) بالیقین آپ کا رب انکو (بھی) خوب جانتا ہے جو اسکی (بتلائی ہوئی) راہ (راست) پر سے بے راہ ہوجاتا ہے اور وہ (ہی) انکو بھی خوب جانتا ہے جو اسکی (بتلائی ہوئی) راہ پر چلتے ہیں (پس جیسی گمراہوں کو سزا دیگا راہ والوں کو انعام اکرام ہوگا)

ف لا تکونن اور ان تطع میں جو اسناد فعل کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیگئی ہے اس سے سُنانا اوروں کو منظور ہے آپکی طرف اسناد کرنے سے مبالغہ ہوگیا کہ جب آپکو باوجود عدم احتمال امترا و اطاعت ایسا کہا گیا تو دوسروں کی کیا ہستی ہے جیسا کہ ابتغی میں بھی ظاہرا اسناد آپکی طرف ہے اور مقصود تبتغون ہے جسکا مبنی مناظرہ میں ملاطفت ہے جو کہ انفع فی الدعوت ہوتا ہے اور قرآن مجید کے یہاں چھ کمال کا بیان ہے وجہ ضبط یہ ہے کہ کمال کی دو قسم ہیں ذاتی و اضافی پھر ذاتی یا باعتبار کمال بلاغت کے ہے جسکی طرف الکتاب میں اشارہ ہے یا باعتبار احکام و مضامین کے ہے پھر اسمیں دو درجے ہیں ذات و کمیت احکام کی جسپر مفصلا دال ہے اور کیفیت و صفت احکام کی جو کہ صدقا و عدلا کا مدلول ہے۔ اور اضافی یا باعتبار منزل بصیغہ اسم فاعل کے ہے جسکا ہو الذی انزل میں ذکر ہے اور یا باعتبار منزل بصیغہ اسم مفعول کے ہے پھر اسمیں دو اعتبار ہیں ایک تائید کا کہ دوسری کتب منزلہ اسکی مؤید ہوں جو کہ یعلمون سے مفہوم ہے۔ دوسرا تفضیل کا کہ دوسری کتب منزلہ پر فضیلت ہو جو کہ لا مبدل میں مذکور ہے واللہ اعلم ربط اوپر وان تطع آخر میں اہل اضلال کے اتباع سے مطلقا منع فرمایا تھا آگے باقتضائے ایکو قصد ایک خاص امر میں اتباع کرنے سے منع فرماتے ہیں وہ خاص امر ذبح غیر مذبوح کی حلت حرمت ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ کفار نے مسلمانوں کو شبہ ڈالنا چاہا کہ اللہ کے مارے ہوئے جانور کو تو کھاتے نہیں اور اپنے مارے ہوئے یعنی ذبیحہ کو کھاتے ہو اخرجہ ابو داؤد و الحاکم

ملحقات الترجمہ

لے قولہ قبل الترجمہ کہدیجئے کذا فی الروح ۱۲ سے قولہ افغیر کا فی نہ قرار اشارۃ الی تقدیر المعطوف علیہ ای الا اکتفی بکون اللہ حکما فابتغی غیرہ مع تجویز ان یقال ان الہمزۃ داخلۃ فی المعنی علی ابتغی والفاء للتنبیہ علی ما سبق من الاقتراح ای تقترحون غیر اللہ تبتغون علی ان الکلام من قبیل مالی لا اعبد علی ما بین فی ف ۱۲ سے قولہ الکتب کامل کما قالوا فی مفتتح البقرۃ ذلک الکتاب سے قولہ کلمۃ کلام حملا علی الجنس بقرینۃ کلماتہ بعدہ کما یقال کما فی الخازن قال الشاعر فی کلمۃ ای قصیدۃ ۱۲ ہے قولہ الظن بے اصل فالظن ہنا یقابل مطلق العلم ای الجہل کذا فی الروح ۱۲ لے قولہ یخرصون بالکل ای یکذبون قیاسیا محضا و خرصا لکون قیاسیا مستندا الی دلیل شرعی فی مالقید بفیہ الظن ۱۲

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

سو جس جانور پر اللہ کا نام لیا جاوے اس میں سے کھاؤ اگر تم اسکے احکام پر ایمان رکھتے ہو اور تمکو کون امر اسکا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے

مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝

ان سب جانوروں کی تفصیل بتلادی ہے جنکو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تمکو سخت ضرورت پڑجاوے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے غلط خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں بیشک کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

کو خوب جانتا ہے اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑو بلا شبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں انکو انکے کیے کی عنقریب سزا ملیگی اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝

اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ امر بیحکمی ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم کر رہے ہیں تاکہ یہ تم سے جدال کریں اور اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ

عن ابن عباس بعض مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شبہ نقل کیا اسپر یہ آیتیں لمشرکون تک نازل ہوئیں رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابن عباس کذا فی اللباب حاصل جواب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اللہ کے احکام کا التزام کیے ہوئے ہو اور اللہ تعالیٰ نے حلال وحرام کی تفصیل تبلادی ہے پس اسپر چلتے رہو حلال پر حرام ہونیکا اور حرام پر حلال ہونیکا شبہ مت کرو اور مشرکین کے وساوس کی طرف التفات نہ کرو انکو محض مجادلہ کرنا مقصود ہے فقط۔ اور تحقیق اس جواب کی یہ ہے کہ اصول کے اثبات کے لیے تو دلائل عقلیہ درکار ہیں اور بعد ثابت ہو جانے اصول کے اعمال اور فروع میں صرف دلائل نقلیہ کافی ہیں عقلیات کی ضرورت نہیں بلکہ بعض اوقات مضر ہے کہ ابواب شبہات مفتوح ہوتے ہیں کیونکہ فروع میں دلیل قطعی کی کوئی سبیل نہیں البتہ اگر کوئی طالب حق ہو اور بوجہ استشفائے قلب ہو اسکے روبرو اقناعیات وخطابیات کا تبرعاً پیش کر دینا مضائقہ نہیں لیکن جب یہ بھی نہ ہو بلکہ مجادلہ ہی ہو تو اپنے کام میں لگنا چاہیے اور معترض کی طرف التفات نہ کرنا چاہیے ہاں اگر معترض کسی فرع کا عقلی قطعی دلیل کے مخالف ہونا ثابت کرنا چاہے تو اسکا جواب بذمہ مدعی حق ہوگا مگر مشرکین کے شبہہ میں اسکا احتمال ہی نہیں اسلیے اس جواب میں صرف مسلمانوں کو بقاعدۂ مذکورہ بالا خطاب ہے کہ ایسے خرافات سے نظر مت کرو حق کے معتقد اور عامل رہو اس بنا پر اس مقام میں مشرکین کے شبہہ کا جواب صراحۃً مذکور نہ ہونا محل شبہ نہیں ہو سکتا مگر اسپر بھی اسکی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے جہاں کلوا میں ذکر اسم اللہ اور لا تاکلوا میں لم یذکر اسم اللہ مذکور ہے اور یہ عادت سے اور دوسرے دلائل سے معلوم ہے کہ ذکر اسم اللہ ذبح کے وقت ہوگا اور لم یذکر اسم اللہ کی تحقیق کی دو صورتیں ہونگی عدم ذبح اور عدم ذکر عند الذبح پس حاصل جواب شبہہ کا یہ ہوا کہ حلت کا مدار مجموعہ دو امر کا ہے ایک ذبح کہ بوجہ اخراج دم نجس کے مزیل نجاست ہے جو کہ مانع حلت تھی۔ دوسرے اللہ کا نام لینا کہ مفید برکت ہے جو کہ حیوانات دمویہ میں شرط حلت ہے اور علت کے اتمام کے مانع کا عدم اور شرط کا وجود دونوں امر ضروری ہیں پس مجموعہ سے حلت ہوگی اور ایک جزو کے ارتفاع سے علت تامہ مرتفع ہوگی اسلیے مفید معلول کو نہ ہوگی۔ آگے یہ فرع فقہی ہے کہ ذکر اسم اللہ اگر حکماً ہو تو بھی بمنزلہ حقیقت کے قرار دیا گیا جیسا کہ ائمہ میں متروک التسمیہ میں کلام ہے۔ اور جو حیوانات ماکولہ دموی نہیں ہیں یا جو شیا ماکولہ حیوان نہیں ہیں چونکہ وہ دم نجس سے خالی ہیں لہذا ممکن ہے کہ انمیں اس تطہیر کے لیے اس ادخال برکت کی ضرورت نہ ہو اور بدون اس شرط کے وہ حلال قرار دیے گئے انمیں کوئی محذور نہیں لازم آتا خوب سمجھ لو نہی مومنین از التفات بشبہات مشرکین در احکام حلال و حرام فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝ ۱۲۱

النحو ما لكم ان لا تاكلوا ما استفهامية مبتدأ ولكم خبره وان لا تاكلوا انزع منه الخافض اي اي شيء ثبت لكم في ان لا تاكلوا۔ قوله الا ما اضطررتم ما موصولة فلا يستقيم غير جعل الاستثناء منقطعا اي لكن الذي اضطررتم الى اكله ما هو حرام عليكم حلال لكم حال الضرورة كذا في الروح لان جعل الاستثناء متصلا يقتضي ان لم يفصل حكم ما اضطررتم اليه وهو فاسد البلاغة نقل في الروح عن البعض ففائدة الا ما اضطررتم فقد اغنى عنه قوله سبحانه وقد فصل لكم لان تفصيل ما حرم يتضمن قوله تعالى الا ما اضطررتم اليه فكان الفائدة فيه والله تعالى اعلم المبالغة في النهي عن الامتناع عن الاكل وان ما حرم يصير بالضرورة حلالا فما احل فانه لا يصير مما لا يوكل فكيف يجتنب عما يوكل فتامل۔ الفقه قال بعضهم ان الشافعي في حكمه بجواز متروك التسمية عامدا مخالف للنص القطعي معاذ الله حاشاه عن ذلك بل هو متبع لهذا النص فانه ليفسر ما لم يذكر اسم الله عليه بما ذكر اسم غير الله عليه بدليل قوله وانه لفسق وتفسير فسق

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ

ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہمنے اُسکو زندہ بنادیا اور ہم نے اُسکو ایک ایسا نور دیدیا کہ وہ اُسکو لیے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہی کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہی جسکی حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں ہی اُن سے نکلنے ہی

زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا

کا فروں کو اُنکے اعمال مستحسن معلوم ہوا کرتے ہیں اور اسیطرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا تاکہ وہ لوگ وہاں شرارتیں کیا کریں اور وہ لوگ اپنی ہی ساتھ شرارت

يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

کر رہی ہیں اور انکو خبر تک نہیں ہے اور جب انکو کوئی آیت پہونچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ ہمکو بھی ایسی ہی چیز نہ دیجاوے جو اللہ کے رسولوں کو دیجاتی ہی اس موقع کو تو خدا ہی خوب جانتا ہی جہاں

(اور جب اوپر کفار کے اتباع کا مذموم ہونا معلوم ہوگیا) سو جس (حلال) جانور پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام (بلا شرکت) لیا جاوے اُسمیں سے (بے تکلف) کھاؤ (اور اسکو مباح و حلال سمجھو) اگر تم اُسکے احکام پر ایمان رکھتے ہو (کیونکہ حلال کو حرام جاننا خلاف ایمان ہی) اور تمکو کون امر (از قبیل عقیدہ) اسکا باعث ہو سکتا ہی کہ تم ایسے جانوروں میں سے نہ کھاؤ جسپر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام (بلا شرکت) لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالی نے (دوسری آیت میں) اُن سب جانوروں کی تفصیل بتلادی ہی جنکو تمپر حرام کیا ہی مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑجاوے تو حلال ہی (اور اس تفصیل میں یہ مذبوح علی اسم اللہ داخل نہیں پھر اس کے کھانے میں اعتقادا کیوں انقباض ہو) اور (ان لوگوں کے شبہات کی طرف اصلا التفات نہ کرو کیونکہ) یہ یقینی بات ہی کہ بہت سے آدمی (کہ اُن ہی میں سے یہ بھی ہیں اپنے ساتھ دوسروں کو بھی) اپنی غلط خیالات (کی بنا) پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے (پھرتے) ہیں (لیکن آخر کہانتک خیر مناوینگے اسمیں کوئی شبہہ نہیں کہ اللہ تعالی حد (ایمان) سے نکلجانیوالوں کو (جنمیں یہ بھی ہیں) خوب جانتا ہی (بس یکبارگی سزا دیدیگا) اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑو (مثلا حلال کو حرام اعتقاد کرنا باطنی گناہ ہی جیسا کہ اسکا عکس بھی) بلاشبہہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں اُنکو اُنکے کیے کی عنقریب (قیامت میں) سزا ملیگی اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جنپر (بطریق مذکور) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو (جیسا کہ مشرکین ایسے جانوروں کو کھاتے ہیں) اور یہ امر (یعنی مالم یذکر اسم اللہ علیہ کا کھانا) بیحکمی ہی (غرض نہ ترک میں اُنکا اتباع کرو اور نہ فعل میں) اور (ان لوگوں کے شبہات اسلیے قابل التفات نہیں کہ) یقینا شیاطین (جن) اپنے (ان) دوستوں (اور پیروں) کو (یہ شبہات) تعلیم کر رہے ہیں تاکہ یہ تم سے (بیکار) جدال کریں (یعنی اول تو یہ شبہات نص کے خلاف دوسرے غرض محض جدال اسلیے قابل نہیں) اور اگر تم (خدانخواستہ) ان لوگوں کی اطاعت (عقاید یا اعمال میں) کرنے لگو تو یقینا تم مشرک ہوجاؤ (کہ خدا کی تعلیم پر دوسرے کی تعلیم کو ترجیح دو جہان برابر سمجھنا بھی شرک ہی یعنی انکی اطاعت ایسی بری چیز ہی اسلیے اُسکے مقدمات یعنی التفات سے بھی بچنا چاہیے) **ف** مالم یذکر اسم اللہ علیہ میں ذبح اختیاری اور ذبح اضطراری یعنی تیر و باز اور کتے کا شکار جبکہ اُسکے چھوڑنے کے وقت بسم اللہ نہ کہی جاوے اور ذکر حقیقتی و ذکر حکمی سب داخل ہی پس امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جسپر بسم اللہ سہوا ترک کر دیجاوے وہ حکما ماذکر اسم اللہ علیہ میں داخل ہی البتہ عمدا ترک کرنے سے امام صاحب کے نزدیک حرام ہوتا ہی **ربط** سرخی بالا سے اوپر آیات مقترحہ کا غیر ضروری ہونا ثابت کر کے آیات قرآنیہ کا اثبات حق پر دلالت کرنےمیں کافی ہونا اور اُسکے ساتھ حق کی تصدیق اور تکذیب کرنیوالوں کا حال مذکور ہوا تھا آگے اسی کی مزید توضیح ہی **بیان حال اہل حق و اہل باطل و کفایت قرآن در تعیین حق**

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۲ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

ملحقات الترجمہ

سلہ قولہ فی ابتداء الترجمۃ اور جب الخ اشارہ الی معنے الفاء ۱۲ سلہ قولہ فی فکلوا بے تکلف الی قولہ حلال اشار بہ الی ان المقصود فی الآیۃ لیس ایجاب الاکل بل ایجاب اعتقاد المباح مباحا ۱۲ سلہ قولہ وما لکم از قبیل عقیدہ اشار بہ الی ما اشارالیہ فی القول السابق فان الترک لعارض مباح ۱۲ سلہ قولہ فے تفصیل دوسری آیت المراد بہا عندی ما فی النحل فانہا مکیۃ نزلت قبل سورۃ الانعام کما فی الاتقان نعم یشکل علیہ قولہ تعالی فے النحل وعلی الذین ہادوا حرمنا ما قصصنا علیک من قبل المفسر بما فی الانعام وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر الخ فانہ یقتضی تقدم الانعام علی النحل فے النزول فکیف یجوز ہذا الدور والجواب عنہ انہ یمکن ان یکون تقدم النحل علی الانعام باعتبار الاکثر الاجزاء او اکثرہا ویکون قولہ تعالی وعلی الذین ہادوا حرمنا ما قصصنا الخ متاخرا من سورۃ الانعام لا سیما عن قولہ تعالی وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر فافہم وبعینہا قال الامام ان السحولۃ فی التفصیل سلہ قولہ قل لا اجد فیما اوحی وتحقیق ما قال بعض ان المراد الحوالۃ علی آیۃ المائدۃ فان المائدۃ مدنیۃ کما ہو المشہور ۱۲ سلہ قولہ فے باطنہ مثلا الخ وہذا من المواہب ۱۲

وقف لازم

النحو اومن کان عندی ان الواو للاستیناف فالیقتضی تقدیر المعطوف علیہ قدم علیہا ہمزۃ الاستفہام للتعجیل الیہ انکار المماثلۃ کما قالوا فی قولہ تعالی افکلما جاءکم رسول بما لاتہوی انفسکم استکبرتم الآیۃ قولہ مثلہ فے الظلمت الجار والمجرور خبر لمبتدأ مقدر ہو والجملۃ خبر لمثلہ المبتدا کما فی الکشاف کمن صفتہ ہذہ وہی قولہ فی الظلمت بمعنے ہو فی الظلمات الخ قولہ اکابر مجرمیہا عندی ان اکابر مفعول اول ومجرمیہا مفعول ثان والمراد اکابرہا مجرمیہا بالقرینۃ المقام حذفہ ایجازا ۱۲

البلاغۃ قولہ اومن کان میتا الخ ہہنا سؤالان الاول لم جعل المومن مشبہا والکافر مشبہا بہ ولم یعکس مع کونہ اظہر فی المقصود ای عدم کون الکافر مشارکا فی فضل المومن الثانی ان الظاہر فی الطرف الآخر ان یقال کمن کان میتا فلم نحییہ وہو فی الظلمات الخ والجواب عن الاول ان المقصود عدم کون المومن مشارکا فی وبال الکافر الذی سبق الکلام السابق لاجلہ ولیس المقصود ما ذکرہ السائل والجواب عن الثانی ان الاحیاء والجعل لما کانا کانہما شئ واحد لتفسیر احدہما الآخر کان ذکر الظلمت فی الطرف الآخر کانہ ذکر لعدم الاحیاء ایضا والایجاز من فنون البلاغۃ ہذا ما عندی ولعل عند غیری احسن منہ ۱۲

سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۝ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

عنقریب ان لوگون کو جنھون نے یہ جرم کیا ہی خدا کے پاس پہونچکر ذلت پہونچے گی اور سزاے سخت انکی شرارتون کے مقابلہ مین　　سو جس شخص کو اللہ تعالی رستہ پر ڈالنا چاہتے ہین اسکے سینہ کو اسلام کے لیے کشادہ کردیتے

وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

ہین اور جسکو بے راہ رکھنا چاہتے ہین اسکے سینہ کو تنگ بہت تنگ کردیتے ہین جیسے کوئی آسمان مین چڑھتا ہی　　اسیطرح اللہ تعالی ایمان نہ لانے والون پر پھٹکار ڈالتا ہی

وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور یہی تیرے رب کا سیدھا رستہ ہی　　ہم نے نصیحت حاصل کرنیوالون کے واسطے ان آیتونکو صاف صاف بیان کردیا　　ان لوگونکے واسطے انکے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہی اور اللہ ان سے محبت رکھتا ہی ان کے اعمال کی وجہ سے

سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۝ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۚ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِندَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ (یعنی گمراہ) تھا پھر ہم نے اسکو زندہ (یعنی مسلمان) بنادیا اور ہم نے اسکو ایک ایسا نور (یعنی ایمان) دیدیا کہ وہ اسکو لیے ہوئے آدمیون مین چلتا پھرتا ہی (یعنی ہر وقت وہ اسکے ساتھ رہتا ہی جس سے وہ سب مضرتون سے مثل گمراہی وغیرہ محفوظ و مامون بیفکر پھرتا ہی) تو کیا ایسا شخص (بدحالی مین) اس شخص کی طرح ہوسکتا ہی جسکی حالت یہ ہو کہ وہ (گمراہی کی) تاریکیون مین (گھرا ہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے ہی نہین پاتا (مراد وہ کہ مسلمان نہین ہوا اور اسکا تعجب نہ کیا جاوے کہ کفر پر باوجود اسکے ظلمت ہونے کے وہ کیون قائم رہا وجہ یہ کہ جسطرح مومنین کو انکا ایمان اچھا معلوم ہوتا ہی) اسیطرح کافرون کو انکے اعمال (کفر وغیرہ) مستحسن معلوم ہوا کرتے ہین (چنانچہ اسی وجہ سے یہ روسا مکہ جو آپ سے مہمل فرمایشین اور شبہات و مجادلات پیش کرتے رہتے ہین اپنے کفر کو مستحسن ہی سمجھ کر اسپر مصر ہین) اور (یہ کوئی نئی بات نہین جسطرح مکہ کے روسا ان جرائم کے مرتکب ہورہے ہین اور انکے اثر سے دوسرے لوگ شامل ہوجاتے ہین) اسیطرح ہم نے (پہلی امتون مین بھی) ہر بستی مین وہان کے رئیسون ہی کو (اول) جرائم کا مرتکب بنایا (پھر انکے اثر سے اور عوام بھی ان مین ملگئے) تاکہ وہ لوگ وہان (دنیا کو ضرر پہونچانے کے لیے) شرارتین کیا کرین (جن سے انکا مستحق سزا ہونا خوب ثابت ہوجاوے) اور وہ لوگ (گو اپنے زعم مین دوسرونکو ضرر پہونچاتے ہین لیکن واقع مین) اپنے ہی ساتھ شرارت کررہے ہین (کیونکہ اسکا وبال تو ان ہی کو بھگتنا پڑیگا) اور (بغایت جہل سے) انکو (اسکی) ذرا خبر نہین اور (ان کفار مکہ کا جرم یہان تک بڑھ گیا ہی کہ) جب انکو کوئی آیت پہونچتی ہی تو (باوجود اسکے کہ وہ اپنے اعجاز کی وجہ سے دلالت علی النبوۃ مین کافی ہوتی ہی مگر یہ لوگ پھر بھی) یون کہتے ہین کہ ہم (ان نبی پر) ہرگز ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جاوے جو اللہ کے رسولونکو دیجاتی ہی (یعنی وحی و خطاب یا صحیفہ و کتاب جسمین ہمکو آپ پر ایمان لانیکا حکم ہو اور اس قول کا جرم عظیم ہونا ظاہر ہی کہ تکذیب اور عناد اور استکبار اور گستاخی سب کا جامع ہوگیا اللہ تعالی اس قول کو رد فرماتے ہین کہ) اس موقع کو تو خدا ہی خوب جانتا ہی جہان اپنا پیغام (وحی کے ذریعہ سے) بھیجتا ہی (کیا ہر کس و ناکس اس شرف کے قابل ہوگیا تا نہ بخشد خداے بخشندہ آگے اس جرم کی سزا کا بیان ہی کہ) عنقریب ان لوگون کو جنہون نے یہ جرم کیا ہی خدا کے پاس پہونچکر (یعنی آخرت مین) ذلت پہونچے گی (جیسا انہون نے اپنے کو نبی کے مقابلہ مین عزت نبوت کا مستحق سمجھا تھا) اور سزاے سخت (ملیگی) انکی شرارتون کے مقابلہ مین سو (اوپر جو مومن و کافر کا حال مذکور ہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ) جس شخص کو اللہ تعالی (نجات کے) رستہ پر ڈالنا چاہتے ہین اسکے سینہ (یعنی قلب) کو اسلام (کو قبول کرنے) کے لیے کشادہ کردیتے ہین کہ اسکے قبول کرنے مین پس و پیش نہین کرتا اور وہ نور مذکور یہی ہی) اور جسکو (تکوینا و تقدیرا) بیراہ رکھنا چاہتے ہین اسکے سینہ (یعنی قلب) کو (اسلام کے قبول کرنے سے) تنگ (اور) بہت تنگ کردیتے ہین (اور اسکو اسلام لانا ایسا مصیبت نظر آتا ہی) جیسے کوئی (فرض کرو) آسمان مین چڑھنا (چاہتا) ہو (اور چڑھا نہین جاتا اور جی تنگ ہوتا ہو اور مصیبت کا سامنا ہوتا ہی پس جیسا اس شخص سے چڑھا نہین جاتا) اسیطرح اللہ تعالی ایمان نہ لانے والون پر (چونکہ انکے کفر اور شرارت کے سبب) پھٹکار ڈالتا ہی (اسلیے ان سے ایمان نہین لایا جاتا) اور (اوپر جو اسلام کا ذکر ہی تو) یہی (اسلام) تیرے رب کا (بتلایا ہوا) سیدھا رستہ ہی (جسپر چلنے سے نجات ہوتی ہی جسکا ذکر یرد اللہ ان یہدیہ مین ہی اور اسی صراط مستقیم کی توضیح کے لیے) ہم نے نصیحت حاصل کرنے والون کے واسطے ان آیتونکو صاف صاف بیان کردیا (جس سے وہ اسکے اعجاز سے

البلاغۃ شدید بما کانوا یعملون فی الروح وحیث کان ہذا من اعظم مواد اجرامہم صرح بسببیہ ۱۲

ملحقات الترجمہ

ل۱ قولہ نے بیفکر سب مضرتون سے کذا فی الروح ۱۲ ل۲ قولہ نے کذلک زین جسطرح تا مستحسن کذا فی البیضاوی ۱۲ ل۳ قولہ نے اکابر انکے اثر سے اشار الی وجہ تخصیص الاکابر بالذکر مع عموم الحکم ۱۲ ل۴ قولہ لیمکروا فیہا وہان اخذ سے حاصل ترجمہ فیہا ۱۲ ل۵ قولہ نے حتی نؤتی ہم کو بھی اشار الی دفع ایراد وہو انہم لما منعوا النبوۃ فکیف علقوا ایمانہم بمعنی اتباعہم لہ صلی اللہ علیہ وسلم فان النبی من حیث النبوۃ لایلزم ان یکون تابعا لآخر وجہ الدفع انہم لم یقصدوا النبوۃ استقلالا بل قصدوا کونہم مامورین باتباعہ بواسطۃ الملک سواء سمی نبوۃ اولا وہو المعنی فی قولہ رسالتہ لا الرسالۃ الاصطلاحیۃ المستقلۃ فافہم ۱۲ ل۶ قولہ نے فمن یرد اوپر جو مومنین اشار الیہ وجہ الترتیب بالفاء ۱۲ ل۷ قولہ نے یشرح نور مذکور الذی ذکر فی قولہ نورا یمشی وفسر الشرح بالنور فی الحدیث ۱۲ ل۸ قولہ نے حرجا بہت تنگ لان الحرج شدۃ الضیق کما فی الروح والحرج بالتحتین المصدر وصف بہ للمبالغۃ ۱۲ ل۹ قولہ ہناک مصیبت نظر تک اشار الی وجہ التشبیہ من الامتناع کمزاولۃ مالایقدر علیہ فلا یلزم ان یکون الضال قد اراد الاسلام ثم لم یقدر ۱۲ ل۱۰ قولہ فی کذلک یجعل چڑھا نہین جاتا اشار الی ان وجہ التشبیہ عدم القدرۃ وان کان السبب لہ [illegible] الرجس فی غیر المؤمن [illegible] شبہ ہو سبب الرجس [illegible] ل۱۱ قولہ نے الرجس [illegible]

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ

اور جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کرینگے اے جماعت جنات کی تم نے انسانوں میں بڑا حصہ لیا جو انسان انکے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ کہینگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم میں ایک نے دوسرے سے

وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي

فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس معین میعاد تک آ پہنچے جو آپ نے ہمارے لیے معین فرمائی اللہ تعالیٰ فرماوینگے کہ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہوگے ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے

بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ

آپکا رب بڑی حکمت والا اور بڑا علم والا ہے اور اسیطرح ہم بعض کفار کو بعض کے قریب رکھینگے انکے اعمال کے سبب اے جماعت جنات اور انسانوں کی کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم سے میرے احکام بیان کیا

ع ۱۵

لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝

کرتے تھے اور تمکو اس آج کے دن کی خبر دیا کرتے تھے وہ سب عرض کرینگے کہ ہم اپنے اوپر اقرار کرتے ہیں اور انکو دنیوی زندگانی نے بھول میں ڈال رکھا ہے اور یہ لوگ مقر ہونگے کہ وہ کافر تھے

ذَٰلِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

یہ اس وجہ سے ہے کہ آپکا رب کسی بستی والوں کو کفر کے سبب ایسی حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بیخبر ہوں اور ہر ایک کے لیے درجے ملینگے ان کے اعمال کے سبب اور آپکا رب انکے اعمال

عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ

سے بیخبر نہیں ہے اور آپکا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تم سب کو اٹھا لیوے اور تمہارے بعد جسکو چاہے تمہاری جگہ آباد کر دے جیسا تمکو ایک دوسری قوم کی نسل

قَوْمٍ آخَرِينَ ۝ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ

سے پیدا کیا ہے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بیشک آنیوالی چیز ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے آپ یہ فرما دیجیے کہ اے میری قوم تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں بھی عمل کر رہا ہوں

اسکی تصدیق کریں اور پھر اسکے مضامین پر عمل کر کے نجات حاصل کریں یہی تصدیق و عمل صراط مستقیم کا حاصل ہے بخلاف انکے جنکو نصیحت حاصل کرنیکی فکر ہی نہیں انکے واسطے نہ یہ کافی نہ دوسرے دلائل کافی آگے ان ماننے والونکی جزا کا ذکر ہے جیسا نہ ماننے والونکی سزا اوپر کئی جملوں میں مذکور ہے پس ارشاد ہے کہ ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس (پہونچکر) سلامتی (یعنی امن بقا) کا گھر (یعنی جنت) ہے اور اللہ ان سے محبت رکھتا ہے انکے اعمال (حسنہ) کی وجہ سے **ربط** اوپر کی آیات میں محققین و مبطلین کے احوال میں ہر ایک کی جزا و سزا کا بھی بیان کیا گیا ہے آگے اسکے وقوع کا وقت اور اسکی بعض کیفیات اور اسکے بعض متعلقات اور باختلاف عنوان اسکی تکریر اور تقریر مذکور ہے اور دونوں جگہ یعنی اوپر اور آگے سزای مبطلین کا زیادہ اور جزای محققین کا مختصر تذکرہ ہے **بیان بعض معاملات الٰہیہ با محققین و مبطلین در قیامت و دنیا** وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ ذَٰلِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ ۝۱۳۲ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝۱۳۳ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝۱۳۴ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝۱۳۵ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ

اللغات المكانة المقامة والحالة ويقدر على مكانتي ای ای عامل ۱۲
النحو من الانس من اغواء الانس ۱۲
البلاغة لم يذكر ايقال للانس مع الجن ولم يذكر بالقول الجن للانس ايجاز الان الجميع كانوا مجتمعين على الضلال فاغنى سوال احدهما وكذا جواب احدهما عن الآخر ايضا وقد ذكر في السوال احد الطرفين وفي الجواب الطرف الآخر فكان كليهما قد ذكرا في كلا الموضعين ۱۲

التخصيص فلان الاصل كان اظهر في الجن والافعال اظهر في الانس فافهم قوله يستخلف ما يشاء في الروح ايثار ما على من لاظهار كمال الكبرياء واسقاطهم عن رتبة العقلاء وقوله شهدوا على انفسهم الشهادة الاولى اعتراف منهم والثانية ذم لهم وتسفيه لرأيهم فلا تكرار ۱۲

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۝

سو اب جلدی تمکو معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم کا انجام کار کسکے لیے نافع ہوگا یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والونکو کبھی فلاح نہ ہوگی

فسوف تعلمون لا من تکون له عاقبة الدار انه لا یفلح الظلمون ۵ (اور وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے) جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کرینگے (اور
انہین سے بالخصوص کفار کو حاضر کر کے انہین جو شیاطین الجن ہین اُن سے تو بیخاً کہا جاویگا کہ) اے جماعت جنات کی تم نے انسانون (کے گمراہ کرنے) مین بڑا
حصہ لیا (اور انکو خوب بہکایا اسیطرح انسانون سے پوچھا جاویگا الم اعہد الیکم یابنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان الخ غرض شیاطین الجن بھی اقرار کرینگے) اور جو انسان
ان (شیاطین جن) کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ (بھی اقرارًا) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار (آپ صحیح فرماتے ہین واقعی) ہم مین ایک نے دوسرے سے (اس اضلال
واضلال کے باب مین نفسانی) فائدہ حاصل کیا تھا (چنانچہ گمراہ انسانونکو اپنی عقائد کفریہ شرکیہ مین لذت آتی ہے اور گمراہ کنندہ شیاطین کو اس سے حظ ہوتا ہے
کہ ہمارا کہنا چل گیا) اور (فی الحقیقت ہم ان کے بہکانے سے قیامت کے منکر تھے لیکن وہ انکار غلط ثابت ہوا چنانچہ) ہم اپنی اُس معین میعاد تک آپہونچے جو آپ نے
ہمارے لیے معین فرمائی (یعنی قیامت آگئی) اللہ تعالیٰ (سب کفار جن و انس سے) فرماوینگے کہ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے جسمین ہمیشہ ہمیشہ کو رہوگے (کوئی نکلنے
کی سبیل و تدبیر نہین) ہان اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے (لیکن یہ یقینی ہے کہ خدا کبھی نہین چاہیگا اسلیے ہمیشہ رہا کرو) بیشک آپکا رب بڑی حکمت
والا اور بڑا علم والا ہے (علم سے سب کے جرائم معلوم کرتا ہے اور حکمت سے مناسب سزا دیتا ہے) اور (جسطرح دنیا مین گمراہی مین سب مین تعلق و قرب تھا) اسیطرح
(دوزخ مین) بعض کفار کو بعض کے قریب (اور مجتمع) رکھینگے اُن کے اعمال (کفریہ) کے سبب (یہ خطاب مذکور تو جن و انس کو باعتبار اُنکے احوال متعلقہ باہمدگر کے تھا
آگے ہر ایک کو باعتبار احوال متعلقہ بذات خاص کے خطاب ہے کہ) اے جماعت جنات اور انسانونکی (وہان یہ تو بتلاؤ تم جو کفر و انکار کرتے رہے تو) کیا تمہارے پاس تم ہی
مین کے پیغمبر نہین آئے تھے جو تم سے میرے احکام (متعلق عقائد و اعمال کے) بیان کیا کرتے تھے اور تمکو اس آج کے دن (کے وقوع) کی خبر دیا کرتے تھے (پھر کیا وجہ کہ
تم کفر و انکار سے باز نہ آئے) وہ سب عرض کرینگے کہ ہم اپنے اوپر (جرم کا) اقرار کرتے ہین (ہمارے پاس کوئی وجہ عذر و برأت کی نہین آگے اللہ تعالیٰ اُنکو اس مصیبت
کے پیش آنے کا سبب بتلاتے ہین) اور انکو (یہان) دنیوی زندگانی نے بھول مین ڈال رکھا ہے (کہ دنیوی لذات کو مقصود اعظم سمجھ رکھا ہے آخرت کی فکر ہی نہین) اور
(اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ وہان) یہ لوگ مقر ہونگے کہ وہ (یعنی ہم) کافر تھے (اور غلطی مین تھے مگر وہان کے اقرار سے کیا ہوتا ہے اگر دنیا مین ذرا غفلت دور کرین تو اُس روز بد کا کیون
سامنا ہو آگے رسولون کے بھیجنے مین جسکا اوپر ذکر تھا اپنی رحمت کا اظہار فرماتے ہین کہ) یہ (رسولونکا بھیجنا) اسوجہ سے ہے کہ آپکا رب کسی بستی والون کو (اُن کے
کفر کے سبب (دنیا مین بھی) ایسی حالت مین ہلاک نہین کرتا کہ اُس بستی کے رہنے والے (احکام الٰہیہ سے بوجہ رسولون کے نہ آنے کے) بیخبر ہون (جیس عذاب آخرت کہ اشد
ہے بدرجہ اولیٰ نہ ہوتا اس لیے رسولونکو بھیجتے ہین تاکہ انکو جرائم کی اطلاع ہو جاوے پھر جسکو عذاب ہو استحقاق کی وجہ سے ہو چنانچہ آگے فرماتے ہین) اور (جب رسول
آگئے اور اطلاع ہو گئی پھر جیسا جیسا کوئی کریگا) ہر ایک کے لیے (جن و انس و صالح و طالح مین سے جزاء و سزا کے) درجے ملینگے انکے اعمال کے سبب اور
آپکا رب انکے اعمال سے بیخبر نہین ہے اور آپکا رب (رسولون کو کچھ اسلیے نہین بھیجتا کہ نعوذ باللہ وہ محتاج عبادت ہے وہ تو) بالکل غنی ہے (بلکہ اسلیے بھیجتا ہے کہ
وہ) رحمت والا (بھی) ہے (اپنی رحمت سے رسولونکو بھیجا تاکہ انکے ذریعہ سے لوگون کو منافع و مضار معلوم ہو جاوین پھر منافع سے منتفع اور مضار سے محفوظ رہین ان
بندون ہی کا نفع ہے اور باقی انکا غنا تو ایسا ہے کہ) اگر وہ چاہے تو تم سب کو (دنیا سے دفعۃً) اٹھالیوے اور تمہارے بعد جس (مخلوق) کو چاہے تمہاری جگہ (دنیا مین) آباد
کر دے جیسا (اسکی نظیر موجود ہے کہ) تمکو (جو کہ اب موجود ہو) ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے (کہ انکا کہین پتہ نہین اور تم انکی جگہ موجود ہو اور اسیطرح سلسلہ چلا
آتا ہے لیکن یہ سلسلہ تدریجاً قائم ہے اگر ہم چاہین دفعۃً ایسا کر دین کیونکہ کسی کے ہونے نہ ہونے سے ہمارا کوئی کام انکا نہین پڑا پس ارسال رسل ہمارے احتیاج کی
وجہ سے نہین ہے تمہارے احتیاج کی وجہ سے ہے تمکو چاہیے کہ انکی تصدیق اور انکا اتباع کر کے سعادت حاصل کرو اور کفر و انکار سے بچو کیونکہ) جس چیز کا (رسولونکی
معرفت) تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی قیامت و عذاب) وہ بیشک آنیوالی چیز ہے اور (اگر احتمال ہو کہ گو قیامت آوے مگر ہم کہین بھاگ جاوینگے ہاتھ نہ
آوینگے جیسا دنیا مین حکام کا مجرم کبھی ایسا کر سکتا ہے تو خوب سمجھ لو) تم (خدا تعالیٰ کو) عاجز نہین کر سکتے (کہ اُسکے ہاتھ نہ آؤ اور اگر با وجود اقامت دلائل
تعیین حق کے کسی کو اسمین کلام ہو کہ کفر ہی کا طریقہ اچھا ہے اسلام کا برا ہے پھر قیامت سے کیا اندیشہ تو ایسے لوگون کے جواب مین) آپ (اخیر بات)

ملحقات الترجمة
لـه قوله فی بینھم تمام اشارة الی ان المرجع لبعض الکفار خاصة ۱۲ لـه قوله فی بعضھم تو بیخًا کہا ۔ اشارة الی ان الامر الاول تقدیر القول واشارة الی فائدته لـه قوله تـ ماشاء اللہ ان کر الی قوله نہین چاہیگا ۔ اشارة الی توجیه الاستثناء تقریره علی ما فی الروح ان ہذا الاستثناء معلق بمشیئة اللہ تعالیٰ رفع العذاب ای یخلدون الی ان یشاء اللہ تعالیٰ لو شاء وفائدته اظهار القدرة والاذعان بان خلودهم انما کان لان اللہ تعالیٰ شانه قد شاءه وکان من الجائز العقلی فی مشیئته ان لا یعذبهم ولو عذبهم لا یخلدهم وان ذلک لیس بامر واجب علیه وانما هو مقتضی مشیئته وارادته عز وجل ففی الآیة علی ہذا دفع لما فی صدور المعتزلة اهـ ولم اختر کون ما بمعنی من لان الآیة فی الکفار لا فی ما یعم العصاة لیصح استثناء العصاة ۱۲ لـه قوله فی قریب من الولی بمعنی القرب ۱۲ لـه قوله وعضہم آگے اللہ تعالیٰ اشارة الی انه لیس معطوفا علی شہدنا فانه یستلزم کونه مقولا لهم بل هو اعتراض کما فی الروح لـه قوله فی یذهبکم تنبیه لان مطلق الاذهاب لا یقع وستمر الفتنة لـه قوله فی من ذریة نسل سے اشارة الی ان من بیانیة ای انشاکم حال کونکم ذریة الخ ۱۲

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ

اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا کیے ہیں ان لوگوں نے انہیں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے

فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہونچتی اور جو چیز اللہ کی ہوتی ہے وہ انکے معبودوں کی طرف پہونچ جاتی ہے انہوں نے کیا بری تجویز نکال رکھی ہے

یہ فرما دیجیے کہ اے میری قوم (تم جانو تمہارا کام) تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں بھی (اپنے طور پر) عمل کر رہا ہوں سو اب جلدی تمکو معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم کے انجام کار کسکے لیے نافع ہوگا (ہمارے لیے یا تمہارے لیے اور) یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والونکو کبھی (انجام میں) فلاح نہ ہوگی (اور سب سے بڑھکر اللہ کی حق تلفی ہے اور سیہ امر دلائل صحیحہ میں تھوڑا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ طریقہ اسلام حق تلفی ہے یا طریقہ کفر اور جو دلائل میں بھی غور نہ کرے اسکے لئے) پس ہے فسوف تعلمون الخ ف منکم کی قید رسولوں کے ذکر میں فرمائی گئی اسکا فائدہ اخذ فیض کی سہولت کو بیان کرنا ہے پھر اگر جنات میں بھی رسول ان ہی کی جنس سے ہوئے ہوں تب تو سہولت بوجہ مجانست کے ظاہر ہے اور اگر انسانوں ہی کے رسول کا اتباع ان پر بھی واجب ہو تو اسپر تین سوال ہونگے ایک تو یہ کہ پھر جنات کے اعتبار سے منکم کے کیا معنے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ منکم سے مراد من مجموعکم ہے جسکا صدق صرف انسانوں کے رسول ہونے سے بھی ہو جاویگا دوسرا سوال یہ کہ پھر جنات کو رسل انس کے ساتھ مجانست کہاں رہی۔ اسکا جواب سورۂ آل عمران آیہ لقد من اللہ علی المؤمنین کی تفسیر میں مذکور ہو چکا ہے تیسرا سوال پھر تو رسولوں کی بعثت بھی عام ہوگی۔ اسکا جواب سورۂ آل عمران آیہ فلما احس عیسیٰ منہم الکفر الخ کی تفسیر میں گذر چکا ہے ملاحظہ کر لیا جاوے اور یہاں تو توحید کا بیان ہے جو کہ اصول دین سے ہے ایسے اصول میں ہر رسول کا اتباع تمام مکلفین پر فرض ہے اور بعثت کے عموم و خصوص کا تفاوت غیر اصول میں ہے اور اگر کسی کو شبہ ہو کہ اس سے بڑھکر رحمت یہ تھی کہ احکام کا مکلف ہی نہ کرتے۔ جواب یہ ہے کہ پھر باہم جسقدر فساد ہوتا اسکے انسداد کی کوئی صورت نہ تھی چنانچہ ملوک دنیا بھی قانون سے انتظام کرتے ہیں ربط اوپر مشرکین کی جہالات اعتقادیہ شرکیہ کفریہ کا بیان تھا آگے انکے بعض جہالات عملیہ کا جسکا منشا بیشتر شرک و کفر تھا بیان ہے جن امور کا یہاں بیان ہے وہ چند رسمیں ہیں اول غلہ اور پھل میں سے کچھ حصہ اللہ کے نام کا نکالتے اور کچھ بتوں اور جنات کے نام کا پھر اگر اتفاق سے اللہ کے حصہ میں سے کچھ بتوں کے حصے میں ملجاتا تو اسکو ملا رہنے دیتے اور عکس میں اسکو نکال کر پھر بتوں کے حصے میں ملا دیتے اور بہانہ یہ کرتے کہ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اسکا حصہ کم ہو جانے سے اسکا کوئی ضرر نہیں اور شرکاء محتاج ہیں انکا حصہ نہ گھٹنا چاہیے رسم دوم بحیرہ سائبہ کو بتوں کے نام پر چھوڑتے اور کہتے کہ یہ اللہ کی خوشنودی کے لئے ہے اس میں بھی بتوں کا حصہ یہ ہوا کہ عبادت انکی تھی اور اللہ کا حصہ یہ ہوا کہ خوشنودی اللہ کی سمجھتے تھے رسم سوم اپنی اولاد دختری کو قتل کر ڈالتے تھے رسم چہارم کچھ کھیت بتوں کے نام وقف کر دیتے اور کہتے کہ اسکا اصل مصرف مرد ہیں اور عورتوں کو ہم میں سے کچھ دینا ہماری رائے پر ہے اگر ہماری مرضی ہو کچھ حصہ انکو دے سکتے ہیں ورنہ وہ اسکا مصرف نہیں رسم پنجم اسی طرح مواشی کے باب میں بھی انکا عمل تھا رسم ششم بعض انعام کو بتوں کے نام مخصوص کر کے چھوڑ دیتے تھے ان پر سواری اور بار برداری کو جائز نہ سمجھتے تھے رسم ہفتم بعض انعام مخصوص تھے جن پر کسی موقع میں اللہ کا نام نہ لیتے تھے نہ دودھ نکالتے وقت نہ سواری کے وقت نہ ذبح کے وقت رسم ہشتم بحیرہ اور سائبہ کے ذبح کے وقت جو بچہ پیٹ میں نکلتا اگر وہ زندہ ہوتا تو اسکو ذبح کر لیتے اور مردوں کے لیے حلال اور عورتوں کے لیے حرام سمجھتے اور اگر وہ مردہ ہوتا تو سبکے لیے حلال سمجھتے رسم نہم بعض انعام کے دودھ کو بھی مردوں کے لیے حلال اور عورتوں کے لیے حرام سمجھتے رسم دہم بحیرہ و سائبہ و وصیلہ و حامی کی تحریم کے تعبد و تابید کے قائل تھے۔ یہ سب روایات درمنثور اور روح میں ابن عباس رضی اللہ عنہ و مجاہد و ابن زید اور سدی سے بتخریج ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن ابی شیبہ و ابن حمید و ابو الشیخ و فریابی کے منقول ہیں اور سوائب و بحائر وغیرہ کی تحقیق معانی و احکام کی چند جا گذر چکی ہے پس کہ آیات آیندہ میں ان رسوم کا رد ہے **رد بعض رسوم جہالت** وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۱۳۶

البلاغۃ قولہ نصیبا واصل النظم والشرکائہم نصیبا فطوی ذکر الشرکاء لانہ امر محقق عندہم و شہر الی تقدیرہ بالتصریح فی قولہ ہذا للہ وہذا لشرکائنا کذا فی الروح۔ قلت وعندی ان مدار التشنیع ہو عدم جعل کل الصدقۃ للہ تعالیٰ وکفی فی ہذا قولہ نصیبا للہ۔ قولہ ہذا للہ بزعمہم فیہ تنبیہ علی انہ لیس للہ و یجوز ان یکون تمہیدا لما بعدہ علی ان معنی قولہم ہذا للہ مجرد زعم منہم لا یعملون بمقتضاہ الذی ہو اختصاصہ بہ تعالیٰ

ملحقات الترجمہ سلہ قولہ فی عاقبۃ الدار اس عالم اشارۃ الی ان المراد بالدار الدنیا لا دار السلام بالعاقبۃ العاقبۃ الحسنی ۱۲ سلہ قولہ فی من تکون کسکے لیے اشارۃ الی کون من استفہامیہ معلقۃ لفعل العلم محلہا الرفع علی الابتداء والجملۃ بعدہا خبرہا والجملۃ سد مسد مفعولی العلم ۱۲

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ

اور اسیطرح بہت سے مشرکین کے خیال میں اُن کے معبودون نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ وہ انکو برباد کرین اور تاکہ انکے طریقہ کو مخبوط کردین اور اگر اللہ تعالی کو منظور ہوتا

مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا هٰذِهِ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا

تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ انکو اور جو کچھ یہ غلط باتین بنا رہے ہین یون ہی رہنے دیجیے اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہین کہ یہ مواشی ہین اور کہیت ہین جنکا استعمال ہر شخص کو جائز نہین انکو کوئی نہین کھا سکتا سوا انکے جنکو ہم چاہین اور مواشی

وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ

ہین جن پر سواری یا بار برداری حرام کردی گئی ہے اور مواشی ہین جن پر یہ لوگ اللہ کا نام نہین لیتے محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر ابھی اللہ تعالی انکو انکے افترا کی سزا دیئے دیتا ہے اور وہ کہتے ہین کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ مین ہے

خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى اَزْوَاجِنَا ۖ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝

وہ خالص ہمارے مردون کے لیے ہے اور ہماری عورتون پر حرام ہے اور اگر وہ مردہ ہے تو اسمین سب برابر ہین ابھی اللہ تعالی انکو انکی غلط بیانی کی سزا دیئے دیتا ہے بلاشبہ وہ حکمت والا ہے وہ بڑا علم والا ہے

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

واقعی خرابی مین پڑگئے وہ لوگ جنہون نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا اور جو چیزین انکو اللہ تعالی نے کھانے پینے کو دی تھین انکو حرام کرلیا محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر بیشک یہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور کبھی راہ پر چلنے والے نہین ہوئے

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا هٰذِهِ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى اَزْوَاجِنَا ۖ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَاءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ اور اللہ تعالے نے جو کھیتی (وغیرہ) اور مواشی پیدا کیے ہین ان (مشرک) لوگون نے انمین سے کچھ حصہ اللہ (کے نام) کا مقرر کیا (اور کچھ حصہ بتون کے نام کا مقرر کیا حالانکہ پیدا کرنے مین کوئی شریک نہین) اور بزعم خود کہتے ہین کہ یہ تو اللہ کا ہے (جو کہ مہمانون اور مسافر وغیرہ عام مصارف مین صرف ہوتا ہے) اور یہ ہمارے معبودون کا ہے (جسکے مصارف خاص ہین) پھر جو چیز ان کے معبودون (کے نام) کی ہوتی ہے وہ تو اللہ (نام کے حصہ) کی طرف نہین پہونچتی (بلکہ اتفاقا ملجانے سے نکال لیجاتی ہے) اور جو چیز اللہ (کے نام) کی ہوتی ہے وہ انکے معبودون (کے نام کے حصہ) کی طرف پہونچ جاتی ہے (جیسا رسم اول و دوم مین مذکور ہوا) انہون نے کیا بری تجویز نکال رکھی ہے (کیونکہ اول تو اللہ کا پیدا کیا ہوا دوسرے کے نام کیون جائے دوسرے پھر جتنا اللہ کا حصہ نکالا ہے اسمین سے بھی گھٹ جاوے اور اگر غنا و احتیاج اسکا مبنی ہے تو محتاج مانکر معبود سمجھنا اور زیادہ حماقت ہے) اور (جسطرح یہ رسم قبیح مذکور انکو مستحسن معلوم ہوتی ہے) اسیطرح بہت سے مشرکین کے خیال مین اُن کے معبودون (شیاطین) نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے (جیسا رسم سوم مین مذکور ہوا) تاکہ (اس فعل قبیح کے ارتکاب سے) وہ (شیاطین) ان (مشرکین) کو (بوجہ استحقاق عذاب کے) برباد کرین اور تاکہ اُن کے طریقہ کو مخبوط کردین (کہ ہمیشہ غلطی مین پھنسے رہین) اور (آپ انکی ان حرکات شنیعہ سے مغموم نہ ہوجیے کیونکہ) اگر اللہ تعالی کو (انکا بھلا) منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے (مگر انکی قسمت ہی پھوٹی ہوئی ہے) تو آپ انکو اور جو کچھ یہ غلط باتین بنا رہے ہین (کہ ہمارا یہ فعل بہت اچھا ہے) یون ہی رہنے دیجیے (کچھ فکر نہ کیجیے ہم آپ سمجھ لین گے) اور وہ اپنے خیال (باطل) پر یہ بھی کہتے ہین کہ یہ (مخصوص) مواشی ہین اور (مخصوص) کھیت ہین جنکا استعمال ہر شخص کو جائز نہین انکو کوئی نہین کھا سکتا سوا اُن کے جنکو ہم چاہین (جیسا رسم چہارم و پنجم مین مذکور ہوا) اور (یون کہتے ہین کہ یہ مخصوص) مواشی ہین جنپر سواری یا بار برداری حرام کردی گئی ہے (جیسا رسم ششم مین مذکور ہوا) اور (یون کہتے ہین کہ یہ مخصوص) مواشی ہین جنپر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہین لینا چاہیے

البلاغۃ قولہ ما یفترون ہو فی قتل الاولاد وما بعدہ من افترا علیہ فی التحریم الانعام وما بعدہ من افترار علی اللہ فی المجموع فلا تکرار قولہ ما فی بطون حذف قید الحیوۃ بقرینۃ مابعدہ - قولہ خالصۃ ومحرم راعی فی الاول معنے ما وفی الثانی لفظہ - قولہ ازواجنا ای جنس ازواجنا لان الاناث کلہن لسن بازواج لہم - قولہ فیہ شرکاء ای ما فی بطون وقیل المیتۃ لکون المراد بہا مالیعم الذکر والانثی - قولہ سفہا بغیر علم الاول اشارۃ الی فقدان الدلیل العقلی والثانے الی النقلی ۱۲

اختلاف القراءۃ فی قراءۃ زین مجہولا قتل مرفوعا اولادہم منصوبا شرکائہم مجرورا باضافۃ القتل مفصولا بینہما بمفعولہ وقد بسط وجہ صحتہ فی الروح ۱۲

ملحقات الترجمۃ

۱ے قولہ فے الحرف وغیرہ لیشمل الثمار ۱۲ ۲ے قولہ لیردوہم استحقاق ولا یشکل علیک عدم کون الکافر مکلفا بالفروع لانہ من حیث الاقرار کفر ۱۲ ۳ے قولہ قبیل لو شاء مغموم نہ ہوجیے اشارۃ الی کون الکلام للتسلیۃ ۱۲ ۴ے قولہ فے نشاء انکا بھلا عبر المفعول بالحاصل لان المفعول ان لا یفعلوہ ۱۲ ۵ے قولہ فے انعام حرمت وعطفہ علیہ وہ یہ بھی اشارۃ الی کونہ معطوفا علی انعام وحرث ومقول للقول ۱۲ ۶ے قولہ فے بزعمہم اپنے خیال باطل پر اشارۃ الی ان الظرف متعلق بقالوا ۱۲ ۷ے قولہ فے لا یذکرون نہین لینا چاہیے قدرہ اشارۃ الی ان المذکور صفۃ مسوقۃ من قبلہ تعالی لا انہ وتعریفی کلامہم المحکی کنظائرہ ۱۲

ع ۱۱ ۱۹ ربع

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ

اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون کو اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور

مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاَنْعَامِ

ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے ان سب کی پیداوار کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے مت گذرو یقیناً وہ حد سے گذرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں اور مواشی میں

حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے

چنانچہ اسی اعتقاد کی وجہ سے ان پر یہ لوگ اللہ کا نام نہیں لیتے (جیسا رسم ہفتم میں مذکور ہوا اور یہ سب باتیں محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر کہتی ہیں (افترا اسلیے کہ وہ ان امور کو موجب خوشنودی حق تعالےٰ سمجھتے تھے) ابھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی افترا کی سزا دیے دیتا ہے (ابھی اسلیے کہا کہ قیامت جو کہ آنیوالی ہے دور نہیں اور کچھ کچھ سزا تو مرتے ہی شروع ہو جاوے گی) اور وہ (یوں بھی) کہتے ہیں کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ میں (سے نکلتی) ہے (مثلاً دودھ یا بچہ) وہ خالص ہمارے مردوں کے لیے (حلال) ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ (پیٹ کا نکلا ہوا بچہ) مردہ ہو تو اس (سے منتفع ہونے) کے جواز میں (مرد و عورت) سب برابر ہیں (جیسا کہ رسم ہشتم و نہم میں مذکور ہوا) ابھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی (اس) غلط بیانی کی سزا دیے دیتا ہے (غلط بیانی کی وہی تقریر ہے جو افترا کی گذری اور اب تک جو سزا نہیں دی تو وجہ یہ ہے کہ) بلاشبہ وہ حکمت والا ہے (بعض حکمتوں سے مہلت دی رکھی ہے اور ابھی سزا نہ دینے سے کوئی یوں نہ سمجھے کہ ان کو خبر نہیں کیونکہ) وہ بڑا علم والا ہے (اس کو سب خبر ہے آگے بطور خلاصہ اور انجام کے فرماتے ہیں کہ) واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے (ان افعال مذکورہ کو طریقہ بنا لیا کہ) اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی (معقول و مقبول) سند کے قتل کر ڈالا اور جو (حلال) چیزیں ان کو اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو (اعتقاداً یا عملاً) حرام کر لیا (جیسا اور پچھلے رسوم اور رسم دہم میں کہ منشا سب کا متحد ہے مذکور ہوا اور یہ مجموعہ) محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر (ہوا جیسا کہ اور پر قتل اولاد میں لیفترون اور تحریم انعام میں افترا جدا جدا بھی آ چکا ہے) بیشک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور (یہ گمراہی جدید نہیں بلکہ قدیم ہے کیونکہ پہلے بھی) کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے (پس ضلوا میں خلاف طریق کا اور ما کانوا میں اس کی تاکید اور خسر وا میں خلاصہ انجام کا کہ عقوبت ہے مذکور ہے) ربط اوپر مشرکین کا حرث اور انعام میں تحلیل و تحریم کے ساتھ تصرف کرنا کا اختراع کرنا مع رد کے مذکور تھا آگے بھی اسی رد کی قدرے تفصیل سے تقریر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ اشیاء اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں پس جس طرح اللہ کے سوا کسی کے لیے یہ حق نہیں کہ ان اشیاء کو تعبداً اس کے نامزد کیا جاوے جیسا مشرکین کرتے تھے اسی طرح تحلیل و تحریم کا اختیار بھی اللہ کے سوا دوسرے کو حاصل نہ ہوگا اور اللہ نے ان اشیاء سے اکلاً و رکوباً منتفع ہونے کو حلال فرمایا ہے پس حرمت بدون تحریم ممکن نہیں اور تمہاری جانب سے تحریم شرعاً غیر ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر واقع ہے ورنہ دلیل لاؤ پس حرمت منتفی ہے استدلال بر بطلان تحلیل و تحریم مخترع مذکور وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمات الترجمہ

سلہ قولہ فی افترا طرح یہ بیان ای لہ مفتریا اسلیے لفظ افتروا ۱۲

سلہ قولہ فی بعض ضبط بیان ہے عندی اطلاق الشیئ ۱۲ شبیہ ۱۲

فوائد شتی الاولیٰ قال فی النخل والزرع مختلفا اکلہ برجوع الضمیر الی الجمیع لعموم معنے الاکل وفی الزیتون والرمان متشابہا وغیر متشابہ مع ان ہذا المعنی مشترک بین الکل ولعل النکتۃ فیہ ان الزرع یشمل الاجناس المختلفۃ الانواع ولایخفی الاختلاف الفاحش لنوع مع نوع آخر وہذا النخل فلما کان اصنافا ذکر من بانی غیرہ اشار بالحکم بالاختلاف بینہا الی کثرۃ ہذہ الاصناف واما الزیتون والرمان فلایوجد ہذا المعنی فیہما الثانیۃ الامر فی کلوا للاباحۃ والفائدۃ المبالغۃ فی اظہار التحلیل لان الاکل بعد الینع معتاد واما قبلہ فغیر معتاد فلما ابیح غیر المعتاد فالمعتاد اولی بالاباحۃ الثالثۃ ما اخترتہ فی معنے الاسراف مناید بما فی الروح اخرج ابن جریج

وابن ابی حاتم عن ابن جریج قال نزلت فی ثابت بن قیس بن شماس جذ نخلا فقال لایاتین الیوم احد الا اطعمتہ فاطعم حتی امسی ولیست لہ ثمرۃ فانزل اللہ تعالیٰ فذلک اھ الرابعۃ حمولۃ وفرشا معطوف علی جنات والجملۃ الجامعۃ اباحۃ الانتفاع بہا۔

الخامسۃ فی الروح الحمولۃ الکبار الصالحۃ للحمل والفرش الصغار الدانیۃ من الارض مثل الفرش المفروش علیہا۔

السادسۃ کرر کلوا تاکیدا للاباحۃ وذکرالہا استقلالا فے الشیئین الحرث والانعام ۱۲ (بقیہ بر صفحہ ۱۲۲)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

آٹھ نر و مادہ　یعنے بھیڑ مین دو قسم　اور بکری مین دو قسم　آپ کہیے کہ کیا اللہ تعالی نے ان دونون نروں کو حرام کہا ہے یا دونون مادہ کو یا اسکو جسکو دونون مادہ پیٹ مین

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِىْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

لیے ہوئے ہون۔　تم مجھکو کسی دلیل سے تو بتلاؤ اگر سچے ہو　اور اونٹ مین دو قسم　اور گائے مین دو قسم　آپ کہیے کہ کیا اللہ تعالی نے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ

ان دونون نروں کو حرام کہا ہے یا دونون مادہ کو یا اسکو جسکو دونون مادہ پیٹ مین لیے ہوئے ہون　کیا تم حاضر تھے جسوقت اللہ تعالی نے تمکو اسکا حکم دیا　تو اس سے زیادہ کون

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؑ

ظالم ہوگا جو اللہ تعالی پر بلا دلیل جھوٹ تہمت لگائے　تاکہ لوگون کو گمراہ کرے۔　یقیناً اللہ تعالی ظالم لوگون کو راستہ نہ دکھلاوینگے

ع

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِىْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؑ اور وہی (اللہ پاک) ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جو ٹٹیون پر چڑہائے جاتے ہین (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیون پر نہین چڑہائے جاتے (یا تو اسلیے کہ بیل دار نہین جیسے تنہ دار درخت یا باوجود بیلدار ہونے کے عادت نہین جیسے خربزہ تربوز وغیرہ) اور کھجور کے درخت اور کھیتی (بھی اسی نے پیدا کیے) جنمین کھانے کی چیزین مختلف طور کی (حاصل) ہوتی ہین اور زیتون کو اور انار (بھی اسی نے پیدا کیے) جو (انار انار) باہم (اور زیتون زیتون باہم رنگ مزہ و شکل و مقدار وغیرہ مین سے بعضی صفات مین کبھی) ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہین اور (کبھی) ایکدوسرے کے مشابہ نہین بھی ہوتے (اور اللہ نے ان چیزونکو پیدا کرکے اجازت دی ہے کہ) ان سبکا پیداوار کھاؤ (خواہ اسی وقت سے سہی) جب وہ نکل آوے (اور پکنے بھی نہ پاوے) اور (البتہ اسکے ساتھ اتنا ضرور ہے کہ) اُسمین جو حق (شرع سے) واجب ہے (یعنی خیر خیرات) وہ اُسکے کاٹنے (توڑنے) کے دن (مسکینون کو) دیا کرو اور (اس دینے مین بھی) حد (اذن شرعی) سے مت گذرو یقیناً وہ (یعنی اللہ تعالی حد (اذن شرعی) سے گذرنے والونکو ناپسند کرتے ہین اور (جسطرح باغ اور کھیت اللہ نے پیدا کیے ہین اسیطرح حیوانات بھی چنانچہ) مواشی مین اونچے قد کے (بھی) اور چھوٹے قد کے (بھی اسی نے پیدا کیے اور اُنکے بارہ مین بھی مثل باغ اور کھیت کے اجازت دی کہ) جو کچھ اللہ تعالی نے تمکو دیا ہے (اور شرع سے حلال کیا ہے) اسکو کھاؤ اور (اپنی طرف سے تحریم کے احکام تراش کر) شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے (کہ تمکو باوجود وضوح دلائل حق کے گمراہ کر رہا ہے اور یہ مواشی جنمین تحلیل و تحریم کر رہے ہو) آٹھ نر و مادہ (پیدا کیے) یعنی بھیڑ (اور دنبہ) مین دو قسم (ایک نر ایک مادہ) اور بکری مین دو قسم (ایک نر اور ایک مادہ) آپ (ان سے) کہیے کہ (یہ تو بتلاؤ کہ) کیا اللہ تعالی نے ان دونون (جانورون کے) نرونکو حرام کہا ہے یا دونون مادہ کو (حرام کہا ہے) یا اُس (بچہ) کو جسکو دونون مادہ (اپنے) پیٹ مین لیے ہوئے ہون (وہ بچہ نر ہو یا مادہ یعنی تم جو مختلف صورتون سے تحریم کے مدعی ہو تو کیا تحریم اللہ تعالی نے فرمائی ہے) تم مجھکو کسی دلیل سے تو بتلاؤ اگر (اپنے دعوی مین) سچے ہو

السابعة ثمانية بدل من حمولة وفرشا الثامنة الزوج كما يطلق على مجموع يطلق على كل واحد منهما التاسعة الضان والمعز تفصيل للفرش كما نقله في الروح عن شيخ الاسلام قال ولعل تقديمها في التفصيل مع تاخر اصلها في الاجمال لكون هذين النوعين عرضة للاكل الذي هو معظم ما يتعلق به الحل والحرمة وهو السر في الاقتصار على الامر به في قوله تعالى كلوا من غير تعرض للانتفاع بالحمل والركوب وغير ذلك مما حرموه في السائبة واخواتها اه العاشرة لعل تخصيص الازواج الثمانية بالذكر مع كون الحل غير مختص بها لان تصرفات المشركين بالتحليل والتحريم انما كان في هذه الحادية عشر الابل جمع لا واحد له الثانية عشر في الروح وانما لم يؤيد سبحانه الامر عقيب تفصيل الانواع الاربعة بان يقال قل آ الذكور حرم ام الاناث لم ما اشتملت عليه ارحام الاناث لما في التكرير من المبالغة ايضا في الالزام والتبكيت الثالثة عشر في الروح وانما لم يل المنكر وهو التحريم

الهمزة والجاري في الاستعمال ان ما انكر وليها لان ما في النظم الكريم ابلغ وبيانه على ما قال السكاكي ان اثبات التحريم يستلزم اثبات محله لا محالة فاذا انتفى محله وهو الموارد الثلاثة لزم انتفاء التحريم على وجه برهاني اه قلت وعلم به ان محط الفائدة هو التحريم من الله فحاصل الآية مطالبتهم بما يثبت به ان الله حرم كالمانع وليس المقصود بقوله آ الذكرين الاستدلال على نفي التحريم كالمدعي كما قرره في الجلالين لانه كما في الروح بعيد للان لقائل ان يقول ان العلة ليست محصورة بل يمكن كونها بحيرة او سائبة او غير ذلك علمنا اه الرابعة عشر ذكر النخل بعد جنات تخصيص بعد تعميم لكون النخل اكثر رغبة لهم الخامسة عشر الثمر عام للزرع والاشجار حقيقة او مجازا و معنى معروشات ما يحمل على العريش وهو عيدان تصنع كهيئة السقف ويوضع الكرم عليها ۱۲

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ

آپ کہدیجیے کہ جو کچھہ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہین اُنمین تو مین کوئی حرام غذا پاتا نہین کسی کھانے والے کے لیے جو اُسکو کھاوے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہی یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنیوالا ہو تو واقعی آپکا رب غفور رحیم ہے۔

یہ تو چھوٹے قد والے کے متعلق بیان ہوا آگے بڑے قد والونکا بیان ہی کہ بھیڑ بکری مین بھی نر و مادہ پیدا کیا جیسا بیان ہوا) اور (اسطرح) اونٹ مین دو قسم (ایک نر اور ایک مادہ) اور گاے (اور بھینس) مین دو قسم (ایک نر اور ایک مادہ پیدا کیے) آپ (ان سے اس باب مین بھی) کہیے کہ (یہ تو بتلاؤ کہ) کیا اللہ تعالی نے ان دونون (جانور) کے نرونکو حرام کہا ہی یا دونون مادہ کو (حرام کہا ہے) یا اُس (بچہ) کو جسکو دونون مادہ (اپنے) پیٹ مین لیے ہوئے ہون (وہ بچہ نر ہو یا مادہ اسکا بھی وہی مطلب ہی کہ تم جو مختلف صورتون سے تحریم کے مدعی ہو تو کیا یہ تحریم اللہ تعالی نے فرمائی ہے اسپر کوئی دلیل قائم کرنا چاہیے جسکے دو طریقے ہین ایک تو یہ کہ کسی رسول و فرشتہ کے واسطے سے ہو سو مسئلہ نبوت و وحی سے تو تمکو انکار ہی ہے اس شق کو تو اختیار کر نہین سکتے پس دوسرا طریق دعوی کرنے کے لیے متعین ہو گیا کہ خود خدا تعالی نے بلا واسطہ تمکو یہ حکم دیے ہون تو) کیا تم (اُسوقت) حاضر تھے جس وقت اللہ تعالے نے تمکو اس (تحریم و تحلیل) کا حکم دیا (اور ظاہر ہے کہ اسکا دعوے بھی نہین ہو سکتا پس ثابت ہو گیا کہ انکے پاس کوئی دلیل نہین) تو (بعد ثبوت اس امر کے کہ اس دعوی پر کوئی دلیل نہین یقینی بات ہی کہ) اُس سے زیادہ کون ظالم (اور کاذب) ہوگا جو اللہ تعالی پر بلا دلیل (تحلیل و تحریم کے باب مین) جھوٹ تہمت لگائے تاکہ لوگون کو گمراہ کرے (یعنی یہ شخص بڑا ظالم ہوگا اور) یقیناً اللہ تعالی ظالم لوگونکو (جنت کا) رستہ (آخرت مین) نہ دکھلاوینگے (بلکہ دوزخ مین بھیجین گے پس یہ لوگ بھی اس جرم کی سزا مین دوزخ مین جاوینگے) **ف** اس آیت مین جو حق شرعی خیر خیرات کا ذکر ہی اُس سے عشر مراد نہین جو کہ زمین کی زکوۃ ہی جیسا در منثور مین سنن بیہقی سے ابن عباس رض کا قول منقول ہی کہ اسکو یعنی اُسکے وجوب کو عشر و نصف عشر نے منسوخ کر دیا اور اُسی مین ابو داؤد کے ناسخ و منسوخ سے سفیان کا سوال اور سدی کا جواب منقول ہی کہ یہ آیت مکیہ ہی عشر و نصف عشر سے اسکا وجوب منسوخ ہے اور سدی نے اسی قول کو علماء کیطرف منسوب کیا ہی اھ اور زکوۃ مدینہ مین فرض ہوئی تھی کذا فی الدر المختار۔ اور اسراف مین اذن شرعی کی قید اسلیے لگائی کہ وجوب شرعی سے تجاوز کرنا اسراف نہین ہی۔ اور حصاد کی قید اس اعتبار سے ہی کہ اُسوقت دیا جاتا ہی ورنہ وجوب اسکے قبل ہو جاتا ہی یعنی جب آفات سے امن ہو جاوے پس اسکے بعد جو خود خرچ کریگا وہ یاد رکھے کذا فی الدر المختار پس اس جزو کے اعتبار سے یہ منسوخ نہین۔ **ربط** اوپر مشرکین کی تحلیل و تحریم مخترع کا ابطال فرمایا ہی آگے بھی اُسی مضمون کی تائید ہی کہ جن حیوانات مین کلام ہو رہا ہی اُنمین حرام تو فلان فلان چیزین ہین تم اپنی طرف سے اختراع کیون کرتے ہو نیز اسمین اُنکے ایک دوسری گمراہی کیطرف بھی اشارہ ہی کیونکہ دم مسفوح و مذبوح علی اسم غیر اللہ کا کھانا انمین معتاد تھا پس اوپر تحریم حلال کا ذکر تھا اور یہ تحلیل حرام کا ذکر ہی **مطعومات محرمہ** قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ۱۴۶ آپ کہدیجیے کہ (جن حیوانات مین کلام ہو رہا ہی اُنکے متعلق) جو کچھہ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہین اُنمین تو مین کوئی حرام غذا پاتا نہین کسی کھانے والے کے لیے جو اُسکو کھاوے (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) مگر (ان چیزونکو البتہ حرام پاتا ہون وہ) یہ کہ وہ مردار (جانور) ہو (یعنی جو باوجود وجوب الذبح ہونیکے بلا ذبح شرعی مر جاوے) یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ (خنزیر) بالکل ناپاک ہی (اسی لیے اُسکے سب اجزا نجس اور حرام ہین ایسا نجس نجس العین کہلاتا ہی) یا جو (جانور وغیرہ) شرک کا ذریعہ ہو (اسطرح) کہ (بقصد تقرب) غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو (سو یہ سب حرام ہین) پھر (بھی اسمین اتنی آسانی رکھی ہے کہ) جو شخص (بھوک سے بہت ہی) بیتاب ہو جاوی بشرطیکہ نہ تو (کھانے مین) طالب لذت ہو اور نہ (قدر ضرورت و حاجت سے) تجاوز کرنے والا ہو تو (اُس حالت مین ان حرام چیزونکے کھانے مین بھی اُس شخص کو کچھہ گناہ نہین ہوتا) واقعی آپ کا رب (اس شخص کے لیے) غفور رحیم ہی (اسیوقت مین رحمت فرمائی کہ گناہ کی چیزین گناہ اُٹھا دیا) **ف** ایسے ہی الفاظ کے قریب قریب ایک آیت ربع پارہ سیقول کے قریب گذر چکی ہی وہان اسکی تفسیر بلا ملاحظہ فرما لیجاوے۔ اور یہ جو قید لگائی گئی کہ جن حیوانات مین کلام ہو رہا ہی

ملحقات الترجمة

لہ قوله فی اوحی بذریعہ وحی لم یخصص بالقرآن لیشمل المتلو وغیر المتلو ۱۲ **لہ** قوله فی محرما غذا اشارة الی التقدیر الموصوف ۱۲ **لہ** قوله فی طاعم مرد یا عورت اشارة الی کونه عاما علیهم فی قولهم خالصة لذکورنا الخ ۱۲ **لہ** قوله فی ما اهل وغیره لان الحرمة بالاهلال لا یختص بالحیوان ۱۲ **لہ** قوله فی فسقا ذریعہ اشارة الی ان تسمیة سبب الفسوق فسقا مجازا مبالغة ۱۲

النحو الا ان یکون منه الاستثناء ای لا اجد فی حال من الاحوال الا فی حال کون الطعام احد هذه ۱۲

البلاغة قوله فانه رجس جملة معترضة لتحقیق العلة ۱۲

اختلاف القراءة فی قراءة میتة بالرفع فکان تامة ویکون قوله او مسفوحا عطفا علی ان یکون ۱۲

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گائے اور بکری میں سے اُن دونوں کی چربیاں اُنپر ہمنے حرام کر دی تھی مگر وہ جو اُن کی

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ

پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو۔ اُنکی شرارت کے سبب ہمنے اُن کو یہ سزا دی تھی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔ پھر اگر یہ آپکو کاذب کہیں تو آپ فرما دیجیے کہ تمہارا رب

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اُس کا عذاب مجرم لوگوں سے نہ ٹلے گا۔

اس سے یہ شبہ جاتا رہا کہ کیا بجز ان چار چیزوں کے اور کوئی چیز حرام نہیں حالانکہ احادیث میں اور حیوانات کی حرمت بھی آئی ہے **ربط** اوپر جو مضمون مذکور تھا آگے اُسکے متعلق ایک شبہ کا جواب ہے کہ مطعومات زیر بحث میں بجز مستثنیات مذکورہ کے سبکو حلال کہا گیا ہے حالانکہ بعض اہل کتاب سے معلوم ہوا کہ بعضے اور حیوانات بھی حرام ہیں جواب یہ ہے کہ یہ تحریم صرف یہود کے لیے ایک عارض کی وجہ سے ہوئی تھی جو اب منسوخ ہو گئی پس دعوی مذکورہ بحالہا صحیح اور اُسکی نقیض بحالہ غلط ہے **دفع دخل مقدر بر مضمون سابق تحقیق تحریم بعضے اشیاء بر یہود** وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور یہود پر ہمنے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گائے اور بکری (کے اجزاء) میں سے اُن دونوں کی چربیاں اُن (یہود) پر ہمنے حرام کر دی تھی مگر وہ (چربی مستثنےٰ تھی) جو اُن (دونوں) کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو (چربی) ہڈی سے ملی ہو (باقی سب چربی حرام تھی سو ان چیزوں کی تحریم فی نفسہ مقصود نہ تھی بلکہ) اُنکی شرارت کے سبب ہمنے اُنکو یہ سزا دی تھی اور ہم یقیناً سچے ہیں **ف** شروع پارہ لن تنالوا آیت کل الطعام کان حلا الخ اور شروع پارہ لا یحب اللہ آیت فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات الخ میں قدرے اس تحریم اور علت تحریم کا بیان گذر چکا دیکھ لیا جاوے اور یہود کا اس تحریم کو قدیم کہنا بھی آیت اولی کی تمہید میں مذکور ہوا ہے یہاں انا لصادقون سے اُنکے اس قول کی تکذیب بھی ہو گئی۔ اور ظفر سے مراد کھر ہے۔ اور جو چربی ان مذکورہ کے سوا ہوں وہ حرام نہیں مثلاً گردہ کی چربی۔ درمنثور میں اس باب میں آثار مذکور ہیں اور اونٹ بنی اسرائیل پر قبل توراۃ کے حرام تھا **ربط** اوپر مضمون تحلیل و تحریم کے متعلق ایک شبہ کا جواب مذکور ہو چکا ہے۔ آگے اُسکے متعلق ایک دوسرے شبہ کا جواب ہے وہ شبہ یہ ہے کہ اگر اس بحث میں مشرکین کا یہ طریقہ اللہ تعالی کے نزدیک باطل ہے تو باوجود قدرت الٰہیہ کے انکو سزا کیوں نہیں ہوتی تو اس سے تو دوسری جانب کذب کا نعوذ باللہ شبہ ہوتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ قدرت تو عذاب کی مصحح اور انکا بطلان اُسکی مقتضی ہے لیکن اللہ تعالی کی رحمت ایک وقت خاص تک اُسکی مانع ہے پھر جب وہ وقت آ جاوے گا تب وہ اقتضا ظاہر ہو جاوے گا **جواب شبہ ناشی از تاخیر عذاب** فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ پھر (اس تحقیق مذکور کے بعد بھی) اگر یہ (مشرکین) آپکو (نعوذ باللہ اس مضمون میں صرف اسوجہ سے) کاذب کہیں (کہ ان پر عذاب نہیں آتا) تو آپ (جواب میں) فرما دیجیے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے (بعض حکمتوں سے جلدی مواخذہ نہیں فرماتا) اور (اس سے یوں نہ سمجھو کہ ہمیشہ یوں ہی بچے رہینگے جب وہ وقت معین آ جاوے گا پھر اُسوقت) اُسکا عذاب مجرم لوگوں سے (کسیطرح) نہ ٹلیگا **ف** یہ جواب تحقیقی ہے اور اسکا الزامی جواب بھی ظاہر ہے کہ اگر عذاب عاجل نہ ہونا دلیل ہے حق ہونیکی تو اس بنا پر مسلمانوں کا طریق بھی جو کہ اُسکی نقیض ہے حق ہوگا اور یہ مستلزم ہے اجتماع نقیضین کو ایک شی کا حق ہونا بھی حق ہو اور باطل ہونا بھی حق ہو معلوم ہوا کہ یہ شبہہ محض سفسطہ ہے **ربط** اوپر مشرکین کے رسوم شرکیہ از قبیل تحریم و تحلیل کے متعلق دو شبہوں کا جواب گذر چکا آگے اس تحریم اور اسکے منشاء یعنی شرک کے متعلق ایک تیسرے شبہہ کا جواب ہے وہ شبہہ عقلی یہ ہے کہ وہ ان امور کے جواز اور استحسان پر یوں استدلال کرتے تھے کہ ہم جو کچھ شرک اور تحریم کر رہے ہیں اگر یہ اللہ تعالے کو ناپسند ہوتا تو ہمکو اپنی مرضی کے خلاف یہ کام کیوں کرنے دیتا اس سے معلوم ہوا کہ اُسکو یہ امور ناپسند نہیں اسکا جواب اس آیت میں دو طور پر دیا گیا ایک کا حاصل مطالبہ دلیل ہے جسکو اصطلاح مناظرہ میں منع کہتے ہیں وہ یہ کہ یہ مقدمہ ایک دعوی ہے کہ صدور پر قدرت دینا مستلزم رضا کو ہے خود اسپر اقامت دلیل کی احتیاج ہے ہل عندکم من علم میں یہی جواب ہے۔ دوسرے جواب کا حاصل خود اقامت دلیل ہے

ملحقات الترجمة

ف قوله فی کذبوك مشرکین ہو احد التوجیہین فی المرجع وہو الراجح عندی کما ہو مقتضی المقام لان السیاق والسباق فی کلامہم ۱۲

اللغات فی الروح سمی الحافر ظفرا مجازا وہذا ان اشتبعدہ بعضہم لکن یحرمتہ فی التوراۃ کما نقلہ الحقانی مؤید لذلک ۱۲ **النحو** قوله ذلك مبتدأ خبرہ ما بعدہ والعائد محذوف ای جزیناہم ایاہ ۱۲

البلاغة قوله شحومہما لم یقل الشحوم مع کفایتہ لان الاضافة افادت زیادۃ الربط والتاکید کما یقال اخذت من زید مالہ وہو متعارف فی کلامہم ۱۲

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

یہ مشرکین یوں کہنے کو ہیں کہ اگر اللہ تعالے کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے اسیطرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی

حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝

یہانتک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا آپ کہیے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اسکو ہمارے روبرو ظاہر کرو تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ

آپ کہیے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لے آتا آپ کہیے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات پر شہادت دیں کہ اللہ تعالی نے ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے

فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۝ ع ۱۸ / ۵

پھر اگر وہ گواہی دیدیں تو آپ اس شہادت کی سماعت نہ کیجئے اور ایسے لوگوں کے باطل خیالات کا اتباع مت کرنا جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو ٹھیراتے ہیں

اس دلیل کے بطلان پر جسکو اصطلاح مین نقض کہتے ہین وہ یہ کہ اس سے رسل کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ رسل شرک اور تحریم مخترع کو باطل کہتے رہے اور اس دلیل سے اسکا حق ہونا لازم آتا ہے اور رسل کا صدق دلائل قطعیہ عقلیہ سے ثابت ہے پس انکا کذب محال ہے اور جو مستلزم محال کو ہو وہ محال ہے پس یہ دلیل مشرکین کی منقوض ہوئی کذلک کذب الذین مین اسکی طرف اشارہ ہے اور جواب اول کی تقریر ایک الزام سے اظہر ہے کہ اس سے تو لازم آتا ہے کہ جمیع امور جو کچھ واقع ہو رہے ہیں سب حق ہوں اور یہ صریح اجتماع متناقضین ہے جیسا جواب شبہہ دوم مین مذکور ہوا چونکہ یہ جواب الزامی بہت ظاہر تھا اسلیے مذکور نہین ہوا پھر ان دونوں جوابوں پر بطور تفریع کے فرمایا ہے کہ دلیل عقلی کا حال تو معلوم ہوا دوسرا طریق اثبات مدعا کا نقل صحیح ہے اگر دلیل عقلی سے عاجز ہو تو دلیل نقلی ہی لاؤ قل ہلم مین اسطرف اشارہ ہے۔ اور سیقول مین جیسا مفسرین نے تصریح کی ہے مشرکین کے اس شبہہ پیش کرنیکی پیشینگوئی ہے جسکا وقوع بعد مین ہوا جیسا کہ سورۂ نحل کے رکوع پنجم کے شروع مین ہے وقال الذین اشرکوا الخ اور ایکا یہ بھی ایک معجزہ ہے

جواب تشبیہ متعلق شرک و تحریم سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝١٤٨ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝١٤٩ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۝١٥٠ ع یہ مشرکین یوں کہنے کو ہین کہ اگر اللہ تعالی کو (بطور رضا[۲] کے یہ امر) منظور ہوتا کہ ہم شرک اور تحریم نکرین یعنی اللہ تعالی عدم شرک و عدم تحریم کو پسند کرتے اور شرک و تحریم کو ناپسند کرتے) تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا (شرک کرتے[۳]) اور نہ ہم (اور ہمارے بزرگ) کسی چیز کو (جنکا اوپر ذکر ہوا ہے) حرام کہہ سکتے (اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی اس شرک اور تحریم سے ناراض نہین اللہ تعالی جواب دیتے ہین کہ یہ استدلال اسلیے باطل ہے کہ مستلزم تکذیب رسل کو ہے پس یہ لوگ رسول کی تکذیب کر رہے ہین اور جسطرح یہ کر رہے ہین) اسیطرح جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہین انہون نے بھی (رسولون کی) تکذیب کی تھی یہانتک کہ انہون نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا (خواہ دنیا مین جیسا اکثر کفار سابقین پر نزول عذاب ہوا ہے یا مرنیکے بعد تو ظاہر ہی ہے اور یہ اشارہ ہے اسطرف کہ ان لوگونکے ان کفریات کے مقابلہ مین صرف قولی جواب اور مناظرہ پر اکتفا نہ کیا جاویگا بلکہ مثل کفار سابقین عملی سزا بھی دیجاویگی خواہ دنیا مین بھی یا صرف آخرت مین آگے دوسرے جواب دینے کے لیے ارشاد ہے کہ) آپ (ان سے) کہیے کہ کیا تمہارے پاس (اس مقدمہ پر کہ صدور کی قدرت دینا مستلزم رضا ہے) کوئی دلیل ہے (اگر ہے[۴]) تو اسکو ہمارے روبرو ظاہر کرو (اصل یہ ہے کہ دلیل وغیرہ کچھ بھی نہین) تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتین بناتے ہو (اور دونون جواب دیکر) آپ (ان سے) کہیے کہ بس[۶] (دونون جوابونسے معلوم ہوا کہ) پوری حجت اللہ ہی کی رہی (اور تمہاری حجت باطل ہو گئی) پھر (اسکا مقتضا تو یہ تھا کہ تم سب راہ پر آجاتے مگر اسکی توفیق خدا ہی کیطرف سے ہے) اگر وہ چاہتا تو تم سبکو راہ (راست) پر لے آتا (مگر حق تعالی کی بہت سی حکمتین ہین کسیکو توفیق دی کسیکو نہین دی البتہ اظہار حق اور اعطاء اختیار و ارادہ سبکے لیے عام ہے۔ آگے دلیل نقلی

ملحقات الترجمہ

[۱] قولہ فی آخر التمہید نحل الخ فان قلت ان النحل قد نزل قبل سورۃ الانعام کما مر فی حواشی قولہ تعالی وقد فصل لکم قلت قد مر جوابہ ایضا ان التقدم باعتبار اکثر الاجزاء فیمکن ان قولہ تعالی وقال الذین اشرکوا یکون متاخرا عن قولہ سیقول الخ ۱۲ [۲] قولہ فی لو شاء بطور رضا فارتفع الاشکال بان ہذہ الآیۃ تدل علی ان المشیۃ لم تتعلق بقبائحہم وقولہ تعالے فلو شاء الخ یدل علی انہا تعلقت بقبائحہم من عدم الاہتداء وجہ الارتفاع ظاہر فان الاولی بمعنی للرضاء والثانیۃ بمعنے الارادۃ و شتان ما بینہما ۱۲ [۳] قولہ فی ولا اٰباؤنا شرک کرتے اشارۃ الی وجہ تصحیح عطف المظہر علی المضمر المرفوع بلا فصل حاصلہ ان الفعل الفاصل مقدر ہہنا ای ولا اشرک اٰباؤنا فبعضہم اعتبر کلمۃ لا فاصلۃ ۱۲ [۴] قولہ فی حرمنا اور ہمارے اشارۃ الی ان الضمیر فی حرمنا لہم ولآبائہم جمیعا ۱۲ [۵] قولہ فی فتخرجوہ اگر ہے لان الشرط مقدر فی جواب الاستفہام ۱۲ [۶] قولہ فی فللہ پس دونون اشارہ بہ لمعنے الفاء ۱۲

اللغات البالغۃ ای التی بلغت غایۃ المتانۃ والقوۃ والمراد بہا الکتاب او الرسول او الجمیع۔ قولہ ہلم اسم فعل متعد و لازم بمعنی احضر و اقبل ۱۲

البلاغۃ قولہ ان اللہ حرم ہذا ولم یزد ان اللہ امر بالشرک کما ہو مقتضی ذکرہما معا فی السابق ولعل وجہہ ان التحریم اہون فی الاثبات من الشرک فان الحل یحتمل النسخ لا التوحید فلما عجزوا عن اقامۃ الحجۃ علی الاخف اثباتا فکیف بالاعسر اثباتا فافہم۔ قولہ ذاقوا فی الرحمۃ فیہ ایماء الی ان لہم عذابا مدخرا عند اللہ تعالے لان الذوق اول ادراک الشیء ۱۲

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ

آپ کہیے کہ آؤ مین تمکو وہ چیزین پڑھ کر سناؤن جنکو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو ہم

نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

اُن کو اور تم کو رزق دین گے　اور بیحیائی کے جتنے طریقے ہین اُنکے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ ہو. اور جسکا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اُس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر اسکا تمکو تاکیدی حکم دیا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ

تاکہ تم سمجھو　اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ　مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہانتک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے　اور ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا

اُسکی امکان سے زیادہ تکلیف نہین دیتے　اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اُسکو پورا کیا کرو ان کا اللہ تعالیٰ نے تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو　اور یہ کہ یہ دین

صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے　سو اسی راہ پر چلو　اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تمکو اللہ کی راہ سے جدا کر دین گی　اسکا تمکو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو

کے مطالبہ کیلیے ارشاد فرماتے ہین کہ آپ (انسے) کہیے کہ (اپنی دلیل عقلی کا حال تو تمکو معلوم ہوا اچھا اب کوئی صحیح دلیل نقلی پیش کرو مثلاً) اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات پر (باقاعدہ) شہادت دین کہ اللہ تعالیٰ نے ان (مذکورہ) چیزونکو حرام کر دیا ہے (باقاعدہ شہادت وہ ہے جو مبنی ہو مشاہدہ پر یا ایسی دلیل قطعی پر جو افادہ یقین مین برابر ہو مشاہدہ کے جیسا ام کنتم شہداء اذ وصکم اسطرف مشیر ہے) پھر اگر (اتفاق سے کسیکو فرضی جھوٹے گواہ بنا کر لے آوین اور) وہ (گواہ اسکی) گواہی (بھی) دیدین تو (چونکہ وہ شہادت یقیناً بے قاعدہ اور محض سخن سازی ہوگی کیونکہ مشاہدہ بھی مفقود اور مشاہدہ کا مماثل بھی مفقود اسلیے) آپ اس شہادت کی سماعت نہ فرمایئے اور (جب انکا مکذب ہونا جیسا کہ ولا حرمنا الخ اور کذلک کذب الخ دال ہے اور منکر آخرت ہونا جیسا بہت آیات دال ہین اور مشرک ہونا جیسا ما اشرکنا الخ دال ہی ثابت ہوگیا تو اے مخاطب) ایسے لوگونکے باطل خیالات کا (جنکا بطلان ابھی ثابت ہو چکا) اتباع مت کرنا جو ہماری آیتونکی تکذیب کرتے ہین اور جو آخرت پر ایمان نہین رکھتے (اور اسی سبب سے نڈر ہو کر حق کی تلاش نہین کرتے) اور وہ (استحقاق معبودیت مین) اپنے رب کے برابر دوسرونکو ٹھیراتے ہین (یعنی شرک کرتے ہین) ربط اوپر مشرکین کی تحریم مخترع پر انکار تھا آگے محرمات واقعیہ کو جنمین اہل جاہلیت مبتلا تھے ارشاد فرماتے ہین بعض کو تو تفصیلاً نواہی مین صراحۃً اور اوامر مین دلالۃً اور بقیہ کو اجمالاً بذا صراط مین پس اس انکار اور اس ارشاد کے مجموعہ سے انکے حال پر تعریض ہوگئی کہ عجب بات ہے جو امور واقع مین حرام ہین انمین تو مبتلا ہین اور جو اشیاء واقع مین حلال تھین انمین تحریم کا اختراع کر رکھا ہے اس طرز سے گفتگو کرنا خطاب علے اسلوب الحکیم کہلاتا ہے **بیان بعض محرمات واقعیہ** قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ١٥٤

ملحقات الترجمہ

ا۵ قولہ فی حرم باقاعدہ وہ ہے اشار بقولہ ہذا لے امرین الاول ان الشہادۃ بالتسامع فی بعض الاحکام جائز والثانی ان الشہادۃ بل مشاہدۃ واقع من ہذہ الامۃ علے الامم ۱۲ ۲۵ قولہ فی فلا تشہد سماعت فی الروح فلا تصدقہم وارادۃ ہذا المعنی من لا تشہد لان الشہادۃ من لوازم التسلیم او ہو من باب المشاکلۃ اھ ۱۲ ۳۵ قولہ فی لا یؤمنون نڈر اشار بہ الے وجہ تخصیص عدم ایمانہم بالآخرۃ ہہنا ۱۲ ۴۵ قولہ فی التمہید ودلالۃً فاندفع بہ اشکال ان المنہیات لاشک فی تحریمہا لکن المامورات کیف تکون محرمۃ وجہ الاندفاع ان اضدادہا المفہومۃ منہا المدلولۃ بہا محرمۃ وقد اشرت الے ہذا المعنے بقولی فی آخر سکل حکم حرام ہوا ۱۲

اللغات تعالوا فی الروح ہو امر من التعالی والاصل فیہ ان یقولہ من ہو فی مکان عال لمن ہو اسفل منہ ثم اتسع فیہ بالتعمیم واستعمال المقید فی المطلق مجازا الاشد قیل جمع لا واحد لہ وقیل ہو مفرد وقیل ہو جمع شدۃ کنعمۃ وانعم **البلاغۃ** قولہ احسانا قال البیضاوی وضعہ موضع النہی عن الاساءۃ الیہما للمبالغۃ والدلالۃ علی ان ترک الاساءۃ فی شانہما غیر کاف بخلاف غیرہما اھ قولہ تعالیٰ من املاق فی الروح قیل المخاطب بقولہ من املاق من ابتلی بالفقر وبقولہ تعالیٰ خشیۃ املاق من یخشاہ فی المستقبل ولہذا قدم رزقہم ہہنا وقدم رزق اولادہم فی مقام الخشیۃ - قولہ تعالیٰ لا تقربوا تعلیق النہی بقربانہا للمبالغۃ قولہ بالقسط تاکید قولہ وصکم مکررا للتاکید تعقلون فی موضع وتذکرون فی آخر وتتقون فی ثالث ہو عندی تفنن وقیل التقوی عام وکان المضمون الاخیر عاما فناسبہ والخمسۃ المتقدمۃ کانوا یغلطون فیہا باعتقادہا امورا مستحسنۃ الا الاساءۃ بالوالدین فناسبہ تعقلون باعتبار الاکثر والاربعۃ المتاخرۃ لا یغلطون فیہا انما کانوا یترکون العمل بہا وینسونہا فناسبہ تذکرون ۱۲

ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيۡۤ اَحۡسَنَ وَتَفۡصِيۡلًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ

پھر ہمنے موسے کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنیوالون پر نعمت پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہو جاوے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ اپنے رب کے ملنے پر یقین

يُؤۡمِنُوۡنَ ۞ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۞

لاوین اور یہ ایک کتاب ہی جسکو ہمنے بھیجا بڑی خیر و برکت والی سو اُسکا اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تمپر رحمت ہو۔

آپ (انسے) کہیئے کہ آؤ مین تمکو وہ چیزین پڑھ کر سناؤن جنکو تمہارے رب نے تمپر حرام فرمایا ہی وہ (چیزین یہ ہین ایک) یہ کہ اللہ تعالی کیساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ (پس شریک ٹھیرانا حرام ہوا) اور (دوسرے یہ کہ) ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو (پس اُن سے بُری طرح رہنا حرام ہوا) اور (تیسرے یہ کہ) اپنی اولاد کو افلاس کے سبب (جیساکہ جاہلیت مین غالب عادت تھی) قتل مت کیا کرو (کیونکہ) ہم انکو اور تمکو (دونونکو) رزق (مقدر) دینگے (وہ تمہارے رزق مقدر مین شریک نہین ہین پھر کیون قتل کرتے ہو پس قتل کرنا حرام ہوا) اور (چوتھے یہ کہ) بیحیائی (یعنی بدکاری) کے جتنے طریقے ہین انکے پاس بھی مت جاؤ (پس زنا کرنا حرام ہوا) خواہ وہ علانیہ ہوا اور خواہ پوشیدہ ہو (وہ طریقے بھی ہین) اور (پانچوین یہ کہ) جسکا خون کرنا اللہ تعالی نے حرام کر دیا ہی اُسکو قتل مت کرو ہان مگر حق (شرعی) پر (قتل جائز ہی مثلاً قصاص مین یا رجم مین پس قتل ناحق حرام ہوا) اس (سب) کا تمکو (اللہ تعالی نے) تاکیدی حکم دیا ہی تاکہ تم (انکو سمجھو (اور سمجھ کر عمل کرو) اور (چھٹے یہ کہ) یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ (یعنی اُسمین تصرف مت کرو) مگر ایسے طریقے سے (تصرف کی اجازت ہے) جوکہ (شرعاً) مستحسن ہی (مثلاً اُسکے کام مین لگانا اُسکی حفاظت کرنا اور بعض اولیاء اور اوصیاء کو اُسمین یتیم کے لیے تجارت کرنیکی بھی اجازت ہے) یہانتک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہونچ جاوی (اُسوقت تک ان تصرفات مذکورہ کی بھی اجازت ہی اور پھر اُسکا مال اُسکو دیدیا جاویگا بشرط سفیہ نہ ہونیکے پس تصرف غیر مشروع مال یتیم مین حرام ہوا) اور (ساتوین یہ کہ) ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ (کہ کسیکا حق اپنے پاس نہ رہے اور نہ آوے پس اسمین دغا کرنا حرام ہوا اور یہ احکام کچھ دشوار نہین کیونکہ) ہم (تو) کسی شخص کو اُسکے امکان سے زیادہ (احکام کی) تکلیف (بھی) نہین دیتے (پھر ان احکام مین کوتاہی کیون کیجاوے) اور (آٹھوین یہ کہ) جب تم (فیصلہ یا شہادت وغیرہ کے متعلق کوئی) بات کیا کرو تو (اُسمین) انصاف (کا خیال) رکھا کرو گو وہ شخص (جسکے مقابلہ مین وہ بات کہہ رہے ہو تمہارا) قرابت دار ہی ہو (پس خلاف عدل حرام ہوا) اور (نوین یہ کہ) اللہ تعالی سے جو عہد کیا کرو (جیسے قسم یا نذر بشرط اُسکے مشروع ہونے کے) اُسکو پورا کیا کرو (پس اُسکا عدم ایفا حرام ہوا) ان (سب) کا اللہ تعالی نے تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو) اور یہ (بھی کہدیجیے) کہ (کچھ ان ہی احکام کی تخصیص نہین بلکہ) یہ دین (اسلام اور اُسکے تمام احکام) میرا رستہ ہے (جسکی طرف مین باذن الٰہی دعوت کرتا ہون) جوکہ (بالکل) مستقیم (اور راست) ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہون پر مت چلو کہ وہ راہین تمکو اللہ کی راہ سے (جسکی طرف مین دعوت کرتا ہون) جدا (اور دور) کر دینگی اسکا تمکو اللہ تعالی نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم (اس راہ کے خلاف کرنے سے) احتیاط رکھو ف مال یتیم کے احکام سورہ نساء کے شروع مین گذر چکے ہین ملاحظہ کر لیا جاوے اور اثناء ترجمہ مین جو بعض اولیاء و بعض اوصیاء کہا گیا مراد اس سے قاضی اور جد یتیم اور باپ اور جد کا وصی ہی انکے سوا کسیکو تصرف تجارت مال یتیم مین جائز نہین اور احکام قسم کے پارہ اذا سمعوا مین گذر چکے ہین ربط اوپر شرک فی العقائد و التحلیل والتحریم کا رد مع اُسکے مضامین متعلقہ کے بہت بسط سے فرمایا گیا آگے مسئلہ نبوت پر جوکہ تعالوا اتل ما حرم ربکم الخ سے اور ہذا صراطی الخ سے بھی مفہوم ہے بحث ہے کہ نبوت کوئی امر غریب نہین ہی اول اور اور انبیاء ہوئے جنمین موسے علیہ السلام مشہور و معروف ہین اخیر مین آپ صاحب وحی ہوگئے اسکا انکار کیون کیا جاتا ہی

نزول کتاب بر موسی علیہ السلام و بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيۡۤ اَحۡسَنَ وَتَفۡصِيۡلًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ۞ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۞ ۱۵۶

النحو قوله تماما وكذا ما بعده في موقع المفعول له وجاز حذف اللام لكونه بمعنى اتماما وجاز ان يكون حالا كذا في الروح ۱۲

البلاغة قوله تماما على الذي الخ كونه تفصيلا وصف له في ذاته وكونه هدى ورحمة وصف له باعتبار المكلفين الاول بالنظر الى جميعهم والثاني بالنظر الى المؤمنين خاصة واما كونه تماما فهو داخل في كونه رحمة باعتبار كون بعض المؤمنين لاتيانه بالتطوعات والاخلاص المكمل وقدم لكونه اشرف واما قوله مبٰركٌ فصادق للتفصيل وهدى ورحمة عين ما صرح به فيما قبل ولما لم يكن وصف التمام غير خارج عن الرحمة لم يعد ذكره ههنا وشمل الجميع مبارك ۱۲

اختلاف القراءة في قراءة احسن بالرفع اى على الوجه الذي هو احسن وهو المشهور او على العامل الذي هو احسن عملا كما في قوله تعالى ومن احسن دينا ۱۲

ملحقات الترجمة

ل۱ قوله في ان لا تشركوا ۱ وہ چیزین اشارالی ان مفسرة كما اختاره الزمخشري والبيضاوي وفي البيضاوي ولا يمنعه تعليق الفعل المفسر بما حرم فان التحريم باعتبار الاوامر يرجع الى اضدادها ۱۲ **ل۲** قوله في املاق غالب لان بعض القتل كان بسبب العار ۱۲ **ل۳** قوله في لا نكلف دشوار نہین اشارة الى المقصود من الجملة كما في الروح من تهوين امر ما تقدم من التكليفات ليقبلوا عليها ۱۲ **ل۴** قوله في بعهد الله قسم كذا في الروح ويتأيد بقوله تعالى في النحل واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الايمان ۱۲ **ل۵** قوله في وان هذا یہ بھی اشارة الى كونه معطوفا معنى على تعالوا واخلافی جیز قل ولم ارمن اختار هذا العطف ويؤيده قراءة ان بكسر الهمزة وتشديد النون واما وجه صحة ان بالفتح والتشديد مع اقتضاء قل للكسر فيمكن ان يكون بتقدير اخبرای قل تعالوا واخبرهم ان هذا صراطي وفي قراءة ان بالفتح والمخففة على كونها مخففة من المثقلة ۱۲ **ل۶** قوله ہنالک تخصیص نہین اشارة الى وجه زيادة هذه الجملة من التنبيه على ان جميع شرائعي واجب اتباعها كهذه الاحكام المتسقة واما تخصيص هذه بالذكر لكونها محكمة لم تنسخ في شريعة ۱۲ **ل۷** قوله في صراطي جسکی طرف اشارالی وجه اضافته اليه صلى الله عليه وسلم **ل۸** قوله ہنالک باذن الٰہی اشارة به الى ان هذا الصراط في الحقيقة هو صراط الله ومن ثم اضيف اليه تعالى في سبيله ۱۲

أَن تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أُنزِلَ ٱلْكِتَٰبُ عَلَىٰ طَآئِفَتَيْنِ مِن قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَٰفِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا۟ لَوْ أَنَّآ أُنزِلَ عَلَيْنَا

کبھی تم لوگ یون کہنے لگتے کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے اُنپر نازل ہوئی تھی اور ہم اُنکے پڑھنے پڑھانے سے محض بےخبر تھے یا یون کہتے کہ اگر ہمپر کوئی

ٱلْكِتَٰبُ لَكُنَّآ أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ

کتاب نازل ہوتی تو ہم انسے بھی زیادہ راہ پر ہوتے سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک کتاب واضح اور رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آچکی ہے سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتلاوے

وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى ٱلَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ ءَايَٰتِنَا سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ بِمَا كَانُوا۟ يَصْدِفُونَ ۝

اور اس سے روکے ہم ابھی ان لوگون کو جوکہ ہماری آیتون سے روکتے ہین اُن کے اس روکنے کے سبب سخت سزا دین گے۔

ان تقولوا انما انزل الکتٰب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستہم لغفلین ۝ او تقولوا لو انا انزل علینا الکتٰب لکنا اھدٰی منھم ج فقد جاءکم بینۃ من ربکم وھدی ورحمۃ ج فمن اظلم ممن کذب بایٰت اللہ وصدف عنھا سنجزی الذین یصدفون عن ایٰتنا سوء العذاب بما کانوا یصدفون ۝ پھر (مضمون ابطال شرک کے بعد[۱] ہم مسئلہ نبوت مین کلام کرتے ہین کہ ہمنے صرف آپ کو اکیلا نبی نہین بنایا جسپر یہ لوگ اسقدر شور وغل مچارہے ہین بلکہ آپ کے قبل) ہمنے موسے (علیہ السلام) کو (پیغمبر بناکر) کتاب (توراۃ) دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والون پر (ہماری) نعمت پوری ہو (کہ عمل کرکے ثواب کامل حاصل کرین)[۲] اور سب (ضروری)[۳] احکام کی (اُسکے ذریعہ سے) تفصیل ہوجاوے اور (اُسکے ذریعہ سے سبکو) رہنمائی ہو اور (ماننے والونکے لیے) رحمت ہو (ہمنے اس صفت کی کتاب اسلیے دی) تاکہ وہ لوگ (یعنی[۴] بنی اسرائیل) اپنے رب کے ملنے پر یقین لاوین (اور اعتقاد و لقاء سے سب احکام بجالاوین) اور (جب اُسکا اور اُسکے تتمہ[۵] انجیل کا دورہ ختم ہوچکا اسکے بعد) یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جسکو ہمنے (آپکے پاس) بھیجا بڑی خیر وبرکت والی سو (اب) اسکا اتباع کرو اور (اس سے خلاف کرنیکے باب مین خدا سے) ڈرو تاکہ تمپر (اللہ تعالی کی) رحمت ہو (اور ہمنے یہ قرآن[۶] اسلیئے بھی نازل کیا کہ) کبھی تم لوگ (قیامت مین درصورت اسکے نازل نہ ہونیکے کفر وشرک پر عذاب ہونیکے وقت) یون کہنے لگتے کہ کتاب (آسمانی) تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے (یہودی عیسائی) تھے اُنپر نازل ہوئی تھی اور ہم اُنکے پڑھنے پڑھانے سے محض بیخبر تھے (اسلیے ہمکو توحید کی تحقیق نہ ہوئی) یا (اور مومنین سابقین کو ثواب ملنے کے وقت) یون کہتے کہ اگر ہمپر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان (مومنین سابقین) سے بھی زیادہ راہ پر ہوتے (اور عقائد و اعمال مین ان سے زیادہ کمال حاصل کرکے ثواب کے مستحق ہوتے) سو (یاد رکھو کہ) اب (تمہارے پاس کوئی عذر نہین کیونکہ) تمہارے پاس (بھی) تمہارے رب کے پاس سے ایک کتاب (جسکے احکام) واضح (ہین) اور (جو) رہنمائی کا ذریعہ (ہے) اور (خدا کی) رحمت (ہے) آچکی ہے سو (ایسی کافی شافی کتاب آنیکے بعد) اُس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو ہماری ان آیتون کو جھوٹا بتلاوے (اور دوسرون کو بھی) اُس سے روکے ہم ابھی (آخرت مین) ان لوگونکو جوکہ ہماری آیتونسے روکتے ہین اُنکے اس روکنے کے سبب سخت سزا دینگے (یہ سختی اس روکنے سے بڑھی ورنہ صرف تکذیب بھی موجب سزا ہے) **ف** وجہ غفلت یہ نہین کہ توراۃ و انجیل لغت عرب مین نتھی کیونکہ ترجمہ کے ذریعہ سے مضامین کی اطلاع ممکن ہے بلکہ واقع تھی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اہل کتاب نے اہل عرب کو تعلیم توحید کا کبھی اہتمام نہین کیا اور اتفاقا کان مین کوئی مضمون پڑجانا عادۃً تنبیہ مین کم موثر ہے گو اسقدر تنبہ پر بھی طلب اور تامل واجب ہوجاتا ہے اور اسی بناء پر ترک توحید پر عذاب ممکن تھا۔ اور اس سے عموم بعثت موسویہ و عیسویہ کا اشکال لازم نہین آتا کیونکہ اختصاص اس عموم کا ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باعتبار مجموعہ اصول و فروع کے ہے ورنہ اصول مین سب انبیاء کا اتباع سب خلائق پر واجب ہے پس اس بناء پر عذاب صحیح ہوتا لیکن یہ عذر بادی النظر مین پیش کیا جاسکتا تھا اب اسکی بھی گنجایش نہ رہی اور حجۃ اللہ تام ہوگئی۔ اور دوسرا قول لو انا انزل علینا الکتاب لکنا اہدی منہم کے متعلق ایک سوال وجواب باعتبار ناجین اہل فترت کے سورۂ مائدہ کے رکوع سوم کے اخیر مین گذرچکا ہے ملاحظہ کرلیا جاوے **ربط** اوپر مکذبین کا ظالم اور مستحق عذاب ہونا بیان فرمایا ہے آگے بھی ان مکذبین کو ایمان نہ لانے پر توبیخ وتہدید ہے

ملحقات الترجمة

[۱] قوله فی شم تعد اسلے کرتے ہین اشارة الی ان ثم للترتیب الکلامی وقیل کما فی الروح ثم بمعنے الواو وقد جاء کثیر اسفے الکتاب ۱۲ [۲] قوله فی الذی احسن کرنے والون اشارة الی ان الذی للجنس ۱۲ [۳] قوله فی تفصیلا ضروری لان شیئا من الکتاب بالشرعی لا التیسل کل شئی ۱۲ [۴] قوله فی لعلهم بنی اسرائیل المدلول علیهم بذکر موسی کذا فی الروح ۱۲ [۵] قوله هذا کتب تتمہ اشارة الی ان عدم ذکر الانجیل ہہنا مع کونه مذکورا فیما بعد من قوله طائفتین للاکتفاء بذکر التوراة عن ذکره لکونه تابعا للتوراة فی اکثر الشرائع واما الاختلاف فی اقل قلیل کما یدل علیه قوله تعالی ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم ۱۲ [۶] قوله قبل ان تقولوا اسلیے بھی الخ زاد بھی لان فائدة النزول لا ینحصر فیه ۱۲ [۷] قوله فی صدف دوسرون کو اشار ان تعدیته اکثر استعمالا وقد یجی لازما کذا فی الروح

البلاغة قوله علی طائفتین فی الروح وتخصیص الانزال بکتابیها لانهما اللذان اشتهرا فیما بین الکتب السماویة بالاشتمال علی الاحکام آھ قلت خصوصا عند العرب المشرة بذین عندہم وفقدان غیرہم عنهم ومن ثم خصص موسے علیه السلام بالذکر فی قوله ثم آتینا موسے الخ ۱۲

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ

یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے آویں یا انکے پاس آپکا رب آوے یا آپکے رب کی کوئی بڑی نشانی آوے جس روز آپکے رب کی بڑی نشانی آپہونچیگی کسی ایسے شخص کا

نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿﴾

ایمان اُسکے کام نہ آویگا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو آپ فرمادیجیے کہ تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں

توبیخ بر عدم ایمان هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿١٥٩﴾ یہ لوگ (جو کہ بعد نزول کتاب و بینات ووضوح حق کے بھی ایمان نہیں لاتے اپنے ایمان لانیکے لیے) صرف اس امر کے منتظر (معلوم ہوتے) ہیں (یعنی ایسا توقف کر رہے ہیں جیسے کوئی انتظار کر رہا ہو) کہ اُنکے پاس فرشتے آویں یا انکے پاس آپکا رب آوے (جیسا قیامت میں حساب کے وقت واقع ہوگا) یا آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی (منجملہ قیامت کی نشانیوں کے) آوے (مراد اس بڑی نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے مطلب یہ ہوا کہ کیا ایمان لانے میں قیامت کے وقوع یا قرب کا انتظار ہے سو اسکے متعلق سن رکھیں کہ) جس روز آپکے رب کی (یہ) بڑی نشانی (مذکور) آپہونچیگی (اُس روز) کسی ایسے شخص کا ایمان اُسکے کام نہ آویگا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا (بلکہ اسی روز ایمان لایا ہو) یا (ایمان تو پہلے سے بھی رکھتا ہو لیکن) اُسنے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو (بلکہ اعمال بد اور گناہوں میں مبتلا ہو اور اُس روز ان سے توبہ کرکے اعمال نیک شروع کرے تو اسکی توبہ قبول نہوگی اور اسکے قبل اگر معاصی سے توبہ کرتا تو مومن ہونیکی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی تو قبول توبہ منجملہ منافع ایمان کے ہے اسوقت ایمان نے یہ خاص نفع نہ دیا اور جب علامت قیامت مانع ہوگئی قبول ایمان و توبہ سے تو خاص وقوع قیامت تو بدرجہ اولی مانع ہوگا پھر انتظار کاہے کا اور اگر اس توبیخ پر بھی ایمان نہ لاویں تو) آپ (تہدید مزید کے طور پر) فرمادیجیے کہ (خیر بہتر) تم (ان امور کے) منتظر رہو (اور مسلمان نہیں ہوتے تو مت ہو) ہم بھی (ان امور کے) منتظر ہیں (اُسوقت تم پر مصیبت پڑیگی اور ہم مومن ان شاء اللہ تعالی ناجی ہونگے)

ف حساب کے لیے حق تعالی کا اور فرشتوں کا آنا پارہ سیقول کے نصف پر آیہ ہل ینظرون الخ کی تفسیر میں نقل ہو چکا ہے دیکھ لیا جاوے۔ اور لفظ بعض آیات جو آیت ہذا میں واقع ہے اسکی تفسیر طلوع شمس من المغرب احادیث کثیرہ صحیحہ میں وارد ہے ترمذی و مسلم وغیرہما نے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کیفیت اسکی ایک روایت میں اس طرح آئی ہے کہ اُس روز بعد غروب کے آفتاب کو بحکم خداوندی رجعت قہقری ہوگی اسلیے مغرب سے طلوع ہوگا اور درمنثور وغیرہ میں یہ روایت مذکور ہے اور روح المعانی میں بروایت تاریخ بخاری وابو الشیخ و ابن عساکر حضرت کعب سے اسکی کیفیت منقول ہے کہ قطب کیطرف گھوم کر نقطۂ مغرب پر آجاویگا اور رجعت قہقری کو بھی اس سے ماول کر سکتے ہیں اور اہل ہیئت اسکو جن قواعد وصول پر محال کہتے ہیں ان قواعد کے لزوم پر ابتک خود کوئی دلیل قائم نہیں اور درمنثور میں ایک روایت بتخریج عبد بن حمید و ابن مردویہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعًا منقول ہے کہ مغرب سے طلوع ہو کر جب وسط سماء تک پہونچیگا پھر مغرب ہی کیطرف لوٹکر ادھر غروب ہو کر پھر بدستور مشرق سے نکلنے لگے گا۔ اور بعض احادیث میں اُسوقت ایمان کا مقبول نہونا اور بعض میں توبہ کا مقبول نہونا مصرح ہے۔ باقی دو امر قابل تحقیق ہے ایک یہ کہ اُسوقت ایمان و توبہ کے غیر مقبول ہونیکی کیا وجہ دوسرے یہ کہ آیا اسکے بعد پھر بھی یہ عدم قبول مستمر رہیگا یا نہیں صاحب روح نے اول امر میں کہا ہے کہ جب عالم علوی کا تغیر مشاہد ہوگیا تو مثل وقت نزع وانکشاف عالم غیب کے ایمان بالغیب نرہا دوسرے امر میں اسکو ترجیح دی ہے کہ پھر قبول ہونے لگے گا جو کہ بعد میں مخاطب بالشرع ہوا ہو یا مدت گذرنے پر وہ ہول خیال سے اُتر جاوے زواجر اور بلقینی سے یہ مضمون لکھا ہے اور نسیان کی تائید میں ایک حدیث فتح الباری سے مرفوعًا نقل کی ہے کہ اسکے بعد ایکسو بیس سال آدمی باقی رہینگے **ربط** یہانتک زیادہ حصہ بیان کا مشرکین کے باب میں ہے آگے ایک عام عنوان سے دوسرے گمراہان کا حق سے بعید اور مورد وعید ہونا بیان فرماتے ہیں جس میں سب کفار مشرکین و اہل کتاب اور اہل اہواء و بدعات بتفاوت مراتب وعید سب داخل ہوگئے

ملحقات الترجمة

ك قوله في ينظرون یعنی ایسا لما في الروح الانتظار محمول في الآية على التمثيل المبني على التشبيه حال هؤلاء الكفار في الاصرار على الكفر والتمادي على العناد الى ان تاتيهم تلك الامور الهائلة التي لابد لهم من الايمان عند مشاهدتها البتة بحال المنتظرين لها ١٢

ك قوله في بعض بڑی لما في الروح التعبير بالبعض للتهويل والتفخيم ١٢

النحو لم تكن آمنت صفة لنفسا قوله كسبت معطوف على آمنت فالتقدير هكذا لا ينفع الايمان نفسا لم تكن آمنت او لم تكن كسبت ١٢

البلاغة قوله ربك الاضافة للتشريف. قوله نفسا تنكير نفسا للتعميم ١٢

الكلام استدلت المعتزلة بظاهر الآية على ان الايمان لا ينفع بدون العمل والجواب ظاهر بتدبر جيد حاصله ان المنفي هو النفع الخاص اي قبول التوبة الذي هو من منافع الايمان الخ وبهذا الاعتبار صح ان يقال ان هذا الرجل لم ينفعه ايمانه اي نفعا خاصا ولا يلزم من نفي الخاص نفي العام فلم تحصل مدعاهم من نفي النجاة بدون العمل وهذا ما كان الله تعالى مَنّ به علي ثم رايته منقولا في روح المعاني عن بعض المحققين وهو ان معنى الآية انه لا ينفع الايمان باعتبار ذاته اذا لم يحصل قبل الا باعتبار العمل (كالتوبة وغيرها) اذا لم يعمل قبل ونفع الايمان باعتبار العمل ان يصير سببا لقبول العمل اھ هذا وان لم يرض به صاحب الروح لكن ~ وللناس فيما يعشقون مذاهب. وفي الروح ايضا رد على المعتزلة ان الخير نكرة في سياق النفي فيعم ويلزم ان يكون نفع الايمان بمجرد الخير ولو واحدا وليس ذلك مذهبهم فان جميع الاعمال الصالحة داخلة في الخير عندهم اھ فافهم ١٢

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ مَن

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر ان کو اُنکا کیا ہوا جتلا دینگے جو

جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ

شخص نیک کام کریگا اُسکو اُسکے دس حصے ملیں گے اور جو شخص بُرا کام کرے گا سو اُسکو اُسکے برابر ہی سزا ملیگی اور اُن لوگوں پر ظلم نہ ہوگا آپ کہدیجیے کہ مجھکو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ

مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

تبلا دیا ہے کہ وہ ایک دین ہے مستحکم جو طریقہ ہے ابراہیم کا جسمیں ذرا کجی نہیں اور وہ شرک کرنیوالوں میں سے نہ تھے — آپ فرما دیجیے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادات اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے

وخامت جمیع اہل ضلالت إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو (جسکے وہ مکلف تھے) جدا جدا کر دیا (یعنی دین حق کو تمامہ قبول نہ کیا خواہ سبکو چھوڑ دیا یا بعض کو اور طریقے شرک و کفر و بدعت کے اختیار کر لیے) اور (مختلف) گروہ گروہ بن گئے آپکا اُن سے کوئی تعلق نہیں (یعنی آپ اُن سے بری ہیں آپ پر کوئی الزام نہیں) بس (وہ خود اپنے نیک و بد کے ذمہ دار ہیں اور) اُن کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے (وہ دیکھ بھال رہے ہیں) پھر (قیامت میں) اُنکو اُنکا کیا ہوا جتلا دینگے (اور حجت قائم کر کے استحقاق عذاب ظاہر کر دینگے) **ف** درمنثور میں ابن عباسؓ سے ان گروہوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہونا اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً اہل بدعات مراد ہونا اور خازن میں حسنؒ سے جمیع مشرکین اس اعتبار سے کہ بعضے بت پرست ہیں بعض ستارہ پرست ہیں وغیرہ وغیرہ مراد ہونا منقول ہے چونکہ لفظ فرقوا سبکو شامل ہو سکتا ہے اسلیے عام مراد لینا انسب ہے البتہ مراتب وعید کے متفاوت ہونگے یعنی کفار کو عذاب مخلد ہوگا اور مبتدعین کو بوجہ وجود ایمان کے بعد سزای عقائد فاسدہ کے نجات ہوگی۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں صرف ایک فرقہ ناجی ہے باقی ناری مراد اس سے خلود و عدم خلود نہیں ہے کیونکہ کسی مومن کو خلود نہ ہوگا اور نہ مطلق دخول و عدم دخول مراد ہے کیونکہ بعض اہل سنت کو بھی معاصی سے دخول ہوگا بلکہ مراد دخول لفساد العقائد بلا خلود ہے اور یہ خاص ہے اہل بدعت کے ساتھ بخلاف اہل حق کے کہ انکو دخول فساد اعمال سے ہوگا فساد عقائد سے نہوگا اور بخلاف کفار کے کہ انکو خلود ہوگا خوب سمجھ لو۔ اور مراد بھی دخول سے استحقاق دخول ہے کیونکہ ممکن ہے کہ مثل دیگر معاصی کے فساد عقیدہ بھی جو کفر تک نہ پہونچا ہو بلا تعذیب معاف ہو جاوے جیسا بعد تعذیب معاف ہوگا لزوم عذاب پر کوئی دلیل نہیں اسی لیے میں نے ترجمہ میں استحقاق کا لفظ بڑھایا ہے۔ اور فرقوا کی تفسیر کے متعلق جاننا چاہیے کہ جب بعضے امور حقہ کا ترک جائز نہیں تو جمیع کا تو بدرجہ اولیٰ مذموم ہوگا پس یہ شبہ نہ رہا کہ فرقوا سے تو اُن ہی پر وعید ہے جنہوں نے بعض حق کو ترک کر دیا اور تارک کل پر فرقوا صادق نہیں آتا **ربط** اوپر مضمون میں جزای قیامت کا بیان تھا آگے اُس جزاء کا قانون عام مذکور ہے جس سے جزای خاص مذکور بالا کا حال بھی معلوم ہو جاویگا شاید دوسرا جزو یعنی جزاء محسن بڑھا دینے سے ترغیب مقصود ہو کہ اگر کفر چھوڑ کر ایمان لے آؤ تو کسقدر نفع ہو کہ دو تھوڑا اور ملے بہت **قانون جزاء اعمال** مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ جو شخص نیک کام کریگا اسکو (اقل درجہ) اُسکے دس حصے ملینگے (یعنی ایسا سمجھا جاویگا کہ گویا وہ نیکی دس بار کی اور ہر ایک نیکی پر جسقدر ثواب ملتا اب دس حصے ویسے ثواب کے ملینگے) اور جو شخص بُرا کام کریگا سو اسکو اُسکے برابر ہی سزا ملیگی (زیادہ نہ ملیگی) اور ان لوگوں پر (ظاہراً بھی) ظلم نہوگا (کہ کوئی نیکی درج نہو یا کوئی بدی زیادہ کر کے لکھ لی جاوے) **ف** حسنہ میں اقل درجہ کی قید اسلیے لگائی کہ بعض اوقات اس سے زیادہ ملنا دوسری نصوص میں مصرح اور معروف ہے اور درمنثور میں مرفوع حدیثوں میں مصرح ہے کہ لا الہ الا اللہ بھی حسنہ ہے اس سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ اسکی تصدیق اور اسکا اقرار دونوں حسنہ ہیں پس ایمان بھی حسنہ ہوا اسکے دس حصے ہونیکا مطلب احقر کی توضیح سے حل ہو گیا یعنی ایمان لانے پر جو فضل و کرم موعود ہے ویسا فضل و کرم دس حصے ہوگا اور اگر شبہ ہو کہ جب ایمان حسنہ ہے تو کفر سیئہ ہوگا اور سیئہ پر برابر سزا ہے تو کفر پر عذاب مخلد ہونا ظاہراً برابر سے زیادہ ہے جواب یہ ہے کہ زیادہ جب کہتے کہ جسقدر سزا کا استحقاق نفس کفر پر ہے اُس سے زیادہ سزا ہو جاتی اور یہ منفی ہے بلکہ ممکن ہے کہ نفس کفر گو وہ مضاعف نہ کیا جاوے اتنی ہی سزا کو مقتضی ہو کیونکہ اُسکا قبح و شدت غایت درجہ تک پہنچی ہے **ربط** اوپر اختلاف فی الدین کی مذمت تھی آگے دین حق کی تعیین ہے جسکا اسکو اختیار کرنا چاہیے **تعیین و ارشاد دین حق** قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اللغات — شيعا جمع شيعة بمعنى التبعة لان كلا منهم يتبع اماما ۱۲

النحو — في الروح دينا بدل من محل الى صراط اى نهد الى صراطا قيما مصدر نعت به او تقدير اعني او عطف بيان لدينا ۱۲

البلاغة انما امرهم ليس للتعليل على ما اخترت من معنى لست منهم بل للوعيد ۱۲

ملحقات الترجمة

۱۵ قوله في دينهم مكلف تھے اخرجه النحاس عن ابن عباس كما في الدر المنثور ويؤيده قراءة فارقوا من المفاعلة ۱۲ **۲۵ قوله** في لست بری و ورد هذا التفسير مرفوعا في الدر المنثور قال في الكبير تاويله انك بعيد عن اقوالهم ومذاهبهم والعقاب اللازم على تلك الاباطيل مقصور عليهم لا يتعداهم وفي الخازن تقول العرب ان فعلت كذا فلست منك ولست مني اى كل واحد منا برئ عن صاحبه ۱۲ **۳۵ قوله** في لا يظلمون ظاہراً لان حقيقة الظلم محال ۱۲ **۴۵ قوله** ہناک درج ہو کم يقل لا يضاعف لان عدم المضاعفة التي هي فضل محض ليس بظلم ولو صورة ۱۲

لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

اُسکا کوئی شریک نہین اور مجکو اسیکا حکم ہوا ہے اور مین سب ماننے والون سے پہلا ہون آپ فرما دیجیے کہ کیا مین خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو رب بنانیکے لیے تلاش کرون حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿﴾

وہ اُسی پر رہتا ہے اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھاوے گا پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا پھر وہ تمکو جتلا دینگے جس جس چیز مین تم اختلاف کرتے تھے۔

لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿﴾ آپ کہدیجیے کہ مجکو میرے رب نے ایک سیدھا رستہ (وحی کے ذریعہ سے) بتلا دیا ہے کہ وہ ایک دین ہے (جو بوجہ ثبوت بدلائل کے ^ل^ مستحکم ہے) جو طریقہ ہے ابراہیم (علیہ السلام) کا ^ع^ جسمین ذرا بھی کجی نہین اور وہ (ابراہیم) شرک کرنے والون مین سے نہ تھے (اور) آپ (اس دین مذکور کی قدرے تفصیل کیلیے) فرما دیجیے کہ (اس دین کا حاصل یہ ہے کہ) بالیقین میری نماز اور میری ^س^ ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص ^ع^ اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا اُسکا (استحقاق عبادت یا تصرفات ربوبیت مین) کوئی شریک نہین اور مجکو اسی (دین مذکور پر رہنے) کا حکم ہوا ہے اور (حکم کے موافق) مین (اس دین والون مین) سب ماننے والون سے پہلا (ماننے والا) ہون **ف** یہان دین کے جو اوصاف فرمائے گئے ہین اُنکے اعتبار سے وہ خاص ہوگیا اسلام اور اسلام مین سے طرق سنت کے ساتھ چنانچہ ملت ابراہیمی کا اسلام ہونا آخر پارہ الم مین گذر چکا اور ما کان من المشرکین سے مشرکین اور یہود و نصاریٰ سبکا رد ہوگیا جیسا کہ اسی مقام پر یہ بھی مذکور ہوا ہے۔ اور حنیف سے تمام طرق بدعت کا رد ہوگیا کہ سب مین زیغ ہے۔ اور تفصیل مین صلوٰۃ و نسک تو امور تشریعیہ سے ہین اور محیا و ممات امور تکوینیہ سے ہین اللہ کے لیے ہونا اول کا باعتبار قصد عبادت کے ہے اور ثانی کا باعتبار اعتقاد ربوبیت کے ہے مجموعہ کا حاصل یہ ہوا کہ استحقاق عبادت مین بھی خدا کا کوئی شریک نہین اور تصرف مین بھی خدا کا کوئی شریک نہین اور یہی مجموعہ توحید ہے جو بڑی تعلیم ہے اسلام کی اور یہ شبہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت ابراہیمی پر رہنے کا کیسے حکم ہوا حالانکہ آپ خود نبی مستقل ہین آخر پارہ الم مین حل ہو چکا ہے دیکھ لیا جاوے اور یہ جو فرمایا بذلک امرت اسمین دوسرون کو لطف کے ساتھ دعوت ہے کہ جب نبی تک مکلف بالایمان ہے تو دوسرے کیون نہ ہونگے **ربط** اوپر دین حق کی تعیین کر کے اُسکی طرف عام دعوت کیگئی تھی چونکہ بعض اہل باطل یعنی مشرکین خود اُنکو اور مسلمانون کو اپنے طریق باطل کیطرف بلاتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ جو کچھ اسمین تمکو گناہ ہوگا وہ ہمارے سر پر جیسا آیۂ وقال الذین کفروا للذین آمنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم سے اور آیۂ قل افغیر اللہ تامرونی اعبد سے معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی قصہ سبب نزول سورۂ قل یا کا جیسا لباب مین منقول ہے اسلیے آگے اس دعوت کا رد ہے

رد تلبیس مشرکین بر مسلمین قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿﴾ آپ (ان باطل کیطرف بلانے والون سے) فرما دیجیے کہ کیا (بعد وضوح حقیت توحید و اسلام کے تمہارے کہنے سے) مین خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو رب بنانیکے لیے تلاش کرون (یعنی نعوذ باللہ شرک اختیار کرلون) حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا (اور سب چیزین اُسکی مملوک ہین اور مملوک شریک مالک نہین ہوسکتا) اور (تم جو کہتے ہو کہ تمہارا گناہ ہمارے سر سو یہ محض لغویات ہے کہ کرنیوالا پاک صاف رہے اور صرف دوسرا گناہگار ہو جاوے بلکہ بات یہ ہے کہ) جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اُسی پر رہتا ہے اور کوئی دوسرے کا بوجھ (گناہ کا) نہ اٹھاویگا (بلکہ سب اپنی اپنی بھگتین گے) پھر (سب کے عمل کر چکنے کے بعد) تم سبکو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا پھر تمکو جتلا دینگے جس جس چیز مین تم اختلاف کرتے تھے (کہ کوئی کسی دین کو حق بتلاتا تھا اور کوئی کسیکو وہان علی اطلاع سے فیصلہ کر دیا جاویگا کہ اہل حق کو نجات اور اہل باطل کو سزا ہوگی) **ف** اگر کسیکو شبہ ہو کہ نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کسیکو گمراہ کرے تو اُس گمراہ کا گناہ اس گمراہ کنندہ کو بھی ہوتا ہے اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہین ہوتا۔ جواب یہ ہے کہ گمراہ کرنے سے جو گناہ ہوا وہ تو اپنے ہی فعل سے ہوا کہ جب وہ گمراہ وہ فعل کریگا اُسوقت اُس مضل کا تسبب جو کہ اُسکے فعل اضلال سے ناشی ہے ظاہر ہوگا پس حقیقت مین اپنی فعل سے گناہ ہوا اور اس آیت کا یہ مقصود ہے کہ دوسرے کے فعل سے گناہ نہین ہوتا پس دونون مین کچھ تعارض نہین۔ دوسرے یہ کہ کفار یون کہتے تھے کہ تمپر کچھ گناہ نہوگا سو یہ امر بالکل منفی اور باطل ہے بلکہ دونون پر اپنے اپنے فعل کا گناہ ہوگا پس شبہ رفع ہوگیا **ربط** سورت ختم پر آئی مجموعہ سورت مین دین حق کی تحقیق مبسوط ہوا اب اپنے ایک عام انعام مین تماثل اور ایک خاص انعام مین تفاضل بقصد ترغیب اطاعت و موافقت و ترہیب معصیت و مخالفت درباب قبول و اعراض دین حق کے ذکر فرما کر اپنی دو صفت کے اثبات پر جو کہ ترغیب و ترہیب کے مناسب ہے ختم فرماتے ہین پس اس مضمون کے اعتبار سے خاتمہ کو مجموعہ سورت سے

ملحقات الترجمة

^ل^ قوله فی قیما مستحکم لما فی الروح ثابتا ۱۲ ^ع^ قوله فی حنیفا جسمین اشارة الی کونه حالا من المضاف وهو ابرٰهیم ۱۲ ^س^ قوله فی نسک ساری عبادت کما فی الروح عن الزجاج فهو تعمیم بعد تخصیص ۱۲ ^ع^ قوله فی لله خالص کذا فی البیضاوی ۱۲ ^ه^ قوله فی لا شریک استحقاق الخ کذا فی الخازن علامتی التشریع والتکوین ۱۲

البلاغة قوله لا تزر الخ تاکید لقوله ولا تکسب الخ ۱۲

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ ءَاتَىٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ

اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں صاحب اختیار بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تمکو آزماوے ان چیزوں میں جو کہ تمکو دی ہیں بالیقین آپ کا رب

سَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌۢ

جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنیوالا مہربانی کرنیوالا ہے۔

ع ۲۰ / ۱۱

ارتباط ہوگیا اور ایسا ہی خاتمہ حسن ختام کہلاتا ہے **ذکر انعام و ترغیب و ترہیب** وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ ءَاتَىٰكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ اور وہ (اللہ) ایسا ہی جس نے تمکو زمین میں صاحب اختیار بنایا (اس نعمت میں تو تماثل ہے) اور ایک کا دوسرے پر (مختلف چیزوں میں) رتبہ بڑھایا (اس نعمت میں تفاضل ہے) تاکہ (ان نعمتوں سے) تمکو (ظاہراً) آزماوے اُن چیزوں میں جو کہ (نعم مذکورہ سے) تمکو دی ہیں (آزمانا یہ کہ کون ان نعمتوں کی قدر کر کے منعم کی اطاعت کرتا ہے اور کون بے قدری کر کے اطاعت نہیں کرتا پس بعضے مطیع ہوئے بعضے نافرمان ہوئے اور دونوں کے ساتھ مناسب معاملہ کیا جاوے گا کیونکہ) بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا (بھی) ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا (بھی) ہے (پس نافرمانوں کے لیے عقاب ہے اور فرمانبرداروں کے لیے رحمت ہے اور نافرمانی سے فرمانبرداری کی طرف آنے والونکے لیے مغفرت ہے پس مکلفین کو ضرور ہوا کہ دین حق کے موافق اطاعت اختیار کریں اور باطل اور مخالفت سے باز آویں) ○

ف جن چیزوں میں عام طور پر کمی بیشی رکھی وہ یہ غیر اختیاری امور ہیں۔ عقل۔ وجاہ و رزق حسن و جمال۔ صحت و قوت و امثال ذلک اس تفاوت کا قرین حکمت ہونا تو ظاہر ہے باقی موجب نعمت ہونا سو ان اوصاف میں جو فاضل اور فائق ہے اُسکے لیے یہ بھی ظاہر ہے رہا مفضول کے لیے نعمت ہونا وہ بنظر ان حکمتوں کے ہے جو اس تفاوت سے قرین اور اسمین مودع ہیں کیونکہ ہر نقص اور ہر بلیہ میں کوئی نہ کوئی نفع ہوتا ہے خواہ دنیوی جیسے کسی بڑے وبال سے بچا لینا خواہ اخروی مثل ثواب و رفع درجات و کفارہ سیئات جیسا کہ واقعات میں غور کرنے سے منافع دنیویہ اور آیات و روایات میں نظر کرنے سے منافع اخرویہ مفہوم و معلوم ہوتے ہیں ہذا قد تم تفسیر سورۃ الانعام بفضل اللہ ذی الانعام والاکرام ۞ الذی تم بہ الربع من تفسیر کلام اللہ الملک العلام ۞ علی ید ہذا الفقیر دون الأنام ۞ وقت الضحوۃ من یوم الخمیس اربع و عشرین من صفر سنۃ الف و ثلثمائۃ واربع و عشرین من ہجرۃ سید المرسلین الکرام علیہ و علیہم صلوات اللہ والسلام مادامت اللیالی والایام فقط

ملحقات الترجمۃ

۱ قولہ فی خلائف صاحب اختیار کما فی الکبیر انہم خلفاء اللہ فی ارضہ یملکونہا و یتصرفون فیہا ۱۲

۲ قولہ فی یبلوکم ظاہراً ای لیعاملکم معاملۃ المختبر لان حقیقۃ الابتلاء والامتحان محال علی اللہ تعالیٰ ۱۲

۳ قولہ فی اول ف عام طور پر وقولہ غیر اختیاری اتی بالقید الاول الاحتراز عن مثل النبوۃ لان الخطاب لغیر الانبیاء وبالثانی ان التفاوت فی الامور الاختیاریۃ کالمعصیۃ والطاعۃ لیس بحکمۃ ولا نعمۃ باعتبار المفضول بل ہو قبیح و موجب للنقمۃ ۱۲

منہیات جلد سوم تفسیر بیان القرآن

ان منہیات کی بھی وہی تمہید مقصود ہے جو جلد اول کے منہیات کے قبل معروض ہو چکی ہے ملاحظہ فرما لیا جاوے فقط کتبہ اشرف علی عفی عنہ

منہیات اولے توضیح بعض مقامات تفسیر جلد سوم

صفحہ ۴ سطر ۷ قولہ اصطیاد یعنی جسطرح احرام سے خارج ہوکر شکار کرنا درست ہے جسکا ذکر اس جملہ میں ہے واذا حللتم فاصطادوا اور یہ مسئلہ وہی ہے جسکا حوالہ صفحہ ۳ کے حاشیہ فوقانیہ سطر ۵ میں ہے بقولہ واما حکم غیر الحرم الخ

صفحہ ۵ سطر ۸ قولہ ولو فسر البہائم کما نقل الخ بقولہ ہذا ای نعم لو فسر المشابہۃ الخ

صفحہ ۶ سطر ۱۳ قولہ اسکا ناسخ دین وحی نکریگا - یعنی کوئی دین جو اسکا ناسخ ہو اسکی وحی نہ ہوگی اور نزول نہ ہوگا۔

صفحہ ۶ سطر ۲۵ قولہ ایک غرض الخ اور دوسری غرض تحقیق شرط ہے اسکا جواب آگے مذکور ہے بقولہ اور شرط حلت کی الخ۔

صفحہ ۷ سطر ۲ حاشیہ تحتانی یمین قولہ ومن ثم ای من اجل عدم کون التکلیب خاصا بالکلاب فسر بالارسال الذی ہو عام للکلب وغیرہ۔

صفحہ ۷ سطر ۲ حاشیہ تحتانی یمین۔ قولہ فی السوال الرابع من الملحقات الخ المراد بالملحقات فوائد شتی الآتیۃ عنقریب۔

صفحہ ۹ سطر ۲۶ - قولہ سبب النزاع الخ بخلاف آیت نساء کے کہ وہاں وضو کے احکام مذکور نہیں۔

صفحہ ۲۱ سطر ۲ حاشیہ فوقانیہ قولہ للتطہیر الخ ای العقاب الذی یکون للتطہیر کان شاملا للجمیع ای لجمیع الذنوب کبیرۃ کانت او صغیرۃ بخلاف المعنی الاول للتکفیر فانہ مخصوص بالسیئات ای الصغائر لانہا لا تکفر الکبائر الا بالفضل او التوبۃ او العقاب فافہم۔

صفحہ ۲۴ سطر ۶ حاشیہ فوقانیہ قولہ غایۃ ما قال فی الانبیاء فیکم وفی الملوک جعلکم فافہم۔

صفحہ ۲۶ سطر ۴۳ حاشیہ فوقانیہ۔ قولہ ما سیاتی الخ قلت قد مر فی الصفحۃ الماضیۃ حاشیۃ الیسار۔

صفحہ ۴۱ سطر ۷ حاشیہ فوقانیہ۔ قولہ الثالثۃ الخ الآتیۃ فی الصفحۃ الآتیۃ فی المتن المصدرۃ بقولہ او الکفار کے مصداق کا ایک قصہ ہوا تھا ۱۲

صفحہ ۴۴ سطر ۲۱ حاشیہ فوقانیہ قولہ الآتیۃ الخ ہی ما فیہ حاشیۃ الیسار من ہذہ الصفحۃ عن اللباب صفحہ ۴۹ سطر ۱ حاشیہ فوقانیہ قولہ واما ختم النبوۃ الخ جواب سوال مقدر وہو انہ اذا کان اللام فی الرسل من قولہ تعالی وما محمد الا رسول الخ للجنس لا للاستغراق لم یدل علی ختم النبوۃ وتقریر الجواب ظاہر۔

صفحہ ۴۹ سطر ۲۶ حاشیہ فوقانیہ۔ قولہ بہذا المقام الخ حیث قال یہاں الخ

صفحہ ۵۱ سطر ۱۴ - قولہ جس سے الخ یعنی جو لوگ نزول آیت کے بعد انا نصاری کہنے والے پائے جاویں بوجہ ماضی ہونے قالوا کے وہ آیت میں مذکور وداخل نہیں بلکہ وہ مسکوت عنہ ہیں دوسرے دلائل سے انکا حکم ڈھونڈا جاویگا ان خیرا فخیر وان شرا فشر۔

صفحہ ۵۰ سطر ۲۷ حاشیہ فوقانیہ قولہ لان نفس الخ ای لما کان الیہود ایضا کفارا فما معنی لومہم علی تولیہم الذین کفروا فعلم منہ ان المراد بالذین کفروا المشرکون الذین شان کفرہم غیر شان کفرہم

صفحہ ۵۴ سطر ۵ حاشیہ فوقانیہ۔ قولہ کما سیاتی الخ وقد مر فی الحاشیۃ الیساریۃ الروایات۔

صفحہ ۵۴ سطر ۸ قولہ ما قلت الخ المراد بہا الحاشیۃ التی فی الصفحۃ الآتیۃ تحت ہذہ سترسلۃ من الملحقات کانت مقدمۃ وقت التالیف فصارت مؤخرۃ وقت الطبع رعایۃ للالتزام المخصوص۔ وجہ التائید کون اشتراط القصد مصرحا بہ فی الفتح وہو فعل القلب الذی سماہ فی الروح العقد بالقلب فافہم۔

صفحہ ۵۵ سطر ۳ قولہ اشارۃ الخ للتعبیر بقولہ قسم کھائی الذی ہو فعل اختیاری لان الذی لا یکون بالاختیار یقال لہ قسم نکل گئی فافہم۔

صفحہ ۵۵ سطر ۳ حاشیہ فوقانیہ قولہ بالفعل متعلق بنیا فلا علمہ فافہم۔

؍؍ سطر ۱۳ قولہ کما سیاتی قلت قد مر فی الصفحۃ الماضیۃ فی الروایات۔

صفحہ ۶۱ سطر ۲۱ - قولہ زجر وتوبیخ کا الخ اور یہ شبہ نہو کہ اس صورت میں ان تبدلکم تسؤکم کیونکر صادق آویگا کیونکہ اسمیں تو آں اشیاء کا اظہار ہی نہیں ہوا کیونکہ

اظہار سے متبادر جواب ہو۔ اصل یہ ہے کہ اظہار سے مراد جواب ہونا غیر مسلم ہے بلکہ اُن اشیاء کے متعلق کسی امر کا اظہار ہو اظہار اُسکو بھی عام ہے گو وہ ترجیح ہی کیوں نہ ہو۔

صفحہ ۱۶ سطر ۲۴ - قولہ حالاً گو مآلاً متعلق است بہ غیر ضروریہ ای آنچہ نہ حالا ضروری باشد نہ مآلاً۔

صفحہ ۲۶ سطر ۳۲ حاشیہ فوقانیہ - قولہ وللنیاستۃ والخبث الخ ولبعض الاماثل الماضین والموجودین فی الباب تحقیق آخر وہو ان الحرمۃ مختصۃ بالحیوان الذی قصد ذبحہ للتقرب الی غیر اللہ فغیر الحیوان وکذا الحیوان الذی لم یقصد ذبحہ وان سُیِّب لغیر اللہ لایحرم فعلی ہذا لایحرم السوائب والبحائر وغیرہما وفسر قولہ تعالیٰ ما اہل بہ لغیر اللہ بما اہل لیقصد ذبحہ وقولہ تعالیٰ ما جعل اللہ من بحیرۃ الخ بما حرم اللہ وقولہ تعالیٰ کلوا مما فی الارض حلالا طیبا بالاذن فی اکل السوائب اذا لم یوجد مانع آخر اہ واعلم ان ہذا القول غیر الذی اشتہر من بعض اہل التفریط ان الحرمۃ تختص بما ذکر اسم اللہ علیہ فی عین وقت الذبح فکانت فی مسئلۃ الحرمۃ ثلثۃ اقوال الاول اشتراط ذکر اسم غیر اللہ فی عین وقت الذبح الثانی اشتراط نیۃ الذبح علی اسم غیر اللہ مع عدم اشتراط ذکر اسم غیر اللہ وقت الذبح الثالث عدم اشتراط الامرین والاقتصار علی النیۃ الفاسدۃ فی ای محل کان حیوانا او غیر حیوان مقصود ذبحہ او غیر مقصود فافہم فالمقام صار محتاجا الی المراجعۃ فراجع۔

صفحہ ۲۶ سطر ۱۲ قولہ جسکی بناء الخ یعنی آیت کا حکم اول مسائل کی بناء اور ماخذ ہے لان الکتاب اصل من اصول المسائل۔

صفحہ ۶۵ سطر ۷ حاشیہ تحتانی یسار - قولہ ان الاوصے ای الیمین الاولی التی کانت من الوصیین تحتمل کونہا حقا کما یشیر الیہ ورود احق بصیغۃ التفضیل کما قررنا فی التاسع عشر من قولہ لانہ یمکن الخ فیکون یمین الوصیین حقا فافہم۔

صفحہ ۶۹ سطر ۲۶ حاشیہ فوقانیہ - قولہ التقدیر الخ ہکذا یکون یوم نزولہا لنا عیدا الخ

صفحہ ۷۳ سطر ۱ حاشیہ تحتانی یسار - قولہ الاخبار الخ جمع خبر بمعنی الروایات ولفظ جملۃ قید للنزول ای الروایات التی وردت فی ان ہذہ السورۃ نزلت جملۃ واحدۃ ای مجتمعۃ کلہا ضعیفۃ۔

صفحہ ۷۵ سطر ۱۷ حاشیہ فوقانیہ - قولہ مصب مفعل من الصب ای محط۔

صفحہ ۸۸ سطر ۳ قولہ ان ہی دونوں جماعتوں کا الخ جسکی طرف احقر نے تقریر ترجمہ میں اس عبارت سے اشارہ کیا ہے جو اعتقاداً یا احتمالاً الخ

صفحہ ۸۸ سطر ۸ قولہ مگر غیر اللہ نہ ہوا الخ ولی ہیں تو غیر اللہ نہ ہونا ظاہر ہے اور شفیع میں مراد یہ ہے کہ من غیر اذن اللہ نہ ہو چنانچہ شفاعۃ مؤمنین کے لیے بالاذن ہوگی من دونہ جو قرآن میں ہے دونوں کو شامل ہے من دون ذاتہ اور من دون اذنہ۔

صفحہ ۸۹ سطر ۱۵ - قولہ رہا احتمال الخ یعنی نہیں ہوتی ہے محتمل الوقوع سے پس اس سے اقل درجہ احتمال تو ثابت ہوا جواب یہ دیا کہ یہ حقیقی معنی پر محمول نہیں کہ اسکا احتمال ہو بلکہ لا تنظر مجاز ہے تخصیص مجلس رؤسا سے فافہم۔

صفحہ ۹۷ سطر ۴ حاشیہ تحتانی یمین قولہ ذکر من التذکیر ای اور دانکم الاشارۃ مذکراً۔

صفحہ ۹۸ سطر ۲۵ قولہ ڈرایا الخ کما یدل علیہ الجواب بقولہ ولا اخاف الخ

صفحہ ۹۸ سطر ۱۷ حاشیہ فوقانیہ قولہ فی الآیۃ المنقولۃ ای فی المتن من قولہ تعالیٰ وجدنا آباءنا لہا عابدین۔

صفحہ ۹۹ سطر ۵ حاشیہ فوقانیہ قولہ امر آلہتہم الخ ای من البطلان لایتوقف الاعلی التذکر ای استعمال العقل لاعلی دلیل زائد علیہ۔

صفحہ ۱۰۰ سطر ۵ حاشیہ تحتانی یسار قولہ فلا یلزم الخ ای اشکالا وایرادا۔

صفحہ ۱۰۲ سطر ۲۱ حاشیہ فوقانیہ قولہ وجوابہ الخ ای جواب قولہم نقیضہا ای نقیض السالبۃ الکلیۃ وقولہ الموجبۃ الجزئیۃ بدل من قولہ نقیضہا۔

صفحہ ۱۰۵ سطر ۴ قولہ کھپے الخ اور بعض نے اسکا ترجمہ کیا ہے گابھا۔

صفحہ ۱۲۵ سطر ۲۱ و ۲۲ حاشیہ فوقانیہ قولہ فی آخر کل حکم الخ ای فی خاتمۃ ترجمۃ کل جملۃ قرآنیۃ مشتملۃ علی حکم الخ۔

صفحہ ۱۲۹ سطر ۱ حاشیہ تحتانی یسار - قولہ علی ما اضمرت متعلق بقولہ لیس للتعلیل لا بقولہ للتعلیل ای کما اضمرت لعدم کونہ للتعلیل۔

منہیاتیہ مضامین تفسیر

مضمون	صفحہ	سطر	مضمون	صفحہ	سطر
حکم قرعہ جائزہ وغیر ناجائزہ	۵	۱۵	مطلوب عند الشرع باشد	۱۰۹	۱۰
دفع شبہ تخصیص مختنقہ بہ بہائم	۵	۱۹	تحقیق لفظ معنی ناری بودن فرق مندرجہ	۱۲۹	۱۳
متبع از مباح کہ ذریعہ غیر مباح باشد وقتیکہ غیر			بحث غریب متعلق ما اہل بہ لغیر اللہ	منہیہ اولے	توضیح متعلق بصفحہ ۲۶

صحت نامہ جلد ثانی تفسیر بیان القرآن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳ حاشیہ فوقانی مین	اعطاب	خطاب	۹	۸ حاشیہ فوقانی	لقوله	بقوله	۱۷	۲۳	الی محدا	الی ان محط
〃	۵ 〃	النمل	النحل	۱۰	۳ حاشیہ تحتانی بیاں	سرقها	نزواها	۱۸	۱۳	علیہ السلام کے	علیہ السلام سے
〃	۶ 〃	الثار	الثار	۱۱	۲۰	آیتوین	آیتین	〃	۳۰	کہ فرعون	کہ جب فرعون
〃	۱۰ 〃	عدی	عدا	〃	〃	اقتتال	تاکید اشتال	۱۹	۷	○ لا	۵ لا
〃	۱۳	اخذ	اخذا	〃	۲۵	نہائمہ	نائمہ	〃	۱۰	جب وہ	جب تک وہ
〃	۱۵	بہیمۃ	بہیمۃ الانعام	۱۳	۳ حاشیہ تحتانی بیاں	الد	للد	〃	۲۲	(۲۱)	(۲۰) ع
〃	۷ حاشیہ فوقانی بیاں	الی	الیٰ	〃	۱۳ حاشیہ فوقانی	للجمع	للجمیع	۲۰	۹	آخرت مین	آخرت مین بھی
۳	۴ و ۲۷	اسی سبب	اس سبب	۱۴	۵	فرمادیا	تفویض فرمادیا	〃	۱۷	جب وہ	جب تک وہ
〃	۱۰	کردبا	کردیا	〃	۶	کفر نہ کرے	کفر تو نہ کرے	〃	۲۶	جسے	جسکو
〃	۲۶	نہ و	نہو	〃	۸	انکی	نہ انکی	〃	۵ حاشیہ فوقانی	یکون واحدا	یکون واحد
۴	۱۲	غرض سے	غرض سے ہو	〃	۱۳	لیکن	لیکن ملہ	〃	〃 〃	من القوم	من القوم نبیا
〃	۲۰	جانو	جانور	〃	۱۴	صرف	صرف ع	۲۲	۱ حاشیہ تحتانی مین	سہلتہ	سہلتہ له
〃	۱ حاشیہ تحتانی بیاں	غیر مقاول	غیر التقاول	〃	۱۵	اوسی لعنت	اوسی لعنت ع	۲۳	۱۵	مگر بیفکر	مگر بیفکر ع
〃	۹ حاشیہ فوقانی	یعد	بعد	〃	۱۸	فوت	فوت ع	۲۴	۲۰	فی الارض ط	فی الارض
۵	۴	پس	پھر	〃	۲۰	لعنت بر	لعنت پر	〃	۲۲	وجہ سے	وجہ سے ع
〃	۵	کرے	کردے	〃	۲۲	صادر	صادر ع	〃	۱ حاشیہ تحتانی مین	عجل	اجل
〃	۶	ذبح کرادے یہ	ذبح کرے اور یہ	〃	۲۳	جب تک	جب تک ع	〃	۴ 〃	تناہیہم	علی تناہیہم
〃	۱۱	[illegible]	قرطاس بین	〃	〃	ان تنا	[illegible]	〃	〃 〃 بیاں	الیہم	غیرہم
〃	۲۴	دیناط فمن	دیناط تمہ حکم	〃	۱ حاشیہ تحتانی بیاں	مبالغة	مبالغة	〃	۷ حاشیہ فوقانی	بغیر	فی بغیر
〃			سوم فمن	۱۴	۵ حاشیہ فوقانی	منسی	یمشی	۲۵	۲ حاشیہ تحتانی مین	الحدود	الحد
〃	۸ حاشیہ فوقانی	لوفسر	ولوفسر	۱۴	۸	جو	جو کہ	〃	۵ 〃 بیاں	نقصوا	نقضوا
〃	۲۱ 〃	غانتصب	فانتصب	〃	۱۰	(۴)	(۱۴)	۲۶	۵	لینے	لینے کی
〃	۲۷ 〃	بہ ظہر	وبہ ظہر	〃	۲۰	عیسائیون مین	عیسائیون کے	〃	۹	جو قبل	جو لوگ قبل
۶	۲ و ۴ و ۲ حاشیہ	حلال رکھے ہین	حلال رکھے گئے ہین	〃	۲۶	یہود ونصاری	یہود ونصاری ع	〃	۱۸	سے یا	سے ہویا
	فوقانی سطر ۱۵			〃	۳ حاشیہ تحتانی بیاں	الکل	اکل	〃	۲ حاشیہ فوقانی	بالقتل	بالقطع
〃	۴ حاشیہ فوقانی	قولہ فمن	قولہ فی فمن	۱۵	۳	ما یشاء	ما یشاء ط	۲۷	۴	تمام دنیا بھر کی چیزین	دنیا بھر کی تمام چیزین
۷	۱۹	حلال نہوگا	حلال نہ ہوگا	〃	۱۲	کیونکر	کیونکہ	〃	۲۲	دفائن	دفائن
۸	۹	بس	پس	〃	۹ حاشیہ فوقانی	مریم ہین	مریم ہے	〃	۶	اون چیزوکے	اون چیزون کے
۹	۱۵	اسپر یہ	اسپر یہ	〃	۲۳	موبدی	یؤید	〃	۲۴	ہوجاوین گے	ہوجانے کے
〃	〃	مخبوب	مجنوب	۱۶	۱ حاشیہ تحتانی مین	امی	اصی	۲۸	۳	علیہ	علیہ ط
〃	۲۴	اوس زین	اوس زمین	۱۷	۸	المسیح انہ	المسیح الے انہ	〃	۸	ف اب چند	ف چند
〃	۸ حاشیہ فوقانی	للاجاج	للاجاع	〃	۱ حاشیہ فوقانی ۱۲۶ و ۱۴	غایة	غایة	〃	۱۰	عبد	عبدالله

ملحوظہ اس پارہ کے اکثر سطر کے آخر میں سب آیتون کے نمبر غلط ہو گئے ہیں درست کرلیے جاوین ۱۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۱۳	دوبار	دوبارہ	۳۶	۲۲	چونکہ	چونکہ شہ	۴۳	اخیر حاشیہ فوقانی	الکمالین ۱۲	الکمالین ۱۲ سنہ ۵ قولہ فی
〃	۲۱	الشان	الثانی	〃	۲۵	اس	اسی				اہل مائدہ کا کمار واہ الترمذی
〃	۴حاشیہ تحتانی بیاک	یدہ	یدہا	〃	۴حاشیہ فوقانی	اُس	اوضح	۴۴	۸	اواطلاع	واطلاع
〃	۵حاشیہ فوقانی	حکھا	حکھا	۳۷	۴	ایسا نہین کیا	ایسا نہین کیا	〃	۹	یہو	یہود
〃	〃 〃	سیتلی	سیتلی علیکم	〃	۲۷	خدائی	خُدائی	〃	۱۷	واقعہ	واقع
۲۹	۹	آخرت مین	آخرت مین بھی	〃	۲۵ 〃	المعبر	المعتبر	〃	۲۶	لڑکر مرغوب	لڑکر مغلوب
〃	۲حاشیہ تحتانی مین	لاتائب منہا	للتائب منہا	〃	۴۱ 〃	قاتون	قانون	۴۵	۴	بھیجی گئی ہے	بھیجی گئی
〃	۳ 〃	ہذا الاحق	ہذا اللاحق	〃	۴۲ 〃	سنہ	سنہ	〃	۲۸حاشیہ فوقانی	یلیتمہ ہینا	یلیتمہ منہا
۳۰	۵حاشیہ مین	للتنقیۃ	للتقویۃ	〃	اخیر 〃	مقوم	لقوم	۴۶	۴حاشیہ تحتانی مین	حرفت	عرفت
۳۱	۲۴حاشیہ فوقانی	گو بعض عزم	گو عزم کے بعد	۳۸	۱۵	ہوئے تھے	ہوئے	〃	۱۲حاشیہ فوقانی	الآنیۃ ۱۲ سنہ ۵	الآنیۃ ایضا ۱۲ سنہ ۵
〃	۵۱ 〃	اشارۃ تقدیر	اشارۃ الی ان تقدیر	〃	۲۳	ہوتی	ہوتی ہو	۴۷	۸	نہ کروے	نہ کروگے
〃	۵۷ 〃	لعدم	بعدم	۳۹	۲	پھرجاوے تو اللہ تعالی	پھرجاوے اللہ تعالی	〃	۲۴	اونکا گمان	اونکا وہ گمان
〃	۶۱ 〃	الآیتین (دوجگہ)	الآیتن (دوجگہ)	〃	۲۰	بیکار ہے	بیکار	〃	۴حاشیہ فوقانی	العا	+
۳۲	۶	وتعلیل	اور تعلیل	〃	۲۶	بنجاتا	بنجانا	〃	۳۲ 〃	سنہ	سنہ
〃	۱۲	مجال نہین	مجال نہین ہے	〃	۱۲	یعنی وعدہ	یعنی وعدہ	〃	۳۴ 〃	سنہ	سنہ
〃	۱۹	سخت	سحت	〃	۲حاشیہ تحتانی	لکن فی الاتیان	لکن الاتیان	〃	سطر اخیر 〃	لتنتنبل	للتنتیل
〃	۲حاشیہ تحتانی بیاک	المقتفیۃ	المقتضیۃ	〃	۷حاشیہ فوقانی	للترتیب	للترتب	۴۸	۲۲	یہ عقیدہ	یہ عقیدہ
۳۳	۱ 〃	ذلک	ذلک ط	〃	۳۱ 〃	او	فاو	〃	۳حاشیہ تحتانی	مالہا	مالہا
〃	۱۹	اسکی	اسکی	〃	۴۱ 〃	اوردہ	اورد	〃	۳ 〃	ذم لاظہار	ذم لاظہار
〃	۱حاشیہ تحتانی مین	مبہم	علیہم	〃	۵۶ 〃	اوالمقام	والمقام	〃	۱۱حاشیہ فوقانی	افید	افید
〃	۲ 〃 بیاک	انبئیون	النبیون	〃	۷۰ 〃	لکون	الی کون	۴۹	۲	جوکہ تم کو نہ کوئی	جو نہ تمکو کوئی
〃	۱حاشیہ فوقانی	فالتحکم	فالتحکیم	۴۰	۵	تو (اسلام	(تو اسلام	〃	۱۲	دلائل	دلائل
۳۴	۱۹	حاصل	اور حاصل	〃	۶	تیز ہون کے	تیز ہون گے	〃	۲۵	یہودی کا	یہودہی کا
〃	۲۲	ہوچکا	ہوچکا ہے	〃	۶حاشیہ تحتانی بیاک	اولہا منہا فی	اولہا فی	〃	۳۸ فوقانی	غلو	غلوا
〃	۴حاشیہ تحتانی مین	کفر قولہ	کفر قولی	〃	۷حاشیہ فوقانی	۱۲	والحنو ۱۲	〃	۶۶ 〃	آخر الترجۃ	آخر الترجمۃ
۳۵	۱۲	جرم	جرح	۴۱	۲۰	آکار	آثار	〃	۶۷ 〃	الرح	الروح
〃	۱۸	مجروع	مجروح	۴۲	۲	اوسپر (دوجگہ)	اس کتاب پر (دوجگہ)	۵۰	۲۰	سے لئے	سے لئے ہے
〃	۲۴	اپنوسے	اپنے سے	〃	۶	بنا دیئے ہین	بنادیئے ہون	〃	۲۱	اونکا مشرکین کے	اونکا مع مشرکین کے
〃	۵حاشیہ فوقانی	لی النفس	فی النفس	〃	۱۱حاشیہ تحتانی مین	ابن حبان	وابن حبان	〃	۱حاشیہ تحتانی مین	واسدول	والعدول
〃	۷ 〃	بمقتصنۃ	بمقتصۃ و	〃	۱ 〃 بیار	حرث	الحرث	〃	۴حاشیہ فوقانی	قرینۃ	قرینۃ
〃	۳۶ 〃	لقولہ	بقولہ	〃	۱	اظہر	اظہرا	〃	۱۲ 〃	الی ہذا	الی ان ہذا
〃	۴۰ 〃	قدرت	قدرت	۴۳	۱۸	اہل مائدہ	اہل مائدہ	〃	۲۶ 〃	من الامر	عن الامر
۳۶	۱۰	دین	دیدین	〃	۲ 〃	فی الذی	فالذی	۵۱	۱۶	کیا جاوے	کہا جاوے
〃	۲۴	کیونکہ جب قرآن مین	کیونکہ قرآن مین	〃	۵حاشیہ فوقانی	مبتدا وخیرہ	مبتدا خبرہ	۵۲	۱۲	سے کہتے ہین	سے کہتے ہون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۱۴	تبین	تبیین
〃	〃	المروۃ	المرّۃ
		(واو)	(دال)
〃	۳حاشیہ فوقانی	۵۲	۵۳
〃	۵حاشیہ فوقانی	لفیض	بفیض
〃	۹ 〃	۵۳	۵۲
〃	۱۸ 〃	لاستقرار	الاستقرار
〃	۱۹ 〃	ناعیت	وانا عنیت
۵۳	۳حاشیہ تحتانی یمین	لیس	لبس
۵۴	۱۷	اوسکا کفارہ	اوسکا کفارہ
〃	۱۹ 〃	قسم کو توڑدو	قسم توڑدو
۵۵	۲حاشیہ فوقانی	نظرف	ظرف
۵۶	۱۵	حکم فرمایا ہے	امر فرمایا ہے
〃	۱۶	جمیع	جمیع
〃	۱۸	اوسکو	اوسکو
〃	۱حاشیہ تحتانی یسار	لیعنی	یعنی
〃	۵حاشیہ تحتانی یسار	باٰیۃ مرۃ	ماٰیۃ مرۃ
〃	۶ 〃	مراۃ	مرات
〃	۹ 〃	کان	کانا
〃	سطر اخیر حاشیہ تحتانی	حملتہ	حملہ
۵۷	۸	معاف کردیا	معاف فرمادیا
〃	۹	رکھتے ہین	رکھتے ہون
〃	〃	کرتے ہین	کرتے ہون
〃	۳حاشیہ تحتانی یمین	مایجیج	مایجرح
〃	۴ 〃	تنوین	وتنوین
۵۸	۱۳	پاداش	پاداش نہین
〃	۲۰	خلقہ	خلقتہ
〃	۲۱	بقولہ	لقولہ
〃	۲۳	الاشہو	والاشہو
〃	۴حاشیہ فوقانی	المذسیتہ	المذہبیتہ
〃	۷ 〃	بکون	بیکون
〃	سطر اخیر 〃	بعد	بعید
۵۹	۶	اسلئے	اسلئے ہی
〃	۱۴	درمختار سے	درمختار وردالمحتار سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۲۸	اسکو	اسیکو
〃	۲۲حاشیہ فوقانی	حکم	حکم صید
۶۰	۳حاشیہ تحتانی یسار	منہا	منہا
〃	۵ 〃	تجارۃ	التجارہ
〃	۵حاشیہ فوقانی	مخالفتہا	مخالفتہا
〃	۲۵ 〃	بعیدۃ	بعیدہ
〃	۲۶	من عام	امن عام
۶۱	۵	ورحمت	اور رحمت
〃	۱۸	یون ہلاک	یون ہی ہلاک
〃	۲۴	احکام	واحکام
〃	۱حاشیہ تحتانی یمین	مشیبا	مشیبار
〃	۲۱حاشیہ فوقانی	عن المسارۃ	عنہ المسارۃ
۶۲	۲۱	بعض اعمال معصیت	بعض اعمال کا معصیت
〃	۲۲	مشروع	مشروع
۶۲	۱حاشیہ تحتانی	تجبہ صحیحہ سے لیکر اخیر سطر تک صاف نہین چھپا	تجبہ صحیحہ علی ما قلدہ فیہ حتی قالوا ان للمقلد دلیل اجمالی وہو دلیل من قلدہ فتدبر
〃	۱۰حاشیہ فوقانی	عجل	فعجل
〃	۱۴ 〃	لقولہ	بقولہ
〃	۲۶ 〃	الھجرۃ	البحیرۃ
〃	۲۸ و ۲۹ 〃	لا لقری علیہم اھ	لا لیفتری علیہم اھ
۶۲	۳۰ 〃	ولہ	ولو
〃	۳۲ و ۳۳ 〃	والنجستہ الخبث	وللنجاستہ والخبث
۶۳	۶	وہ جانور ہے	وہ جانور
〃	۸	سپہلے	پہلی بار
〃	۱۱	اکثر	اکثر
〃	۴حاشیہ فوقانی	بیکفیہم	ایکفیہم
۶۴	۱	سلئے	لئے ہی
〃	۱۳	بیرار	بدّار
〃	۱۴	ورثار	ورثہ
〃	۲۹	اور دوسرے	اور جو دوسرے
۶۵	۷	وذلک	ذلک
〃	۸	یہ قریب	یہ بہت قریب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۱۲	اخوات	أخوان
〃	۶حاشیہ تحتانی یمین	الاقرما فکیف	الاقربار فکیف
〃	۱۲ 〃	یظلمہا	یظلمہا
〃	۱۱ 〃 یسار	الاولین	الاوّلین
〃	۱۶ 〃	والمدارک	والمدارک وغیرہ
۶۶	۱۰ 〃	مصلحت کے بھی	مصلحت کے لیے بھی
〃	۲۶ 〃	قرسیہ	قرینہ
〃	۳۰	مشروع نہو	مشروع نہوتا
۶۷	۱۶	دن الخ	دلن الخ
〃	۲۷	واحیار	احیار
۶۸	۲	نکالکر	نکال
〃	۹	اُسی روز	اُسی روز
〃	۱۸	(علیہ السلام)	(عیسیٰ علیہ السلام)
〃	۲۳	فروع پربھی	فروع پربھی ہے
〃	۵حاشیہ تحتانی یمین	جبلتم	جبلتہم
〃	۳ 〃 یسار	صارا	صاروا
〃	۱۳حاشیہ فوقانی	جنتم	جئتم
〃	۲۰	مخاطبۃ	مخاطبۃ
〃	۲۳	انجلاف	اذ بخلاف
۶۹	۱۵	بیضرورت	بیضرورت
〃	۲۲	ایاک خوشی	ایک خوشی
〃	۲۷	اوسوقت	اوسوقت
〃	۲حاشیہ فوقانی	لورود	بورود
〃	۲۵ 〃	الیعابد	العائد
〃	۲۶ 〃	التقدیر	التقدیر اہ
〃	۳۱ 〃	آیت	آیۃ
〃	۳۴ 〃	اور محبت	وصحبت
۷۰	۶	آپ ہین	آپ ہی ہین
〃	〃	مین اونیر	اور مین اونیر
۷۱	۵ و ۱۰	انت قلت	اانت قلت
〃	۱۲	رہائی	رہائی
〃	۲۹	جو مخلوق سے	کہ مخلوق سے
〃	۱۲حاشیہ فوقانی	نیفی نقیض	نیفی النقیض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۱۴ حاشیہ فوقانی	یمنع انشار	یمنع اداء الانظار
۷۲	۵	الرحیم	رحیم
"	۸	اوقال اسد کی	اوقال اسد او آیسفا و
"			اوقال اسد کی
"	۱۷	لضداد	اضداد
"	۱۹	اصول اور کچھ	اصول کچھ
"	۲۰	وہ مخالف	وہ مخالفت
۷۳	۱۰	اوسکے	اسکے
"	۲۳	شکل ہو	مشکل ہے
"	۲ حاشیہ تحتانی مین	مبتدا التخصیص	مبتدا صح کونہ مبتدا التخصیص
"	۲ و ۳ " بیاض	آہ	اہ
"	۷ حاشیہ فوقانی	الاولبۃ	الاولیۃ
"	۸ "	فار	مدار
۷۴	۱۷	جماعتون کو	جماعتون کو
"	۱۲ "	حضوا العذاب	ہو حضوا العذاب
"	۱۶ "	بارشین	بارشین برسائین
"	۱۹ "	من الدر	من الدرر
"	۲۰ "	ورای	سے
۷۵	۱ حاشیہ تحتانی	اللغا فی القاموس	اللغا اللبس الستر
"			بالثوب ویطلق علی منع النفس
"			من ادراک الشی بما ہو کالستر
"			یقال لبس الامر علی القوم
"			البلبۃ اشتبہت علیہم بجعلتہ
"			مشکلا کذا فی الصراح فی القاموس
"	۱ "	احاطہ	احاط
"	۱۱ حاشیہ فوقانی	بعلنا	جعلناہ
"	۳۱ "	العذاب علیہم	العذاب لا من حیث اثبات
"			الضرر علیہم
"	۳۳ "	لا من حیث اثبات الضرر انہ	لہ
"	۲۷	قبل	قبل
۷۶	۲۹	اورون کو	اورون کے شئات کو
"	۲۹	جس شخص سے	جس شخص سے
"	۳ فوقانی	تحت	تحت
"	۱۰ "	فسرا	خسرا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۷	۵ حاشیہ فوقانی	عیہم	علیہم
"	۲۸ "	الله	الله
۷۸	۱ و ۲۱ "	شرکا پکم	شرکاؤکم
"	۱ حاشیہ تحتانی مین	صمام	ضمام
"	۲ " بیاض	عن الشر	عن الشرک
۷۹	۹	چیزون معبود	چیزون دسکے معبو
"	۱۱	آیات	آیات مین
"	۱۲	کردی	کردیئے
"	۱۲ حاشیہ تحتانی مین	الروح	روح
"	" "	مغیرۃ	المغیرۃ
"	۵ "	ابنا	بنی
"	۵ "	ابیا	ابی
"	۶ حاشیہ فوقانی	الافترار	افترار علیہا
"	۲۲ "	ہدایت	الہدایۃ
۸۰	۹	کامل ہدایت ہوکر	کامل ہوکر
"	۱۰	ڈال رکھا	ڈال رکھے
"	۲ حاشیہ تحتانی مین	کبا	کیا
"	۱۲ حاشیہ فوقانی	عالہم	عالہم
"	۲۳ "	لعدم	العدم
"	۱۳ "	الذی	الذین
۸۱	۴	سے ملنے	سے ملنے
"	۱۵	سامنے	سامنے
"	۱۸	اس موقع	اُس موقع
"	۱۹	سبکا وقوع	سب کا وقوع
"	۲۳	ختم ہوجادینگے	ختم ہوجاوینگے
"	۲۴	حالت	حالت
"	۲۶	اسلیئے قرار دیا	اسلیئے غایت قرار دیا
۸۲	۶	بعض پیغمبرون کے	پیغمبرون کے
"	۱ و ۲ حاشیہ تحتانی مین	آحد	احد
"	۱۰ حاشیہ فوقانی	افلا تستفکرون	الاتستفکرون
۸۳	حاشیہ مقابل سطر	×	وقف غفران - وقف منزل
			نزد بعض بر سیمعون ۱۲
"	۸	جس سے	جن سے
"	۱۷	مامور	مامور بہ
۸۴	۱۰	آخر	اخیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۴	۱۴	خشک	خشک ہے
"	۱۵	جنتی قسم	جنتی قسم کی
"	"	محشور	محشور ہونگے
"	۲۰	سکے مارا	کو مارا
"	۲۵	ثاالثہ مین	ثالثہ مین
"	۲۷	بہرے گونگے	بہرے گونگے
"	۱ حاشیہ تحتانی بیاض	کونہا	کونہا
"	۷ حاشیہ فوقانی	جبنا	جنیا
"	۲۳ "	اابدی	ابدی
۸۵	۲۰	عذآب آخرت	عذاب آخرت
۸۶	۸	اور بہی کوئی	اور کوئی بہی
"	۱۳	سخت (دسکے سخت)	سخت دیکہ سخت ہو
"	۱۶	کیا ہوگا	کیا ہوگیا
"	۲ حاشیہ تحتانی مین	انوض	اعوذ
"	۲۲ حاشیہ فوقانی	من مقابلۃ	من مقابلہ
۸۷	۱۶	اندار	انذار
"	۲۶	جب یہ بات	جبتک یہ بات
"	۱۴ حاشیہ فوقانی	تیوقف	توقف
"	۱۸ "	وعا	ولا
"	۲۷	القسدۃ	القدرۃ
۸۹	۴	ڈال لکہا ہے	ڈال رکہا ہے
"	۸	رحمت والے	رحمت کرنیوالے
"	۹	آیات کو	آیات کی
"	۱۱	مدلول مین	مدلول ہین
"	"	قولی	قول
"	۲۵	آپ انکو	آپ انکو
"	۵ حاشیہ تحتانی مین	آخر	اخر
"	۱۰ تحتانی بیاض	لتضمین	لتضمن
"	۴ "	عبید	عبد
"	۱۴ حاشیہ فوقانی	ودن الجملۃ الثانیۃ	وانما الجملۃ الثانیۃ
۹۰	۱۰	ہی ہے	سے ہی
"	۱۵	مصحح ہی ہے	مرحوم سے ہی
"	۲۶	اس حکم	تو اس حکم
"	۳۱	معاند	معاندین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣٨	١٤ حاشیہ فوقانی	علی	علیہ
،،	١٧ ،،	المتبدل	البدل
،،	٢٥ ،،	فانہ	فشانہ
،،	٢٧ ،،	مومن	مومنین
٩١	٨	دریاؤنہین	دریاہین
،،	١٣	ہوا	ہوئی
،،	١٥	میرے پاس	میرے پاس
،،	٢٣	کہ یہ	اور یہ
٩٢	٦	سں لو	سُن لو
٩٣	٦	دلائل	دلائل کو
،،	اول حاشیہ تحتانی بیاں	اثنین	اثنتین
،،	٣ ،،	الروایات ان	الروایات امران
،،	٤ ،،	تنزل	لم تنزل
،،	١١ حاشیہ فوقانی	اشارۃ	اشارۃ الے
٩٤	٢ و ٢٨	وہ کوئی اور بات	وہ کسی اور بات
،،	٢٧	[illegible]	(ص)
،،	١ حاشیہ تحتانی	ترجمت	ترجمۃ
٩٥	١٤	غیراللہ	غیراللہ
،،	١٨	ضرورت	ضرورتین
،،	٦ حاشیہ تحتانی بیاں	الظاہرامرنا	الظاہران یقال امرنا
،،	٣ ،،	الغائب	کالغائب
،،	٦ ،،	سبیلا	سبیلنا
،،	٥ حاشیہ فوقانی	کسب	کسبت
٩٦	٢	دیکھتاہون	دیکھ رہاہون
٩٧	١٣	مشہور	مشہورہ
،،	١٩	علیہ السلام کی صحت	علیہ السلام کا صحت
،،	١ حاشیہ تحتانی بیاں	ماعرض	فماعرض
،،	٣ ،،	وسلم فی النوبۃ	وسلم ترقی فی النوبۃ
،،	٥ ،،	ربوبیۃ	ربوبیۃ
،،	٣ فوقانی	آہ	اہ
،،	سطر اخیر	ایجازا	ایجاز
٩٨	٤	جنہوں اللہ تعالے کوئی	جنکی اللہ تعالے
		دلیل	تمیز کوئی دلیل
،،	١٥	ظاہر کرتاہون	ظاہر کرتاہون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٨	٤ حاشیہ تحتانی ہین	موحد	موحد
٩٩	١١	کہ تمہارے	کہ وہ تمہارے
،،	١٤	پر اللہ تعالے کوئی	کی اللہ تعالے نے
		دلیل	تمیز کوئی دلیل
،،	١٨	گویا	گو
،،	٢٢	کسیکو ثبوت کا	کسی نبوت کا
١٠٠	٥	مَن یَّشَاء	مَن یَّشَاءُ
،،	٣ حاشیہ تحتانی ہین	ذکر من بعد	ذکر بعد
،،	٤ ،،	لوطؑ	لوطؑ
،،	٥ ،، تحتانی بیاں	تجزی	تنجزی
،،	٨ ،،	اولا وکذلک	اولا لقولہ وکذلک
،،	٩ ،،	لقولہ	لبقولہ
١٠٢	٢٢	فرمایا کہ) تاکہ	فرمایا) تاکہ
١٠٣	٧	لقد تقطع	لقد تقطّع
،،	١ حاشیہ تحتانی	النحوزی	الشحوذی
١٠٤	٨	آج تم کو	آج دمرنے کے ساتھ ہی تمکو
،،	٩	الیہ	الیَّ
،،	١٦	شدت کفار	شدت جسمانی کفار
،،	٤ حاشیہ تحتانی بیاں	معنی افعل	معنی الفعل
،،	٣ ،،	ذکرہ	ذکرہ
١٠٥	٦	ہوئے ہین	ہوتے ہین
،،	٢٣	اوسکو	اوسکو
،،	٢ ،، تحتانی ہین	تعلان	نعلان
،،	٤ ،، تحتانی بیاں	آہ	اہ
،،	٩ حاشیہ فوقانی	لاثم	ثم
١٠٦	٢٤ ،،	قولہ فی خالق الخ	یہ حاشیہ یہان غلطی سے لکھا گیا صفحہ ۱۰۰ کی سطر ۸ مین جو لفظ (جیسا ادمی) آیا ہے اوسکے متعلق یہ حاشیہ ہے۔
١٠٨	١٦	رہلہر	رہبر
،،	٢٧	اصلکل	اصلکل
،،	١ حاشیہ فوقانی	تعلیلا لبینہ	تعلیلا لخفار بینہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٩	١ حاشیہ فوقانی	تب بھی	تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے
،،	١٣ ،،	دشنام وسب	دشنام بت
،،	١٨ ،،	ناجائز	ناجائز نقط
،،	١٩ ،،	قرطی	قرطبی
،،	٢ حاشیہ فوقانی	ہوجاوین	ہوجاوے
،،	١ حاشیہ تحتانی بیسار	ورم	عدم
،،	٢ ،،	من الروح	فی الروح
،،	٥ حاشیہ تحتانی بیسار	فی	فی قراءۃ
١١٠	٢٥	تقلب الخ	تقلب الخ سے
،،	٢٢ حاشیہ فوقانی	انشار	ان شاء
١١١	١٣ حاشیہ فوقانی	رہتے ہین	رہتے تھے
،،	٣ حاشیہ تحتانی ہین	الصغی	الصفی
،،	٤ حاشیہ تحتانی بیسار	شیطن	شیطین
١١٢	١٠ حاشیہ تحتانی بیاں	کاہے	کافی ہے
،،	،،	یہ ہوے	یہ ہین
،،	١٣	صفت گوئی	حق گوئی
،،	٢٩	کہ دوسرے	کہ اسکو دوسرے
،،	،،	اہل اضلال	اہل ضلال
١١٣	٢٠	اورعلت	اورعلت
،،	٢ حاشیہ تحتانی بیاں	مایوکل	مما یوکل
١١٤	١٧	قابل نہین	قابل التفات نہین
،،	٣ حاشیہ تحتانی بیاں	سبق الکلام	سیبق الکلام
١١٥	٤	چرھتاہے	چڑھتاہو
،،	١٣	جس طرح	جس طرح
،،	٢٦	پڑھا نہین جاتا	چڑھا نہین جاتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۵	۲۲ حاشیہ تحتانی	یعملون	یعلمون	۱۲۳	۲۴	نقیضین کوایک	نقیضین کو کہ ایک
"	۲۲ حاشیہ فوقانی	مومنین	مومن	۱۲۴	۳ حاشیہ تحتانی بیاں	لول	اول
"	۳۸ "	بکونہ	لکونہ	۱۲۵	۸	لکھاکرو	رکھاکرو
۱۱۶	۳ حاشیہ تحتانی یمین	لالنس	کالانس	"	۱۰	راستہ	رستہ
۱۱۷	۲۳	آمین	سوآمین	"	۱۴	سماعت	سماعت
"	۲۴	نفع	فائدہ	"	۱۸	صراط	صراطی
"	۲۹	سمجھ لو)	سمجھ لوکہ)	"	۳ حاشیہ تحتانی بیاں	للتاکید تعقلون	للتاکید قولہ تعقلون
"	۲۰ فوقانی	دفع مافی	دفع فی	"	۲ حاشیہ فوقانی	بل مشاہدۃ	بلامشاہدۃ
۱۱۸	۱۱	کہاں رہگئی	کہاں رہیگی	۱۲۶	۲۱	اذا سمعوا امین	اذا سمعوا کے شروع مین
"	۲۵	رضی اللہ	رضی اللہ عنہ	"	۴ حاشیہ تحتانی بیاں	ولمن	ومن
"	۲۷	رسوم کارد	رسوم بپرد	۱۲۷	۱۳	بنی اسرائیل	بنی اسرائیل
"	"	جہالت	جاہلیت	"	"	سب احکام	سب احکام کو
"	۱ حاشیہ تحتانی بیاں	نصیبا للہ	للہ نصیبا	"	۲۳	تنبیہ مین	تنبہ مین
"	۲ "	محرد	مجرد	"	۴ حاشیہ فوقانی	ہذا	قبل ہذا
"	۹ فوقانی	لقعل	لفعل	"	"	اشارۃ	اشار
۱۱۹	۸	مردہ ہے	مردہ ہو	۱۲۸	۱۷	ہوگا اور در	ہوگا در
"	مقابل سطر ۹	ع ۱۵	ع ۱۶	"	۱ حاشیہ تحتانی بیاں	قلم تحصل	فلم تحصیل
"	۱۰	کمرہی	گمراہی	"	۳ "	الاباعتبار	ولاباعتبار
"	۱۶	مسافر	مساکین	"	۳ حاشیہ فوقانی	ایسا	ایسا الخ
"	۲۲	استحقاق	استحقاق	"	۵ "	التشبیہ	تشبیہ
"	۲۳	مکر	مگر	۱۳۰	۱ و ۵	آنا	آنا
"	۱ حاشیہ تحتانی یمین	التحریم	تحریم	"	۲	بتائینگے	بتائینگے
۱۲۰	۲	زیتون کو	زیتون	"	۵	○ ۱۶۵	○ ۱۶۴
"	۱۱	غلط	غلط	"	۱۴	عالانکہ	حالانکہ
				"	۱۶	ابتعو	اتبعوا
۱۲۱	۸	راستہ	رستہ	"	۱۹	○ ۱۶۶	○ ۱۶۵
"	۱۴	زیتون کو	زیتون	"	۱۷	آگے اس	آگے اونکی اس
"	۱۶	پیداکرے	پیداکرکے	"	۲۱	کہ کرنے والا	کہ عہدا کرنے والا
"	۱ حاشیہ تحتانی یمین	علی مجموع	علی المجموع	۱۳۱	۶	○ ۱۶۷	○ ۱۶۶
۱۲۲	۲۳	مرد	مرد	"	۱۴	عام طور پر	عام طور پر
"	۲۶	ال	ان	"	۱۸	ہیبہ	بلیہ
۱۲۳	۲ و ۱۳	کردی تھی	کردی تھین	"	۲۳	بد	بہ
"	۸	جواب یہ ہے	جواب ہی شبہ یہ ہے				
"	۱۷	بحث	مبحث				
"	۱۸	جانب کذب	جانب کے کذب				

فہرست مضامین منصوصۂ قرآنیہ

تتمہ ہدیۂ اولیٰ جلد اول

مقام اول صفحہ ۸ سطر ۲ قولہ انکی روشنی الخ

یہ جمع باعتبار اس کے ہو کہ وہ شخص مع ہمراہیوں کے مراد ہے چنانچہ تفسیر میں اس کی تصریح بھی کر دی ہے جیسا قرآن میں بھی اول ضمیر مفرد کی آئی اور بعد میں جمع کی

مقام ثانی صفحہ ۵۵ سطر ۱ حاشیہ فوقانی

قولہ ہذا التقریر الخ قلت و اسہل منہ ان یقال ان ہذہ حجۃ الزامیۃ ای لو کان الربوا حراما لزم ان یکون البیع حراما لان البیع مثل الربوا و اللازم باطل فالملزوم مثلہ۔

تتمہ ہدیۂ اولیٰ جلد دوم

مقام اول شروع پارہ لا یحب اللہ رکوع اول

رکوع میں جو لفظ لیؤمنن آیا ہے اسکا ترجمہ صیغہ حال سے بطور حاصل معنی کے کر دیا گیا ہو ورنہ اصل میں یہ صیغہ خاص ہے جو مستقبل کے ساتھ ہیں اگر لفظی ترجمہ کیا جاوے اور ضمیر کو کتابی ہی کی طرف راجع رکھا جاوے جیسا کہ تفسیر ہذا میں بوجہ اقرب و اسہل ہونے کے اختیار کیا گیا ہے تو یہ استقبال باعتبار وقت نزول آیت کے ہو یعنی حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نزول آیت کے بعد سے جتنے کتابی مرینگے سب عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرکے مرینگے اور یہ استقبال وقت وقوع موت کے حال ہو جاتا ہو جو کہ عنوان ہے ترجمہ موجودہ کا اور ماضی کو مسکوت عنہ ہے مگر بوجہ عدم فارق کے اس میں بھی یہی حکم ایمان بعیسیٰ کا معتبر ہو۔

مقام ثانی رکوع مذکور سے تیسرے رکوع میں لفظ لن یستنکف آیا ہے جس کا ترجمہ استقبال سے کیا گیا ہو یہ باعتبار معنی حقیقی کے ہو اگر یہ کہا جاوے کہ مقصود ماضی ہو جس کو مجازا استقبال سے تعبیر کر دیا گیا تو بھی گنجائش اور نکتہ اس میں مبالغہ ہوگا یعنی ان کو اس استنکاف سے اس قدر بُعد ہے کہ جس زمانہ میں عدم وقوع متحقق ہو چکا ہے یعنی ماضی اس میں تو وقوع کا کیا احتمال ہوتا جس میں عدم وقوع کا بھی تحقق نہیں ہوا اس میں بھی احتمال نہیں ہو فافہم۔

اشرف علی عفی عنہ

از تصنیفات حکیم امت حضرت حاجی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم ۔ دیگر حضرات کی تالیف شدہ کتابیں بھی یہاں درج ہیں

طالبانِ دین بلکہ طالبانِ سیاست

مدن کیلئے علوم شرعیہ کا ضروری ہونا اور ان سب علوم
کے لیے قرآن مجید کا اصل ہونا اجماعًا و اتفاقًا ثابت و منصفین کے نزدیک مسلّم
ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکے فہم کا موقوف ہونا تفسیر پر سب کے لیے عمومًا اور بوجہ اختلاف
لسان کے اہل ہند کے لیے خصوصًا نیز معلوم ہے اور اسی بنا پر جمیع ممالک کے علما نے ہر زمانہ میں تفاسیر
کی تدوین پر توجہ مبذول رکھی اور ہندستان میں بھی مدت سے اس کا سلسلہ جاری ہے اور باستثنا اسوقت
کے بعض تراجم و تفاسیر کے جنکے مؤلفین کا اصل مقصود تجارت یا اپنے بدعات کی اشاعت ہے باقی اکثر تفاسیر
اپنے زمانہ کے مذاق اور ضرورت کے اعتبار سے بجائے خود کافی و وافی ہیں چونکہ اس سنت مستمرہ کے موافق اسوقت
کے اوساط و خواص اہل ہند کا مجموعی مذاق بھی ایک خاص طرز کی جامع ضروریات و موضح معضلات متوسط المقدار سہل
اللغت تفسیر کو مقتضی تھا جسکی تفصیل اس طرز کی فہرست سورہ تفسیر ہذا کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے اور حضرات
علماء عصر دوسرے امور مہمہ میں مشتغل تھے اسلیے احقر نے چونکہ بیکار تھا بضرورت باوجود علم اپنی عدم صلاحیت
کے بنام خدا تفسیر ہذا شروع کی جو بفضلہ تعالیٰ ختم بھی ہو گئی جسکو جناب مولوی عبد الاحد صاحب
نے بصرف زر کثیر اسکو لکھوا کر اپنے مطبع مجتبائی دہلی میں نہایت حسن و صفا کے ساتھ طبع فرمایا جسکی بارہ جلدوں میں سے
۔۔۔ جلدیں چھپ کے ہاتھ میں ہیں اور بقیہ جلدیں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ علی الترتیب عنقریب شائع ہونگی امید ہے
کہ متوسط مناسبت رکھنے والے حضرات اور ان سے زیادہ طلبہ اس تفسیر سے حسب استعداد مستفید
ہونگے۔ اور اس حقیر کے اور مولوی صاحب ممدوح کے لیے دعائے رضا اور حسن
خاتمہ فرما دیجیے۔ والسلام علی اہل الاسلام

کتبہ اشرف علی عفی عنہ